امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً 300 تصانیف سے ماخوذ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

مرتب

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يتلوا عليهم اٰيته ويزكيهم ويعلمهم الكتب والحكمة

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث و آثار

اور (۵۵۵) افادات رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویة من الاحادیث النبویة والاٰثار المرویة

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد چہارم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر

شبیر برادرز

40 اردو بازار لاہور فون 7246006

نام کتاب	•=•=•=•	المختارات الرضویۃ من الاحادیث النبویۃ والآثار المرویۃ
عرفی نام	•=•=•=•	جامع الاحادیث
افادات	•=•=•=•	امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
تصحیح ونظر ثانی	•=•=•=•	بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری
ترتیب وتخریج	•=•=•=•	مولانا محمد حنیف رضوی صدرالمدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف
پروف ریڈنگ	•=•=•=•	مولانا عبدالسلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف
باہتمام	•=•=•=•	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان)
سن اشاعت اوّل	•=•=•=•	۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

ابواب

اجمالی فہرست

ا۔ لباس

(۱) کپڑے اتار کر تہہ کرنے کا حکم

۱۹۵۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلشَّیَاطِیْنُ یَسْتَمْتِعُوْنَ ثِیَابَکُمْ فَاِذَا نَزَعَ اَحَدُکُمْ ثَوْبَهٗ فَلْیَطْوِهٖ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلَیْهَا اَنْفَاسُهَا ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَلْبَسُ ثَوْبًا مَطْوِیًّا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیاطین تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں، تو کپڑا اتار کر تہہ کر دیا کرو کہ اس کا دم راست ہو جائے کہ شیطان تہہ کپڑے کو نہیں پہنتا۔

۱۹۵۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِطْوُوْا ثِیَابَکُمْ حَتّٰی تَرْجِعَ اِلَیْهَا اَرْوَاحُهَا، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا وَجَدَ ثَوْبًا مَطْوِیًّا لَمْ یَلْبَسْهُ وَ اِنْ وَجَدَهٗ مَنْشُوْرًا یَلْبَسُهٗ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کپڑے لپیٹ دیا کرو کہ ان کی جان میں جان آجائے۔ اس لئے کہ شیطان جس کپڑے کو لپٹا ہوا دیکھتا ہے اسے نہیں پہنتا اور جسے پھیلا ہوا پاتا ہے اسے پہنتا ہے۔

۱۹۵۲۔ **عن** قیس بن حازم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ فِرَاشٍ یَکُوْنُ مَفْرُوْشًا لَا یَنَامُ عَلَیْهِ اَحَدٌ اِلَّا نَامَ عَلَیْهِ الشَّیْطَانُ ۔

حضرت قیس بن حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے۔ ۱۲م

۱۹۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۰۰، ۲۹۹/۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۵/۲

۱۹۵۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۵/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۰۹۹، ۲۹۹/۱۵

۱۹۵۲۔ ابن ابی الدنیا ☆

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے اس کی اصل نکلتی ہے کہ نماز پڑھ کر مصلی پلٹ دینا بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۵

(۲) پاجامہ کا استعمال

۱۹۵۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت : يارسول الله ! اتلبس السراويل ؟ قال : أَجَلْ فِی السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ وَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ فَإِنِّی اُمِرْتُ بِالسَّتْرِ فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا أَسْتَرَ مِنْهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ! کیا آپ پاجامہ پہنتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، سفر و حضر اور دن و رات ہروقت پہنتا ہوں کہ مجھے ستر پوشی کا حکم ملا تو میں نے پاجامے سے زیادہ کسی چیز کو ستر پوشی کرنے والا نہیں پایا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہ حدیث بشدت ضعیف ہے۔ حتی ان ابا الفرج او ردہ علی عادتہ فی الموضوعات، یہاں تک کہ ابوالفرج ابن جوزی نے اپنی عادت کے مطابق اس کو موضوعات میں شمار کیا۔ و الصواب كما بينه الامام السيوطی و اقتصر عليه الحافظ ابن حجر و غيره انه ضعيف فقط تفردبة يوسف بن زيادہ الواسطی ۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ صرف ضعیف ہے جیسا کہ علامہ سیوطی نے بیان فرمایا۔ اور حافظ ابن حجر نے بھی اسی پر اقتصار کیا۔ اس کی سند میں یوسف بن زیاد واسطی یک و تنہا ہیں۔ جو ضعیف ہیں۔ ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا بسند صحیح ثابت ہے۔

۱۹۵۴۔ **عن** سويد بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتانا النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فساومنا سراويل ۔

۱۹۵۳۔ المسند لابی یعلی　☆　فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۷۲

السلسلة الضعيفة للالبانی، ۸۹　☆　الموضوعات لابن الجوزی ۳/۴۷

۱۹۵۴۔ السنن لابن ماجه، باب لبس السراويل، ۲/۲۶۴

السنن للنسائی　باب الرجحان فی الوزن ۲/۱۹۵

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پاجامہ خریدا۔ ۱۲م

۱۹۰۵۔ **عن** أبی صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بعت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سراویل قبل الھجرۃ فارجح۔

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے پہلے پاجامہ فروخت کیا تو آپ نے مجھے معینہ قیمت سے زیادہ عنایت فرمائی۔ ۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ظاہر یہی ہے کہ خریدنا پہننے کے لئے ہوگا۔ بہر حال اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین زمانہ اقدس میں باذن اقدس پاجامہ پہنتے۔ کما فی الھدی و المواھب و شرح سفر السعادۃ و غیرھا۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز شہادت پاجامہ پہنے تھے۔ کما فی تہذیب الامام النودی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۸۳/۹

(۴) اون کا لباس سنت انبیاء ہے

۱۹۰۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قاال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كَانَ عَلیٰ مُوسیٰ عَلیٰ نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِ الصَّلوٰةُ وَ السَّلَامُ یَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءُ صُوفٍ ، وَ مُسْكَةُ صُوفٍ وَ جُبَّةُ صُوفٍ وَ سَرَاوِیْلُ صُوفٍ ، وَ كَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَیِّتٍ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۸۵/۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن حضرت موسی علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رب سے کلام فرمایا اس دن اون کا لباس، اون کا پٹکا، اون کا جبہ اور اون کا پاجامہ پہنے تھے۔ اور آپ کی نعلین پاک چمڑے کی تھیں۔ ۱۲م

۱۹۰۵۔ السنن للنسائی　باب الرجحان فی الوزن　۱۹۰/۲

۱۹۰۶۔ المستدرک للحاکم،　۲۸/۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے اس کی اصل نکلتی ہے کہ نماز پڑھ کر مصلی پلٹ دینا بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۵

(۲) پاجامہ کا استعمال

۱۹۵۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت: يا رسول الله! اتلبس السراويل؟ قال: أَجَلْ فِی السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ وَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ فَإِنِّی أُمِرْتُ بِالسَّتْرِ فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا أَسْتَرَ مِنْهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ پاجامہ پہنتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، سفر و حضر اور دن و رات ہر وقت پہنتا ہوں کہ مجھے ستر پوشی کا حکم ملا تو میں نے پاجامے سے زیادہ کسی چیز کو ستر پوشی کرنے والا نہیں پایا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہ حدیث بشدت ضعیف ہے۔ حتی ان ابا الفرج او ردہ علی عادتہ فی الموضوعات، یہاں تک کہ ابوالفرج ابن جوزی نے اپنی عادت کے مطابق اس کو موضوعات میں شمار کیا۔ و الصواب کما بینہ الامام السیوطی و اقتصر علیہ الحافظ ابن حجر و غیرہ انہ ضعیف فقط تفردبۃ یوسف بن زیادہ الواسطی ۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ صرف ضعیف ہے جیسا کہ علامہ سیوطی نے بیان فرمایا۔ اور حافظ ابن حجر نے بھی اسی پر اقتصار کیا۔ اس کی سند میں یوسف بن زیاد واسطی یک و تنہا ہیں۔ جو ضعیف ہیں۔ ہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا بسند صحیح ثابت ہے۔

۱۹۵۴۔ **عن** سويد بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال: اتانا النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فساومنا سراويل۔

۱۹۵۳۔ المسند لابی یعلی ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۷۲
السلسلة الضعيفة للالبانی، ۸۹ ☆ الموضوعات لابن الجوزی ۳/۴۷
۱۹۵۴۔ السنن لابن ماجه، باب لبس السراويل، ۲/۲۶۴
السنن للنسائی باب الرجحان فی الوزن ۲/۱۹۵

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پاجامہ خریدا۔١٢م

١٩٥٥۔ **عن** أبي صفوان رضي الله تعالىٰ عنه قال : بعت من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سراويل قبل الهجرة فارجح۔

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے پہلے پاجامہ فروخت کیا تو آپ نے مجھے معینہ قیمت سے زیادہ عنایت فرمائی۔١٢م

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ظاہر یہی ہے کہ خریدنا پہننے کے لئے ہوگا۔ بہرحال اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین زمانہ اقدس میں باذن اقدس پاجامہ پہنتے۔ كما في الهدى و المواهب و شرح سفر السعادة و غيرها۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز شہادت پاجامہ پہنے تھے۔ كما في تهذيب الامام النودى۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ٨٣/٩

(٣) اون کا لباس سنت انبیاء ہے

١٩٥٦۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه قاال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كَانَ عَلىٰ مُوْسىٰ عَلىٰ نَبِيِّنَا وَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهٗ كِسَاءُ صُوْفٍ ، وَ مُسْكَةُ صُوْفٍ وَ جُبَّةُ صُوْفٍ وَ سَرَاوِيْلُ صُوْفٍ ، وَ كَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ٨٥/٩

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے کلام فرمایا اس دن اون کا لباس، اون کا پٹکا، اون کا جبہ اور اون کا پاجامہ پہنے تھے۔ اور آپ کی نعلین پاک چمڑے کی تھیں۔١٢م

١٩٥٥۔ السنن للنسائى　باب الرجحان فى الوزن　١٩٥/٢

١٩٥٦۔ المستدرك للحاكم،　٢٨/١

(۴) پاجامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے

۱۹۵۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَوَّلُ مَنْ لَبِسَ السَّرَاوِيلَ اِبْرَاهِيمُ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس نے پاجامہ پہنا وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔۱۲م

(۵) پاجامہ پہننے میں زیادہ ستر پوشی ہے

۱۹۵۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُتَسَرْوِلَاتِ مِنْ أُمَّتِي، يَاأَيُّهَا النَّاسُ! اِتَّخِذُوا السَّرَاوِيلَاتِ، فَاِنَّهَا مِنْ أَسْتَرِثِيَابِكُمْ وَ حَصِّنُوْ بِهَا نِسَآئَكُمْ اِذَا خَرَجْنَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری امت کے پاجامہ پہننے والوں کو بخش دے۔ اے لوگو! پاجامے پہنو کہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے زیادہ ستر پوشی کرنے والے ہیں اوران کے ذریعہ اپنی باہر نکلنے والی عورتوں کی حفاظت کرو۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سندوں میں ضعف ہے لیکن یہ تعدد طرق سے درجۂ قوت میں ہے۔ ہاں البتہ ابوالفرج ابن جوزی کے مذہب کے خلاف ہے کہ انہوں نے اس کو موضوعات میں شمار کیا۔

۱۹۵۷۔ تاریخ دمشق لابن عساکر　۱۴۹/۲

۱۹۵۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۲/۵ ☆ کشف الخفا للعجلونی ۳۱۲/۱
میزان الاعتدال للذهبی، ۹۰ ☆ کنز العمال للمتقی ۴۱۸۲۸، ۴۵۹/۱۵
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۴۳/۲ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۱۴۶۰
تنزیہ الشریعہ لابن عراق، ۲۷۲/۲ ☆

بالجملہ پاجامہ پہننا بلا شبہ مستحب بلکہ سنت ہے۔ان لم یکن فعلا فقولا و الافلا اقل من الاستئان تقریرا کما علمت ۔ لاجرم فتاوی عالمگیریہ میں فرمایا: لبس السراویل سنة و هو من استر الثیاب للرجال و النساء کذا فی الغرائب ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۸۴/۹

(٦) ریشم کا لباس ناجائز ہے

۱۹۵۹۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَإِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم نہ پہنو کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

۱۹۶۰۔ **عن** ام المؤمنین جویریة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ حَرِيْرٍ أَلْبَسَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِنَ النَّارِ ۔

امیر المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ریشم پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائے گا۔

۱۹۶۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ تَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ ۔

۱۹۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لبس الحریر وافتراشه للرجال، ۸٦۷/۲
الصحیح لمسلم، کتاب اللباس ۱۹۱/۲
السنن للنسائی باب التشدید فی لبس الحریر ۲۵۳/۲
المستدرك للحاکم ۱۹۱/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۹٦/۳
۱۹٦۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱۲۹/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٤۲/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ٦٥/۲٤ ☆
۱۹٦۱۔ السنن للنسائی، باب التشدید فی لبس الحریر، ۲٥۲/۲

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔

١٩٦٢۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم وہ پہنے گا جس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

١٩٦٣۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أخذ حریرا بشمالہ وذھبا بیمینہ، ثم رفع بھما یدیہ فقال: إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُورِ أُمَّتِي۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا لیا پھر فرمایا بیشک یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

١٩٦٤۔ **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: من لبس ثوب حریر ألبسہ اللہ تعالیٰ یوما من نار لیس من أیامکم، ولکن من أیام اللہ تعالیٰ الطوال قال تعالیٰ:

١٩٦٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لبس الحریر و افتراشہ للرجال ٢/٨٦٧
الصحیح لمسلم، باب تحریم الاستعمال اناء الذھب الخ، ٢/١٨٩
السنن للنسائی، باب التشدید فی لبس الحریر، ٢/٢٥٣
الجامع الصغیر للسیوطی، ١/١٥٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٠/٢٨٥
تاریخ بغداد للخطیب ١١/٣٤٩ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤١٢٠٨، ١٥/٣١٩

١٩٦٢۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حریر و الذھب، ١/٢٠٥
السنن لابی داؤد، باب الحریر للنساء ٢/٥٦١
السنن لابن ماجہ، باب لبس الحریر و الذھب، ٢/٢٥٧
المسند لاحمد بن حنبل، ١/١١٥ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ١٢/٥٦
کنز العمال للمتقی، ٤١٢٠٧، ١٥/٣١٨ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٤٣٩٤
مجمع الزوائد للھیثمی، ٥/١٤٣ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٣/٩٦
السنن الکبری للبیھقی، ٢/٤٢٥ ☆

١٩٦٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆

وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو ریشم پہنے اللہ تعالیٰ اسے ایک دن کامل آگ پہنائے گا۔ وہ دن تمہارے دنوں سے نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے دن لمبے دنوں میں سے ہے۔ یعنی ایک ہزار برس کا ایک دن۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۶۵

(۷) لباس شہرت مذموم ہے

۱۹۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُھْرَۃٍ اَلْبَسَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثَوْبَ مَذَلَّۃٍ ثُمَّ یُلْھَبُ فِیْہِ النَّارُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شہرت کا لباس پہنے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ذلت کا کپڑا پہنائے گا پھر اس میں آگ بھڑکا دی جائے گی۔

صفائح اللجین ص ۵۴

(۸) سرخ کپڑا امرد کے لئے شیطانی لباس ہے

۱۹۶۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِیَّاکُمْ وَالْحُمْرَۃَ، فَاِنَّھَا مِنْ زِیِّ الشَّیْطَانِ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سرخ رنگ کے لباس سے بچو کہ یہ شیطانی لباس ہے۔

۱۹۶۵۔ السنن لابن ماجہ، باب من لبس شہرۃ من الثیاب، ۲/۲۶۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۲ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/۱۱۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۲۵۳ ☆
کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۶۹، ۱۵/۲۹۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۹۲
شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/۴۶ ☆
۱۹۶۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۷۸، ۱۵/۲۹۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۳۴۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۴۸ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۵/۱۳۰

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت کو ہر قسم کا رنگ جائز ہے جب تک اس میں کوئی نجاست نہ ہو اور مردوں کے لئے دو رنگوں کا استثناء ہے۔ معصفر اور مزعفر۔ یعنی کم وکیسر۔ یہ دونوں مرد کو ناجائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں۔ اور خالص سرخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، باقی رنگ فی نفسہ جائز ہیں کچے ہوں یا پکے، ہاں کسی عارض کی وجہ سے ممانعت ہو جائے تو وہ دوسری بات ہے۔ جیسے ماتم کی وجہ سے سیاہ لباس پہننا حرام ہے۔ بلکہ ماتم کی وجہ سے کسی قسم کی تغیر وضع حرام ہے۔ ولہذا ایام محرم شریف میں سبز لباس جس طرح جاہلوں میں مروج ہے ناجائز وگناہ ہے۔ اور اودا، یا نیلا، یا آبی، یا سیاہ اور بدتر واخبث ہے کہ روافض کا شعار اور ان سے تشبہ ہے، اسی طرح ان ایام میں سرخ بھی ناصبی خبیث بہ نیت خوشی و شادی پہنتے ہیں۔ یونہی ہولی کے دنوں میں اور بسنت کے دنوں میں بسنتی کہ کافر ہنود کی رسم ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۶

(۹) عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے تشبہ حرام ہے

۱۹۶۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَ لاَ مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے، اور نہ وہ مرد کہ عورتوں سے مشابہت اختیار کرے۔

۱۹۶۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۹۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۰۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۰۳
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۱۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۲۳۷، ۱۵/۳۲۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۰ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۳۲۱
المسند للعقیلی، ۲/۲۳۲ ☆
۱۹۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۷۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۲۵۷
تلبیس ابلیس لابن الجوزی، ۲۳۹ ☆

عليه وسلم مخنثى الرجال الذين يتشبهون بالنسآء و المترجلات من النساء المشبهات بالرجال ، و راكب الفلاة و حده ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں، اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں۔ اور جنگل کے اکیلے سوار کو یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کو جائے ۔

١٩٦٩ ـ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَبَدًا، اَلدَّيُّوْثُ وَ الرِّجْلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہ جائیں گے۔ دیوث مردانی عورت، اور شراب کا عادی۔

١٩٧٠ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةِ بِالرِّجَالِ وَ الدَّيُّوْثُ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائیگا۔ ماں باپ کا نافرمان، مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

١٩٧١ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قا ل رسول الله صلی

١٩٦٩ ـ مجمع الزوائد للهيثمى، ٥/٢٦٥ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١/٢١٤
السنن للنسائى، زكاة ١٦ ☆
١٩٧٠ ـ السنن الكبرى للبيهقى، ٥/٢٦٥ ☆ المستدرك للحاكم ٤/١٤٦
مجمع الزوائد للهيثمى، ٤/٧٨ ☆ المسند لابى عوانة ١/٤٠
الجامع الصغير للسيوطى، ١/٢١٥ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/١٣٤
اتحاف السادة للزبيدى، ٤/١١٩ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١/٢٣٩
كنز العمال للمتقى، ٤٣٨١٩ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ٦٧٤
التفسير لابن كثير، ١/٤٧٠ ☆ التفسير للقرطبى، ٣/٢٠٨
١٩٧١ ـ السنن للنسائى، باب المنان بما اعطى ١/٢٧٥
المستدرك للحاكم ١/٧٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١/٢١٤

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ ، وَ الدَّيُّوثُ، وَ رَجُلَةُ النِّسَاءِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، ماں باپ سے عاق، دیوث، اور مردانی وضع عورت۔

۱۹۷۲۔ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَرْبَعَةٌ يُصْبِحُونَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ وَ يُمْسُونَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ ،اَلْمُتَشَبِّهُونَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ ،وَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ ، وَالَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ،وَالَّذِي يَأْتِي بِالرَّجُلِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخص صبح کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، اور شام کریں تو اللہ تعالیٰ کے غضب میں، زنانی وضع والے مرد، مردانی وضع والی عورت، چوپایے سے جماع کرنے والا، اغلامی۔

۱۹۷۳۔ **عن** أبي امامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَرْبَعَةٌ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَوْقَ عَرْشِهِ وَأَمَّنَتْ عَلَيْهِمْ مَلَائِكَتُهُ ، اَلَّذِي يُحْصِنُ نَفْسَهُ عَنِ النِّسَاءِ وَلَا يَتَزَوَّجُ وَ لَا يَتَسَرّٰى لِئَلَّا يُوْلَدَ لَهُ وَلَدٌ ، وَ الرَّجُلُ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ وَ قَدْ خَلَقَهُ اللّٰهُ ذَكَرًا ، وَ الْمَرْأَةُ تَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ وَ قَدْ خَلَقَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أُنْثٰى، وَ مُضَلِّلُ الْمَسَاكِينَ ، وَ رَجُلٌ حَصُورٌ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے بالائے عرش سے لعنت بھیجی جس پر فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جو اپنے آپ کو عورتوں سے جدا رکھے اور شادی نہ کرے کہ اس کے بچہ پیدا نہ ہو، مرد جو عورتوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے مرد بنایا ہے۔ وہ عورت جو

۱۹۷۲۔ كنز العمال للمتقى، ٤٣٩٨٢، ١٦/٧٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٦/٢٧٢
الدر المنثور للسيوطى، ٣/١٠١ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣/٢٨٧

۱۹۷۳۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٨/٩٩ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٤/٢٥١

مردوں سے مشابہت پیدا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عورت بنایا ہے، محتاجوں کو غلط راہ دکھانے والا، اور نکاح کی قدرت رکھتے ہوئے نکاح نہ کرنے والا۔

١٩٧٤۔ **عن** أبي امامة الباهلي رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَرْبَعَةٌ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ وَ أَمَّنَتِ الْمَلآئِكَةُ، رَجُلٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ ذَكَرًا فَأَنَّثَ نَفْسَهُ وَتَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ، وَ امْرَأَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ أُنْثٰى فَتَذَكَّرَتْ وَ تَشَبَّهَتْ بِالرِّجَالِ، وَ الَّذِي يُضِلُّ الْأَعْمٰى، وَ رَجُلٌ حَصُوْرٌ، وَ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ حَصُوْرًا إِلَّا يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں پر دنیا وآخرت میں لعنت اتاری گئی تو فرشتوں نے آمین کہی، وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مرد بنایا اور اس نے اپنے آپ کو عورت بنالیا اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرلی، وہ عورت جس کو اللہ تعالیٰ نے عورت بنایا لیکن اس نے مردانی وضع اختیار کی کہ مردوں سے مشابہت پیدا کرلی، وہ شخص جس نے اندھے کو غلط راستہ بتایا، وہ مرد جس کو عورت رکھنے کی طاقت ہے پھر وہ عورت سے رغبت نہ رکھے حالانکہ یہ حکم صرف حضرت یحیٰ بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔

١٩٧٥۔ **عن** بعض الشيوخ رضي الله تعالىٰ عنهم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَعَنَ اللّٰهُ وَ الْمَلآئِكَةُ رَجُلًا تَأَنَّثَ وَ امْرَأَةً تَذَكَّرَتْ، وَ رَجُلًا تَحَصَّرَ بَعْدَ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَلٰى نَبِيِّنَا وَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ، وَ رَجُلًا قَعَدَ عَلَى الطَّرِيْقِ يَسْتَهْزِئُ مِنْ أَعْمٰى، وَ رَجُلًا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ فِي يَوْمٍ مَسْغَبَةٍ۔

بعض مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت اس مرد پر جو زنانی وضع بنائے اور اس عورت پر جو مردانی وضع اختیار کرے، اس مرد پر جو حضرت یحیٰ بن زکریا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے بعد عورتوں سے بے رغبت رہے، اس مرد پر جو راستہ میں بیٹھا نابینا پر ہنسے۔ اور اس مرد پر جو قحط کے ایام میں پیٹ بھر کھانا کھائے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۴

١٩٧٤۔ المعجم الكبير للطبراني، ٨/٢٠٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي، ٨/١٢٥

١٩٧٥۔ كنز العمال للمتقي، ٤٣٩٨٢، ١٦/٧٣ ☆

(١٠) عورت مرد کا جوتا نہ پہنے

١٩٧٦ـ **عن** عبد اللہ بن ملیکۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قیل لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا : ان امراۃ تلبس النعل ، قالت : لعن رسول اللہ الرجلۃ من النساء۔

حضرت عبد اللہ بن ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا گیا: کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورت پر لعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹

(١١) مرد و عورت کا لباس ایک دوسرے کو پہننا ناجائز ہے

١٩٧٧ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت پیدا کریں، اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔

١٩٧٨ـ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰہُ الرَّجُلَ یَلْبَسُ لُبْسَۃَ الْمَرْأَۃِ وَ الْمَرْأَۃُ تَلْبَسُ لِبْسَۃَ الرَّجُلِ ۔

١٩٧٦ـ السنن لابی داؤد، باب فی لباس النساء ٥٦٦/٢
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٤٤٧٠

١٩٧٧ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب المتشبھین بالنساء ٨٧٤/٢
السنن لابی داؤد باب فی لباس النساء ٥٦٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٥٤/١ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٤٦/٢
مجمع الزوائد للھیثمی، ١٠٣/٨ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ١٠٣/٣

١٩٧٨ـ المسند لابی داؤد، باب لباس النساء ٥٦٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٢٥/٢ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ١٢٦/١٢
الترغیب والترھیب للمنذری ١٠٤/٣ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٦٣/١٠
کشف الخفاء للعجلونی، ٢٠٦/٢ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرد پر اللہ کی لعنت جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے۔۱۲م

۱۹۷۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان امراۃ مرت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متقلدۃ قوسا فقال : لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَ الْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے شانے پر کمان لٹکائے گزری، فرمایا: اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی وضع اختیار کریں۔

۱۹۸۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المخنثین من الرجال ، و المترجلات من النسآء و قال : أَخْرِجُوا الْمُخَنَّثِیْنَ مِنْ بُیُوْتِکُمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر، اور فرمایا: زنانہ مردوں کو اپنے گھروں سے نکال کر باہر کردو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۸

(۱۲) عورت کتنا نیچا لباس پہنے

۱۹۸۱۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کم تجر المراۃ من ذیلھا ، قال : شبرا، قالت : اذا ینکشف عنھا ، قال : فَذِرَاعٌ لَا تَزِیْدُ عَلَیْہِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۸۴

۱۹۷۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۶

۱۹۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری باب اخراجھم، ۲/ ۸۷۴

السنن لابی داؤد باب الحکم فی المخنثین، ۲/ ۶۷۵

المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۲۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۱

مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۱۰۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۲۰۵

۱۹۸۱۔ السنن لابن ماجہ، باب ذیل المراۃ کم یکون، ۲/ ۲۶۴

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا. عورت کتنا دامن گھسیٹ سکتی ہے، فرمایا: ایک بالشت. عرض کیا: پھر تو بے ستری ہو سکتی ہے، فرمایا، ایک ہاتھ۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔

(۱۳) ٹخنوں سے نیچے پاجامہ وغیرہ بہ نیت تکبر ناجائز ہے

۱۹۸۲۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندہ کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے اپنا تہبند اتراتے ہوئے گھسیٹا۔ ۱۲م

۱۹۸۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مُخَيَلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ازراہ تکبر اپنا لباس زمین پر گھسیٹا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۱۹۸۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى

۱۹۸۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من جرثوبه من الخيلاء ۸۶۱/۲
السنن لابن ماجه، باب من جرثوبه خيلاء ۲۶۴/۲
شرح السنة للبغوى، ۹/۱۲ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۲۵۸/۱۰
اتحاف السادة للزبيدى، ۳۴۵/۸ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۹/۳
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۴۳۱۱ ☆ الكامل لابن عدى

۱۹۸۳۔ السنن لابى داؤد، باب ما جاء فى اسبال الازار ۵۶۴/۲
السنن لابن ماجه، باب من جرثوبه خيلاء ۲۶۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ۴۶/۲ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۲۵۸/۱۰
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۲۳/۲ ☆

۱۹۸۴۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من جرثوبه من الخيلاء ۸۶۱/۲
الصحيح لمسلم، باب تحريم جر الثوب خيلاء ۱۹۴/۲
الجامع للترمذى، باب ماجاء فى كراهية الازار ۲۰۶/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے تکبر کی نیت سے کپڑا زمین پر گھسیٹا۔۱۲م

۱۹۸۵۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا أَسْفَلَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تہبند ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔۱۲م

۱۹۸۶۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ، اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَ الْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا، اور نہ ان کو پاک فرمائے گا، اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، ٹخنوں سے نیچے تہبند باندھنے والا، احسان جتانے والا اور اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر بیچنے

۱۹۸٤۔ السنن لابن ماجہ، باب من جرثابہ خلیلاء ۲/۲٦٤
التمہید لابن عبد البر، ۳/ ۲٤٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸/۱۲
الترغیب والترہیب للمنزری، ۳/۸۹ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۳٥۲
۱۹۸٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من جرثوبہ من غیر خیلاء ۲/۸٦۱
السنن للنسائی، باب تحت الکعبین من الازار، ۲/۲٥٤
السنن لابن ماجہ، باب موضع الازار این ھو، ۲/۲٦٤
المسند لأحمد بن حنبل، ۲/ ٤٦۱ ☆ المصنف لابن أبی شیبہ، ۸/ ۲۰٤
الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۱۱٥۸، ۱٥/۳۱٥
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲٥٦ ☆ الکامل لابن عدی
۱۹۸٦۔ الصحیح لمسلم، باب غلظ تحریم الاسباب، ۱/ ۷۱
السنن لابی داؤد، باب ما جاء فی اسبال الازار ۲/٥٦٥
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ٤۸۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۷/ ۱۳۰ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۷٥

والا۔۱۲م

۱۹۸۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ جَرَّثَوْبَهٗ خُیَلَآءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، قال ابو بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه : یا رسول الله ! علیك الصلوٰة و السلام ، احد شقی ازاری یسترخی الا ان اتعاهد ذلك منه ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَسْتَ مِمَّنْ یَصْنَعُهٗ خُیَلَآءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر کے ارادہ سے کپڑا زمین پر گھسیٹا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام میرے تہبند کا کونہ کبھی کبھی ڈھیلا ہوکر نیچا ہوجاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی پوری دیکھ بھال رکھتا ہوں۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں جواز راہ تکبر ایسا کرتے ہیں۔۱۲م

۱۹۸۸۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه انه رای عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما یأتزر فیضع حاشیة ازاره من مقدمه علی ظهر قدمه و یرفع مؤخره قلت لم تازره هذه الازارة ، قال : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأتزرها ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ تہبند باندھتے تو اپنے تہبند کا اگلا گوشہ اپنے قدموں پر رکھتے اور پیچھے کا کچھ حصہ اٹھا دیتے ، میں نے عرض کیا: آپ اس طرح تہبند کیوں باندھتے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح تہبند باندھتے دیکھا۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ عدول ہیں جن سے امام بخاری نے روایت کی۔

۱۹۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من ازاره من غیر خیلاء، ۸۶۰/۲
السنن لابی داؤد، باب ما جاء اسبال الازار، ۵۶٤/۲
۱۹۸۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی قدر موضع الازار، ۵۶۶/۲

كما لا يخفى على الفطن الماهر بالفن ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۹

۱۹۸۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال مررت على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و فى ازارى استرخآء فقال : يا عبد الله ! ارفع ازارك فرفعته ثم قال :زدا فزدت، فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القومَ الى اين ؟ فقال: انصاف الساقين ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میرا تہبند اس وقت کچھ نیچا تھا۔ فرمایا: اے عبداللہ! اپنے تہبند کو اٹھاؤ! میں نے اٹھالیا پھر فرمایا اور اٹھاؤ! میں نے اور اٹھالیا پھر میں اسی پر کاربند رہا، بعض لوگوں نے کہا: کہاں تک اٹھایا؟ فرمایا: نصف پنڈلیوں تک ۔۱۲م

۱۹۹۰۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: اِزَارَةُ الْمُؤمِنِ اِلىٰ أنْصَافِ سَاقَيهِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: مومن کا تہبند نصف پنڈلیوں تک ہونا چاہیے ۔۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی فرماتے ہیں: نصف ساق تک مستحب ہے۔ اور ٹخنوں تک بلا کراہت جائز ہے۔ عالمگیری میں ہے۔ ہاں اس میں شبہ نہیں کہ نصف ساق تک پاچوں کا ہونا بہتر وعزیمت ہے

۱۹۸۹۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم جر الثوب خيلاء و بيان حدما، ۲/ ۱۹۵

۱۹۹۰۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم جر الثوب، ۲/ ۱۹۵

السنن لابن ماجه، باب موضع الازار اين هو، ۲/ ۲٦٤

السنن لابى داؤد، باب فى قدر موضع الازار ۲/ ٥٦٦

الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ٦٥ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ٦

السنن الكبرى للبيهقى، ۲/ ۲٤٤ ☆ شرح السنة للبغوى، ۱۲/ ۱۲

مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤۳۳۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۹/ ۳٥۹

تاريخ دمشق لابن عساكر ٤/ ۲٥٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤۱۰۹۸، ۱٥/ ۲۹۹

المعبود للساعاتى، ۱۸۰۲ ☆ علل الحديث لابن ابى حاتم، ۱٤٥۹

تاريخ الكبير للبخارى، ٥/ ۳٦٦ ☆ ميزان الاعتدال للذهبى ٥۷۳٥

المعجم الكبير للطبرانى، ۱۲/ ۳٤۱ ☆ الموطا لمالك، ۹۱٤

اکثر ازار پر انوار حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہیں تک ہوتی تھی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۹۹

(۱۴) عورت کو کس طرح کا لباس پہننا چاہیئے

۱۹۹۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الْجَارِیَةَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ یَصِحَّ اَنْ یُّرٰی مِنْهَا اِلَّا وَجْهُهَا وَ یَدَیْهَا اِلَى الْمَفْصَلِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکی جب بالغہ ہو جائے تو اس کو چہرہ اور گٹوں تک ہاتھ کے سوا کوئی عضو کھولنا جائز نہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۸

(۱۵) اوڑھنی کے استعمال کا طریقہ

۱۹۹۲۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : دخل علیہا وھی تختمر فقال : لَیَّةً لَا لَیَّتَیْنِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں اوڑھنی اوڑھے تھی، فرمایا: ایک پیچ دو، دو نہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زنان عرب جو اوڑھنی اوڑھتیں حفاظت کے لئے سر پر پیچ دے لیتیں۔ اس پر ارشاد ہوا کہ ایک پیچ دیں دو نہ ہوں کہ عمامہ سے مشابہت نہ ہو۔ عورت کو مرد اور مرد کو عورت سے تشبہ حرام ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۴۹

۱۹۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب فیما تبدی المراہ من زینتها ۲/ ۵۶۷

۱۹۹۲۔ السنن لابی داؤد، باب کیف الاختمار، ۲/ ۵۶۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۲۹۴ ☆ المستدرک للحاکم ۴/ ۱۹۴

کنز العمال للمتقی، ۴۱۲۴۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۴۲

المصنف لعبد الرزاق، ۳/ ۱۳۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۳۶۷

۲۔ خضاب

(۱) سیاہ خضاب ناجائز ہے

۱۹۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصُّفْرَةُ خِضَابُ الْمُؤمِنِ ، وَالْحُمْرَةُ خِضَابُ الْمُسْلِمِ ، وَ السَّوَادُ خِضَابُ الْكَافِرِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیلا خضاب مؤمن کا ہے، سرخ مسلمان کا، اور سیاہ خضاب کافر کا۔ ۱۲م

۱۹۹۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يَكُوْنُ قَوْمٌ فِی آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ ، لَا يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۶۶/۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے جنگلی کبوتروں کے پوٹے، وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے۔

۱۹۹۵۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کریگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۶۶/۹

۱۹۹۳۔ المستدرك للحاكم، ۵۲۶/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۶۳/۵
كنز العمال للمتقی، ۱۷۳۱۵، ۶۶۸/۶ ☆ المغنی للعراقی، ۱۴۳/۱
۱۹۹۴۔ السنن الكبریٰ للبيهقی، ۳۱۱/۷ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ۴۱۳/۱۲
اتحاف السادة للزبيدی، ۴۳۱/۲ ☆ الامالی للشجری، ۲۵۰/۲
اللآلی المصنوعه للسيوطی، ۱۴۴/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۱۴۳/۱
۱۹۹۵۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۶۳/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۵۵/۱۰
كنز العمال للمتقی، ۱۷۳۳۳، ۶۷۱/۶ ☆ الامالی للشجری، ۲۵۰/۲
علل الحديث لابن أبی حاتم، ۲۴۱۱، ۶۷۱/۶ ☆ الكامل لابن عدی،

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیاہ خضاب خواہ مازو وہلیلہ ونیل کا ہو خواہ نیل وحنا مخلوط خواہ کسی چیز کا سوا مجاہدین کے سب کو مطلقاً حرام ہے۔ اور صرف مہندی کا سرخ خضاب یا اس میں نیل کی کچھ پتیاں اتنی ملا کر کہ جس سے سرخی میں پختگی آجائے اور رنگ سیاہ ہونے نہ پائے سنت مستحبہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۷

۱۹۹۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : غَيِّرُوا هٰذَا الشَّيْبَ وَ اجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بڑھاپے کی سفیدی کو کسی رنگ سے تبدیل کرلو، اور سیاہ خضاب سے بچو۔ ۱۲م

۱۹۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَا تِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ ، وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ ـ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت گودنے والیوں پر، گودوانے والیوں پر، چہرے کے بال بگاڑنے والیوں پر اور دانتوں کو جدا کرنے والیوں پر۔ کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔ ۱۲م

۱۹۹۸۔ **عن** اسماء بنت أبى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : قال

۱۹۹۶۔ الصحيح لمسلم، باب استحباب خضاب الشيب بصفرة و حمرة ۲/۱۹۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۴۹۹ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۷/۳۱۰
اتحاف السادة للزبيدى ۲/۴۲۰ ☆ الكامل لا بن عدى،
الطبقات الكبرى لا بن سعد، ۵/۳۳۴ ☆ المسند لابى عوانة، ۲/۷۴
۱۹۹۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب قوله تعالىٰ وما اتاكم الرسول فخذوه ۲/۷۲۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۴۳۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۴۴۶
تاريخ بغداد للخطيب، ۲/۲۲۵ ☆ المسند لابى عوانة، ۲/۷۴
۱۹۹۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب المتشبع بما لم ينل ۲/۷۸۵
الصحيح لمسلم، باب النهى عن التزوير فى اللباس ۲/۲۰۶

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبِ زُوْرٍ ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی چیز کا اظہار کرنے والا جو غیر واقعی ہے اس شخص کی طرح ہے جس نے مکروفریب کا لباس پہنا۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بس ظاہر ہے کہ خضاب اسی لئے ہوگا کہ عورت (یا کسی دوسرے) پر اظہار جوانی کرے، جوان ہے نہیں اور جوان بنے تو حضور کے اس فرمان کے مطابق وہ شخص سر سے پاؤں تک جھوٹ اور فریب کا جامہ پہنے ہے اس سے بدتر اور کیا درکار۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۹۲/۹

۱۹۹۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَ لَا تَقْرَبُوا السَّوَادَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بڑھاپا تبدیل کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔

۲۰۰۰۔ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يُبْغِضُ الشَّيْخَ الْغِرْبِيْبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھے کوے کو۔

۲۰۰۱۔ **عن** عامر رضى الله تعالىٰ عنه مرسلا : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ لَا يَنْظُرُ اِلىٰ مَنْ يَّخْضِبُ بِالسَّوَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۱۹۹۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۷/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۴۲۰/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۳۵۷/۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۷۲۱۸، ۶۶۸/۶
۲۰۰۰۔ جمع الجوامع للسيوطى، ۵۱۷۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۷۳۳۵
الجامع الصغير للسيوطى، ۱۱۴/۱ ☆ التفسير للقرطبى، ۳۴۳/۱۴
۲۰۰۱۔ كنز العمال للمتقى، ۱۷۳۳۱، ۶۷۱/۶ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۵۱۴۷
الجامع الصغير للسيوطى، ۱۱۴/۱ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱۴۲/۲

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔

۲۰۰۲۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلشَّیْبُ نُوْرٌ ، مَنْ خَلَعَ الشَّیْبَ فَقَدْ خَلَعَ نُوْرَ الْاِسْلَامِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سپیدی نور ہے۔ جس نے اسے چھپایا اس نے اسلام کا نور زائل کیا۔

۲۰۰۳۔ **عن** ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا مَا لَمْ یُغَیِّرْھَا۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جسے اسلام میں سپیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہوگی جب تک اسے بدل نہ ڈالے۔

۲۰۰۴۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَوَّلُ مَنْ خَضَبَ الْحِنَاءَ وَ الْکُتُمَ اِبْرَاھِیْمُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ ، وَ اَوَّلُ مَنِ اخْتَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب میں پہلے حنا اور کتم سے خضاب کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل

۲۰۰۲۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/ ۴۲۵ ☆ المسند للعقیلی ۴/۳۲۲
اللالی المصنوعۃ للسیوطی، ۱/ ۷۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۰۵

۲۰۰۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۲۰ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۹/ ۱۶۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۲۱ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/ ۲
مجمع الزوائد للہیثمی، ۵/ ۱۵۸ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/ ۲۸۰
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۱۹۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۲۴، ۶/ ۶۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۳۰ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸/ ۲۴۹
کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۲۵۲ ☆ الامالی للشجری، ۲/ ۲۴۲

۲۰۰۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۱۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۳۱۳، ۶/ ۶۶۸
مسند الفردوس للدیلمی، ۱/ ۲۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۶۹

اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور سب سے پہلے سیاہ خضاب کرنے والا فرعون۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں اسی لئے پہلا خضاب مستحب ہے اور دوسرا غیر جہاد میں حرام۔

۲۰۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَلَاقٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں ہیئت بگاڑنا یہ کہ ڈاڑھی مونڈے یا سیاہ خضاب کرے۔

۲۰۰۶۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : شَرُّ كُهُوْ لِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشَبَابِكُمْ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ادھیڑوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔

۲۰۰۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن الخضاب بالسواد۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۳۱

۲۰۰۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۴۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۱۲۱
کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۷۵، ۶/۶۶۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۳
۲۰۰۶۔ مجمع الزوائد للھیثمی ۱۰/۲۷۰ ☆
۲۰۰۷۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ☆

سرخ اور زرد خضاب جائز ہے

۲۰۰۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: مر علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل قد خضب الحناء فقال: مَا أَحْسَنَ هٰذَا، قال: فمرِ آخر قد خضب بالحناء والكتم فقال: هٰذا أَحْسَنُ مِنْ هٰذا، ثم مر آخر قد خضب بالصفر فقال: هٰذا أَحْسَنُ مِنْ هٰذا كُلِّهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب لگا کر گزرے فرمایا: یہ کیا خوب ہے۔ پھر دوسرے گزرے انہوں نے مہندی اور کتم ملا کر خضاب کیا تھا، فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے، پھر تیسرے زرد خضاب کئے گزرے، فرمایا: یہ ان سب سے بہتر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۶

۲۰۰۹۔ **عن** عثمان بن عبد الله بن موهب رضی الله تعالیٰ عنه قال: دخلت علی ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها فاخرجت شعرا من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخضوبا۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک (جو ان کے پاس تبرکات شریفہ میں رکھے تھے، جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے، مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔

۲۰۱۰۔ **عن** عثمان بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها ارته شعر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احمر۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت

۲۰۰۸۔ السنن لابن ماجه، باب الخضاب بالصفرة، ۲/۲۶۷

۲۰۰۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی شیب، ۲/۸۷۵

السنن لابن ماجة باب الخضاب بالحناء، ۲/۲۵۸

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۴۷

۲۰۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الشیب، ۲/۸۷۵

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک سرخ رنگ دیکھائے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنہا مہندی مستحب ہے۔ اور اس میں کتم کی پتیاں ملا کر کہ ایک گھاس مشابہ برگ زیتون ہے جس کا رنگ گہرا سرخ مائل بسیاہ ہوتا ہے اس سے بہتر۔ اور زرد رنگ اس سے بہتر۔ اور سیاہ وسمے کا ہو خواہ کسی چیز کا حرام ہے مگر مجاہدین کو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۶۶/۹
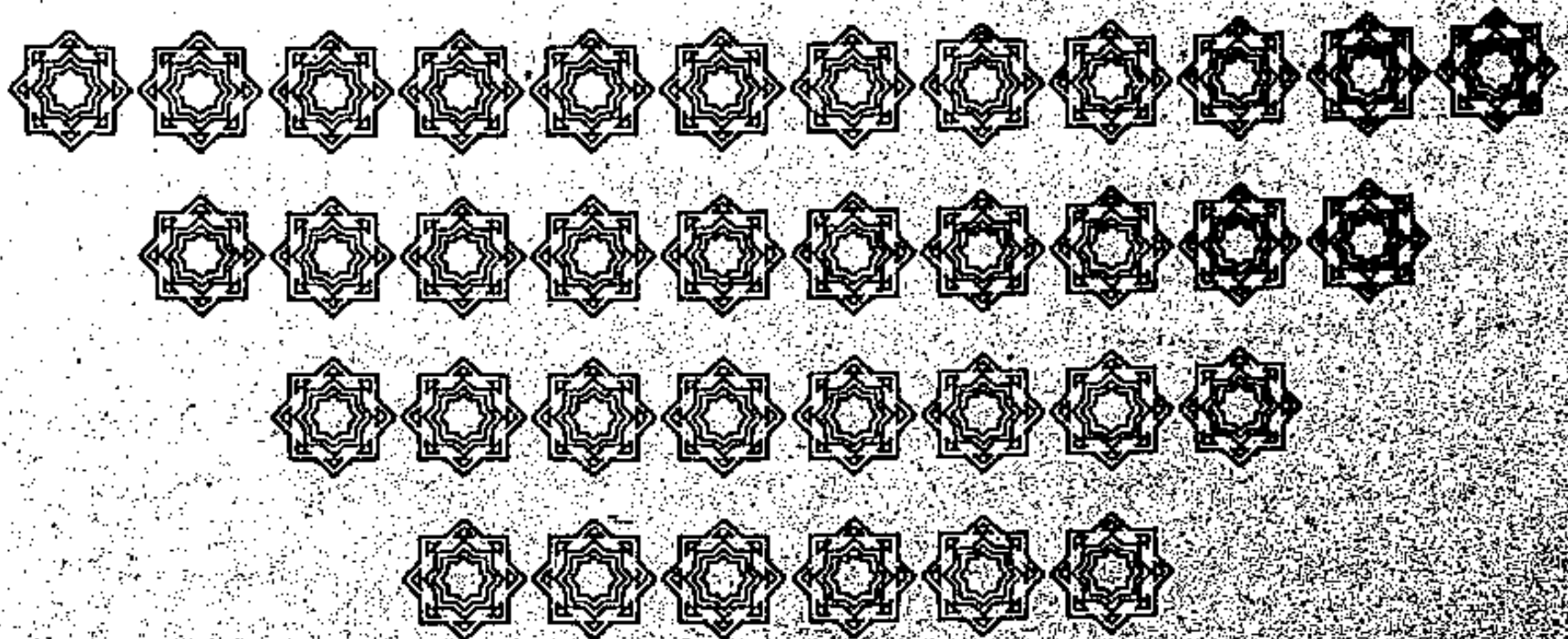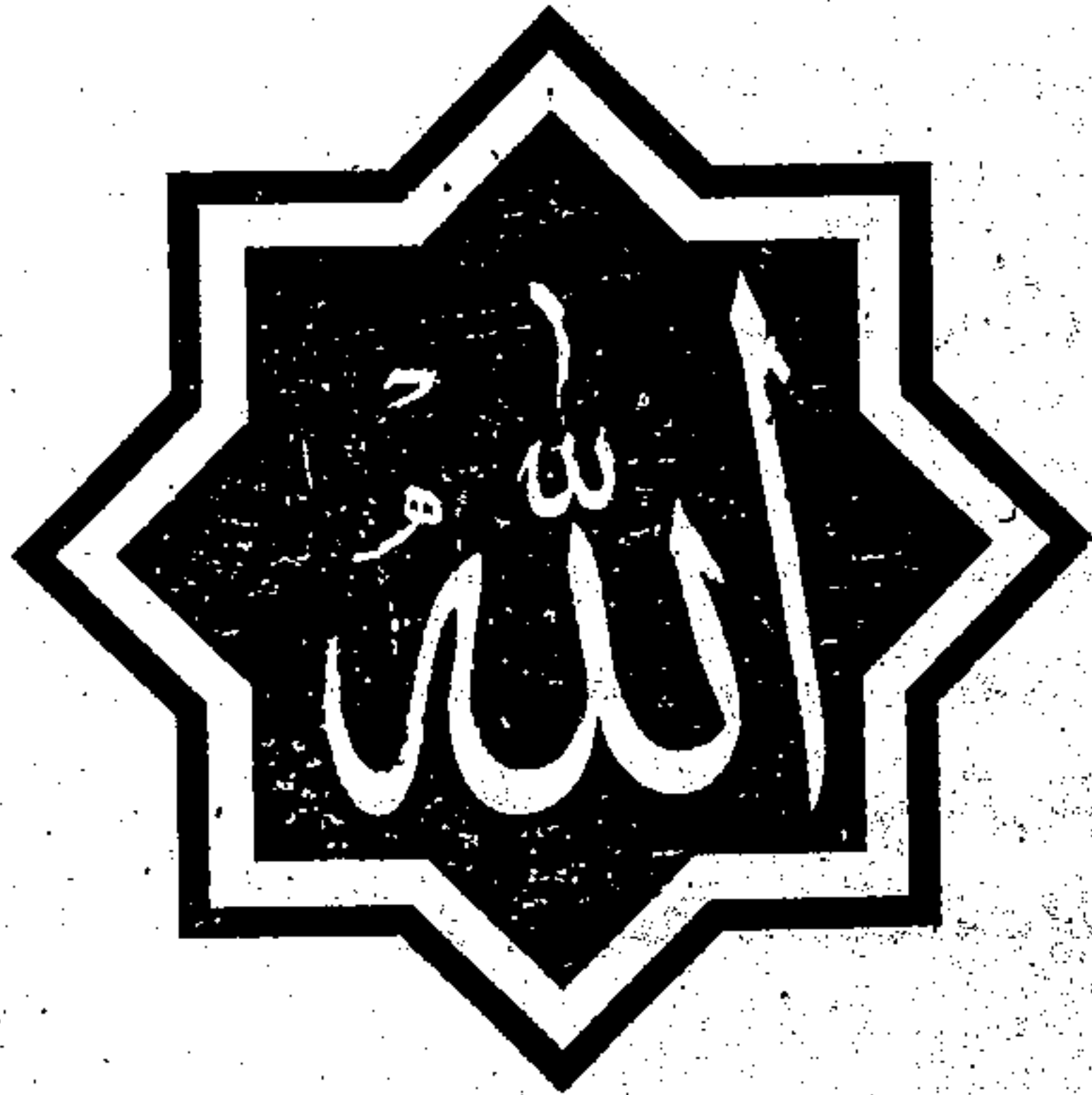
۳۔ داڑھی مونچھ

(۱) داڑھی حد شرعی کے مطابق رکھو

۲۰۱۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ خِفَّةُ لِحْيَتِهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی سعادت ہے داڑھی کا ہلکا ہونا۔ یعنی بے حد دراز نہ ہو۔

۲۰۱۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه کان یقبض علی لحیته ثم یقص ما تحت القبضة ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی داڑھی مٹھی میں لیتے اور اس کے نیچے جتنی باقی رہتی کاٹ دیتے۔ ۱۲م

۲۰۱۳۔ **عن** مروان بن سالم رضی الله تعالیٰ عنه قال : رأیت عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقبض علی لحیته فیقطع ما زاد علی الکف۔

حضرت مروان بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو ایک مشت پر زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔ ۱۲م

۲۰۱۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یقبض علی لحیته فاخذما فضل من القبضة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور مٹھی سے

۲۰۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۳۱۱ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی ۱۹۳
الکامل لا بن عدی، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۶۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۷۴۸، ۱۱/۹۱
۲۰۱۲۔ کتاب الآثار لمحمد ☆
۲۰۱۳۔ السنن لا بی داؤد، صوم، ۳۲ ☆
السنن للنسائی ☆
۲۰۱۴۔ المصنف لا بن أبی شیبه، ☆

باقی بچتی اس کو کاٹ دیتے ۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے ائمہ کرام نے اسی کو اختیار فرمایا، اور عامۂ کتب مذہب میں تصریح فرمائی کہ داڑھی میں سنت یہی ہے کہ جب ایک مشت سے زائد ہو کم کردی جائے ۔ بلکہ بعض اکابر علماء نے اسے واجب فرمایا۔ اگرچہ ظاہر یہی ہے کہ وجوب سے مراد یہاں ثبوت ہے نہ وجوب مصطلح ۔ تو ہمارے علماء کے نزدیک ایک مشت سے زائد کی سنت ہرگز ثابت نہیں بلکہ وہ زائد کے تراشنے کو سنت فرماتے ہیں ۔ تو اس کا زیادہ بڑھانا خلاف سنت مکروہ تنزیہی ہوگا ۔ شیخ محقق نے اس کو جائز فرمایا تو یہ کچھ اس کے منافی نہیں کہ خلاف اولیٰ بھی ناجائز نہیں ۔ بالجملہ ہمارے علما رحمہم اللہ تعالیٰ کا حاصل مسلک یہ ہے کہ ایک مشت تک بڑھانا واجب، اور اس سے زیادہ رکھنا خلاف افضل اور اس کا ترشوانا سنت، ہاں تھوڑی زیادت جو خط سے خط تک ہوجاتی ہے اس کو خلاف اولیٰ سے ضرور مستثنیٰ ہونا چاہیئے ورنہ کس چیز کا ترشوانا سنت ہوگا ۔ ہذا ما ظہر لی و اللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۰

(۲) داڑھی ضرور رکھو

۲۰۱۵ ۔ **عن** أبی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : تَسَرْوَلُوا ، وَ اتَّزِرُوا ، وَ خَالِفُوا أھلَ الْكِتَابِ ۔ قُصُّوا سَبَالَكُم، وَ وَفِّرُوا عَثَانِيْنَكُمْ وَ خَالِفُوا أھلَ الْكِتَابِ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پائجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو ۔ لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر رکھو ۔ اور یہود و نصاری کا خلاف کرو ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۲۱

۲۰۱۶ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی

۲۰۱۵ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۴۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/۱۳۱
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۷۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲۸۲
کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۵۷، ۶/۶۵۸ ☆ المغنی للعراقی، ۱/ ۱۴۰
۲۰۱۶ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اعفاء اللحی، ۲/۸۷۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۶۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۱۱

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَ اعْفُوا اللُّحٰی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَ أَرْخُوا اللُّحٰی وَ خَالِفُوا الْمَجُوسَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کترواؤ، اور داڑھیاں بڑھنے دو، آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

۲۰۱۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحٰی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوب پست رکھو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔

۲۰۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحٰی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۲۰۱۷۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱۲۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۶/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۸/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۲۳/۴ ☆ آداب الزفاف للالبانی، ۱۲۱
المغنی للعراقی، ۱۴۰/۱/ ☆
۲۰۱۸۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱۲۹/۱
الجامع للترمذی، ادب، باب ما جاء فی اعفاء اللحیة، ۱۰۰/۲
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۱۷، ۶۴۸/۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶/۲ ☆ المسند لابی عوانة، ۱۸۸/۱
المعجم الصغیر للسیوطی، ۱۷/۲ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۷۶/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲/۱ ☆
۲۰۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۹/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۲/۱۱
کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۲۶، ۶۵۳/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۸۱/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷۹/۵ ☆

۲۰۲۰۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ أَعْفُوا اللُّحى ، وَ لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو، اور یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔

۲۰۲۱۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُم مِنْ طُوْلِ لِحْيَتِهِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔

۲۰۲۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر باحفاء الشوراب و اعفاء اللحى۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے کا اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔

۲۰۲۳۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: وَ فِّرُوا اللُّحى وَ خُذُوْا مِنَ الشَّوَارِبِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کثیر کرو داڑھیاں اور مونچھوں میں سے لو۔

۲۰۲۰۔ كنز العمال للمتقى، ۱۷۲۱۸، ۶۴۹/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲۳/۱
نصب الراية للزيلعى، ۴۵۸/۲ ☆

۲۰۲۱۔ كنز العمال للمتقى، ۱۷۲۸۱، ۶۶۳/۶ ☆

۲۰۲۲۔ الجامع للترمذى، باب ماجاء اعفاء اللحية، ۱۰۰/۲
السنن لابى داؤد، باب فى اخذ الشارب، ۵۷۷/۲
الموطا لمالك، ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۵۱/۱
شرح السنة للبغوى، ۱۰۷/۱۲ ☆ علل الحديث لابن ابى حاتم، ۲۵۲۹

۲۰۲۳۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۵۰/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۶۸/۵
كنز العمال للمتقى، ۱۷۲۴۲، ۶۲۶/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطى،
الكامل لابن عدى، ☆

۲۰۲۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَوْفُوا اللُّحٰی وَ قُصُّوا الشَّوَارِبَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔

۲۰۲۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المجوس فقال: انہم یؤفرون سبالہم و یحلقون لحاہم فخالفو ہم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر فرمایا کہ وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں۔ تم ان کا خلاف کرو۔

۲۰۲۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللُّحٰی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔

۲۰۲۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خُذُوا مِنْ عِرْضِ لُحَاكُمْ وَ أَعْفُوا طُوْلَهَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔

۲۰۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ

۲۰۲۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۲۹ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۷۲۴۶، ۶/۶۵۶
الکامل لابن عدی، ☆

۲۰۲۵۔ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۱۵۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۳۴۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۴۰۹ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۴/۹۴

۲۰۲۶۔ الکامل لابن عدی، ☆

۲۰۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۲۵، ۶/۶۵۳ ☆

۲۰۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۴۸، ۴/۶۵۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لٰکِنْ رَبِّی اَمَرَنِی اَنْ اُحْفِیَ شَارِبِی وَ اُعْفِیَ لِحْیَتِی۔

حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مگر مجھے رب نے حکم فرمایا کہ میں اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث پاک کا واقعہ وہ ہے کہ کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے۔ قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا مقوقش بادشاہ مصر نے شقۂ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے۔ سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور باذان حاکم صوبہ یمن کو لکھا کہ دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خر خسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر رحمت فرماتے کراہت آئی اور فرمایا: خرابی ہو تمہارے لئے کس نے اس کا حکم دیا۔ وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بابویہ اور خر خسرہ اس وقت تک نہ اسلام لائے تھے اور نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے۔ ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان بوجھ کر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہت و بیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی حال پر اٹھتا ہے۔ اگر روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مجوسی کی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہیں رہا۔ مسلمان کی پناہ، نجات، امان اور رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر

رحمت فرماتے کراہت لائیں والعیاذ باللہ ارحم الراحمین۔

اسکے بعد حدیث میں معجزۂ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک ہونا، اور باذان، بابویہ، خر خسرہ وغیرہم بہت سے اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۲۸

۲۰۲۹۔ **عن** رویفع ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یَا رُوَیفِعُ ! لَعَلَّ الْحَیَاۃَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِ ی فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّهٗ مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَهٗ ، اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا ، اَوِ اسْتَنْجٰی بِرَجِیْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِیْٓءٌ مِنْهُ۔

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رویفع ! میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے گا۔تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے، یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے، یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

داڑھی باندھنے سے مراد اس کا مجعد و مرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اس میں ان سے تشبہ ہے۔داڑھی چڑھانے والے حضرات کہ ڈھاٹے باندھ باندھ کر داڑھی کو مجعد مرغول کرتے اور متکبر ٹھاکروں جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو یاد رکھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیزاری و بے علاقگی کو ہلکا نہ جانیں۔

اور داڑھی منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب و آفت کے منتظر رہیں جب داڑھی باقی رکھ کر اس کی صفت و ہیئت میں کافروں سے تشبہ اس درجہ باعث بیزاری محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے مجوسیوں مچھندروں کی صورت بنا جس قدر موجب غضب و ناراضی واحد قہار و رسول کردگار جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو بجا ہے۔اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ثبت اور حفاظ وفقیہ ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۲۹

۲۰۲۹۔ السنن للنسائی، باب عقد اللحیة، ۲/ ۲۳۵

(۳) داڑھی منڈانا مثلہ کرنا ہے اور یہ ناجائز ہے

۲۰۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ مَثَّلَ الْحَيْوَانُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جاندار کو مثلہ کرے اس پر اللہ، ملائکہ اور بنی آدم سب کی لعنت ہے۔

۲۰۳۱۔ **عن** بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ارسل العسکر فاوصی الامیر ، اغزو بسم اللہ فی سبیل اللہ ، قاتلوا من کفر باللہ ، اغزوا و لا تغلوا و لا تغدروا و لا تمثلوا و لا تقتلوا و لیدا۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو سپہ سالار کو وصیت فرماتے، جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں، قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو، خیانت نہ کرو، عہد نہ توڑو مثلہ نہ کرو، اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔

۲۰۳۲۔ **عن** صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :ا رسلنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی عسکر فقال : سیروا بسم اللہ و فی سبیل اللہ ، قاتلوا من کفر باللہ و لا تمثلوا و لا تغدروا و لا تقتلوا ولیدا۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۰۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یکرہ من المثلہ و المصورۃ ، ۲/۸۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۳۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۴۳
۲۰۳۱۔ الصحیح لمسلم، باب تامیر الامام الامراء علی البعوث ، ۲/۸۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی وصیۃ النبی اللہ ﷺ، ۱/۱۹۵
السنن لابن ماجہ ، باب وصیۃ الامام ، ۲/۲۱۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۰۰ ☆ الموطا لمالک جہاد
المستدرک للحاکم، ۴/۵۴۱ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۹/۴۹
المصنف لعبد الرزاق ۹۴۲۸، ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/۱۲۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۸۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۵/۲۵۶
نصب الرایۃ للزیلعی ، ۳/۳۸۰ ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۱۱/۱۱
۲۰۳۲۔ السنن لابن ماجہ ، باب وصیۃ الامام ، ۲/۲۱۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۵۸ ☆

علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا: چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ میں، جہاد کرو خدا کے منکروں سے، اور نہ مثلہ کرو اور نہ بدعہدی، نہ خیانت اور نہ بچے کا قتل۔

۲۰۳۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خذ فاغز فی سبیل اللہ، فقاتلوا من کفر باللہ، لا تغلوا و لا تمثلوا و لا تقتلوا ولیدا، فھذا عھد اللہ و سیرۃ نبیہ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لے خدا کی راہ میں لڑ، منکران خدا سے جہاد کر، خیانت نہ کرو، اور نہ مثلہ کرو، بچوں کو بھی قتل نہ کرو، یہ اللہ کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۰۳۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ارسل عسکرا فیقول: لا تمثلوا بآدمی و لا بھیمۃ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے تو ارشاد فرماتے: مثلہ نہ کرو، نہ کسی آدمی کو اور نہ کسی جانور کو۔

۲۰۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النھبۃ و المثلۃ۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ مار اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أن یمثل بالبھائم۔

۲۰۳۴۔ السنن الکبری للبیھقی، ۹۱/۹
۲۰۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یکرہ من المثلۃ والمصورۃ، ۸۲۹/۲
۲۰۳۶۔ السنن لابن ماجہ، باب النھی عن صبرا بھائم و عن المثلۃ، ۲۳۷/۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایوں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۷۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المثلۃ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن المثلۃ و لو بالکلب العقور۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔

۲۰۳۹۔ **عن** حکم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تُمَثِّلُوا بِشَیْءٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ عزوجلَّ فِیہِ رُوْحٌ۔

حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی ایسی چیز کو مثلہ نہ کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے روح ڈالی ہے۔۱۲م

۲۰۴۰۔**عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی صلی

۲۰۳۷۔ الجامع الصغیر للبخاری، باب النہی بغیر اذن صاحبہ ، ۳۳۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۶۰/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۴۶/۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۰۳/۱۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۶۹/۹
کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۶۸ ـ ۳۹۱/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۷۸/۲
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۳۷/۷
۲۰۳۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
۲۰۳۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۲۴۹/۶
کنز العمال للمتقی، ۴۲۶۳، ۷۷۷/۱۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۷۸/۲
۲۰۴۰۔ السنن لابی داؤد، باب فی النہی عن المثلۃ ، ۳۶۱/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۱۶/۱۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۷۰۰۹، ۳۹۸/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۴۵۹/۷ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحث علی الصدقة و ینھی عن المثلة ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کی ترغیب دلاتے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے۔

۲۰۴۱۔ **عن** قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان بعد ذلک یحث علی الصدقة وینھی عن المثلة ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بعد صدقہ کی ترغیب دلاتے اور صورت بگاڑنے سے منع فرماتے۔

۲۰۴۲۔ **عن** یعلی بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تمثلوا بعباد اللہ ۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں کی صورت نہ بگاڑو۔

۲۰۴۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا اُمثل بہ فیمثل اللہ بی یوم القیامة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

۲۰۴۴۔ **عن** صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیزید بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنھما اذا ارسل لا مارة العکسر لا تغدر و لاتمثل و لا تجبن و لا تغلل۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن اَبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لشکر کی سپہ سالاری کے لئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی: نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی وخیانت کرنا۔

۲۰۴۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة عکل و عرینة، ۶۰۲/۲

۲۰۴۲۔ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۳۹۶، ۳۹۴/۱۵ ☆

۲۰۴۳۔ کنز العمال، للمتقی، ۱۳۴۴۷، ۴۰۸/۵ ☆ البدایة والنھایة لابن کثیر، ۳۱۰/۳

۲۰۴۴۔ السنن الکبری للبیھقی، ۹۱/۹ ☆

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر، جب چوپایوں سے مثلہ حرام، چوپائے درکنار کٹ کھنے کتے سے ناجائز، کتے سے بھی گزریئے حربی کافر سے بھی منع، تو مسلمان کا خود اپنے منہ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام وموجب لعنت وانتقام ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۲

۲۰۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من مثل بالشعر فلیس لہ عند اللہ خلاق ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث خاص بالوں کے مثلہ کے بارے میں ہے، بالوں کا مثلہ یہی ہے جو کلمات ائمہ میں مذکور ہے کہ عورت سر کے بال منڈا لے یا مرد داڑھی، یا مرد خواہ عورت بھویں، یا سیاہ خضاب کرے، یہ سب صورتیں بالوں کے مثلہ میں داخل ہیں اور یہ سب حرام۔

حاشیہ ہدایہ ۱۴۱ ☆ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۳

(۴) دس چیزیں فطرت سے ہیں

۲۰۴۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول

۲۰۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۴۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۰/۴۰
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۱۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۲۷۵، ۶/۶۶۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۳ ☆ السلسلۃ الضعیفۃ للالبانی، ۴۲۱
۲۰۴۶۔ الصحیح لمسلم، باب خصال الفطرۃ، ۱/۱۲۹
السنن لابی داؤد، باب السواک من الفطرۃ ۱/۸
السنن للنسائی، باب من السنن الفطرۃ، ۲/۲۳۴
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تقلیم الاظفار، ۲/۱۰۰
السنن لابن ماجہ، باب الفطرۃ ۱/۲۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۱۳۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱/۳۶
شرح السنۃ للبغوی، ۱/۳۸۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۳۵۰
نصب الرایۃ للزیلعی ۱/۷۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۱۲

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عشر من الفطرة، قص الشارب، و اعفاء اللحی، و السواك، و استنشاق الماء، و قص الاظفار، وغسل البراجم، و نتف الابط، و حلق العانة، و انتقاص الماء، قال زكريا: قال مصعب: و نسيت العاشرة الا ان تكون المضمضة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں۔ لبیں کترنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال مونڈنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا۔ راوی حضرت زکریا نے کہا: کہ حضرت مصعب اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا شاید کلی ہو۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام قاضی عیاض پھر امام نووی نے استظہار فرمایا کہ غالباً دسویں ختنہ ہو کہ دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار فرمایا۔ انتہی۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷

۲۰۴۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: خمس من الفطرة، الختان و الاستحداد و تقليم الأظفار و نتف الإبط و قص الشارب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنن قدیمہ پانچ ہیں، ختنہ کرنا، زیر ناف بال لینا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، مونچھ کتروانا۔ ۱۲م

۲۰۴۸۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

۲۰۴۷۔ الصحيح لمسلم، باب خصال الفطرة، ۱۲۹/۱
السنن لابی داؤد، باب السواك من الفطره، ۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۹/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۱۴۹/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۳۳۴/۱۰ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۱۲/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تقليم الاظفار، ۱۰۰/۲
۲۰۴۸۔ السنن لابی داؤد، باب السواك من الفطرة، ۸/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إن من الفطرة المضمضه و الإستنشاق ـ

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷۶

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا فطرت سے ہے۔۱۲م

(۵) مونچھ، ناخن اور بغل وغیرہ حلق کرنے کی مدت

۲۰۴۹ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: وقت لنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى قص الشارب و تقليم الأظفار و نتف الإبط و حلق العانة ان لا يترك اكثر من اربعين ليلة ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مونچھ کترنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال صاف کرنے اور ناف کے نیچے کے بال صاف کرنے کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن متعین فرمائی۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

(۶) حضور کی مبارک داڑھی گھنی تھی

۲۰۵۰ـ **عن** جابر بن سمرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كثير شعر اللحية ـ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔۱۲م

(۷) جسم کے بال صاف کرنا جائز ہے

۲۰۵۱ـ **عن** ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: ان النبى صلى

۲۰۴۹ـ السنن لابی داؤد، باب فی اخذ الشارب، ۲/ ۵۷۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۱۲۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱/ ۱۵۰
۲۰۵۰ـ الصحیح لمسلم، فضائل، ۱۰۶ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۰۴
۲۰۵۱ـ السنن لابن ماجہ، باب الطلاء بالنورة، ۲/ ۲۷۴

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا طلی بدأ بعورته فطلاها بالنورة، و سائر جسده اهله

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نورہ کا استعمال فرماتے تو ستر مقدس پر اپنے دست مبارک سے لگاتے اور باقی بدن منور پر ازواج مطہرات لگاتیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کلائیوں پر بال ہوں تو ترشوادیں کہ ان کا ہونا پانی زیادہ چاہتا ہے اور مونڈنے سے سخت ہو جاتے ہیں۔ اور ترا شنا مشین سے بہتر کہ خوف صاف کر دیتی ہے۔ اور سب سے احسن و افضل نورہ ہے کہ ان اعضا میں سنت سے یہی ثابت ہے۔ اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگولیں کہ سب بال بچھ جائیں۔ ورنہ کھڑے بال کی جڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۱/۷۶۹
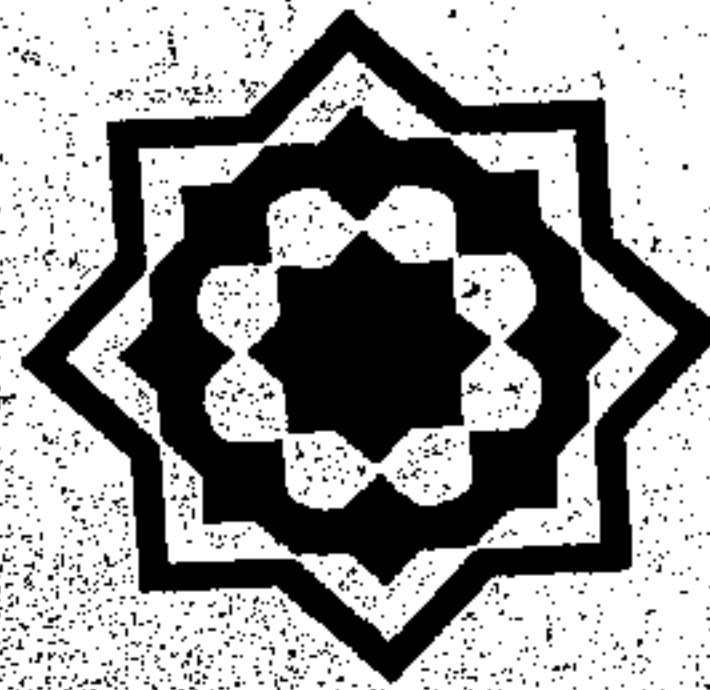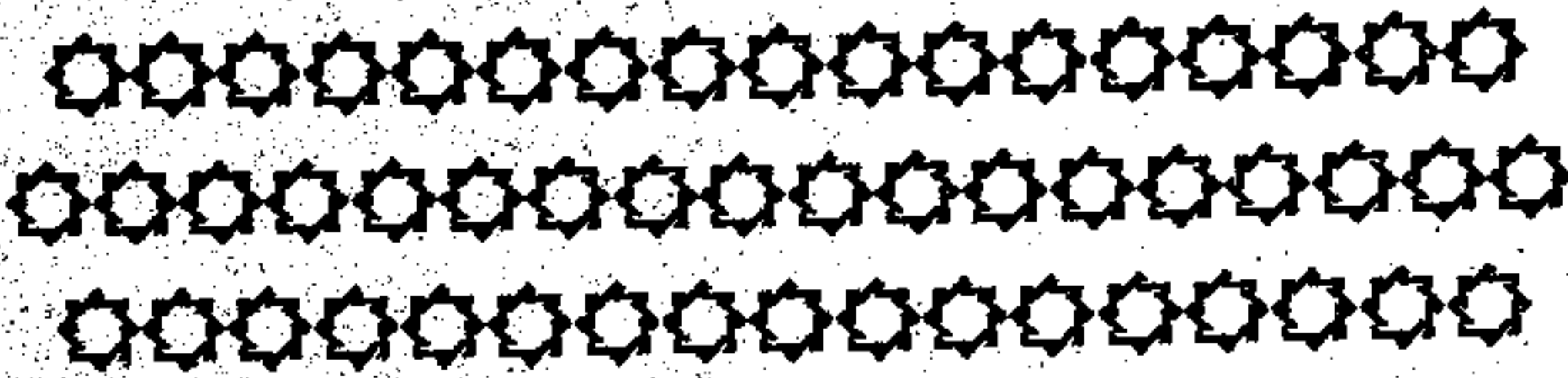
۴۔ ختنہ

۱۔ نومسلم کا ختنہ کراؤ

۲۰۵۲۔ **عن** عثیم بن کلیب الحضر می الجهنی عن أبیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل و اسلم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الق عنك شعر الکفر ثم اختتن۔

حضرت عثیم بن کلیب حضرمی جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام لایا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانہ کفر کے بال اتار پھر اپنا ختنہ کر۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر یہ نومسلم خود کرسکتا ہو تو آپ اپنے ہاتھ سے کرے، یا کوئی عورت جو اس کام کو کرسکتی ہو ممکن ہو تو اس سے نکاح کردیا جائے۔ وہ ختنہ کردے۔ اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے۔ یا کوئی کنیز شرعی واقف ہو تو وہ خریدی جائے، اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہوسکیں تو حجام ختنہ کردے کہ ایسی ضرورت کے لئے ستر دیکھنا دکھانا منع نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۸۱/۹

لڑکیوں کا ختنہ ضروری نہیں

۲۰۵۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الختان سنة للرجال و مکرمة للنساء۔

۲۰۵۲۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یسلم فیؤمر بالغسل، ۵۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۱۵/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۷۲/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۳۲۲۰، ۲۶۳/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۰۸/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۴/۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۸۲/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۹۸/۱ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۸۳۵
۲۰۵۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۵/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۰/۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۷/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۴/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۳۲۵/۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۴۱/۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۱/۲ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کا ختنہ سنت ہے، اور عورتوں کا لذت کی زیادتی کے لئے۔

فتاوی افریقہ ۲۰

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۶۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لڑکیوں کے ختنہ کا کوئی تاکیدی حکم نہیں۔ اور یہاں رواج نہ ہونے کے سبب عوام اس پر ہنسیں گے اور یہ ان کے گناہ عظیم میں پڑنے کا سبب ہوگا اور حفظ دین مسلمانان واجب ہے۔ لہذا اس کا حکم نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۶۱

فتاوی افریقہ ۲۰
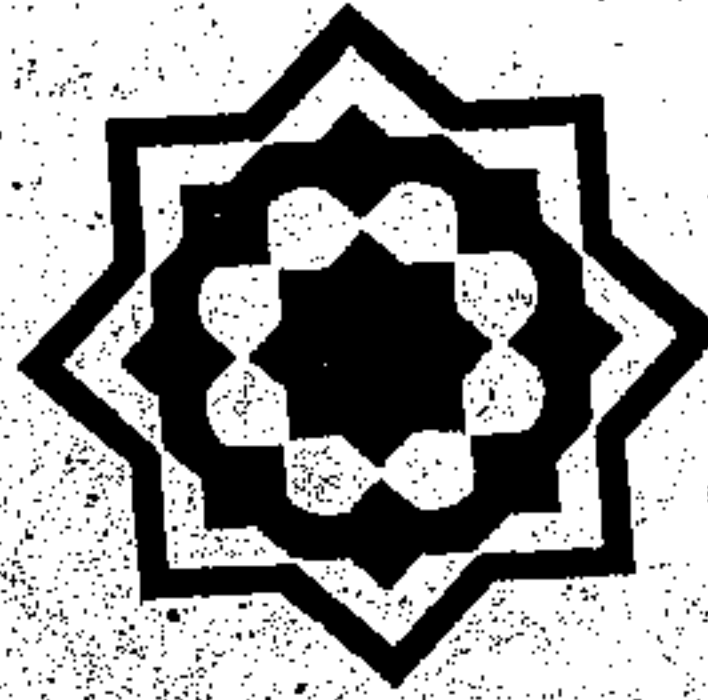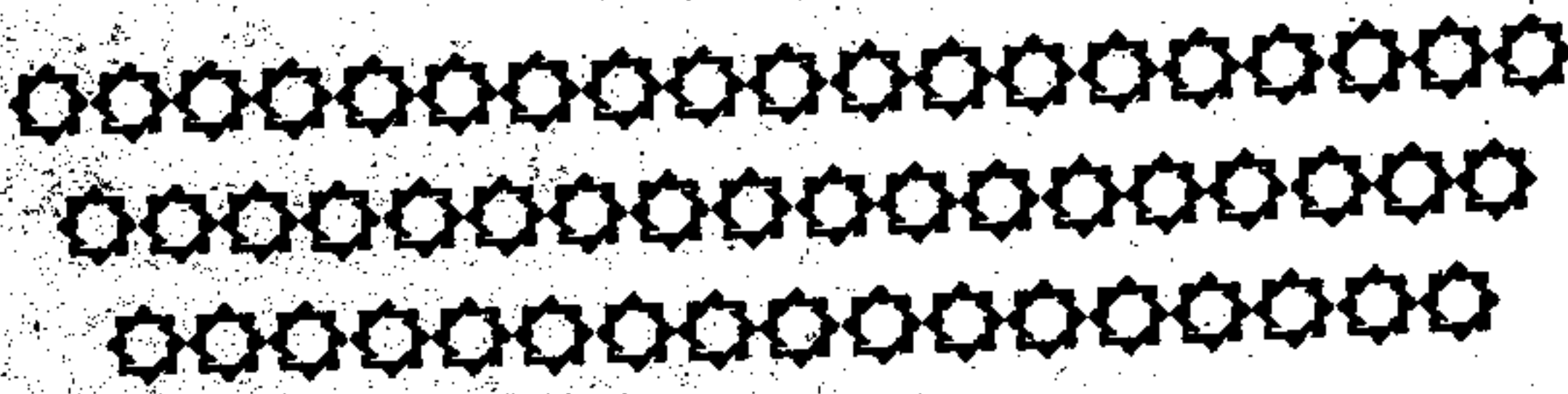
۵۔ مصافحہ ومعانقہ

(۱) مصافحہ کا ثبوت

۲۰۵٤۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم-: ان المؤمن اذا لقی المؤمن فسلم علیه واخذ بیده فصافحه تناثرت خطایا هما کما تناثر ورق الشجر۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان سے مسلمان ملکر سلام کرتا ہے اور ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو ان کے گناہ جھڑ پڑتے ہیں جیسے پیڑوں سے پتے۔

۲۰۵۵۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان المسلم اذا لقی اخاه فاخذ بیده تحاتت عنهما ذنوبهما۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے بھائی سے ملکر اس کا ہاتھ پکڑتا ہے ان کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۲۰۵٦۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما من مسلمین التقیا فاخذ احد هما بید صاحبه الا کان حقا علی الله عزوجل ان یحضر دعا ئهما و لا یفرق بین اید یهما حتی یغفر لهما ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۰۵٤۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳٦/۸ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۸۵۰
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤۲۳/۳ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۲٦
۲۰۵۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی ۳۷/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۵/٦
الترغیب والترهیب للمنذری، ٤۳۳/۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۸۹٦
کنز العمال للمتقی، ۲۵۳٦۲، ۱۳۳/۹ ☆
۲۰۵٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱٤۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳٦/۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸۲/٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳٦۱، ۱۳۳/۹
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤۳۲/۳ ☆

ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کی دعا قبول فرمائے اور ان کے ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں کہ ان دونوں کے گناہ بخشدے۔

۲۰۵۷۔ **عن** البرآء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ایما مسلمین التقیا فاخذ احدھما بید صاحبہ وتصافحا و حمداللہ جمیعا تفرقاو لیس بینھماخطیئۃ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان آپس میں ملکر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں اور مصافحہ کریں اور دونوں حمد الٰہی بجالائیں بے گناہ ہوکر جدا ہوں۔

۲۰۵۸۔ **عن** البرآء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا یلقی مسلم مسلما فیرحب بہ و یا خذ بیدہ الا تناثرت الذنوب بینھما کما یتناثر ورق الشجر۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان مسلمان سے ملکر مرحبا کہے اور ہاتھ ملائے ان کے گناہ برگ درخت کی طرح جھڑ جائیں۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

(ان احادیث میں لفظ 'ید' واحد منقول ہے) اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ الفاظ وحدت ید میں نص ہیں تاہم ان حدیثوں میں منکرین کے لئے حجت نہیں۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ مقام ترغیب وترہیب میں غالبًا ادنیٰ کو ذکر کرتے ہیں کہ جب اس قدر پر اتنا ثواب وعقاب ہے تو زائد میں کتنا ہوگا۔ اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس سے زائد مندوب نہیں۔ یا محذور ہے۔

صفائح اللجین ۱۰

(۲) ملاقات ومصافحہ

۲۰۵۹۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رجل: یا رسول اللہ

۲۰۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۹۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۱۲، ۹/۱۳۵

۲۰۵۸۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۴/۲۶۰ ☆

۲۰۵۹۔ الجامع للترمذی، استئذان، ۳۱، باب ما جاء فی المصافحۃ ۲/۹۷

الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ ، اینحنی لہ ؟ قال : لا ، قال : افیستلزمہ ویقبلہ؟ قال : لا ، قال : فیاخذ بیدہ و یصافحہ ؟ قال : نعم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں کوئی آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اسے گلے لگائے اور پیار کرے؟ فرمایا: نہ، عرض کی: اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے؟ فرمایا: ہاں۔

(۳) دونوں ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت

۲۰۶۰ ۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : علمنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التشہد و کفی بین کفیہ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں کے بیچ لیکر مجھ کو ''التحیات'' تعلیم فرمائی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام المحدثین امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی جامع صحیح کی ''کتاب الاستئذان'' میں مصافحہ کے لئے جو باب وضع کیا اس میں سب سے پہلے اسی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نشان دیا۔ پھر اسی باب مصافحہ کے برابر دوسرا باب وضع کیا۔ باب الاخذ بالیدین، یعنی یہ باب ہے دونوں ہاتھ میں ہاتھ لینے کا۔ اس میں بھی وہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسنداً روایت کی۔ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دونوں ہاتھوں میں ہاتھ لینا مصافحہ نہ تھا تو اس حدیث کو باب المصافحہ سے کیا تعلق ہوتا۔ صحیح بخاری کی اس تحریر پر دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

ہاں اگر حضرات منکرین جس طرح ائمہ فقہ کو نہیں مانتے اب امام بخاری کی نسبت کہدیں کہ وہ حدیث غلط سمجھتے تھے۔ ہم ٹھیک سمجھتے ہیں تو وہ جانیں اور ان کا کام۔ معہذا دونوں جانب سے ''صفحات کف'' ملانا ہے۔ اور یہ معنی اس صورت کفی بین کفیہ، میں ضرور متحقق۔ تو اس کے مصافحہ ہونے سے ان کار پر کیا باعث۔

۲۰۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب المصافحۃ ،
الصحیح لمسلم ، باب التشہد فی الصلوٰۃ ،

رہا بعض جہلا کا کہنا: کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تو ایک ہی ہاتھ تھا۔ یہ محض جہالت اور ادعائے بے ثبوت ہے۔ دونوں طرف سے دونوں ہاتھ ملائے جائیں تو ایک کا ایک ہی ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہوگا۔ نہ کہ دونوں۔ وھو ظاھر جدا۔ اور جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے دونوں ہاتھوں کا ثبوت ہوا تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ثبوت نہ ہونا کیا زیر نظر رہا۔

صفائح اللجین ٢٧

(۴) مصافحہ کی برکت

٢٠٦١۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تصافحوا! یذهب الغل من قلوبکم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مصافحہ کیا کرو! تمہارے سینے سے کینے نکل جائیں گے۔

صفائح اللجین ص ٤٦

(۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بھی قابل احتجاج نہیں۔

اولا۔ اس کی سند ضعیف ہے جس میں عن خیثمة عن رجل، ایک مجہول واقع ہے۔

ثانیاً۔ امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری نے یہ حدیث تسلیم نہ فرمائی۔ اور اس کے غیر محفوظ ہونے کی تصریح کی۔ مسلمہ طائفی رحمۃ اللہ علیہ جن پر اس حدیث کا مدار ہے۔ کما فی الترمذی، علماء محدثین ان کا حافظہ برا مانتے ہیں۔ کما فی التقریب۔ امام بخاری کہتے ہیں: میرے نزدیک یہاں بھی ان کے حفظ نے غلطی کی۔ انھوں نے سند مذکور سے لا سمر الا

٢٠٦١۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ٤٣٤/٣ ☆ المؤطا لمالک، ٩٠٨
اتحاف السادۃ للزبیدی، ١٥٩/٦ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ١٢١/٤
کنز العمال للمتقی، ٢٥٣٤٤، ١٣٥/٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥٥/١١
التفسیر للقرطبی، ١٩٩/٣ ☆ کشف الخفاء للعجلونی،
الجامع الصغیر للسیوطی، ١٩٨/١ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٤٦٩٢

لمصل او مسافر ،، سنی تھی۔ بھول کر اس کی جگہ یہ روایت کر گئے۔ حالانکہ یہ صرف عبد الرحمن ابن یزید یا اور کسی شخص کا قول ہے۔ نقلہ الترمذی۔

(۵) سلام ومصافحہ کا باہمی تعلق

۲۰۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من تمام التحیۃ الاخذ بالید۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحیت کی تمامی سے ہے ہاتھ میں ہاتھ ملانا۔

ثالثاً۔ اقول وباللہ التوفیق۔ اس سب سے درگزر ریئے اور ذرا غور و تامل سے کام لیجئے۔ تو یہ حدیث دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کا پتہ دیتی ہے، کہ اس میں 'اخذ بالید' بصیغۂ مفرد کو تمامی تحیت کا ایک ٹکڑا رکھا ہے۔ نہ یہ کہ صرف اسی پر تمامی وانتہا ہے۔ تحیت کی ابتدا اسلام اور مصافحہ تمام اور ایک ہاتھ ملانا اسی تمامی کا ایک ٹکڑا ہے۔ ولہذا جامع ترمذی میں حدیث یوں ہے۔

۲۰۶۳۔ **عن** ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تمام تحیتکم بینکم المصافحۃ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے آپس میں تحیت کا تمام مصافحہ ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں من تبعیضیہ نہ لایا گیا کہ صرف ایک ہاتھ کا ذکر نہ تھا۔ جو ہنوز تمامی کا بقیہ باقی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صفائح اللجین ۱۵

(۶) مصافحہ کے وقت مسکراہٹ

۲۰۶۴۔ **عن** ابی داؤد الاعمی قال: لقینی البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۰۶۲۔ الجامع للترمذی استئذان، ۳۱، باب ما جاء فی المصافحۃ، ۹۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۰/۵ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۳/۲
۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی المصافحۃ، ۹۷/۲
۲۰۶۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

فاخذ بیدی وصافحنی وضحك فی وجهی فقال : تدری لم اخذت بیدك ؟قلت: لا ، الاانی ظننت انك لم تفعله الا بخیر ،فقال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقینی ففعل فی ذلك ۔

ابوداؤدداعمی سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے ملے میرا ہاتھ پکڑا اور مصافحہ کیا اور میرے سامنے ہنسے۔ پھر فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ میں نے کیوں تیرا ہاتھ پکڑا؟ میں نے عرض کی: نہ، مگر اتنا جانتا ہوں کہ آپ نے کچھ بہتری کے لئے ہی ایسا کیا ہوگا۔ فرمایا: بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے ملے تو حضور نے میرے ساتھ ایسا ہی معاملہ فرمایا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث قابل اعتماد نہیں، قطع نظر اس سے کہ یہ حدیث طبرانی پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ ابوداؤد داعمی رافضی سخت مجروح متروک ہے۔ امام ابن معین نے اسے کاذب کہا۔
صفائح اللجین ص ۱۳

(۷) معانقہ کا ثبوت

۲۰۶۵۔ **عن** تمیم الداری رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المعانقة فقال : تحیّة الامم وصالح ودهم ،وان اول من عانق خلیل الله ابراهیم علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معانقہ کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: تحیت ہے امتوں کی اور ان کی اچھی دوستی، اور بے شک پہلے معانقہ کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔

۲۰۶۶ ۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: عانق النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحسن۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۰۶۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۴۶/۱ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/ ۲۵۰
لسان المیزان ۸۳۰/۴ ☆ میزان الاعتدال للذهبی، ۶۰۷۴
۲۰۶۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب الحسن و الحسین، ۵۳۰/۱

وسلم نے حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ فرمایا۔

۲۰۶۷۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال للحسن :اللهم انى احبه فاحبه واحب من يحبه قال:وضمه الى صدره۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن مجتبی کے لئے دعا کی اور عرض کیا: الہی! میں اسے دوست رکھتا ہوں تو اسے دوست رکھ۔ اور جو اسے دوست رکھے اسے بھی دوست رکھ۔ اور انہیں سینے سے لگالیا۔

۲۰۶۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ضمنى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى صدره وقال : اللهم ! علمه الحكمة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سینے سے لپٹایا پھر دعا کی۔ الہی! اسے حکمت سکھادے۔

وشاح الجید ۱۹

۲۰۶۹۔ **عن** الحسن بن على رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا خذبيدى فيقعدنى على فخذه ويقعد الحسين على فخذه الاخرى ويضمنا ثم يقول : رب انى ارحمهما فارحمهما ۔

حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک ران پر مجھے بٹھالیتے اور دوسری ران پر امام حسین کو۔ اور ہمیں لپٹالیتے، پھر دعا فرماتے۔ الہی! میں ان پر رحم کرتا ہوں تو ان پر رحم فرما۔

۲۰۷۰۔ **عن** يعلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان حسنا وحسينا رضى الله تعالىٰ عنهما استبقا الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فضمهما اليه۔

۲۰۶۷۔ السنن لابن ماجه، باب فضائل الحسن، ۱۳/۱

۲۰۶۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی المصافحة، ۹۷/۲

۲۰۶۴۔ المعجم الكبير للطبرانى

۲۰۶۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب مناقب ابن عباس، ۵۳۱/۱

۲۰۶۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب وضع الصبى عن الفخر، ۸۸۸/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۵/۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱، ۳۶۸۰، ۲۷۲/۱۳

۲۰۷۰۔ المسند لاحمد بن حنبل،

حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار دونوں صاجزادے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آپس میں دوڑ کرتے ہوئے آئے، حضور نے دونوں کو لپٹالیا۔

۲۰۷۱۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای اهل بیتك احب الیك ؟ قال: الحسن والحسین ، وكان یقول لفاطمة ادعی بی ابنی فیشمهما ویضمهما ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، حضور کو اپنے اہل بیت میں زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حسن اور حسین، اور حضور دونوں صاجزادوں کو حضرت زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بلوا کر سینے سے لگاتے اور ان کی خوشبو سونگھتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم۔

وشاح الجید ۲۰

۲۰۷۲۔ **عن** اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینما هو یحدث القوم وكان فیه مزاح بینا یضحكهم ،فطعنه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی خاصرته بعود ، فقال : اصبرنی ! قال : اصطبر ! قال : ان علیك قمیصا ولیس علی قمیص ،فرفع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قمیصه فاحتضنه وجعل یقبل كشحه ،قال : انما اردت هذا یا رسول اللہ۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثنا میں کہ وہ باتیں کر رہے تھے اور ان کے مزاج میں مزاح تھا۔ لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکڑی ان کے پہلو میں چبھوئی۔ انھوں نے عرض کی: مجھے بدلہ دیجیے فرمایا: لے، عرض کی: حضور تو کرتا پہنے ہیں اور میں ننگا تھا۔ حضور نے کرتا اٹھایا انہوں نے حضور کو اپنی کنار میں لیا اور تہی گاہ اقدس کو چومنا شروع کیا۔ پھر عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہی مقصود تھا۔

۲۰۷۱۔ الجامع للترمذی، باب مناقب الحسن و الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ۲/۲۱۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹
۲۰۷۲۔ السنن لأبی داؤد، باب فی قبلة الید، ۲/۷۰۹

۲۰۷۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالی عنہ قال : مالقیتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قط الا صافحنی ، وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اھلی ، فلما جئت اخبرت بہ ، فاتیتہ وھو علی سریر ،فالتزمنی فکانت تلك اجود اجود۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو حضور ہمیشہ مصافحہ فرماتے۔ایک دن میرے بلانے کو آدمی بھیجا۔میں گھر میں نہ تھا۔آیا تو خبر پائی ، حاضر ہوا، حضور تخت پر جلوہ فرماتے تھے۔گلے سے لگالیا تو یہ اور زیادہ جید ونفیس تر تھا۔

۲۰۷۴ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالی عنھا قال: رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وھو یقول : بأبی الوحید الشھید۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو گلے لگایا اور پیار کیا، اور فرماتے تھے۔میرے باپ نثار اس وحید شہید پر۔

وشاح الجید ۲۱

۲۰۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واصحابہ غدیرا فقال : یسبح کل رجل الی صاحبہ فسبح کل رجل منھم الی صاحبہ حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر ،فسبح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی أبی بکر حتی اعتنقہ فقال : لو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابا بکر خلیلا ولکنہ صاحبی ۔

۲۰۷۳۔ السنن لأبی داؤد، باب فی المعانقة ، ۷۰۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۳/۵ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۴۳۴/۳
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۶۸۲ ☆
۲۰۷۴۔ المسند لأبی یعلی ☆
۲۰۷۵۔ الصحیح لمسلم ، فضائل صحابہ ، باب من فضائل أبی بکر الصدیق، ۲۷۶/۲
الجامع للترمذی، ۳۶۵۹، مناقب أبی ابکر الصدیق، ۲۰۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۷۷/۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۴۶/۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۸/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۴۳/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۵۶۳، ۵۴۶/۱۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ایک تالاب میں تشریف لے گئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے یار کی طرف پیرے۔ سب نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق ہی باقی رہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیر کر تشریف لے گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا: میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرا یار ہے۔

۲۰۷۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: كنا عند النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: يطلع عليكم رجل لم يخلق الله بعدی احد اخيرا منه، ولا افضل، وله شفاعة مثل شفاعة النبيين فما برحنا حتی طلع ابو بكر فقام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقبله والتزمه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے۔ ارشاد فرمایا: اس وقت ہم پر وہ شخص چمکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر و بزرگ تر کسی کو نہ بنایا، اور اس کی شفاعت انبیاء کی شفاعت کے مانند ہوگی۔ ہم حاضر ہی تھے کہ ابوبکر صدیق نظر آئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام کیا اور صدیق اکبر کو پیار کیا اور گلے لگایا۔

۲۰۷۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: رأيت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واقفا مع علی بن أبی طالب اذ اقبل ابو بكر فصافحه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعانقه وقبل فاه، قال علی: اتقبل فا أبی بكر، فقال: يا ابا الحسن! منزلة أبی بكر عندی كمنزلتی عند ربی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ساتھ کھڑے دیکھا، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا، اور ان کے دہن پر بوسہ دیا۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

۲۰۷۶۔ تاریخ بغداد للخطیب

۲۰۷۷۔ السیرۃ لملا عمر

الکریم نے عرض کی: کیا حضور ابوبکر کا منہ چومتے ہیں؟ فرمایا: اے ابوالحسن! ابوبکر کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسے میرا مرتبہ میرے رب کے حضور۔

۲۰۷۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لما اجتمع اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وکانوا تسعة و ثلاثون رجلا الح ابو بکر علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الظهور فقال : یا ابابکر! انا قلیل ،فلم یزل یلح علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی ظهر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و تفرق المسلمون فی نواحی المسجد و قام ابو بکر فی الناس خطیبا و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جالس، و کانَ اول خطیب دعا الی الله عزوجل و الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،و ثار المشرکون علی أبی بکر و علی المسلمین فضربوهم فی نواحی المسجد ضربا شدیدا و وطئی ابو بکر و ضرب ضربا شدیدا ، و دنا منه الفاسق عتبة بن ربیعة فجعل یضربه بنعلین مخصوفین ویحرفهما لوجهه و اثر ذلك حتی ما یعرف انفه من وجهه ، و جاء ت بنوتیم تتعادی فاجلو االمشرکین عن أبی بکر و حملو ا ابابکر فی ثوب حتی ادخلوه بیته ولا یشکون فی موته،ورجع بنوتیم فدخلوا المسجد و قالوا:والله!لان مات ابو بکر لنقتلن عتبة ،و رجعوا الی أبی بکر فجعل ابو قحافة و بنوتیم یکلمون ابابکر حتی اجا بهم فتکلم آخر النهار :ما فعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟فنالوه بالسنتهم و عذلوه ثم قاموا وقالوا لام الخیر بنت صخر : انظری !ان تطعمیه شیئااو تسقیه اياه ،فلما خلت به والحت جعل یقول : ما فعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟قالت: والله!ما اعلم بصاحبك ،قال : فاذهبی الی ام جمیل بنت الخطاب فاسألیها عنه، فخرجت حتی جاء ت الی ام جمیل فقالت: انّ ابابکر یسئلك عن محمد بن عبدالله ؟ قالت ماعرف ابابکر و لا محمد بن عبد الله ،و ان تحبی ان امضی معك الی ابنك فعلت ؟قالت : نعم ،فمضت معها حتی وجدت ابابکر صریعا دنفا فدنت منه ام جمیل واعلنت با لصیاح و قالت:ان قوما نالوا منك هذا لاهل فسق ،و انی لا رجوا ان ینتقم الله لك ، قال : مافعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟قالت هذه امك تسمع ، قال : فلاعین علیك منها ،قالت : سالم ،صالح،قال : فانی هو ؟

۲۰۷۸۔ الریاض النضرة للطبری، ذکر اسلام الخیر، ۱/۶۶

قالت : فی دارالارقم ، قال : فان للہ علی الیہ ان لا اذوق طعاماو لا شرابا او آتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فامھلناہ حتی اذا ھدأت الرجل وسکن الناس خرجنا بہ یتکی علیھما حتی دخلنا علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قال : فانکب علیہ فقبلہ وانکب علیہ المسلمون ،ورق لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رقۃ شدیدۃ،فقال ابوبکر :بأبی انت وامی ، لیس بی الامانال الفاسق من وجھی،ھذہ امی برۃ بوالدیھا ، و انت مبارك فادعھا الی اللہ ،وادع اللہ عزوجل لھا ، عسی ان یستنقذھابك من النار ،فدعا ھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاسلمت ، فاقاموا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شھرا وھم تسعۃ و ثلاثون رجلا ،وکان اسلام حمزۃ یوم ضرب أبی بکر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعداد انتالیس ہوگئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اصرار کیا کہ اب ہم ظاہر ہوں اور علانیہ دعوت اسلام دیں۔ حضور نے فرمایا: اے ابوبکر! ہم ابھی قلیل تعداد میں ہیں لیکن حضرت صدیق اکبر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ حضور مسجد حرام میں تشریف لائے اور مسلمان مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھ گئے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں سیدنا صدیق اکبر نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا۔ آپ پہلے شخص ہیں کہ حضور کے سامنے جنہوں نے دعوت حق لوگوں کے سامنے پیش کی۔ آپ کی تقریر سن کر مشرکین آپ پر اور دیگر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور مسجد حرام کے مختلف گوشوں میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سخت اذیت پہونچائی۔ حضرت صدیق اکبر اس موقع میں سخت زخمی ہوئے۔ عتبہ بن ربیعہ بدکار ناہنجار نے آپکو جوتوں سے مارنا شروع کیا کہ آپ کے چہرہ اقدس پر کاری زخم لگا۔ بنوتیم نے آکر مشرکین کو آپ سے دفع کیا اور ایک کپڑے میں ڈال کر آپ کو گھر تک پہونچایا۔ آپکی شہادت میں کسی کو شبہ نہیں رہا تھا۔ بنوتیم نے مسجد حرام میں آکر مشرکین کو مخاطب کر کے کہا: اگر ابوبکر کا انتقال ہوگیا تو ہم عتبہ کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ پھر ابوبکر صدیق کے پاس آئے۔ آپکے والد ابوقحافہ اور بنوتیم نے آپ سے کچھ پوچھ گچھ کی تو آپ نے جواب دیا۔ شام کے وقت آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ حاضرین نے آپکو اپنی زبانوں سے اشارہ کیا اور خاموش رہنے

کی تاکید کی ۔ پھر جانے لگے تو آپکی والدہ ام الخیر سے بولے انکو کچھ کھلا پلا دینا۔ جب آپکی والدہ تنہارہ گئیں اور کھانے پینے کے لئے اصرار کیا تو آپ بولے: پہلے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ بولیں: مجھے آپ کے دوست کا حال معلوم نہیں ہوسکا۔ بولے: آپ ام جمیل بنت خطاب کے پاس جایئے اور ان سے معلوم کیجئے۔ یہ ام جمیل کے یہاں پہونچیں اور کہا: ابوبکر حضرت محمد بن عبداللہ کے بارے میں معلوم کر رہے ہیں۔ بولیں مجھے تو اب تک نہ ابوبکر کا حال معلوم ہے اور نہ حضرت محمد بن عبداللہ کا۔ ہاں اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں آپکے ساتھ آپکے بیٹے کے پاس چلوں تو میں حاضر ہوں۔ بولیں: ہاں ضرور، وہ ان کے ساتھ گھر پہونچیں تو حضرت ابوبکر کو دیکھا کہ غشی کی حالت میں قریب المرگ ہیں۔ ام جمیل نے قریب کھڑے ہوکر بلند آواز سے پکارا اور بولیں: قوم کفار نے ان بدکاروں کے ذریعہ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہا ہے لیکن مجھے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکے لئے ان سے انتقام لے گا۔ صدیق اکبر نے فرمایا: حضور کا کیا حال ہے۔ ام جمیل نے کہا: یہ تمہاری والدہ سن رہی ہیں۔ آپ نے کہا ان سے کوئی خطرہ محسوس نہ کریں۔ تو بولیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح وسالم ہیں۔ فرمایا: کہاں ہیں؟ بولیں: دارارقم میں۔ بولے: قسم خدا کی! میں جب تک حضور کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں نہ پیوں۔ فرماتی ہیں: یہاں تک کہ جب چہل پہل ختم ہوئی اور لوگ سورہے۔ آپکی والدہ ام الخیر اور حضرت فاروق اعظم کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہیں لیکر چلیں۔ ابوبکر بوجہ ضعف دونوں پر تکیہ لگائے تھے یہانتک کہ خدمت اقدس میں حاضر کیا۔ دیکھتے ہی پروانہ وار شمع رسالت پر گر پڑے۔ پھر حضور کو بوسہ دیا۔ اور صحابہ غایت محبت سے ان پر گرے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے غایت رقت فرمائی۔ پھر آپ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ مجھے اب کوئی تکلیف نہیں صرف یہ ہی ظاہری زخم ہے جو اس بدکار نے میرے چہرے پر لگایا۔ یا رسول اللہ! یہ میری ماں ہیں اپنے والدین کی نیک وفرماں بردار۔ آپ اپنے دہن اقدس سے انکو دعوت حق فرمائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ مجھے امید ہے کہ یہ آپ کی بدولت جہنم کی آگ سے بچ جائیں گی۔ حضور نے دعا کی آپ اسلام لے آئیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وہاں ایک ماہ مقیم رہے اور تعداد انتالیس ہی رہی۔ سید الشہداء حضرت

حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی دن ایمان لائے جب یہ واقعہ رونما ہوا۔

وشاح الجید، ۲۳

۲۰۷۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنبر ثم قال : این عثمان بن عفان، فوثب و قال : انا ذا یا رسول اللہ فقال :ادن منی فضمه الی صدره و قبل بین عینیه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا: عثمان کہاں ہیں؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھے اور عرض کی: حضور میں یہ حاضر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پاس آؤ، پاس حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینے سے لگایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیا۔

۲۰۸۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : بینا نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی نفر من المهاجرین، منهم ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحة و الزبیر و عبد الرحمٰن بن عوف و سعد بن ابی وقاص فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لینهض کل رجل الی کفؤه و نهض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی عثمان فاعتنقه و قال : انت ولی فی الدنیا و الآخرة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم چند مہاجرین کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حاضرین خلفائے اربعہ، طلحہ، زبیر، عبد الرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ہر شخص اپنے جوڑ کی طرف اٹھکر جائے۔ اور خود حضور والا حضرت عثمان غنی کی طرف اٹھ کر تشریف لے گئے۔ ان سے معانقہ کیا اور فرمایا: تو میرا دوست ہے دنیا اور آخرت میں۔

۲۰۸۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : ان

۲۰۷۹۔ شرف المصطفی لأبی سعید،
۲۰۸۰۔ المستدرك للحاكم ۱۰۴/۳
۲۰۸۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۸۲۳، ۵۹۵/۱۱ ☆ تاریخ اصفهان لأبی نعیم، ۱۲۶/۲

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عانق عثمان ابن عفان وقال : قد عانقت اخی عثمان ، فمن کان له اخ فلیعا نقه۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنے بھائی عثمان سے معانقہ کیا، جس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ احادیث اس بارے میں بکثرت وارد، اور تخصیص سفر محض بے اصل و فاسد۔ بلکہ سفر و بے سفر ہر صورت میں معانقہ سنت، اور سنت جب ادا کی جائے گی سنت ہی ہوگی تا وقتیکہ خاص کسی خصوصیت پر شرع سے تصریحاً نہی ثابت نہ ہو۔ یہاں تک کہ خود امام طائفہ مانعین اسماعیل دہلوی رسالہ ''نذور'' میں کہ مجموعہ زبدۃ النصائح میں مطبوع ہوا، صاف مقر کہ معانقہ روز عید گو بدعت ہو بدعت حسنہ ہے۔ وشاح الجید ۲۵

۲۰۸۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قدم زید بن الحارثة رضی الله تعالیٰ عنه المدینة و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بیتی ،فاتاه فقرع الباب، فقام الیه رسول الله صلی الله تعالیی علیه وسلم عریانا؛ یجر ثوبه،والله ما رأیته عریانا قبله ولا بعده فاعتنقه و قبله ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے آئے تو اس وقت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرۂ مقدسہ میں تھے۔ انھوں نے آکر دروازہ کھٹ کھٹایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے اپنا مقدس لباس کھینچتے ہوئے بے ستر ہی بے تابانہ پہونچے۔ خدا کی قسم! میں نے حضور کو بے ستر نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ حضور نے انکو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ ۱۲م

۲۰۸۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی المعانقة، ۹۸/۲

۲۰۸۳۔ **عن** الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلقی جعفر بن أبی طالب فالتزمہ و قبلہ بین عینیہ۔

حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو انکو گلے سے چپٹایا اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

۲۰۸۴۔ **عن** بهیسة عن ابیها رضی اللہ تعالیٰ عنهما قالت: استاذن أبی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل بینه و بین قمیصه فجعل یقبل و یلتزم، ثم قال: یانبی اللہ اماالشئ الذی لا یحل منعه؟ قال: الماء، قال: یا نبی اللہ اماالشئ الذی لا یحل منعه؟ قال: الملح، قال: یا نبی اللہ اما الشی الذی لا یحل منعه؟ قال: ان تفعل الخیر خیر لک۔

حضرت بہیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذن لیکر قمیص مبارک کے اندر اپنا سر لے گئے اور حضور کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: پانی۔ پھر عرض کی: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: نمک۔ پھر عرض کیا: کیا چیز روکنا جائز نہیں؟ فرمایا: بھلائی کرتے رہو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۲۰۸۵۔ **عن** هالة بن أبی هالة رضی اللہ تعالیٰ عنه انه دخل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو راقد فاستیقظ فضم هالة الی صدره و قال: هاله، هاله، هاله۔

حضرت ہالہ بن أبی ہالہ فرزند ارجمند ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

۲۰۸۳۔ السنن لأبی داؤد، باب فی قبلة ما بین العینین، ۷۰۹/۲
السنن للبیهقی، ۱۰۱/۸ ☆ المصنف لابن أبی شیبة، ۴۳۳/۸

۲۰۸۴۔ السنن لأبی داؤد، ما لا یجوز منعه، ۲۳۵/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷۵/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۹/۶
المستدرک للحاکم، ۴۱۴/۱ ☆

۲۰۸۵۔ السنن لابن ماجه، مقدمه، ۱۱ ☆
المعجم الکبیر للطبرانی، ☆
المستدرک للحاکم، ۶۴۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۷/۹

روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور آرام فرماتے تھے۔ ان کی آواز سن کر جاگے اور انہیں سینۂ اقدس سے لگایا اور بغایت محبت فرمایا: ہالہ، ہالہ، ہالہ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول، ۱۱/۹
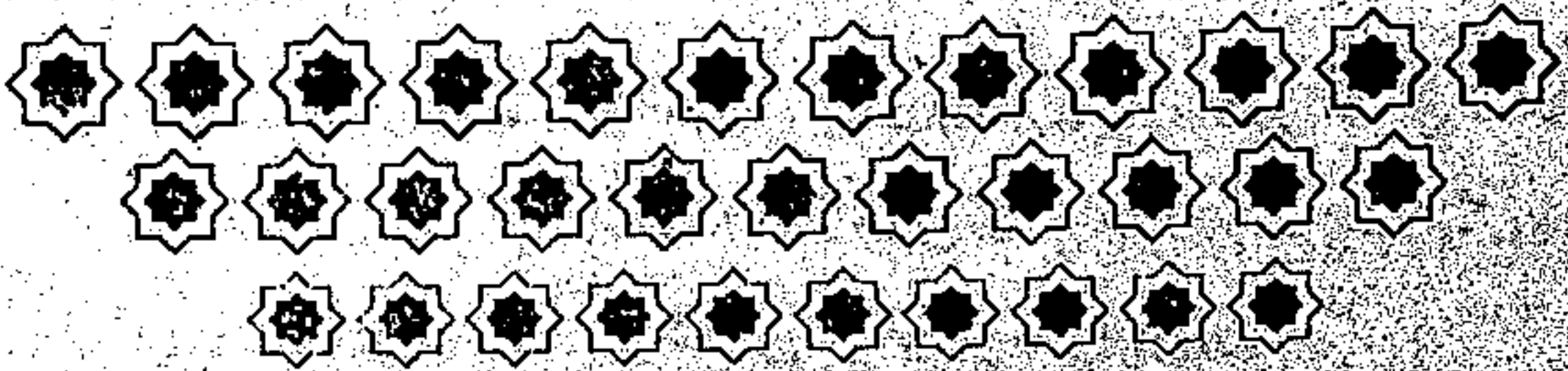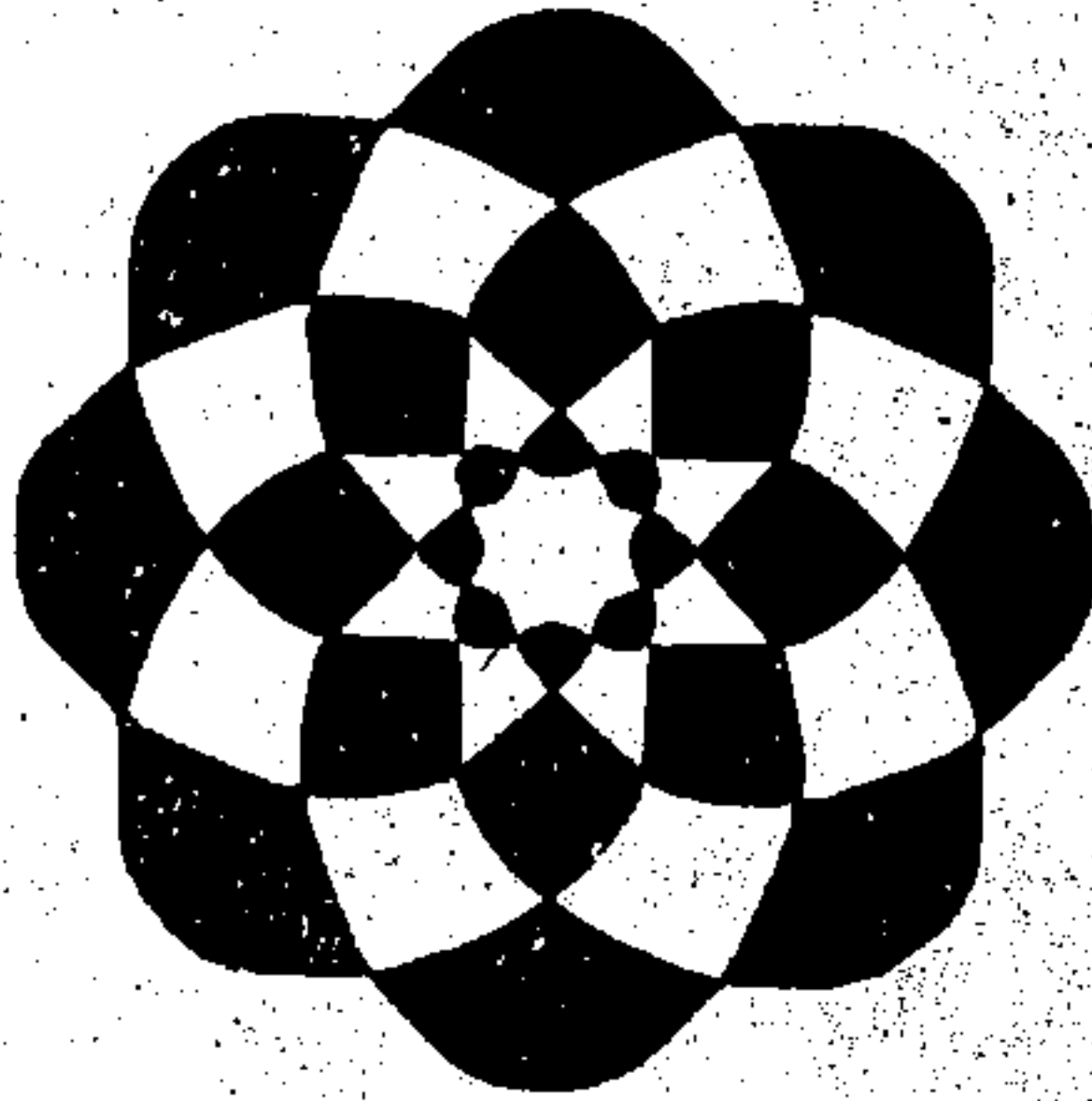
۶۔ سلام

(۱) سلام کرنا باعث اجر ہے

۲۰۸۶۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تسلیمہ علی من لقیہ صدقۃ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے ملاقات ہو اور سلام کہا جائے تو یہ اس کے لئے باعث ثواب ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۱

(۲) گھر میں داخل ہو تو سلام کرو

۲۰۸۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا بنی اذا دخلت علی اهلك فسلم! یکون برکۃ علیك و علی اهل بیتك۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تو اپنے اہل پر داخل ہو تو سلام کر، وہ برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے اہل خانہ پر۔

۲۰۸۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا دخلتم بیوتکم فسلموا علی اهلها، فان الشیطان اذا سلم احدکم لم یدخل بیتہ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو اہل خانہ پر سلام کرو، کہ جب تم میں سے کوئی گھر میں جاتے وقت سلام کرتا ہے تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۹۰

۲۰۸۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۷۸ ☆

۲۰۸۷۔ الجامع للترمذی، ۲۶۹۸، باب ما جاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، ۲/۹۵

۲۰۸۸۔ المستدرک للحاکم، ۲/۴۰۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۵۹

کنز العمال للمتقی، ۴۱۰۴۵، ۱۵/۳۹۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۲۷۴

(۳) اسلامی سلام اور یہود ونصاری کی مخالفت

۲۰۸۹۔ **عن** عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لیس منا من تشبه بغیرنا ، لا تشبهوا بالیهود و لا بالنصاری ، فان تسلیم الیهود الاشارة بالاصابع و ان تسلیم النصاری بالا کف۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرے۔ یہود ونصاری سے تشبہ نہ کرو کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے۔ اور نصاری کا سلام ہتھیلیوں سے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بطور ترمذی وموافقین ترمذی ضعیف ہے۔ اور ایک جماعت محققین کے نزدیک حسن ہے۔ کہ عمر و بن شعیب عن ابیہ عن جدہ متصل ہے۔

صفائح اللجین، ۴۸

(۴) ملاقات وسلام کے وقت نہ جھکے

۲۰۹۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رجل ایا رسول الله ! الرجل منا یلقی اخاه او صدیقه ،اینحنی له ؟ قال : لا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے۔ فرمایا: نہ۔

ابر المقال، ۱۹

۲۰۸۹۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۴۳٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۳۳، ۹/۱۲۸
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۴۳٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۷
۲۰۹۰۔ الجامع للترمذی، الستئذان ۳۱، باب ما جاء فی المصافحة، ۲/۹۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۹۸

(۵) سلام کا جواب طہارت کے ساتھ بہتر ہے

۲۰۹۱۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انطلقت مع عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما الی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقضی ابن عمر حاجتہ، و کان من حدیثہ یومئذان قال : مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سکۃ من السکک و قد خرج من غائط او بول ،فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل ان یتواری فی السکۃ فضرب بیدیہ علی الحائط ، و مسح بھما و جھہ،ثم ضرب ضربۃ اخری فمسح ذراعیہ ثم رد علی الرجل السلام وقال : انہ لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طھر۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک ضرورت سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں پہونچا۔ حضرت ابن عمر نے اپنا کام کیا۔ اس دن حضرت عبد اللہ بن عباس نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گلی میں گزرے اسی وقت حضور نے رفع حاجت فرمائی تھی۔ کہ انہوں نے حضور کو سلام عرض کیا۔ تو آپ نے جواب مرحمت نہیں فرمایا یہاں تک کہ وہ شخص جب گلی میں مڑنے لگے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیوار پر ہاتھ مارا اور چہرے کا مسح فرمایا۔ پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور دونوں مبارک کلائیوں کا مسح فرمایا۔ پھر سلام کا جواب عطا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا: میں نے سلام کا جواب اس لئے نہیں دیا تھا کہ باوضو نہیں تھا۔ فتاوی رضویہ جدید ۳/ ۴۲۸

۲۰۹۱۔ السنن لأبی داؤد، باب التیمم، ۱/ ۴۷

۷۔ حسن معاشرت

(۱) مساوات بین المسلمین

۲۰۹۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الناس بنوآدم و آدم من تراب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ سب آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے۔

۲۰۹۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایها الناس ُ ربکم واحد ، و ان اباکم واحد ،الا لافضل لعربی علی عجمی ،و لا لعجمی علی عربی ،و لا لا حمر علی اسود ، ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی ،ان اکرمکم عند الله اتقاکم۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک تم سب کا رب ایک ہے، اور بیشک تم سب کا باپ ایک ہے، سن لو! کچھ بزرگی نہیں عربی کو عجمی پر، نہ عجمی کو عربی پر، نہ گورے کو کالے پر، نہ کالے کو گورے پر، مگر پرہیزگاری سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں بڑے رتبہ والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

(۲) مدارات خلق

۲۰۹۴۔ **عن** سعید بن مسیب رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله

۲۰۹۲۔ السنن لأبی داؤد، ۶۹۸/۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۱/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۷۴/۳
تاریخ بغداد للخطیب ۱۸۸/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۹/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۶/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۲/۱۰
۲۰۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۱۱/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۶/۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۶۱۲/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۶۵۲
۲۰۹۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۷/۲ ☆ المصنف لابن أبی شیبة، ۳۶۱/۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۵۷/۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲۵/۱۴

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رأس العقل بعد الایمان باللہ التودد الی الناس۔

فتاوی رضویہ،۹/۳۸

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے دوستانہ معاملات رکھو۔۱۲م

۲۰۹۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :بعثت بمداراۃ الناس۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا۔

۲۰۹۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رأس العقل بعد الایمان باللہ التحبب الی الناس۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی پر ایمان لانے کے بعد یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کرو۔۱۲م

فتاوی رضویہ،۲/۱۲۶

۲۰۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۰۹۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۹/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲۴۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸۹/۱ ☆
۲۰۹۶۔ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم، ۲۰۳/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۱۷۲، ۹/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۷/۲ ☆
۲۰۹۷۔ السنن لأبی داؤد، باب فی الرحمۃ، ۶۷۵/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی رحمۃ الناس، ۱۴/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۴۱/۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۰۲/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۴/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۱۹/۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین والوں پر رحم کرو تم پر اللہ تعالیٰ مہربان ہوگا۔

فتاوی رضویہ، ۱۱/۲۵۴

(۳) مسلمان کو خوش کرنا محبوب عمل ہے

۲۰۹۸۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور فی قلب المسلم۔ فتاوی رضویہ، ۴/۳۹۱

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کے بعد مسلمان کا دل خوش کرنا محبوب عمل ہے۔

۲۰۹۹۔ عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تبسمک فی وجہ اخیک صدقہ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔

فتاوی رضویہ، ۴/۲۰۱

۲۱۰۰۔ عن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان من موجبات المغفرۃ ادخال السرور علی اخیک المسلم۔

حضرت امام حسن بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مغفرت واجب کر دینے والی چیزوں میں سے ہے تیرا اپنے

۲۰۹۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۵۳ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/۳۹٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹ ☆

۲۰۹۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صنائع المعروف، ۲/۱۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹٤ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/٤۲۲
کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۰۵، ٦/٤۱۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۰۱
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۵۷۵ ☆

۲۱۰۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۸۳ ☆ مجمع البحرین ۸/۱۹۳
المعجم الاوسط للطبرانی، ۲٦۰ ☆

بھائی مسلمان کا جی خوش کرنا۔

رادالقحط والوباء،۱۱

(۴) حسن سلوک ہلاکت سے بچاتا ہے

۲۱۰۱۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: صنا ئع المعروف تقى مصارع السوء والآفات والمهلكات، واهل المعروف فى الدنيا هم اهل المعروف فى الآخرة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک سلوک کے کام بری موتوں، آفتوں، ہلاکتوں سے بچاتے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان والے ہوں گے۔

۲۱۰۲۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمةرضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: صنائع المعروف تقى مصارع السوء،الصدقة خفيا تطفى غضب الرب ،وصلة الرحم زيادةفى العمر ،كل معروف صدقة ،واهل المعروف فى الدنيا هم اهل المعروف فى الآخرة، واهل المنكر فى الدنيا هم اهل المنكر فى الآخرة ،و اول من يدخل الجنة اهل المعروف۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائیوں کے کام بری آفتوں سے بچاتے ہیں، اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے، اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے، اور نیک سلوک صدقہ ہے، اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان پائیں گے، اور دنیا میں بدی والے عقبیٰ میں بدی دیکھیں گے، اور سب سے پہلے جو بہشت میں جائینگے وہ نیک برتاؤ والے ہوں گے۔

رادالقحط والوباء،۱۱

۲۱۰۱۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۱۵/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۵٤/۱
المعجم الكبير للطبرانى، ۳۱۲/۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۵٦۵٠، ۳٤۳/٦
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳۰/۲ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۲۹/۲
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۹۰۸ ☆
۲۱۰۲۔ المعجم الكبير للطبرانى، ☆ ۳

(۵) لوگوں سے اچھے اخلاق کا برتاؤ کرو

۲۱۰۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا اباذر! اتق اللہ حیث کنت ،و اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا، و خالق الناس بخلق حسن۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرو، کسی گناہ کے بعد نیکی ضرور کرو کہ اس کو مٹادے، اور لوگوں سے اچھا برتاؤ کرو۔

۲۱۰۴۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خالطوا الناس باخلاقہم۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے ساتھ ان کی عادتوں سے میل کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ائمہ دین نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں جو امر رائج ہو جب تک اس سے صریح نہی ثابت نہ ہو ہرگز اس میں خلاف نہ کیا جائے۔ بلکہ انہی کی عادت و اخلاق کے ساتھ ان سے برتاؤ چاہیئے۔ شریعت مطہرہ سنی مسلمانوں میں میل پسند فرماتی ہے، اور انکو بھڑکانا، نفرت دلانا، اپنا مخالف بنانا، ناجائز رکھتی ہے۔ بے ضرورت تامہ لوگوں کی راہ سے الگ چلنا سخت احمق جاہل کا کام ہے۔

امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔

ان امور میں لوگوں سے موافقت صحبت و معاشرت کی خوبی سے ہے۔ اس لئے کہ مخالفت وحشت دلاتی ہے۔ اور ہر قوم کی ایک رسم ہوتی ہے۔ اور بالضرور لوگوں سے ان کی عادت کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔ اور خصوصا وہ عادتیں جن میں اچھا برتاؤ اور نیک سلوک اور موافقت کرکے دل خوش کرنا ہو۔ ایسے ہی مساعدت کی ساری قسمیں

۲۱۰۳۔ المستدرک للحاکم، ۱۲۱/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۵۴/۶

۲۱۰۴۔ کنز العمال للمتقی، ۵۲۳۰، ۱۷/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۸۸/۶

جبکہ ان سے دل خوش کرنا منظور ہو اور کچھ لوگوں نے وہ روش قرار دے لی ہو۔ تو ان کے موافق ہو کر ان پر عمل کرنا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا۔ بلکہ موافقت کرنا ہی بہتر ہے مگر جس امر میں شرع سے ایسی نہی آ گئی ہو جو قابل تاویل نہیں۔

بیشک مقصود شرع کے یہ ہی موافق ہے۔ مگر جن لوگوں کو مقاصد شریعت سے کچھ غرض نہیں۔ اپنی ہوائے نفس کے تابع ہیں وہ خواہی نخواہی ذرا ذرا سی بات میں مسلمانوں سے الجھتے ہیں اور ان کے عادات و افعال کو جن پر شرع سے اصلاً ممانعت ثابت نہیں کر سکتے ممنوع و ناجائز قرار دیتے ہیں۔ حاشا کہ ان کی غرض حمایت شرع ہو۔ حمایت شرع چاہتے تو جن امور کی تحریم و ممانعت میں کوئی آیت و حدیث نہ آئی خواہ مخواہ بزور زبان انہیں گناہ و مذموم ٹھرا کر شرع مطہر پر افتراء کیوں کرتے۔ صفائح اللجین، ۵۳

(۶) آپس میں میل محبت سے رہو

۲۱۰۵۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا تباغضوا، ولا تحاسدوا، ولا تدابروا، و كونوا عباد الله اخوانا ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں بغض و حسد نہ رکھو، اور دشمنی نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے سچے بندہ بن کر آپس میں برادرانہ سلوک رکھو۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۶۲

(۷) اللہ کی رضا کے لئے محبت کرو

۲۱۰۶۔ عن أبى امامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من احب لله، وابغض لله، واعطى لله، ومنع لله، فقد

۲۱۰۵۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم التحاسد و التباغض ۲/۳۱۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰/۲۳۲
شرح السنة للبغوى، ۱۳/۱۰۰ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۶/۱۱۶
فتح البارى للعسقلانى، ۱۰/۴۸۱ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۲/۴۰۹
المسند للحميدى، ۱۱۸۳ ☆ الادب المفرد للبخارى، ۳۹۸
۲۱۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۳۸ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۸/۱۵۹
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۰۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدى،

استکمل الایمان۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے لئے محبت کی، اللہ کی رضا کے لئے کسی سے دشمنی رکھی۔ اللہ کے لئے ہی کسی کو کچھ دیا، اور اسی کی خوشنودی کے لئے کسی چیز سے روکا تو اس کا ایمان کامل ہو گیا۔

(۸) مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہو

۲۱۰۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق الثلث، فمن ھجر فوق ثلث فمات دخل النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور وہ اسی حال میں مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ، ۳/۲۵۲

۲۱۰۸۔ **عن** أبی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ

۲۱۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الھجرۃ،
الصحیح لمسلم، باب تحریم الھجر فوق ثلاثۃ ایام، ۲/۳۱۶
السنن لابن ماجہ، ۴۶
السنن لأبی داؤد، باب فی ھجرۃ الرجل اخاہ، ۲/۶۷۳
المؤطا لمالک، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۷۶
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۲۲۳، ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۷/۳۰۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۷۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۵۲
الادب المفرد للبخاری، ۴۰۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۶۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۱۷۱ ☆ المسند للحمیدی، ۳۷۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۳۳۵ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵/۳۹
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۱۹۰ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۳/۱۰۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۹۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۹۵، ۹/۳۳
۲۱۰۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الھجرۃ، ۲/۸۹۷
الصحیح لمسلم، باب تحریم الھجرۃ فوق ثلاثۃ ایام ۲/۳۱۶
فتح الباری للعسقلانی، ۱/۴۹۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۰۲۷

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لا يحل للرجل ان يهجر اخاه فوق ثلث ليال ، يلتقيان فيعرض هذا و يعرض هذا، و خير هما الذى يبدأ بالسلام۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے، راہ میں ملیں تو یہ ادھر منہ پھیرے وہ ادھر منہ پھیرے، اور ان میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے، یعنی ملنے کی پہل کرے۔

۲۱۰۹۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لايحل لمؤمن ان يهجر مومنا فوق ثلث ،فان مرت به ثلث فليلقه فليسلم عليه،فان رد عليه السلام فقد اشتر كا فى الاجر ، فان لم يرد عليه فقد باء بالاثم و خرج المسلّم من الهجر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ کسی مسلمان سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ جب تین راتیں گزر جائیں تو لازم ہے کہ اس سے ملے اور اسے سلام کرے۔ اگر سلام کا جواب دیگا تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے، اور وہ جواب نہ دیگا تو سارا گناہ اسی کے سر رہا، یہ سلام کرنے والا قطع کے وبال سے نکل گیا۔ فتاوی رضویہ، ۲۵۲/۴

(۹) بندے کی مدد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے

۲۱۱۰۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

۲۱۰۹۔ السنن لأبى داؤد ، ادب ، باب فى هجرة الرجل اخاه ، ۶۸۳/۲
السنن الكبرى للبيهقى ، ۶۲/۱۰ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۲۴۷۹۰ ، ۳۲/۹
التمهيد لابن عبد البر ۱۴۶/۱۰ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۴۰۶/۳
مشكوة المصابيح للتبريزى ، ۵۰۳۷ ☆ كشف الخفاء للعجلونى ، ۵۱۸/۲
۲۱۱۰۔ الجامع الصحيح لمسلم ، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن ۳۴۵/۲
السنن لأبى داؤد ، ۴۹۹۰ باب فى المعونة للمسلم ، ۶۷۷/۲
الجامع للترمذى ، ۱۴۲۵ ، باب م جاء فى الستر على المسلمين ، ۱۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۲/۲ ☆ المستدرك للحاكم ، ۳۸۳/۴
الدر المنثور للسيوطى ، ۳۶۹/۱ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۱۷۵/۴
التفسيرى لابن كثير ۳۵۵/۷ ☆ التفسير للقرطبى ، ۸/۱

علیه وسلم: الله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں ہے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۳

۲۱۱۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته، ومن فرج من مسلم کربة فرج الله عنه کربة من کرب یوم القیامة۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہو، اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس پر سے دور فرمائیگا۔

فتاوی رضویہ، ۲/۶۷۶

(۱۰) رہنمائی کار خیر ہے

۲۱۱۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: دل الطریقة صدقة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راستہ بتانا ثواب ہے۔

۲۱۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یظلم المسلم المسلم، ۲/۳۳۰
الصحیح لمسلم، باب تحریم الظلم، ۲/۳۲۰
السنن لأبی داؤد، ادب ۱/۳۸ ☆ باب فی المعونة للظالم، ۲/۶۷۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/۹۷
السنن الکبری للبیهقی، ۶/۹۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۲۴۶
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۲۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۴۶۳
الامالی للشجری، ۲/۱۸۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴/۴۴۹
۲۱۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۵۴ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۳/۲۳
الادب المفرد للبخاری، ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲۳/۴۳

۲۱۱۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ارشادك الرجل فی ارض الضلال صدقۃ۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۱

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گم کردہ راہ بیابانوں میں کسی کو راستہ بتانا ثواب کا کام ہے۔۲م

(۱۱) بے جا تشدد کرنے والے ہلاکت میں ہیں

۲۱۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الا ھلك المتنطعون، ثلث مرات۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے جا تشدد کرنے والے ہلاک ہوئے، یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل افراط کہ اکثر واعظین وہابیہ وغیرہم جہال متشددین ہیں۔ ان حضرات کی اکثر عادت ہے کہ ایک بے جا کو اٹھانے کو دس بے جا اس سے بڑھکر آپ کریں، دوسرے کو خندق سے بچانا چاہیں اور آپ عمیق کنویں میں گریں، مسلمانوں کو بے وجہ کافر ومشرک بے ایمان ٹھہرا دینا تو کوئی بات ہی نہیں، ان صاحبوں نے نکاح بیوہ کو علی الأطلاق واجب قطعی اور فرض حتمی

۲۱۱۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الصنائع المعروف، ۲/۱۷
الادب المفرد للبخاری، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۴
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۴۲۲ ☆ الصحیح لابن حبان، ۸۶۴

۲۱۱۴۔ الصحیح لمسلم، کتاب العلم، ۲/۳۲۹ ☆
السنن لأبی داؤد، باب لزوم السنۃ ۲/۳۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۸۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۲۶۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/۱۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۵۰
شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/۲۶۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۳۱۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۵۱ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۹۵
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۷۸۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۹
الاذکار للنووی، ۳۳۱ ☆

قرار دے رکھا ہے۔ فتاوی رضویہ، ۵/۵۸۰

(۱۲) جو بات سننے میں بری لگے اس سے بچو

۲۱۱۵۔ **عن** أبی الغادیة رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ایاك و ما یسوء الاذن ۔

حضرت ابو الغادیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچ اس بات سے جو کان کو بری لگے۔

فتاوی رضویہ جدید، ۴/ ۳۲۸

(۱۳) کسی کے گھر میں نہ جھانکو

۲۱۱۶۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنهم فقد حل لهم ان یفقؤا عینه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکے اس کے لئے جائز ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دے۔

۲۱۱۷۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۱۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۷۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۷۳
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۶۲۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۲۸۷
الطبقات الکبری لابن سعد، ۸/۲۲۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۹۵
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۶۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۵۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۱۶، ۹/۱۰۸
جمع الجوامع، ۹۵۱۶ ☆
۲۱۱۶۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ ۲/۲۱۲
المسند لاحمد بن، ۲/۳۸۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۸/۳۳۸
السنن للدار قطنی، ۳/۱۹۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۶۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۴۳۵ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۴۰۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۲۴۴
کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۱۹، ۹/۱۰۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۷/۲۸۴
۲۱۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۸۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۴۳۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایما رجل کشف سترا فادخل بصرہ قبل ان یؤذن فقداتی حدا لا یحل ان یا تیہ۔ ولو ان رجلا فقأ عینہ لھدرت۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی پردہ کھول کر قبل اجازت نگاہ کرے وہ ایسی ممنوع بات کا مرتکب ہے جو اسے جائز نہ تھی۔ اور اگر کوئی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔

(۱۴) فتنہ نہ اٹھاؤ

۲۱۱۸۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الفتنة نائمة ،لعن الله تعالىٰ من ايقضها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتنہ سورہا ہے، اس کے جگانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۳۸۳/۹

(۱۵) عجب وخود پسندی بری چیز ہے

۲۱۱۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من قال :انا عالم فهو جاهل۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کہا: میں عالم ہوں تو وہ جاہل ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ، ۹۶/۱۰

(۱۶) تواضع بلندی کا سبب ہے

۲۱۲۰۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى

۲۱۱۸۔ كنز العمال للمتقى، ۱۲۷/۱۱ ☆

۲۱۱۹۔ المعجم الاوسط للطبرانى، ۹/۷ ☆ الحاوى للفتاوى، ۴۵/۲
المغنى للعراقى، ۱۲۴/۱ ☆

۲۱۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۶/۳ ☆ المسند للربيع، ۶۸/۲
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۶۰/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۸۲/۸
كنز العمال للمتقى، ۵۷۳۰، ۱۱۲/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۹۵/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : من تواضع لله رفعه الله ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی رضا کے لئے تواضع اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۸۱

(۱۷) نیک عمل پر مداومت کرو

۲۱۲۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترك قیام اللیل ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں کی طرح نہ ہونا کہ تہجد پڑھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۲۷

(۱۸) ہر چیز پر احسان کرو

۲۱۲۲۔ **عن** شداد بن اوس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۱۲۰۔ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۳۴۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۱۱۴
مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۱۹ ☆ حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۷/۱۲۹
المغنی للعراقی، ۳/۳۳۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴/۲۰۔
تاریخ بغداد للخطیب، ۲/۱۱۰ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۰/۳۲۵
تاریخ اصفهان لأبی نعیم، ۲/۳۰۳ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۳۲۶
اللالی المصنوعة للسیوطی، ۲/۱۲۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۲۵
۲۱۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یکره من ترك قیام اللیل، ۱/۱۵۴
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۴ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۱۱۲۹
شرح السنة للبغوی، ۴/۵۵ ☆ الامالی الشجری، ۱/۶
علل الحدیث لابن أبی حاتم، ۳۲۵ ☆
۲۱۲۲۔ الصحیح لمسلم، باب الامر باحسان الذبح ۲/۱۵۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن المثلة ۱/۱۶۹
السنن لأبی داؤد، باب الرفق بالذبیحة، ۲/۳۸۹
السنن للنسائی، باب حسن الذبح، ۲/۱۸
السنن لابن ماجه، باب اذا ذبحتم فاحسنوا، ۲/۲۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۰۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء، فاذاقتلتم فاحسنوا القتلة، واذا ذبحتم فا حسنوا الذبحة۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا مقرر فرمادیا ہے۔ تو جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل میں بھی احسان کرو، اور ذبح کرو تو ذبح میں بھی احسان برتو۔

الامن والعلی، ۱۹۰

(۱۹) بغیر ضرورت عجمی زبان سے احتراز کرو

۲۱۲۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال : ایا کم و مراطنة الاعاجم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عجمی زبان میں گفتگو سے بچو۔

۲۱۲۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاکم و رطانة الاعاجم،فانہ یورث النفاق۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجمی زبان میں گفتگو سے بچو کہ وہ نفاق لاتی ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۹۵

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انگریزی، چینی، جاپانی، جرمنی، جو زبان غیر اسلامی ہو جسے اسلام نے فارسی اور اردو کی طرح اپنا خادم نہ کرلیا ہو، جس کی وہ زبان نہ ہو اسے بلاضرورت اس میں کلام نہ

۲۱۲۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۱۸۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۶/۵۶
التفسیر لابن کثیر ۵/۴۲۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۱/۲۱۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۰۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۶/۲۹۶
نصب الرایة للزیلعی، ۴/۱۸۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۳۲۰
المصنف لابن عبد الرزاق، ۸۶۰۴، ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۶۰۹، ۶/۲۶۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۶۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۲۷۸
۲۱۲۳۔ کنز العمال للمتقی، ۹۰۳۴، ۳/۸۸۶ ☆
۲۱۲۴۔ المستدرک للحاکم، ☆

چاہیے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/ ۱۹۵

(۲۰) بابرکت چیز کو لازم کرلو

۲۱۲۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من بورك له فی شئ فلیلزمه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو جس کسی چیز میں برکت دی گئی ہو تو چاہیئے کہ اسے لازم پکڑ لے۔ نقاء السلافہ، ۳۶

(۲۱) مسلمان کی کوئی چیز بغیر رضا نہ لو

۲۱۲۶۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یحل لمسلم ان یاخذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی لکڑی بغیر اس کی مرضی کے لے۔ فتاوی رضویہ، ۵/ ۱۳۵

(۲۲) لوگوں سے ان کے حال کے مطابق گفتگو کرو

۲۱۲۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ماانت محدث قوما حدیثا لا تبلغه عقولهم الا کان علی بعضهم فتنة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۱۲۵۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴/ ۲۸۷ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۳۶۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱۴۷ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۲۷
۲۱۲۶۔ الصحیح لابن حبان، ۱۱۶۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۱۷۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۷ ☆
۲۱۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۱۱، ۲/ ۱۹۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۷۹
الاسرار المرفوعة للقاری، ۶۵ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات بیان کریگا جس تک ان کی عقلیں نہ پہونچیں تو ضرور ان میں کسی پر فتنہ ہوگی۔
مسائل سماع ۱۱

(۲۳) کسی کو عبدی و امتی کہکر نہ پکارو

۲۱۲۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لایقل احد کم عبدی و امتی، کلکم عبید الله، و کل نسائکم اماء الله، ولیقل غلامی و جاریتی و فتائی وفتاتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے غلام اور باندی کو عبدی و امتی کہکر نہ پکارے۔ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو اور تم سب کی عورتیں اس کی باندیاں ہیں۔ ہاں غلام، جاریہ، اور باندی وغیرہ الفاظ سے خطاب کرو۔ ۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اطلاق عبد بمعنی غلام قطعاً جائز و شائع اور قرآن و حدیث میں واقع، فقیر غفرلہ القدیر نے اپنی کتاب البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ میں اس کی تحقیق مشبع لکھی، اور اپنے رسالہ ”مجیر معظم شرح قصیدہ اکسیر اعظم“ میں بھی قدرے توضیح اور گیارہ احادیث پر قناعت کی، یہاں اسی قدر کافی کہ رب الارباب عز جلالہ قرآن میں فرماتا ہے، وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم و امائکم، دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمارے غلاموں کو ہمارا عبد فرمایا اگر چہ ہمیں اپنے غلام کو یا عبدی نہ کہنا چاہیئے کہ تواضع کے خلاف ہے۔ حدیث میں اس کی ممانعت آئی۔ نہ یہ کہ غلام بھی اپنے آپکو اپنے آقا کا عبد نہ کہے۔

الطرۃ الرضیہ ۴۶

۲۱۲۸۔ الصحیح لمسلم، باب حکم اطلاق لفظة العبد، الخ ۲۳۸/۲
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۹۹۲ الادب المفرد للبخاری، ۲۰۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۷۷/۵

(۲۴) بے مقصد چیزوں میں نہ پڑو

۲۱۲۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من حسن اسلام المرء ترکه ما لا يعنيه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی سے یہ ہے کہ غیر مہم کام میں مشغول نہ ہو۔ لایعنی بات ترک کردے۔ فتاوی رضویہ جدید،۱/۷۵۷

(۲۵) ہر کام داہنی طرف سے شروع کرو

۲۱۳۰۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يحب التيمن فی طهوره و ترجله و تنعله۔
فتاوی رضویہ، حصہ دوم،۹/۲۷۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طہارت حاصل کرنے، کنگھی کرنے، اور نعلین مبارک پہننے میں داہنی طرف سے ابتداء فرماتے۔ ۱۲م

(۲۶) رحم دل لوگوں کی فضیلت

۲۱۳۱۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتی ،تعيشوا فی اكنا فهم،

۲۱۲۹۔ الجامع للترمذی، أبواب الزهد، ۲/۵۵
السنن لابن ماجه، باب كف اللسان فی الفتنة، ۲/۲۸۶
المعجم الكبير للطبرانی،
مجمع الزوائد للهيثمی، ۸/۱۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۰
كنز العمال للمتقی، ۹۱۸۲، ۳/۱۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۰۳
امام نووی نے حسن کہا اور ابن عبدالرو بیہقی نے صحیح قرار دیا۔ فتاوی رضویہ، ۱/۷۵۷

۲۱۳۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب يبدأ بالنعال اليمنی، ۲/۸۷۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۷/۲۸۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲/۳۶۱
السنن الكبری للبيهقی، ۱/۸۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/۱۷۱
كنز العمال للمتقی، ۱/۸۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/۱۷۱

۲۱۳۱۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۷۲ ☆

فانّ فیھم رحمتی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فضل میرے رحم دل امتیوں کے پاس طلب کروکہ ان کے سایہ میں چین کروگے۔ کیونکہ ان میں میری رحمت ہے۔ برکات الامداد،۱۱

۲۱۳۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اطلبوا المعروف عن رحماء امتی، تعیشوا فی اکنافھم۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے نرم دل امتیوں سے نیکی واحسان مانگو، ان کے ظل عنایت میں آرام کروگے۔

۲۱۳۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمۃ من امتی ترزقوا و تنجحوا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی حاجتیں میرے رحم دل امتیوں سے مانگو رزق پاؤگے مرادیں پاؤگے۔

۲۱۳۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل یقول: اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادی، تعیشوا فی اکنافھم، فانی جعلت فیھم رحمتی۔

۲۱۳۲۔ المستدرک للحاکم، ۳۲۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۷، ۵۱۹۶/۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۷۳/۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۰۶/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۶/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱
۲۱۳۳۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۷۳/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۱
میزان الاعتدال للذھبی، ۳۶۰۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱
۲۱۳۴۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۷۲/۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۰۶/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۹، ۵۲۰/۶ ☆ مکارم الاخلاق للخرائطی، ۵۵
الفوائد المجموعہ للشوکانی، ۶۶ ☆

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فضل میرے رحم دل بندوں سے مانگو، ان کے دامن میں عیش کروگے کہ میں نے اپنی رحمت ان میں رکھی ہے۔

برکات الامداد، ۱۲

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ حدیثیں کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے، ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا۔ کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے، ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، ان کے دامن حمایت میں چین کروگے، ان کے سایۂ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

برکات الامداد، ۱۲
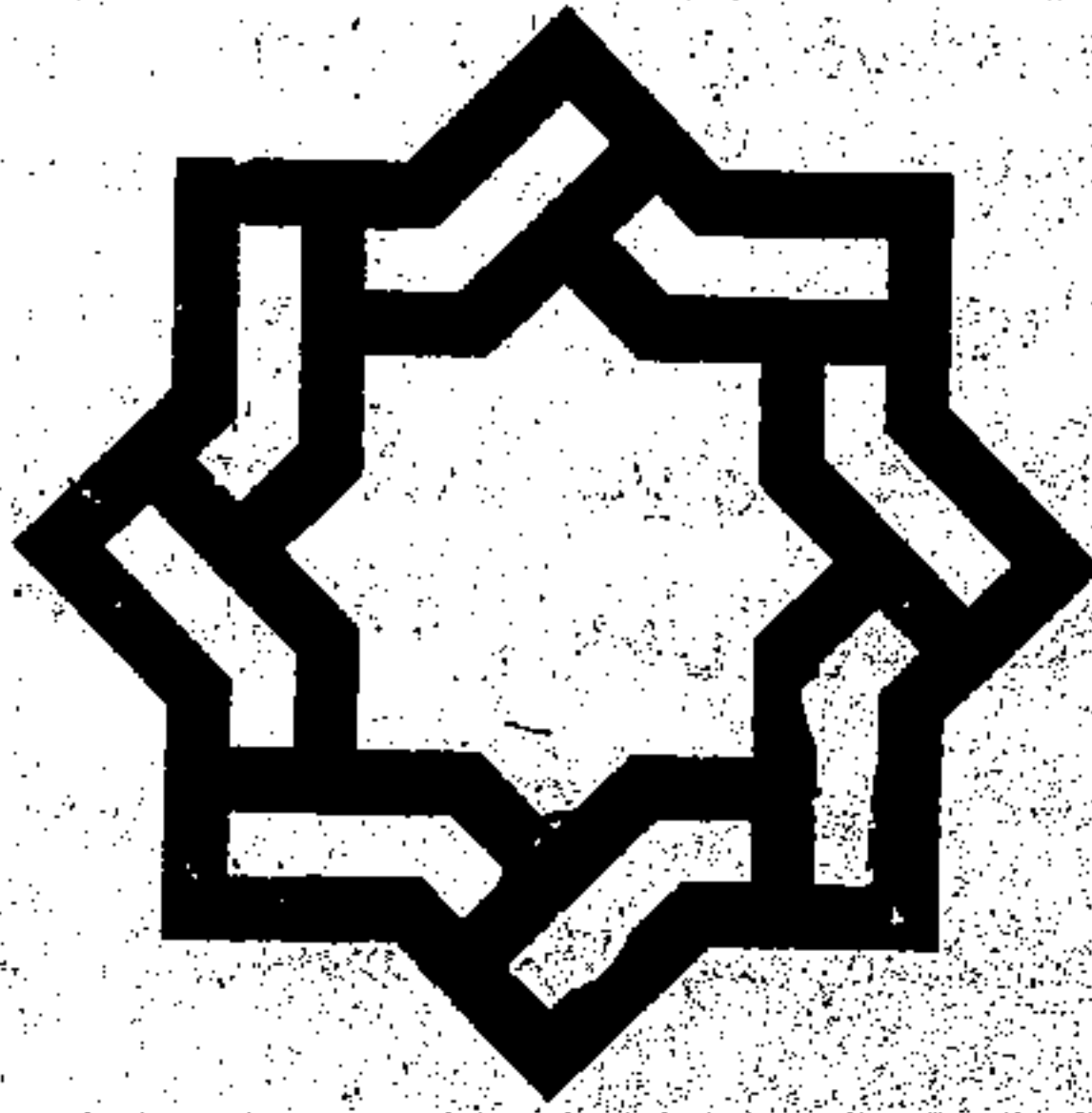
۸۔ صحبت صالح وطالح

(۱) مومن متقی کی مصاحبت اختیار کرو

۲۱۳۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تصاحب الامؤمنا ،و لا یا کل طعامك الاتقی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رفاقت نہ کرمگر مسلمان سے،اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیز گار۔

فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۹/۲۹۷

(۲) نیکوں کی صحبت نیک بناتی ہے

۲۱۳۶۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما مثل الجلیس الصالح و جلیس السوء کحامل المسك و نا فخ الکیر ،فحامل المسك اما ان یحذیك، و اما ان تبتاع، واما ان تجد منه ریحا طیبة،ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك ، واما ان تجد ریحاخبیثة۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیک ہم نشیں اور بدجلیس کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھوک رہا ہے۔مشک والا یا تو مشک ویسے ہی تجھے مشک دیگا، یا تو اس سے مول لیگا،اور کچھ نہ سہی خوشبوتو آئے گی۔اوروہ دوسرایا تیرے کپڑے جلادیگایا تو اس سے بدبو پائے گا۔

۲۱۳۵۔ السنن لأبی داؤد ، ادب ، ۱۶ باب من یومر ان یجلس، ۲/۶۶۴
الجامع للترمذی، زھد ، ۵۶ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۸ ☆ المستدرك للحاکم، ۴/۱۲۸
السنن للدارمی ، ۱۲۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۰۱۸
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۴/۲۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۳/۶۹
۲۱۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی العطار و بیع المسك ، ۱/۲۸۲
الصحیح لمسلم ، باب استحباب مجالسة الصالین، ۲/۳۳۰
کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۴۹، ۹/۴۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۵۵

(۳) برے ہمنشیں کی مثال

۲۱۳۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر،ان لم یصبک من سوادہ اصابک من دخانہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برے کی صحبت دھونکنی والے کی طرح ہے کہ اگر تجھے اس کی سیاہی نہ پہونچی تو دھواں ضرور پہونچے گا۔ فتاوی رضویہ،۵/ ۲۶۶

(۴) برے ساتھی سے بچو

۲۱۳۸۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاک وقرین السوء ،فانک بہ تعرف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برے مصاحب سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائیگا۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/ ۱۲

(۵) دوست کو دوست سے پہچانو

۲۱۳۹۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعتبروا الصاحب بالصاحب۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھی کو ساتھی پر قیاس کرو۔

۲۱۳۷۔ السنن لأبی داؤد، باب من یومر ان یجالس، ۲/ ۶۶۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/ ۳۵۱ ☆

۲۱۳۸۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۲۸۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۲۱۹
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴/ ۲۹۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۴۴، ۹/ ۴۳

۲۱۳۹۔ الکامل لابن عدی، ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۹۰

(۶) دوست کی صحبت مؤثر ہوتی ہے

۲۱۴۰۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : الرجل علی دين خليله ، فلينظر احد كم من يخالل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی خالص اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔لہذا غور وفکر کے بعد کسی کو دوست بنانا۔

(۷) جس سے محبت ہوگی اسی کے ساتھ حشر ہوگا

۲۱۴۱۔ عن امير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالی وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لا يحب رجل قوما الاجعله الله معهم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کے ساتھ کردے گا۔

۲۱۴۲۔ عن أبی قرحافة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: من احب قوما حشره الله تعالیٰ فی زمرتهم۔

فتاوی رضویہ، ۴۵۴/۸

حضرت ابوقرحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ انہیں کی جماعت میں اس کا حشر فرمائے گا۔۱۲م

۲۱۴۰۔ السنن لأبی داؤد، باب من یومر ان یجالس، ۶۶۴/۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۲۷/۲ ☆

۲۱۴۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۵/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۷/۱

۲۱۴۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۱/۱۰
کنز العمال للمتقی، ۲۴۶۷۸، ۱۰۷/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۳۰۹/۲

۲۱۴۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : المرء مع من احب ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ رہے گا جس سے محبت کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۲/۹

(۸) بدکاروں کی صحبت بدکار بنا دیتی ہے

۲۱۴۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل کان الرجل یلقی الرجل فیقول:یا ھذا ! اتق اللہ ،ودع ما تصنع، فانہ لا یحل لک،ثم یلقاہ من الغد و ھو علیٰ حالہ فلا یمنعہ ذلک ان یکون اکیلہ و شریبہ و قعیدہ، فلما فعلوا ذلک ضرب اللہ قلوب بعضھم علی بعض ،ثم قال : لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی بن مریم ذلک بما عصوا و کانوا یعتدون ،کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ، لبئس ما کانوا یفعلون۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا تو اس سے کہتا: اے شخص اللہ سے ڈر، اور اپنے کام سے باز آ۔ کہ یہ حلال نہیں

۲۱۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامۃ الحب۔ ۳۳۱/۲
الجامع الصحیح لمسلم، باب المرء مع من احب، ۳۳۱/۲
الجامع للترمذی، زھد
السنن لأبی داؤد، باب الرجل یحب الرجل علی خیر الخ، ۶۹۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۶۱/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶۵/۸
المعجم الصغیر للسیوطی، ۵۸/۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۸۶/۱
شرح السنۃ للبغوی، ۶۱/۱۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۶۴/۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷۲/۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۵۷/۱۰
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۰۹/۴ ☆ حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم، ۱۱۲/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵۰/۲ ☆ السنن للدار قطنی، ۱۱۲/۴
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۸۸/۲ ☆ الکامل لابن عدی،
۲۱۴۴۔ السنن لأبی داؤد، باب الامر و النھی، ۵۹۶/۲
السنن لابن ماجہ، باب الامر بالمعروف، ۲۹۸/۲

پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ امر اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے اور پاس بیٹھنے سے نہ روکتا۔ جب انہوں نے یہ حرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا حال بھی انہیں خطاوانوں کے مثل ہوگیا۔ پھر فرمایا: بنی اسرائیل کے کافر لعنت کیے گئے حضرت داؤد وعیسیٰ ابن مریم علیہم السلام کی زبان پر۔ یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے۔ البتہ یہ سخت بری حرکت تھی کہ وہ کرتے تھے۔

۲۱۴۵۔ **عن** عمر الصنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اوحی اللہ عزوجل الی یوشع بن نون علی نبینا و علیہ الصلوۃ والتسلیم:ان اھلك من قریتك اربعین الفاًمن الصالحین و ستین الفا من الفاسقین، فقال : یا رب ا الفاسقون ھم الفاسقون ،فلم یھلك الصالحون ؟ قال : انھم لم یغضبوا لغضبی و آکلوھم و شار بوھم۔

حضرت عمر صنعانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت یوشع بن نون علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کو وحی بھیجی، میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا۔ عرض کی: الٰہی! برے تو برے ہیں، اچھے لوگ کیوں ہلاک ہوں گے؟ فرمایا: اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انھوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے میں شریک رہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۸۳

(۹) اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنے احباب کے لئے اچھے ہوں

۲۱۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خیرا لاصحاب عند اللہ خیر ھم لصاحبه، و خیر الجیران عند اللہ خیر ھم لجارہ۔

۲۱۴۵۔

۲۱۴۶۔ الجامع للترمذی، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۶۸ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۴۴۳
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۲۶۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۵۹
مشکل الآثار للطحاوی، ۴/۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۷۶۴، ۹/۲۷

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھیوں میں سب سے بہتر اللہ کے یہاں وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے سب سے بہتر ہو۔ اور ہمسایوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے سب سے بہتر ہو۔

(۱۰) قیامت میں آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

۲۱۴۷۔ **عن** انس رضي الله تعالى عنه قال : ان رجلا سأل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم متى الساعة ؟ قال : وما اعددت لها؟ قال : لا شئ الا انى احب الله و رسوله ، قال : انت مع من احببت،قال انس: فما فرحنا بشئ فرحنا بقول النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انت مع من احببت۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے: قیامت کب قائم ہوگی؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ کہنے لگے: کچھ نہیں ہے مگر ہاں میں اللہ ورسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تم جس سے محبت کروگے قیامت میں اسی کے ساتھ رہوگے۔ حضرت انس فرماتے ہیں: حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہمیں نہایت خوشی ہوئی۔ فتاوی رضویہ، ۸/۴۵۴

(۱۱) بروں کے ساتھ بیٹھنا بھی موجب لعنت ہے

۲۱۴۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى

۲۱۴۷۔ الصحيح لمسلم، باب المرء مع من احب، ۲/۳۳۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۶۸ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ۱/۱۹۸
حلية الاولياء لأبى نعيم، ۶/۳۳۹ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۴/۲۸۷
المعجم الكبير للطبرانى، ۳/۲۰۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۸/۷۲
فتح البارى للعسقلانى، ۷/۴۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴/۲۴
كنز العمال للمتقى، ۲۴۶۸۶، ۹/۱ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ۲/۳۶۱
الادب المفرد للبخارى، ۳۵۱ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ۱/۵۵
۲۱۴۸۔ الجامع للترمذى، ۳۵۱ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ۱/۲۵۵
السنن لأبى داؤد، باب الامر والنهى ۲/۵۹۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لما وقعت بنواسرائیل فی المعاصی فنهتهم علماؤهم فلم ينتهوا، فجالسوهم فی مجالسهم واکلوهم و شاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم علی بعض و لعنهم علی لسان داؤد و عیسی بن مریم علیهم الصلوۃ و السلام۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انکو منع کیا لیکن انھوں نے نہ مانا۔ کچھ ایام کے بعد یہ مولوی بھی ان کے ساتھ گھل مل گئے اور ان کے ساتھ بیٹھنے لگے، کھانے اور پینے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض سے ملادئے پھر ان سب کو حضرت داؤد و حضرت عیسی بن مریم علیہم السلام کی زبان میں ملعون قرار دیا۔

فتاوی رضویہ، ۲۸۰/۵

❁✳❁✳❁✳❁✳❁✳❁✳❁
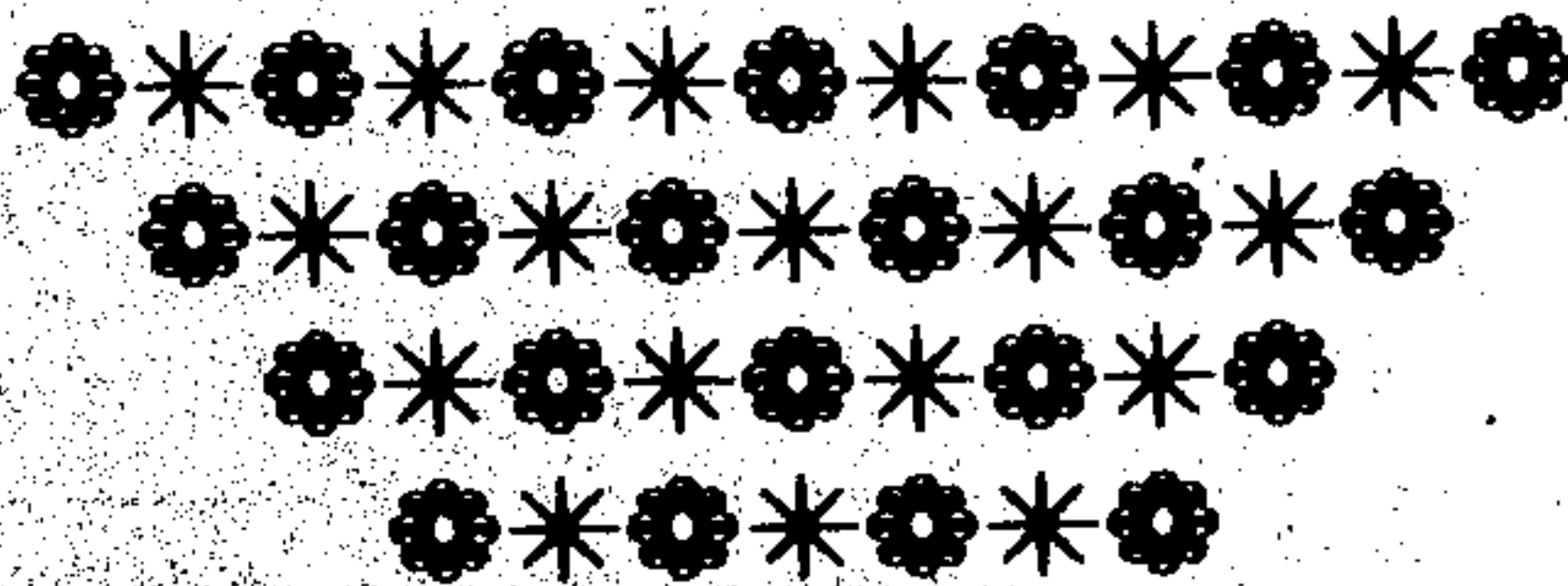
۹۔ عزت، تعظیم اور شفقت

(۱) بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۴۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیس من امتی من لم یبجل کبیرنا و یرحم صغیرنا و یعرف لعالمنا حقہ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے نہیں جو مسلمانوں کے بڑے کی تعظیم اور چھوٹے پر رحم نہ کرے اور عالم کا حق نہ پہچانے۔ فتاوی رضویہ، ۳/۲۹۶

(۲) بوڑھے کی فضیلت

۲۱۵۰۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الشیخ فی اهله کالنبی فی امته۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے کی فضیلت اپنے گھر میں ایسی ہے جیسے اللہ کے نبی کی فضیلت امت میں۔

۲۱۵۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الشیخ فی بیته کالنبی فی قومه۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۴۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۲۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۹۶
کنز العمال للمتقی، ۵۹۸۰ ، ۳/۱۶۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۲۵۹
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۱۳۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/۳۱۲
الکامل لابن عدی، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۱۱۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۲۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۱
۲۱۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۶۳۲، ۱۵/۶۶۴ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۰۶ ☆ الاسرار المرفوعه ۲۲۹
۲۱۵۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۴۵۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۰۶

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیخ کی فضیلت اپنے کنبے میں ایسی ہے جیسے پیغمبر کی قوم مسلم میں۔

نقاء السلافہ، ۴۲

(۳) بوڑھے کی عزت کرنا اللہ کی تعظیم سے ہے

۲۱۵۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان من اجلال اللہ تعالیٰ اکرام ذی الشیبۃ المسلم۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۲۲/۹

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مرد مسلم کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت ہی کا اظہار ہے۔ ۱۲م

(۴) عالم اور عادل سلطان اور بوڑھے مسلمان کی تعظیم

۲۱۵۳۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثلاثۃ لا یستخف حقھم الامنافق بین النفاق، ذوالشیبۃ فی الاسلام، و ذو العلم، و امام مقسط۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق۔ ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، اور عالم دین، اور بادشاہ اسلام عادل۔

(۵) حافظ کی تعظیم خدا کی عظمت وجلال کا اقرار ہے

۲۱۵۴۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ

۲۱۵۲۔ السنن لأبی داؤد، ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱۶۳/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۷۴، ۸۲۴/۱۰ الترغیب والترھیب للمنذری، ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰۹/۸ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۹/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۴۸۵/۷

۲۱۵۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۸/۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۲۷/۱ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۴/۱ ☆

۲۱۵۴۔ السنن لأبی داؤد، باب فی تنزیل الناس منازلھم ۶۶۵/۲ السنن الکبری للبیہقی، ۱۶۳/۸ ☆ شرح السنۃ للبغوی ۴۲/۱۳ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۹۷۲، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۸۴، ۸۲۶/۱۰

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم، و حامل القرآن غیر الغالی فیہ و الجافی عنہ، و اکرام ذی السلطان المقسط۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی، اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھے اور نہ اس سے دوری کرے، اور حاکم عادل کی۔

فتاوی رضویہ، ۶/۳۱۱

(۶) خوبصورت اور وجیہ لوگوں کی فضیلت

۲۱۵۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر طلب کرو نیک رویوں کے پاس۔

۲۱۵۶۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطلبوا الخیر و الحوائج من حسان الوجوہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔

۲۱۵۷۔ **عن** عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۲۱۵۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۴۹ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۱/۱۱۳
الامالی للشجری، ۲/۲۴۱ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۱/۲۰۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۱۸ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۴/۴
میزان الاعتدال، ۵۰۲۵ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۱/۷۸
المجروحین لابن حبان، ۳/۹ ☆

۲۱۵۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۱۹۴ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۵۱
میزان الاعتدال للذہبی، ۳۴۲۷ ☆ لسان المیزان لابن حجر ۱۵۸۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۹۱ ☆ المغنی للعراقی، ۴/۱۰۳
المسند للعقیلی، ۲/۱۲۱ ☆

۲۱۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۸۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۲

۲۱۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۴، ۶/۵۱۶ ☆ میزان الاعتدال للذہبی، ۹۸۳۴
لسان المیزان لابن حجر، ۱۲۲۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۶

الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا ابتغیتم المعروف فاطلبوه عند حسان الوجوه۔

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نیکی چاہو تو خوبصورتوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجتیں خوش حالوں کے پاس طلب کرو۔

۲۱۵۹۔ **عن** الحجاج بن یزید عن ابیه یزید القسمی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا طلبتم الخاجات فاطلبوها عند حسان الوجوه فان قضی حاجتك قضاها بوجه طلق، وان ردك ردك بوجه طلق۔

حضرت حجاج بن یزید سے اور یہ اپنے والد یزید قسمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حاجتیں طلب کرو خوش چہروں کے پاس طلب کرو کہ خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت روا کریگا تو بکشادہ روئی، اور تجھے پھیریگا تو بکشادہ پیشانی۔

۲۱۶۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : التمسوا الخیر عند حسان الوجوه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوش چہروں کے پاس بھلائی ڈھونڈو۔

۲۱۵۸۔ لسان المیزان لابن حجر، ۸۰۵ ☆ میزان الاعتدال للذهبی ۱۷۵۰ ☆

۲۱۵۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۹۱/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۲۵/۱ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱٦٤۱، ☆ اللالی المصنوعة للسیوطی، ٤۲/۲

۲۱۶۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹۱/۹ ☆ لسان المیزان للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۲/۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۸۸/۵ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲٦/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۱۷/٦

۲۱۶۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ابتغوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش رویوں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۲۔ **عن** أبی خصيفة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : التمسوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت ابوخصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس تلاش کرو۔

۲۱۶۳۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی الله تعالی عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ابتغوا الخير عند حسان الوجوه۔

حضرت عطا بن اُبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش چہروں کے پاس چاہو۔

۲۱۶۴۔ **عن** أبی مصعب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال : اطلبوا الحوائج الی حسان الوجوه۔

حضرت ابومصعب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی حاجتیں خوش رویوں کے یہاں مانگو۔

۲۱۶۵۔ **عن** الزهری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : التمسوا المعروف عند حسان الوجوه۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۶۱۔ كنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۳، ۶/۵۱۶ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۵۲
اللآلی المصنوعة للسيوطی، ۲/۴۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۹
۲۱۶۲۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۹۸ ☆
۲۱۶۳۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۹۸ ☆
۲۱۶۴۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۵/۳۰۰ ☆
۲۱۶۵۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۵/۳۰۰ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوبصورتوں کے پاس ڈھونڈو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محقق جلال الملۃ والدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔الحدیث فی نقدی حسن صحیح، یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔ قلت:وقولہ ھذا لا شك حسن صحیح، فقد بلغ حد التواتر علی رائی۔ یہ ان کا قول واقعی درست ہے۔بلکہ میری رائے میں یہ حد تواتر کو پہونچ گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ یا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

قد سمعنا نبینا قال قولا ☆ ھو لمن یطلب الحوائج راحۃ

اغتدوا واطلبوا الحوائج ممن ☆ زین اللہ وجھہ بصباحۃ

یعنی بیشک ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے سنا کہ وہ حاجت مانگنے والوں کے لئے آسائش ہے۔ارشاد فرماتے ہیں: صبح کرو اور حاجتیں اس سے مانگو جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے۔

(۷) معزز اور شریف لوگوں کی رعایت کرو

۲۱۶۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اقبلوا الکرام عثراتھم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کریموں کی لغزش سے درگزر کرو۔

۲۱۶۷۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تجافوا عن عقوبۃ ذی المروۃ الا فی حد من حدود اللہ تعالیٰ۔

۲۱۶۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

۲۱۶۷۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۸۲/۶ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۳۰/۳

المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۳/۲ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۳۶۸/۱

کنز العمال للمتقی، ۱۲۸۰۰، ۳۱۵/۵ ☆

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اصحاب مروت کی سزا سے درگزر کرو مگر حدود الٰہیہ سے کسی حد میں۔

۲۱۶۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اقيلوا ذوى الهيئات عثراتهم الا الحدود۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عزت داروں کی لغزشیں معاف کرو مگر حدود۔

اراءۃ الادب، ۲۴

(۸) حسب مراتب عزت کرو

۲۱۶۹۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انزلوا الناس منازلهم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی حسب مراتب عزت کرو۔

۲۱۷۰۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی قوم کا معزز تمہارے یہاں آئے تو اس کی عزت کرو۔

۲۱۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۱/۶ ☆

۲۱۶۹۔ الصحيح لمسلم ☆

السنن لابی داؤد، باب فی تنزيل الناس منازلهم، ۶۶۵/۲

المعجم الصغير للسيوطی، ۱۶۳/۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۶۵/۶

كنز العمال للمتقی، ۱۷۱۴۶، ۶۳۰/۶ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۹/۸

۲۱۷۰۔ المستدرك للحاكم، ۲۹۲/۴ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۳۷۰/۲

حلية الاولياء لابی نعيم، ۲۰۵/۶ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۱۶۸/۸

مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۳۴/۴ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۹۴/۷

اتحاف السادة للزبيدی، ۱۸۴/۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۵۴۸۷، ۱۵۴/۹

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور ایک سائل حاضر ہوا، اسے ٹکڑا اعطا فرمایا۔ ایک ذی عزت مسافر گھوڑے پر سوار حاضر ہوا اس کی نسبت فرمایا: کہ باعزاز اتار کر کھانا کھلایا جائے۔ سائل کی حاجت اسی قدر تھی۔ اور کسی رئیس کو ٹکڑا دیا جائے تو باعث اس کی سبکی اور ذلت کا ہو۔ لہذا فرق مراتب ضرور ہے۔ اور اصل مدار نیت پر ہے۔ اگر سائل کو بوجہ اس کے فقر کے ذلیل سمجھے اور غنی کو بوجہ اس کی دنیا کے عزت دار جانے تو سخت بے جا اور سخت شنیع ہے۔ اور اگر ہر ایک کے ساتھ خلق حسن منظور ہے تو جتنا جس کے حال کے مناسب ہے اس پر عمل ضرور ہے۔　　فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۶۹

(۹) منافق کی تعظیم غضب رب کا سبب ہے

۲۱۷۱۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا تقولوا للمنافق : یا سید، فانہ ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کو اے سردار کہکر نہ پکارو! کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔　　فتاوی افریقہ، ۳۶

فتاوی رضویہ، ۳/۲۹۳

۲۱۷۲۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی

۲۱۷۱۔ السنن لأبی داؤد، باب لا یقول المملوک ربی، ۲/۶۸۰
السنن للنسائی، ☆
المسند لاحمد بن ۵/۳۴۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۵۷۹
کنز العمال للمتقی، ۸۶۰۰، ۱/۱۷۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۷۷
الادب المفرد للبخاری، ۷۶۰، ۷۰ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۱۵۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲ ☆
۲۱۷۲۔ المستدرک للحاکم، ۲/۵۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵۴
تاریخ بغداد للخطیب، ۵/۴۵۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸۶۱، ۱/۱۷۵
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۰۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا قال الرجل للمنافق : یا سیدی ! فقد ا غضب ربہ عزوجل۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص منافق کو اے سردار کہکر پکارے تو بیشک وہ اپنے رب عزوجل کو غضب میں لایا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فاسق اور بدعتی کی زبانی تعریف اور انہیں محل خطاب میں بلفظ سردار ندا کرنا موجب غضب الٰہی ہوتا ہے تو اسے بحالت اختیار حقیقۃ امام وسردار بنانا، اور اس کے پیرو اور تابع بننا معاذ اللہ کیونکر موجب غضب نہ ہوگا۔ اور بیشک جو بات باعث غضب رحمٰن عزوجل ہو اس کا ادنی درجہ کراہت تحریم ہے۔ فتاوی رضویہ، ۳/۲۹۳

(۱۰) چھوٹوں سے پیار اور بڑوں کی تعظیم کرو

۲۱۷۳۔ عن عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یعرف شرف کبیرنا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی فضیلت نہ جانی وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

۲۱۷۴۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یوقر کبیرنا۔

۲۱۷۳۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی رحمۃ الصبیان، ۱۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۱ ☆ المستدرک للحاکم، ۱۷۸/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۰/۲ ☆

۲۱۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۶۸/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۰/۲ ☆ المستدرک للحاکم، ۶۲/۱
کنز العمال للمتقی، ۵۹۷۷، ۱۶۴/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۵۹/۶
مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۴/۸ ☆

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور بڑوں کی تعظیم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

۲۱۷۵۔ عن ضميرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ليس منا من لم يرحم صغيرنا و لم يعرف حق كبيرنا ، و ليس منا من غشنا ، ولا يكون المؤمن مومنا حتى يحب للمؤمنين ما يحب لنفسه۔

حضرت ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانا وہ ہم میں سے نہیں۔ اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ اور اس وقت تک کوئی مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مسلمانوں کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔ ۱۲م　فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۲/۹
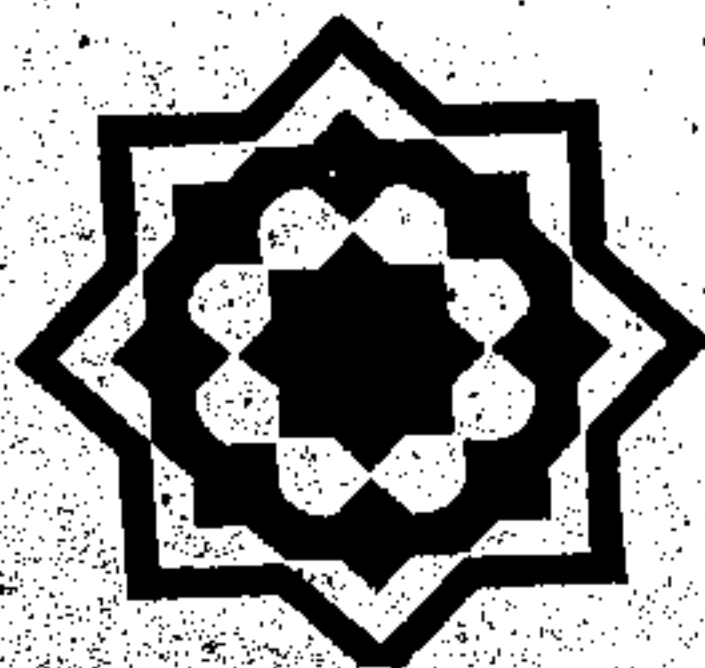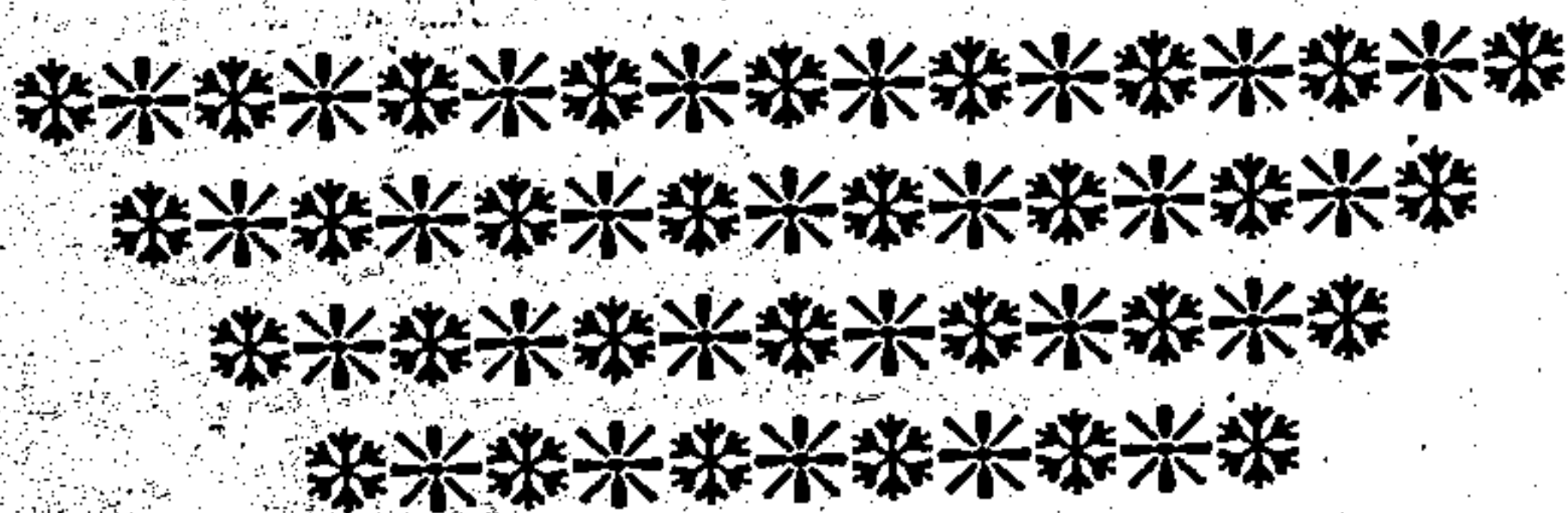
۲۱۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۵/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲۳۳/۳
الجامع الصغير للسيوطى، ۴۷۱/۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۳۶۸/۸

۱۰۔ لہو ولعب

(۱) لہو ولعب ناجائز ہے

۲۱۷۶۔ **عن** بريدة الاسلمي رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من لعب بالنردشير فكانما صبغ يده في لحم خنزير و دمه۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں رنگا۔

۲۱۷۷۔ **عن** أبي موسى الاشعري رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من لعب بالنرد فقد عصى الله و رسوله۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی۔

۲۱۷۸۔ **عن** أبي الدرداء رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كل لهو المسلم حرام الا الثلاثة، ملاعبة اهله و تاديبه بفرسه و مناضلته بقوسه

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان کا ہر کھیل حرام مگر تین چیزیں، بیوی سے کھیلنا، گھوڑے کو سدھانا، تیر اندازی سیکھنا۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۴

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور شطرنج کو اگرچہ بعض علماء نے بعض روایات میں چند شرطوں کے ساتھ جائز بتایا

۲۱۷۶۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم اللعب بالنردشیر ۲/۲۴۰

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۵۲ ☆ المصنف لابن أبي شيبة، ۸/۵۴۷

۲۱۷۷۔ السنن لأبي داؤد، باب في النهي عن اللعب بالنرد، ۲/۶۷۵

السنن لابن ماجه، باب اللعب بالنرد، ۲/۲۷۵

المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۵۴۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطي، ۲/۵۴۲

الترغيب والترهيب للمنذري، ۴/۸۴ ☆

۲۱۷۸۔ الجامع الصغير للسيوطي، ۲/۴۷۴

ہے۔

(۱) بدکر نہ ہو۔

(۲) نادراً کبھی کبھی ہو عادت نہ ڈالیں۔

(۳) اس کے سبب نماز یا جماعت خواہ کسی واجب شرعی میں خلل نہ آئے۔

(۴) اس پر قسمیں نہ کھایا کریں۔

(۵) فحش نہ بکیں۔ مگر تحقیق یہ ہے کہ مطلقاً منع ہے۔ اور حق یہ کہ ان شرطوں کا نباہ ہرگز نہیں ہوتا۔ خصوصاً شرط دوم وسوم میں۔ کہ جب اس کا چسکا پڑ جاتا ہے ضرور مداومت کرتے ہیں، اور لا اقل وقت نماز میں تنگی یا جماعت میں کاہلی وغیرہ بیشک ہوتی ہے۔ جیسا کہ تجربہ اس پر شاہد۔ اور بالفرض ہزار میں ایک آدھ آدمی ایسا نکلے کہ ان شرائط کا پورا لحاظ رکھے تو نادر پر حکم نہیں ہوتا۔ و انما تبتنی الاحکام الفقھیة علی الغالب فلا ینظر الی النادر و لا یحکم الا بالمنع۔ تو ٹھیک یہی ہے کہ اس سے مطلقاً ممانعت کی جائے۔ ہاں اتنا ہے کہ اگر بدکر نہ ہو تو ایک آدھ بار کھیلنا گناہ صغیرہ ہے۔ اور بدکر ہو یا عادت کی جائے، یا اس کے سبب نماز کھوئیں یا جماعتیں فوت کریں تو آپ ہی گناہ کبیرہ ہو جائیگی۔ اسی طرح ہر کھیل اور عبث فعل جس میں نہ کوئی غرض دین، نہ کوئی منفعت جائزہ دنیوی ہو سب مکروہ و بے جا ہیں۔ کوئی کم کوئی زیادہ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۴۴

۲۱۷۹۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : کل شیٔ یلهوبه الرجل باطل الارمح بقوسه ،وتادیبه فرسه، وملاعبته امر أته،فانهن من الحق۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر کھیل مرد کے لئے حرام ہے مگر تیر اندازی سیکھنا، گھوڑے کو سدھانا،

۲۱۷۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الرمی فی سبیل اللہ، ۱۹۷/۱

السنن لابن ماجه ، باب الرمی فی سبیل اللہ ، ۲۰۷/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۴/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۴۱/۱۷

اتحاف السادة للزبیدی، ۵۱۹/۶ ☆ المغنی للعراقی، ۲۸۳/۲

الدر المنثور للسیوطی، ۱۴/۱۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۵/۸

السنن للدارمی، ۲۰۵/۲ ☆

اور اپنی عورت سے کھیلنا، کہ یہ سب جائز ہیں۔۱۲م فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۰۹

(۲) کھیل کود کرنا جائز نہیں

۲۱۸۰۔ **عن** عبد الله بن مغفل المزنى رضى الله تعالى عنه قال: نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الخذف، و قال: انه لا يقتل الصيد، ولا ينكاء العدو، و انه يفقؤ العين و يكسر السن۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلا، گٹھلی اور کنکری پھینک کر مارنے سے منع فرمایا۔اور فرمایا: اس سے نہ دشمن پر وار ہوسکے اور نہ جانور کا شکار۔اس کا نتیجہ صرف یہ ہی ہوسکتا ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑ دے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۶۵

(۳) تین چیزوں کے علاوہ ہر دنیوی کھیل باطل ہے

۲۱۸۱۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كل شئ من لهوا لدنيا باطل الا ثلثة، انتضالك بقوسك، وتاديبك فرسك، وملاعبتك اهلك، فانها من الحق۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دنیوی کھیل باطل ہے مگر تین چیزیں۔کمان کے ذریعہ تیر اندازی کرنا۔اپنے گھوڑے کو سدھانا، اپنی بیوی سے ملاعبت کرنا یہ تینوں حق ہیں۔۱۲م ہادی الناس، ۳۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مختصر ہے۔حاکم نے کہا: صحیح بر شرط مسلم ہے۔ذہبی نے ان سے اختلاف کیا۔

۲۱۸۰۔ الصحيح الجامع للبخارى، باب الخذف، ۲/۹۱۹
الصحيح لمسلم، باب اباحة ما يستعان على الاصطياد، ۲/۱۵۲
السنن لأبى داؤد، باب فى الخذف، ۲/۷۱۴
السنن لابن ماجه، باب النهى عن الخذف، ۲/۲۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۸۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۵۸
المستدرك للحاكم، ۴/۲۸۳ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۸/۸۷
۲۱۸۱۔ المستدرك للحاكم، ۲/۹۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۵/۲۶۹
كنز العمال للمتقى، ۱۰۸۶۳، ۴/۳۵۴ ☆ علل الحديث لابن ابى حاتم، ۹۹۷

ابو حاتم اور ابوزرعہ نے بطریق محمد بن عجلان ۔عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین اس کے مرسل ہونے کو صحیح بتایا۔انھوں نے کہا: کہ مجھے حدیث پہونچی کہ رسول اللہ نے فرمایا: اس کے بعد حدیث مذکور بیان کی ۔یہ نصب الرایہ میں ہے۔

میں کہتا ہوں: محمد رجال مسلم سے صدوق ہیں۔اور عبداللہ رجال صحاح ستہ سے ثقہ عالم ہیں۔دونوں حضرات صغار تابعین سے ہیں۔تو ہمارے اصول پر حدیث صحیح ہے۔

علاوہ ازیں نسائی نے بسند حسن جابر بن عبداللہ، اور جابر بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کی ہے۔

ہادی الناس، ۳۱

۲۱۸۲۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل شئ لیس من ذکر اللہ فھو لھو و لعب الا ان یکون اربعۃ ، ملاعبۃ الرجل امرأتہ ، و تا دیب الرجل فرسہ ، و مشیہ بین العرضین ، وتعلیم الرجل السباحۃ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہروہ چیز جو اللہ تعالی کے ذکر سے نہ ہو وہ کھیل ہے۔مگر چار چیزیں۔مرد کا اپنی عورت سے کھیلنا،اپنے گھوڑے کو سدھانا،دوہدفوں کے درمیان چلنا،تیرا کی سیکھنا۔۱۲م

۲۱۸۳۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل لھو یکرہ الا ملاعبۃ الرجل ، و مشیہ بین الھدفین، وتعلیمہ فرسہ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر لہو مکروہ ہے مگر مرد کا اپنی عورت سے کھیل کرنا،دو ہدف کے بیچ چلنا،اپنے گھوڑے کو سکھانا۔۱۲م

ہادی الناس، ۳۲

۲۱۸۲۔ السنن للنسائی، ☆
مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/۲۶۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۷۹
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۵۲۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۱۲، ۵/۲۱۱
المغنی للعراقی، ۲/۲۸۳ ☆
۲۱۸۳۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۷/۱۷۰ ☆ مجمع البحرین ۲۶۷۶

۱۱۔ شعروشاعری

(۱) شعرگوئی عیب نہیں

۲۱۸۴۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الشعر بمنزلة الکلام ، فحسنه کحسن الکلام، و قبیحه کقبیح الکلام ۔

فتاوی رضویہ،۳/ ۶۸۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعر عام گفتگو کی طرح ہے، لہذا اچھا شعر اچھے کلام کی طرح، اور برا شعر برے کلام کی طرح۔۱۲م

(۲) شعر حکمت ہے

۲۱۸۵۔ **عن** أبی بن کعب، رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا۔

فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۹/۲۴

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بعض اشعار حکمت اور بعض بیان وتقریر جادو ہیں۔۱۲م

۲۱۸۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۲/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۴/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۷۶/۶
فتح الباری للعسقلانی، ۵۳۹/۱۰ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۸۶۵
کشف الخفاء للعجلونی، ۱۳/۲ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۴۴۸
السنن للدار قطنی، ۱۵۷/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۵۰/۱۳
۲۱۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یجوز من الشعر، ۹۷/۲
السنن لابن ماجه، باب الشعر، ۲۷۴/۲
حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۲۶۹/۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۱۳۲/۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۴۹/۱ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۴۵/۹

(۳) نعت گو شاعر کی فضیلت

۲۱۸۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصنع لحسان بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه منبرا فی المسجد یقوم علیه قائما یفاخر عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اوینا فخ، و یقول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله تعالیٰ یؤید حسان بروح القدس ما نافخ او فاخر عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے مسجد اقدس نبوی میں منبر بچھاتے، حسان اوپر کھڑے ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل ومفاخر بیان فرماتے، حضور کی طرف سے طعنہائے کفار کا رد کرتے ۔ حضور فرماتے: جب تک حسان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اس مفاخرت یا مدافعت میں مشغول رہتا ہے اللہ عزوجل جبرئیل امین سے اس کی مدد فرماتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وعظ کے اشعار، حدیث کے ترجمے اسی قسم میں داخل ہیں، تو ایسی شعر خوانی کا جواز بالیقیں ہے۔ اور جب خوش الحانی خود قرآن عظیم میں مطلوب ومندوب ہے تو یہ تو شعر ہے یہاں اگر الحان کے لئے مدوقصر اور حرکات وسکنات وغیرہا ہیئات حروف میں کچھ تغیر بھی ہو تو حرج نہیں جبکہ صرف سادہ خوش الحانی ہو اور تمام منکرات شرعیہ سے خالی۔ اس قدر کو عرف میں پڑھنا کہتے ہیں، نہ کہ گانا کہ موسیقی کے اوزان مقررہ، نغمات محررہ، طرقات مطربہ، قرعات معجبہ، اتار چڑھاؤ، زیر وبم، تان گنگری اور تال وسم کی رعایت سے رنڈیوں، ڈومنیوں، مراثیوں، ڈھاریوں، نقاروں، قوالوں وغیرہم میں معمول۔ اور باوضع شرفاء مہذبین صلحاء میں معیوب ومخذول۔

۲۱۸۶۔ السنن لأبی داؤد، باب ما جاء فی الشعر، ۲/۶۸۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۷۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۴۸۰
التفسیر للبغوی، ۵/۱۳۱ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۲۷۲

محمود و مباح اشعار کا سادہ خوش الحانی سے پڑھنا بھی زمانہ صحابہ و تابعین وائمہ دین میں مجوز و مقبول ہے، بلکہ خود بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ماثور و منقول بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوتا حضور سنتے اور انکار نہ فرماتے۔ بارگاہ رسالت میں حدی خوانی پر صحابہ مقرر رہتے کہ اپنی خوش الحانیوں، دلکش حدی خوانیوں سے اونٹوں کو راہ روی میں وارفتہ بناتے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر اکرم سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود مرکب اقدس کے حدی خواں تھے، عجب دلکش آواز رکھتے اور بہت خوبی سے اشعار حدی پڑھتے۔ یہ اجلہ صحابہ کرام سے ہیں بدر کے سوا سب مشاہد میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا: بہت الجھے بال، میلے کپڑے والے، جنکی کوئی پرواہ نہ کرے، ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے۔ انہی میں سے براء بن مالک ہیں۔

ایک روز انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے، اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے، انھوں نے کہا: آپ کو اللہ عزوجل نے وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے۔ یعنی قرآن عظیم۔ فرمایا: کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا؟ خدا کی قسم! اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کریگا۔ سو کافر تو میں نے تنہا قتل کیے ہیں اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ۔ جب خلافت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قلعہ تستر پر جہاد ہوا اور مسلمانوں کو سخت دقت پیش آئی، حدیث رسول مذکور سنے ہوئے تھے ان سے کہا: اپنے رب پر قسم کھائیے! انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے! کافروں پر ہمیں قابو دے کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا۔ یہ کہکر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا۔ ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا، کافر بھاگ گئے اور براء شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بیبیوں کے ہودجوں پر انجشہ حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدی خوانی کرتے، ان کی خوش آوازی مشہور تھی۔ حجۃ الوداع شریف میں حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انجشہ! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر! شیشیوں سے مراد عورتیں ہیں۔ یعنی اونٹ اتنے تیز نہ کرو کہ تکلیف ہوگی۔ یا عورتوں کا مجمع ہے

خوش الحانی حد سے نہ گزارو۔

ان کے سوا سیدنا عبد اللہ بن رواحہ، وسیدنا عامر بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے حدی خوانی کرتے چلتے۔

۲۱۸۷۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخل مكة فى عمرة القضاء و ابن رواحة يمشى بين يديه و يقول:

خلوا بنى الكفار عن سبيله ☆ اليوم نضربكم على تنزيله

ضربا يزيل الهام عن مقيله ☆ و يذهل الخليل عن خليله

فقال عمر الفاروق رضى الله تعالىٰ عنه:يا ابن رواحة ابين يدى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و فى حرم الله تقول الشعر، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: خل عنه يا عمر! فلهى فيهم اسرع من نضح النبل۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روز عمرۃ القضاء جب لشکر ظفر پیکر محبوب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم با ہزاراں جاہ وجلال داخل مکہ ہوا تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے رجز کے اشعار سناتے کافروں کے جگر پر تیر برساتے جارہے تھے۔

اے کافروں کے بیٹو! حضور کا راستہ چھوڑ دو، آج ہم تم پر قرآنی حکم کے مطابق حملہ کریں گے۔ ایسا حملہ کہ کھوپڑیاں اڑ جائینگی اور دوست اپنے دوست کو بھول جائے گا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا کہ اے ابن رواحہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ جل جلالہ کے حرم میں یہ شعر خوانی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھنے دو! کہ یہ ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۷۳/۹

۲۱۸۸۔ **عن** انس رضى الله تعالى عنه قال: ان انجشة حدى بالنساء فى حجة الوداع فا سرعت الابل فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا انجشة: رفقا با لقوارير۔

۲۱۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی انشاء الشعر، ۱۰۷/۲

۲۱۸۸۔ الصحیح لمسلم، باب رحمته ﷺ بالنساء، ۱۰۷/۲

الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یجوز من الشعر، ۹۰۸/۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آنجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیبیوں کے ہودجوں پر حدی پڑھی اور اونٹ گرمائے تو بہت تیز چل نکلے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آنجشہ! آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۷۳

(۴) اچھے اور برے شعراء

۲۱۸۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ یؤید حسان بروح القدس، و امرء القیس صاحب لواء الشعراء الی النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت حسان کی تائید حضرت جبرئیل کے ذریعہ فرماتا ہے۔ اور امرءالقیس شاعر شاعروں کو دوزخ کی طرف لیجانے والا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۵

(۵) آپس میں مذاکرۂ شعر جائز ہے

۲۱۹۰۔ **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: شھدت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر من مائۃ مرۃ فی المسجد و اصحابہ یتذاکرون الشعر و اشیاء من امر الجاھلیۃ، فربما تبسم معھم۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سو مرتبہ سے بھی زیادہ مسجد نبوی شریف میں حاضر رہا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپس میں اشعار پڑھتے اور ایام جاہلیت کے بہت سے واقعات

۲۱۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۲۸ ☆ المستدرک للحاکم، ۳/۴۸۷
کنز العمال للمتقی، ۳۳۲۴۸، ۱۱/۶۷۲ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/۱۱۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۴۸۰ ☆ علل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۱/۱۳۰
لسان المیزان لابن حجر، ۳/۷۳۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۴۰۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۹/۳۷۰ ☆ التفسیر للبغوی، ۵/۱۳۱
شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/۳۷۷ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۳/۱۷۷
۲۱۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ☆

بیان کرتے یہاں تک کہ بسا اوقات حضور بھی صحابہ کرام کے ساتھ تبسم فرماتے۔

جدالممتار،۱/۳۱۸
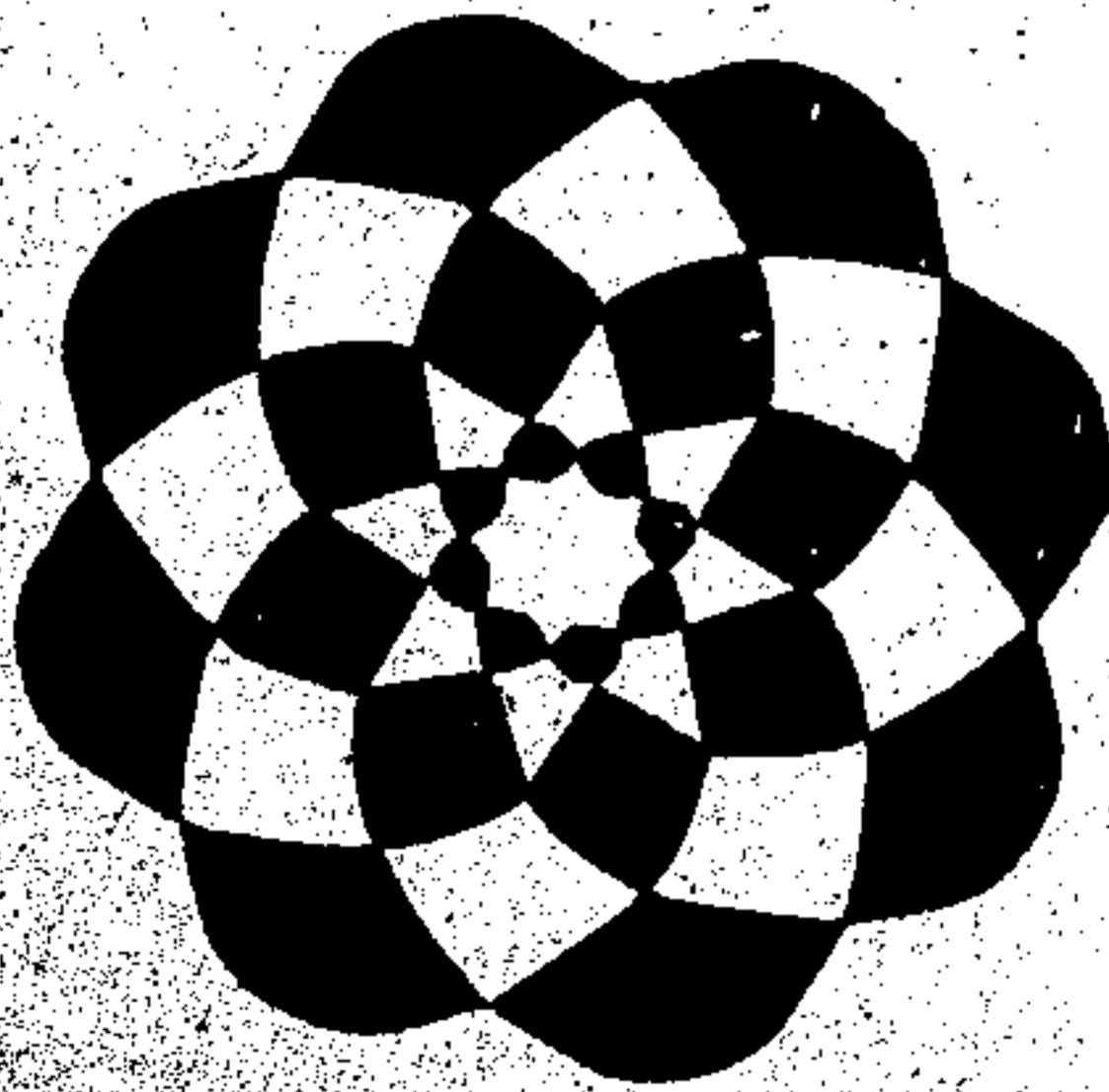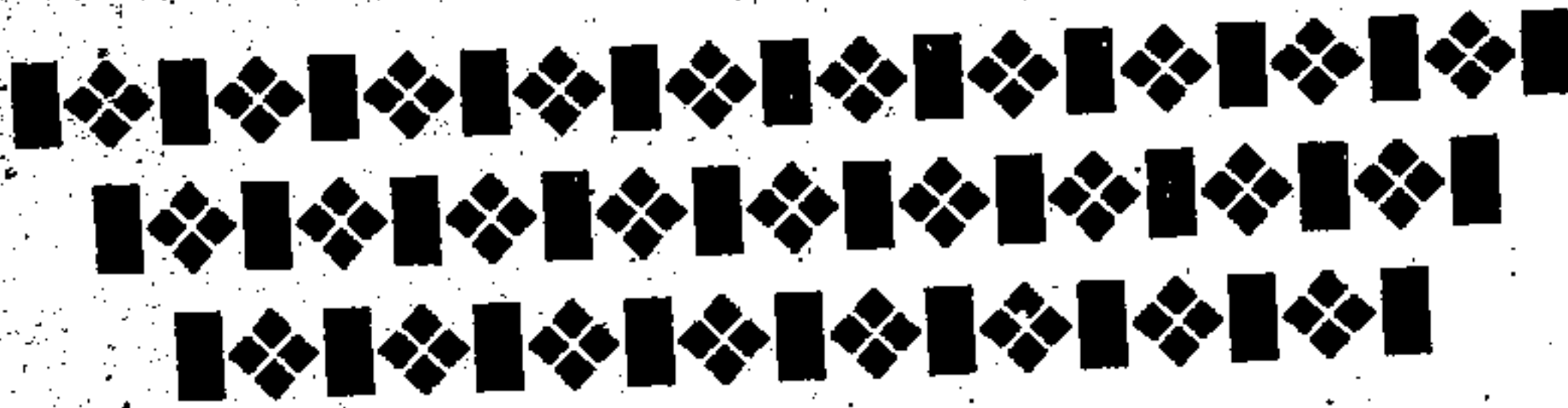
۱۲۔ گانا اورمزامیر

(۱) مزامیر کا استعمال ناجائز ہے

۲۱۹۱۔ عن أبی مالك الاشعری رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحرّ والحریر ،والخمر و المعازف۔

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں، جو حلال ٹھہرائینگے عورتوں کی شرمگاہ، یعنی زنا، اور ریشمی کپڑے، اور شراب اور باجے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قوالی حرام ہے، حاضرین سب گناہ گار ہیں اور ان سب کے برابر گناہ عرس کرنے والوں پر اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا گناہ بھی اس عرس کرنے والوں پر ہے، یعنی حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ، اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ، اور سب کے برابر جدا۔ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا، یا ان کے لئے اس گناہ کا سامان پھیلایا، اور قوالوں نے انہیں سنایا ، اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے، تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے، اس لئے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا، پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا، وہ نہ کرتا نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے بجاتے، لہذا قوالوں کا گناہ بھی اس بلانے والے پر ہوا۔

یہ حدیث صحیح جلیل متصل ہے، احادیث صحاح مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعے یا متشابہ پیش نہیں ہوسکتے۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ صحیح کے سامنے ضعیف، متعین کے آگے محتمل، محکم کے حضور متشابہ واجب الترک ہے۔ پھر کہاں قول اور کہاں حکایت فعل، پھر

۲۱۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما جاء فیمن لیتحل الخمر، ۷۳۷/۲
السنن لأبی داؤد، باب ما جاء فی الحر، ۵۶۰/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۲۱/۱۰ ☆ معجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۹/۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۷۲/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۹۲۶، ۳۷/۱۱
فتح الباری للعسقلانی، ۵۲/۱۰ ☆ المغنی للعراقی، ۲۶۹/۲

کجا محرم کجا مبیح، ہر طرح یہ ہی واجب العمل اسی کو ترجیح۔

غرض حدیث وفقہ کا حکم تو یہ ہے۔ ہاں اگر کسی کو قصداً ہوس پرستی منظور ہو تو اس کا علاج کسی کے پاس ہے؟ کاش آدمی گناہ کرے اور گناہ جانے، اقرار لائے، اصرار سے باز آئے۔ لیکن یہ تو اور بھی سخت ہے کہ ہوس بھی پالے اور الزام بھی ٹالے۔ اپنے لئے حرام کو حلال بنالے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ معاذ اللہ اس کی تہمت محبوبان خدا اکابر سلسلہ عالیہ چشت قدست اسرارہم کے سر دھرتے ہیں۔ نہ خدا سے خوف، نہ بندوں سے شرم کرتے ہیں۔ حالانکہ خود حضور محبوب الٰہی سیدی ومولائی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم وعنا بہم فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں مزامیر حرام است۔

مولانا فخر الدین زراوی خلیفہ حضور سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور کے زمانہ مبارک میں خود حضور کے حکم احکم سے مسئلہ سماع میں رسالہ کشف القناع عن اصول السماع تحریر فرمایا۔ اس میں صاف ارشاد ہے۔

"اما سماع مشائخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم فبری عن ھذہ التھمۃ و مجرد صوت القوال مع الاشعار المشعرۃ من کمال صنعۃ اللہ تعالیٰ۔

ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے بری ہے، وہ صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الٰہی سے خبر دیتے ہیں۔

للہ انصاف! اس امام جلیل خاندان عالی چشت کا یہ ارشاد مقبول ہوگا۔ یا آج کل کے مدعیان خام کار کی تہمت بے بنیاد ظاہر الفساد۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۰۰

(۲) گانا اور مزامیر باعث لعنت ہے

۲۱۹۲۔ عن ام المؤمنین عائشۃ لصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: صوتان ملعونان فی الدنیا والآخرۃ، مزمار عند نعمۃ، ورنۃ عند مصیبۃ۔

۲۱۹۲۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۴/۳۵۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۱۳
کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۶۱، ۱۵/۲۱۹ ☆ المسند للربیع، ۲/۵۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، کسی نعمت کے ملنے پر خوش ہو کر باجا بجوانا۔ اور مصیبت کے وقت چلا کر رونا۔

۲۱۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من قعد إلى قينة يستمع منها صب الله فى اذنيه الآنك يوم القيامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گانا سننے کے لئے گانے والی کے پاس بیٹھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالے گا۔

۲۱۹۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالى عنهما قال : اخذ النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيدّ عبدالرحمن بن عوف رضى الله تعالىٰ عنه فانطلق به الى ابنه ابراهيم فوجد ه يجود بنفسه فاخذ ه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى حجره فبكى ،فقال له عبدالرحمن : اتبكى ؟ اولم تكن نهيت عن البكاء؟قال : لا، ولكن نهيت عن صوتين احمقين فاجرين ، صوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب ورنة شيطان۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۴۲/۹

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت حالت نزع میں تھے آپ نے انکو اپنی گود میں اٹھا لیا اور گریہ فرمایا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ روتے ہیں حالانکہ آپ نے رونے سے منع فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رونے سے منع نہیں کیا، بلکہ بے وقوفی اور نافرمانی کی دو آوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جسکے ساتھ چہرہ نوچا جائے اور گریبان پھاڑا جائے،

۲۱۹۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۶۹، ۲۲۰/۱۵ ☆

۲۱۹۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الرخصة فی البكاء الخ ۱۲۰/۱

☆ شرح معانی الآثار للطحاوی،

دوسری شیطانی آواز کہ گانے اور مزامیر کی آواز ہے۔۱۲م

(۳) ناچ گانے میں شریک ہونے والا ملعون ہے

۲۱۹۵۔ **عن** حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من قعد وسط الحلقةفهو ملعون۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص ناچ دیکھنے اور مزامیر اور گانا سننے کے لئے کسی مجلس میں بیٹھا وہ ملعون ہے۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل ونااہل کا تفرقہ سماع مجرد (بغیر مزامیر) میں ہے، مزامیر میں اہل کی اہلیت نہیں، نہ ان کا کوئی اہل، نہ وہ کسی کے لئے جائز مگر مجاذیب ازخودرفتہ کہ عقل تکلیفی نہ رکھتے ہوں، ان پر ایک مزامیر کیا کسی بات کا مواخذہ نہیں کہ

ع، سلطان نگیرد خراج ازخراب۔

ایسی جگہ اہل عقل میں اہل ونااہل کا فرق کرنا ہر کس وناکس کو گناہ پر جری کرنا اور امت مرحومہ پر مکر شیطان لعین کا دروازہ کھولنا ہے، ہر فاسق مدعی ہوگا کہ ہم اہل ہیں، ہم کو حلال ہے علانیہ ارتکاب معصیت کریگا اور حرام خدا کو حلال بتائے گا، اور اپنے امثال عوام جہال کو گمراہ بنائے گا کیا شریعت محمدیہ ایسا حکم لاتی ہے۔حاشاللہ، شریعت مطہرہ فتنہ کا دروازہ بند کرتی اور یہ حکم فتنہ کے روزن کو عظیم پھاٹک کرتا ہے۔تو کس قدر مبائن شریعت غراء ہے۔

اب دیکھ نہ لیجئے کہ آج کل کتنے نامتشخص، کتنے بے تمیز، کتنے کندہ ناتراشیدہ جن کو استنجاء کرنے کی بھی تمیز نہیں، یہ بھی نہیں جانتے کہ استنجاء کرنے میں کیا کیا فرض، واجب، سنت، مکروہ اور حرام ہیں، وہ گیروا کپڑا رنگ کر، یا عورتوں کے سے کاکل بڑھا کر رات دن اسی آواز شیطانی میں منہمک ہیں۔نمازیں قضا ہوں بلا سے مگر ڈھولک ٹھنکنا ناغہ نہ ہو۔اور پھر وہ پیرو مرشد ہیں، کہ ان کے پاؤں پر سجدے ہوتے ہیں، اور علانیہ کہتے ہیں: ہم کو روا ہے، ہماری روح کی پاکیزہ غذا ہے۔یہ ناپاک نتیجہ اسی اہل وناہل کے فرق پر جہل کا ہے۔

۲۱۹۵۔المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸٤/۵

اوران کا کذب صریح یوں آشکار کہ سماع بے مزامیر جس میں اہل و نا اہل کا فرق ہے اس کے جواز میں اس کے اہل نے یہ شرط رکھی ہے کہ جلسہ سماع میں کوئی نا اہل نہ ہو یہاں تک کہ قوال بھی اہل باطن ہو۔ جیسے بارگاہ حضور محبوب الٰہی سلطان الاولیاء نظام الحق والدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضرت سیدنا امیر خسرو اور حضرت سیدی میر حسن علی سنجری قدس سرہما۔

بفرض باطل، اگر مزامیر میں بھی اہل و نا اہل کا فرق ہوتا تو اہل وہ تھا کہ کسی نا اہل کے سامنے نہ سنتا۔ یہ جہل کے اہل عام مجمع کرتے ہیں جس میں فساق، فجار، شرابی اور زنا کار سب کا شیطانی بازار لگتا ہے اور مزامیر کھڑکتے ہیں، یہ اہلیت کی شکل ہے؟ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ان سب کی گمراہی اور عوام کی بربادی تباہی کا وبال انہیں مولویوں کے سر ہے جو اہل و نا اہل کا فرق بتاتے اور حرام خدا کو حلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور امت کی بھیڑوں کو ابلیس بھیڑیے کے پنجے میں دیتے ہیں۔ پھر مزامیر کی حالت بالکل شراب کی مثل ہے، "قلیلھا یدعو الی کثیرھا" تھوڑی سے بہت کی خواہش پیدا ہوتی ہے، "الذنب یجری الی الذنب" گناہ گناہ کی طرف کھینچتا ہے۔

ع، تخم فاسد بار فاسد آورد۔

شدہ شدہ رنڈی کے مجرے تک نوبت پہونچتی ہے، پھر مجلس میں فاحشہ ناچ رہی ہے اور پیر جی صاحب شیخ المشائخ و پیر مغاں و قطب دوراں بنے ہوئے بیٹھے ہیں، اور مریدین ہو، حق مچارہے ہیں، تف برین اہلیت۔

یہ سب نتائج ملعونہ اسی مداہنت و تحلیل حرام کے فرق اہل و نا اہل کے ہیں، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

دربارہ شطرنج تو خود روایات وجوہ عدیدہ پر ہیں، مگر ناصحان امت نے نظر بعصر یہی فرمایا: کہ اس کی اباحت میں امت مرحومہ اور خود دین اسلام پر شیطان کو مدد دینا ہے، لہذا مطلقاً حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ تو مزامیر کہ نفس امارہ کو شیطان لعین کی ان آوازوں کی طرف رغبت بہ نسبت شطرنج ہزار ہا درجہ زائد ہے کیونکر مطلقاً حرام و سخت کبیرہ نہ ہوں گے، سو میں پچانوے وہ ہوں گے جنہیں شطرنج کی طرف التفات بھی نہیں، اور سو میں پانچ بھی نہ نکلیں گے جن کے نفس

امارہ کو مزامیر کی شیطانی آواز خوش نہ آتی ہو، اہل تقوی بھی اپنے نفس کو بالجبر اس سے باز رکھتے ہیں۔

ع، حسن بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے

کافی شرح وافی للامام حافظ الدین النفسی پھر جامع الرموز پھر ردالمحتار میں ہے۔

هو حرام و كبيرة عندنا ، وفي اباحته اعانة الشيطان على الاسلام والمسلمين۔

مسلمانو! زبان اختیار میں ہے، شعریات باطلہ میں "العسل مرة والخمر یاقوتیة" کہہ دینے کا ہر شخص کو اختیار ہے۔ شرابی شراب کو بھی غذائے روح و جانفزاو جاں پرور کہا کرتے ہیں۔ کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرق بتایا ہے ذرا انصاف وایمان کے ساتھ اسے سنئے تو خود کھل جائیگا۔

ع کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور

ہاں سنئے اور گوش ایمان سے سنئے۔ کہ ارشاد اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا ثابت ہے۔

غذائے روح وہ ہے جس کی طرف شریعت محمدیہ علی صاحبہا وآلہ افضل الصلوۃ والتحیہ بلاتی ہے۔ اور جس کی طرف شریعت مطہرہ بلاتی ہے اس پر وعدہ جنت ہے، اور جنت ان چیزوں پر موعود ہے جو نفس کو مکروہ ہیں اور غذائے نفس وہ ہے جس سے شریعت محمدیہ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلی آلہ منع فرماتی ہے۔ اور جس سے شریعت کریمہ منع فرماتی ہے اس پر وعید نار ہے، اور نار کی وعید ان چیزوں پر ہے جو نفس کو مرغوب ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹۴/۹

(۴) باجے گانے ناجائز ہیں

۲۱۹۶۔ عن أبي مالك الاشعري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ليكونن اقوام من امتي يستحلون الحر والحرير و الخمر و المعازف۔

۲۱۹۶۔ الجامع الصحيح للبخاري، ۲، باب ما جاء فيمن يستحل الخمر ۸۳۷/۲

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو زنا، ریشمی کپڑوں، شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے، اس میں ہے کہ وہ آخر زمانہ میں بندر اور سور ہو جائیں گے۔

زنا و غنا پر جو مال حاصل کیا جاتا ہے وہ ان لوگوں کی ملک نہیں ہو جاتا، ان کے ہاتھ میں مثل مغصوب ہوتا ہے۔ نہ ان کا اجرت میں لینا جائز نہ کسی چیز کی قیمت میں لینا جائز۔ صدقہ و ہدیہ تو دوسری بات ہے، بلکہ وہ جو کچھ فقیر کو دے اسے خیرات کہنا حرام، ہاں اگر کوئی مال خریدا اگرچہ اپنے زر حرام سے اور اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئے ہوں، یعنی یہ نہ ہوا ہو کہ وہ حرام روپیہ دکھا کر کہا: ان کے عوض دیدے اور وہی روپیہ ثمن میں دیا۔ یوں تو جو چیز بھی خریدیں وہ حرام ہے۔ ہاں یوں ہوا کہ مثلاً کہا: ایک روپے کی فلاں چیز دیدے اسنے دے دی، اسنے اپنا زر حرام ثمن میں دیا تو اگر چہ اس ثمن میں صرف کرنا حرام تھا مگر جو چیز خریدی حرام نہ ہوئی۔ رہا جنازہ اور اس کی نماز تو یہ لوگ اگر مسلمان ہوں تو ضرور فرض ہے۔ مگر اس قسم کے پیشہ ور لوگوں کا ایمان سلامت رہنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔ ان کے یہاں کی رسم سنی گئی ہے کہ جب لڑکی سے اول بار زنا کراتے ہیں تو اسے دلہن بناتے ہیں اور نیاز دلاتے ہیں اور مبارک سلامت ہوتی ہے۔ ایسا ہے تو یقیناً وہ سب کافر ہو جاتے ہیں۔ ان پر نماز حرام، ان کے جنازہ کی شرکت حرام۔ نسال الله العفو والعافیة والله تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۱۷۴/۹

(۵) گانا نفاق پیدا کرتا ہے

۲۱۹۷۔ عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۱۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۰۶۵۹، ۲۱۸/۱۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۲۵/۶
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۹/۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۰۴/۲
المغنی للعراقی، ۲۸۳/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۵۸/۲
الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۶/۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۹۹/۴

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے، جس طرح پانی کے ذریعہ سبزیاں اگتی ہیں۔۱۲م

۲۱۹۸۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الغنا ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/ ۱۷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانا دل میں نفاق کا باعث ہوتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگانے کا سبب ہے۔۱۲م

۲۱۹۸۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/ ۲۲۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۵۸
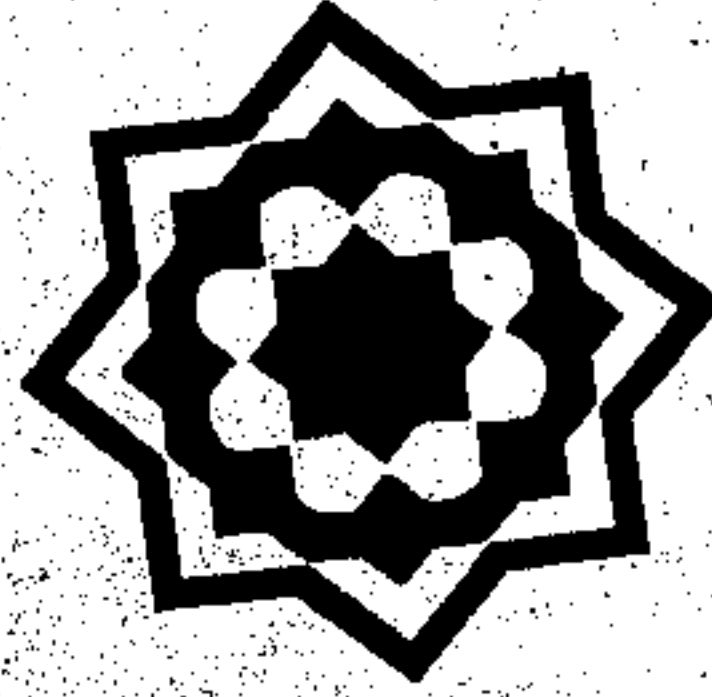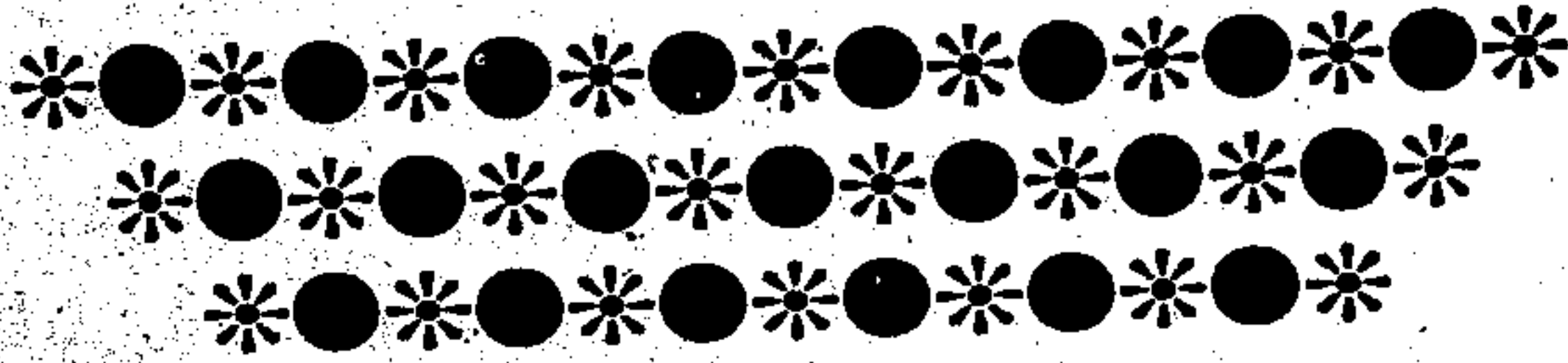
۱۳۔ وعدہ عاریت وامانت

(۱) وعدہ خلافی کیا ہے؟

۲۱۹۹۔ عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس الخلف ان یعد الرجل ومن نیتہ ان یفی، ولکن الخلف ان یعد الرجل ومن نیتہ ان لا یفی۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہے۔ ہاں وعدہ خلافی یہ ہے کہ وعدہ کرتے وقت ہی اس کی نیت پورا کرنیکی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۸۹/۹

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۳۱/۹

(۲) معذرت والی بات سے بچو

۲۲۰۰۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایاک وما یعتذر منہ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات سے بچ جس میں معذرت کرنی پڑے۔

فتاوی رضویہ ۲۵۳/۸

(۳) عاریت کی چیز واپس کرو

۲۲۰۱۔ عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۱۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ۶۸۷۱، ۳۴۷/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۰۹/۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۶۴/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۱۳۰/۳
۲۲۰۰۔ المستدرک للحاکم، ۳۲۶/۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۶۰/۸
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۰۹/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۶۰/۸
الدر المنثور للسیوطی، ۲۶۱/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۳/۱ ☆
۲۲۰۱۔ السنن لابی داؤد، باب فی تضمین العاریۃ، ۵۰۱/۱

اللہ تعالیٰ علیه وسلم :علی الید ما اخذت حتی تردھا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر اس چیز کی حفاظت لازم ہے جو اس نے بطور امانت لیا یہاں تک کہ اس کو واپس کردے۔ فتاوی رضویہ ۸/۸

(۴) امانت ہلاک ہوجائے تو ضمان نہیں

۲۲۰۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن أبی طالب کرم اللہ تعالی وجھه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا ضمان علی قصار و صباغ۔

فتاوی رضویہ ۸/۱۲۹

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دھوبی اور رنگریز پر ضمان نہیں۔۱۲م

(۵) بغیر اجازت کسی کا خط پڑھنا جائز نہیں

۲۲۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من نظر فی کتاب اخیه بغیر اذنه فانما ینظر فی النار۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کا خط بے اس کی اجازت کے دیکھے وہ بلا شبہ آگ دیکھ رہا ہے۔

۲۲۰۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان العاریة مودة، ۱/۱۵۲
السنن لابن ماجه، باب العاریة، ۲/۱۷۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۶/۹۰
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۲۴۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸/۲۲۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/۵۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/۲۵۲
نصب الرایة للزیلعی، ۳/۳۷۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱/۵۰۰
۲۲۰۲۔ جامع مسانید لابی حنیفة، ۲/۴۹ ☆
۲۲۰۳۔ المستدرك للحاکم، ۴/۲۷۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۱/۸۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۸۰ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۹۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۶ ☆

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: خط کاتب کی ملک ہے یہاں تک کہ وہ اگر لکھے کہ اس پر جواب لکھدے تو خود مکتوب الیہ کو اس میں تصرف جائز نہیں۔ مالک کو واپس دینا لازم، واپس نہ چاہے تو بحکم عرف مکتوب الیہ کی ملک ہو جائیگا۔ فتاوی رضویہ ۹/۷۶
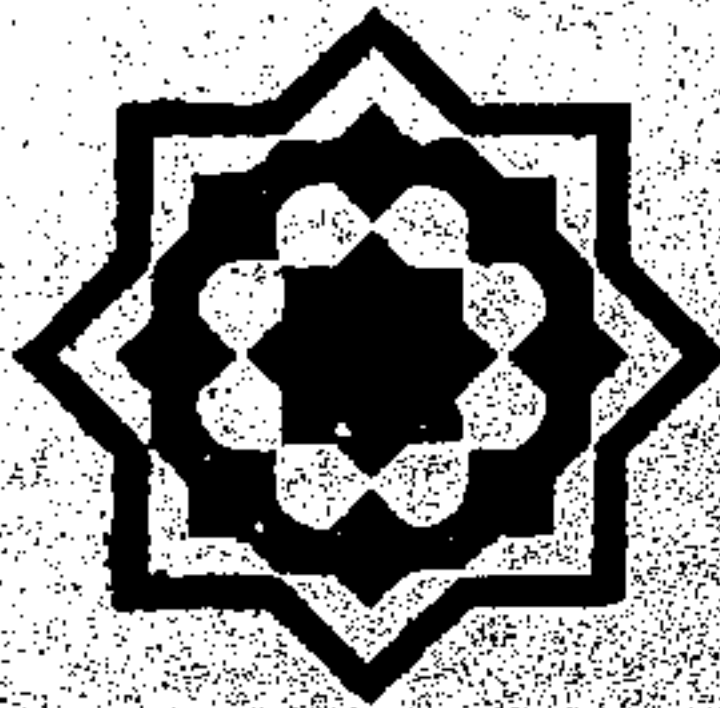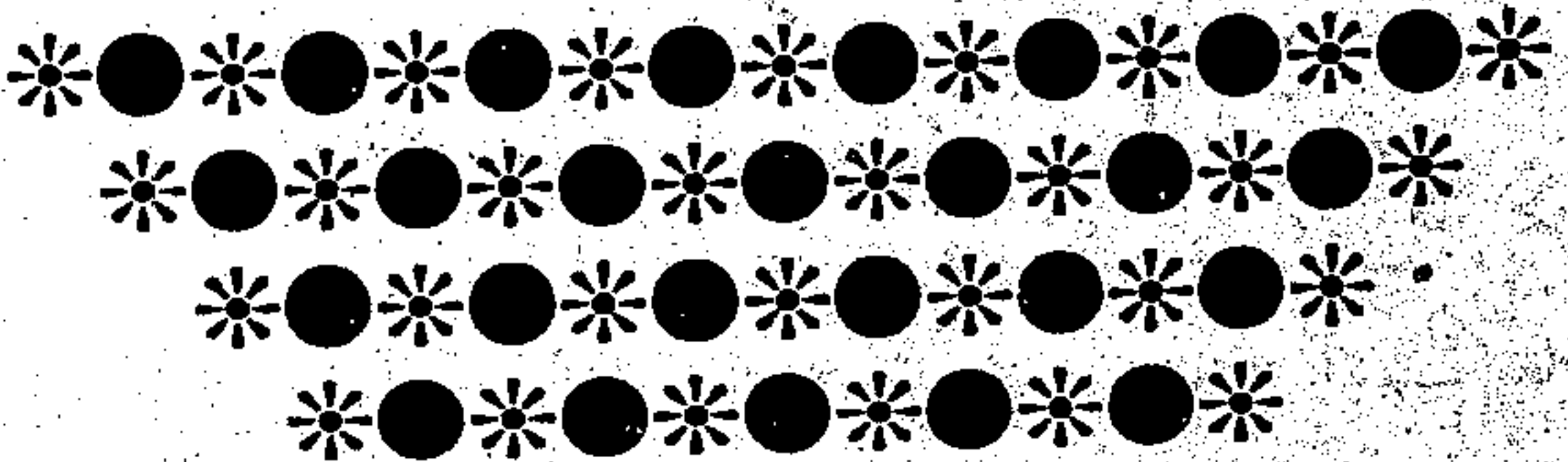
۱۴۔ حقوق عباد

(۱) مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں

۲۲۰۴۔ **عن** أبی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للمسلم علی اخیہ ست خصال واجبۃ ، ان ترک شئیا منھا فقد ترک حقا واجبا علیہ لاخیہ ، یسلم علیہ اذا لقیہ ، ویجیبہ اذا دعاہ ، و یشمتہ اذا عطس ویعودہ اذا مرض، ویحضرہ اذا مات ، وینصحہ اذا استنصحہ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں۔ اگر ان میں سے ایک چیز چھوڑے تو اپنے بھائی کا حق ترک کرے گا جو اس کے لئے اس پر واجب تھا۔ ملاقات کے وقت اسے سلام کرے، جب وہ دعوت کرے تو قبول کرے، یا جب وہ پکارے تو جواب دے، جب اسے چھینک آئے (اور وہ حمد الٰہی بجالائے) تو یہ اسے یرحمک اللہ کہے۔ بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جائے۔ اس کی موت میں حاضر ہو۔ اگر نصیحت چاہے تو نصیحت کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق نے فرمایا: ضرور ہے کہ اس حدیث میں وجوب کو ایسے معنی پر حمل کریں جو وجوب کے اس معنی سے کہ فقہ کی اصطلاح میں حادث ہے عام ہو۔ اس لئے کہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ ابتدا بالسلام واجب ہو اور نماز جنازہ فرض عین ہو۔ تو حدیث کی مراد یہ ہے کہ یہ حقوق مسلمان پر ثابت ہیں خواہ مستحب ہوں یا واجب فقہی۔

فتاوی رضویہ ۷/۱۸۱

(۲) پڑوسی کا حق

۲۲۰۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال

۲۲۰۴۔ الصحیح لمسلم، باب من حق المسلم علی المسلم، ۲/۲۱۳

۲۲۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الجوار ، ۲/۱۶

السنن لأبی داؤد، باب فی حق الجوار، ۲/۲۶۱

السنن لابن ماجہ، باب حق الجوار، ۲/۲۶۱

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما زال جبرئيل يوصيني بالجار حتى ظننت انه يورثه ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل مجھ سے پڑوسی کے حق بیان کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے ترکہ کا وارث بنادیں گے۔

۲۲۰۶۔ عن معاوية بن حيدة القشيرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : حق الجار على جاره ان مرض عدته ، وان مات شيعته ، و ان استقرضك اقرضته ، وان اعور سترته ، وان اصابه خير هنأته، و ان اصابته مصيبة غريته ، ولا ترفع بناك فوق بنائه فتسد عليه الريح ، ولاتوذيه بريح قدرك الا ان تغرف له منها۔

حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمسائے کا ہمسائے پر حق یہ ہے کہ بیمار پڑے تو، تو اس کو پوچھنے کو جائے، اور مرے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جائے، اور وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دے، اور اس کا کوئی عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپائے، اور اسے کوئی بھلائی پہونچے تو اسے مبارک باد دے۔ اور کوئی مصیبت پڑے تو اسے دلاسا دے، اور اپنی دیوار اس کی دیوار سے اتنی اونچی نہ کر کہ اس کے مکان کی ہوا رکے، اور اپنی دیگچی کی خوش بو سے اسے ایذا نہ دے مگر یہ کہ اس کھانے میں سے اسے بھی حصہ دے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی تو امیر ہے اور وہ غریب، اور تیرے یہاں عمدہ کھانے پکتے پکاتے ہیں، خوشبو اسے پہونچے گی، وہ ان پر قادر نہیں تو اس سے ایذا پائے گا، لہذا اس میں سے اسے بھی دے کہ وہ ایذا خوشی سے مبدل ہو جائے۔ احکام شریعت، ۱۴۱

۲۲۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۵/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸۴/۲
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۶۰/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۷۸، ۴۹/۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶۶/۸ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۷۵/۶
۲۲۰۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۵۹۷۰، ۵۲/۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰۸/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۸/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱

(۳) حقوق العباد قیامت میں دلائے جائیں گے

۲۲۰۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من کانت له مظلمة لا خیه من عرضه اوشیء فلیتحلله منه الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درهم، ان کان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمة، و ان لم یکن له حسنات اخذ من سیئات صاحبه محمل علیه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ذمہ اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا مظلمہ ہو اسے لازم ہے کہ یہیں اس سے معافی چاہے قبل اس وقت کے آنے کے، کہ وہاں نہ روپیہ ہوگا، نہ اشرفی، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہونگی تو بقدر اس کے حق کے اس سے لیکر اسے دے دی جائے گی ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائیں گے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۱۶۷

(۴) قیامت میں ہر حق دلایا جائے گا

۲۲۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لتؤدن الحقوق الی اهلها یوم القیامة حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء تنطحها۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے۔

۲۲۰۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حتی للذرة من الذرة۔

۲۲۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من کانت مظلمة عند الرجل، الخ، ۱/۳۳۱
التفسیر للقرطبی، ۹/۲۶۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/۱۰۱
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۱۲۹ ☆
۲۲۰۸۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الظلم، ۲/۳۲۰
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ۲/۶۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۰۴ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۲/۲۲۸
۲۲۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں تک کہ چیونٹی کا عوض چیونٹی سے لیا جائے گا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

"پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضہ حق میں دی جائیں، طریقۂ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحب حق کو دی جائیں، اگر ادا ہوگیا غنیمت، ورنہ اس کے گناہ اس پر رکھے جائینگے یہاں تک کہ ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو، احادیث کثیرہ اس مضمون میں وارد۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/ ۴۹.

(۵) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲۲۱۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اتدرون من المفلس؟ قالوا: المفلس فینا من لا درهم له ولا متاع، فقال: ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامة بصلاة و صیام و زکاة، و یاتی قد شتم هذا، وقد قذف هذا، و اکل مال هذا، و سفك دم هذا و ضرب هذا، فیعطی هذا من حسناته و هذا من حسناته، فان فنیت حسناته قبل ان یقضی ما علیه اخذ من خطایاهم فطرحت علیه ثم طرح فی النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو، فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکاۃ لے کر آئے، اور دوسرا یوں آئے کہ اسے گالی دی، اسے زنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون گرایا، اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں، پھر اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لیکر اس پر ڈالے گئے، پھر جہنم میں پھینک دیا گیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ سبحانہ،

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/ ۴۹

۲۲۱۰۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الظلم، ۲/ ۳۲۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۰۳
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی شان الحساب و القصاص، ۲/ ۶۴

(۶) قیامت میں ماں باپ بھی سختی سے پیش آئیں گے

۲۲۱۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : انه یکون للوالدین علی ولدهما دین فاذا کان یوم القیامة یتعلقان به ، فیقول : انا ولد کما ، فیودان ،او یتمنیان لو کان اکثر من ذلك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہوگا، تو قیامت کے دن وہ اسے لپٹیں گے کہ ہمارا دین دے، وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں، وہ تمنا کرینگے کاش اور زیادہ ہوتا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب ماں باپ کا یہ حال تو اوروں سے امید خام خیال، ہاں کریم ورحیم مالک ومولی جل جلالہ وتبارک وتعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصور جنت معاوضہ میں عطا فرما کر عفو حق پر راضی کردے گا۔ ایک کرشمہ کرم میں دونوں کا بھلا ہوگا۔ نہ اس کی حسنات اس کو دی جائیں گی، نہ اس کا حق ضائع ہوگا، بلکہ حق سے ہزاروں درجہ بہتر و افضل پائے گا۔ حق کی بندہ نوازی، ظالم ناجی، مظلوم راضی، فلله الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه کما یحب ربنا و یرضی ۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/ ۴۹

(۷) حقوق العباد خداوند قدوس اپنے فضل سے معاف فرمائے گا

۲۲۱۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :بینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جالس اذ رأیناه ضحك حتی بدت ثنایاه ، فقال له عمر : ما اضحکك ؟ یا رسول الله بأبی انت وامی ، قال : رجلان من امتی جثیا بین یدی رب العزة ، فقال احد هما : یا رب ! خذلی مظلمتی من اخی ، فقال الله: کیف

۲۲۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۲۷۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۳۵۵
حلیة الاولیاء لأبی نعیم، ۴/ ۲۰۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۴۰۵
۲۲۱۲۔ المستدرك للحاکم، ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۱۶۱
المطالب العالیة لابن حجر، ۴۵۵ ☆

تصنع باخيك و لم يبق من حسناته شئ ، قال : يارب ! فيحمل من او زارى و فاضت عينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالبكاء ثم قال : ان ذلك ليوم عظيم يحتاج الناس ان يحمل عنهم من او زارهم ، فقال الله للطالب: ارفع بصرك فانظر فرفع فقال : يا ربى ارى مداين من ذهب وقصورا من ذهب مكللة باللؤلؤ، لا ى نبى هذا ، او لا ى صديق هذا ، اولاى شهيد هذا ؟ قال : لمن اعطى الثمن، قال : يارب او من يملك ذلك ؟ قال : انت تملكه ، قال : بماذا ؟ قال بعفوك عن اخيك ، قال: يارب ! فانى قد عفوت عنه ، قال الله تعالىٰ : فخذ بيد اخيك و ادخله الجنة ، فقال : رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عند ذلك : اتقوا الله و اصلحوا ذات بينكم ، فان الله يصلح بين المسلمين يوم القيامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، کس بات پر حضور کو ہنسی آئی ؟ ارشاد فرمایا: دو مرد میری امت سے رب العزت جل جلالہ کے حضور زانوؤں پر کھڑے ہوئے ، ایک نے عرض کی: اے رب میرے! میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے لے، رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ کیا کریگا؟ اس کی نیکیاں تو سب ہوچکیں۔ مدعی نے عرض کی: اے رب میرے! تو میرے گناہ وہ اٹھالے، یہ فرماکر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہہ نکلیں، پھر فرمایا: بیشک وہ دن بڑا سخت ہوگا، لوگ اس چیز کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل نے مدعی سے فرمایا: نظر اٹھا کر دیکھ! اس نے نگاہ اٹھائی، کہا: اے رب میرے! میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے، اور محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے۔ یہ کسی نبی کے ہیں، یا کسی صدیق، یا کسی شہید کے؟ مولیٰ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اس کے ہیں جو قیمت دے، کہا: اے رب میرے! بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا ہے، فرمایا: تو، عرض کی: کیونکر، فرمایا: یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کردے کہا: اے رب میرے! یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا، مولیٰ جل مجدہ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں لے جا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بیان کرکے

فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کرلو کہ مولیٰ عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائیگا۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۵۰

۲۲۱۳۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا التقی الخلائق یوم القیامۃ نادی مناد یا اہل الجمع! قد تدارکوا المظالم بینکم و ثوابکم علی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مخلوق روز قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزۃ جل وعلا کی طرف سے ندا کرے گا، اے مجمع والو! آپس کے مظلموں کا تدارک کرلو، اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔

۲۲۱۴۔ عن ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ یجمع الاولین و الآخرین یوم القیامۃ فی صعید واحد، ثم ینادی مناد من تحت العرش، یا اہل التوحید! ان اللہ عزوجل قد عفا عنکم فیقوم الناس فیتعلق بعضھم ببعض فی ظلامات۔ فینادی مناد، یا اہل التوحید! لیعف بعضکم عن بعض و علیّ الثواب۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائیگا، پھر زیر عرش سے ایک منادی ندا کریگا، اے توحید والو! مولیٰ تعالیٰ نے تمہیں اپنے حقوق معاف فرمائے، لوگ کھڑے ہوکر آپس کے مظلموں میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے، منادی پکارے گا، اے توحید والو! ایک دوسرے کو معاف کردو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دولت کبری و نعمت عظمی کہ اکرم الاکرمین جلت عظمتہ اپنے محض کرم و فضل سے اس ذلیل روسیاہ سراپا گناہ کو بھی عطا فرمائے،

ع کہ مستحق کرامت گناہ گارانند

۲۲۱۳۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۰/۳۵۶

۲۲۱۴۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۰/۳۵۵

اس وقت کی نظر میں اس کا جلیل وعدہ، جمیل مژدہ صاف صریح بالتصریح یا کالتصریح پانچ فرقوں کے لئے وارد ہوا۔

اول۔ حاجی کہ پاک مال، پاک کمائی، پاک نیت سے حج کرے۔ اور اس میں لڑائی جھگڑے اور عورتوں کے سامنے تذکرۂ جماع اور ہر قسم کے گناہ و نافرمانی سے بچے۔ اس وقت تک جتنے گناہ کئے تھے بشرط قبول سب معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر اگر حج کے بعد فوراً مر گیا۔ اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ عزوجل یا بندوں کے اس کے ذمہ تھے انہیں ادا یا ادا کی فکر کرتا تو امید واثق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے تمام حقوق سے مطلقا درگزر فرمائے، یعنی نماز روزہ، زکوۃ، وغیرہا فرائض کو بجانہ لایا تھا ان کے مطالبہ پر بھی قلم عفو پھر جائے۔ اور حقوق العباد و دیون و مظالم، مثلاً، کسی کا قرض آتا ہو، مال چھینا ہو، برا کہا ہو، ان سب کو مولیٰ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لے، اصحاب حقوق کو روز قیامت راضی فرما کر مطالبہ و خصومت سے نجات بخشے۔ یونہی اگر بعد کو زندہ رہا اور بقدر قدرت تدارک حقوق کر لیا، یعنی زکوۃ دیدی، نماز روزہ کی قضا ادا کی، جس کا جو مطالبہ آتا تھا دے دیا، جسے آزار پہونچایا تھا معاف کرا لیا، جس مطالبہ کا لینے والا نہ رہا یا معلوم نہیں اس کی طرف سے تصدق کر دیا، بوجہ قلت مہلت جو حق اللہ عزوجل یا بندہ کا ادا کرتے کرتے رہ گیا اس کی نسبت اپنے مال میں وصیت کر دی، غرض جہاں تک طرق براءت پر قدرت ملی تقصیر نہ کی تو اس کے لئے امید اور زیادہ قوی کہ اصل حقوق کی تدبیر ہو گئی، اور راثم مخالفت حج سے دھل چکا تھا۔ ہاں اگر بعد حج باوصف قدرت ان امور میں قاصر رہا تو یہ سب گناہ از سر نو اس کے سر ہوں گے، کہ حقوق تو خود باقی تھے ان کی ادا میں پھر تاخیر و تقصیر گناہ تازہ ہوئے اور وہ حج ان کے ازالہ کو کافی نہ ہوگا۔ کہ حج گزرے گناہوں کو دھوتا ہے آئندہ کے لئے پروانہ بے قیدی نہیں ہوتا۔ بلکہ حج مبرور کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مسئلہ حج میں بحمد اللہ تعالیٰ یہ وہ قول فیصل ہے جسے فقیر غفرلہ القدیر نے بعد تنقیح دلائل و مذاہب، واحاطۂ اطراف و جوانب اختیار کیا۔ جس سے اقوال ائمہ کرام میں توفیق، اور دلائل حدیث وکلام میں تطبیق ہوتی ہے۔ اس معرکۃ الآراء بحث کی نفیس تحقیق بعونہ تعالیٰ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے بعد ورود اس سوال کے ایک تحریر جداگانہ میں لکھی، یہاں اس قدر کافی ہے۔ وباللہ

التوفیق۔

۲۲۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: وقف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بعرفات، وقد كادت الشمس ان تغرب، فقال: یا بلال! انصت لی الناس، فقام بلال فقال: انصتوا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم، فانصت النا س۔ فقال: یا معشر الناس! اتانی جبرئیل آنفا فاقرآنی من ربی السلام و قال: ان اللہ عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر وضمن عنهم التبعات، فقام عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال: یا رسول اللہ! هذا لنا خاصة؟ قال: هذا لكم و لمن اتی من بعد كم الی یوم القیامة، فقال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه: كثر خیر اللہ و طاب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا، اس وقت ارشاد ہوا، اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کر، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو، لوگ ساکت ہوگئے، حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: اے لوگو! ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہونچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات و مشعر الحرام والوں کی مغفرت فرمائی اور ان کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہوگیا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا: تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے۔ حضرت عمر نے کہا: اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۵۱

دوم۔ شہید بحر کہ خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہے اور اس کا بول بالا ہونے کے لئے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ مولیٰ عزوجل خود اپنے دست قدرت سے اس کی روح قبض کرتا، اور اپنے تمام حقوق معاف فرماتا، اور بندوں کے

۲۲۱۵۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۲۰۳

سب مطالبے جواس پر تھے اپنے ذمۂ کرم پر لیتا ہے۔

۲۲۱۶۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یغفر لشھید البر الذنوب کلھا الا الدین ، و یغفر لشھید البحر الذنوب کلھا والدین ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوخشکی میں شہید ہواس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگرحقوق العباد ،اور جودریامیں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اورحقوق العبادسب معاف ہوجاتے ہیں۔

اللھم ارزقنا بجاھلہ عندک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین ۔

سوم۔شہید صبر،یعنی وہ مسلمان سنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کرکے بحالت بیکسی ومجبوری قتل کیا،سولی دی،پھانسی دی،کہ یہ بوجہ اسیری قتال ومدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔اس کی بے کسی و بے دست پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے،کہ حق اللہ وحق العبد کچھ نہیں رہتا۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۲۱۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قتل الصبر لا یمر بذنب الامحاہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قتل صبرکسی گناہ پرنہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹادیتا ہے۔

۲۲۱۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : قتل الرجل صبرا کفارۃ لما قبلہ من الذنوب۔

۲۲۱۶۔ السنن لابن ماجۃ، ☆
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷/۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۷۴/۴
۲۲۱۷۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۶۶/۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸۱/۳
زاد المسیر، ۳۳۶/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۳۳۷۰، ۳۸۹/۵
تاریخ اصفھان لأبی نعیم، ۱۹۱/۲ ☆ الاسرار المرفوعۃ للقاری، ۳۰۴
کشف الخفاء للعجلونی، ۲۵۸/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۸
۲۲۱۸۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۶۶/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۳۳۶۹، ۳۸۹/۵
الکامل لابن عدی، ۶۹/۴ ☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں: ظاہر حدیث اس بات پر دال ہے کہ اگرچہ شہید گناہ گار ہو اور بغیر توبہ مر گیا ہو۔ لہذا اس حدیث میں خوارج ومعتزلہ کا رد ہے جو گناہ کبیرہ کے مرتکب کو مخلد فی النار مانتے ہیں۔ ٥

اقول۔ بلکہ اس حدیث کا مصداق مرتکب کبیرہ گناہ ہی ہے کہ اگر گنہگار نہ ہوگا تو قتل و شہادت کا گزر ہی کسی گناہ پر نہ ہوا۔ اور اگر توبہ کرلی تو پھر التائب من الذنب کمن لا ذنب له، کا مصداق ہو کر خود ہی بے گناہ ہو گیا۔ پھر شہادت کا گزر کس گناہ پر ہوا۔ ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

۲۲۱۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لوان صاحب بدعة مكذبا با لقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بین الركن والمقام لم ینظر الله فی شیٔ من امره حتی ید خله جهنم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بدمذہب، تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجر اسود ومقام ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے درمیان محض مظلوم وصابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے، اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

چہارم۔ مدیون جس نے بحاجت شرعیہ کسی نیک جائز کام کے لئے دین لیا اور اپنی چلتی ادا میں گئی نہ کی، نہ کبھی تاخیر ناروا روا رکھی، بلکہ ہمیشہ سچے دل سے ادا پر آمادہ اور تا حد قدرت اس کی فکر کرتا رہا پھر بمجبوری ادا نہ ہوسکا اور موت آگئی تو مولیٰ عزوجل اس کے لئے اس دین سے درگزر فرمائے گا اور روز قیامت اپنے خزانہ قدرت سے ادا فرما کر دائن کو راضی کردیگا، اس کے لئے یہ وعدہ خاص اسی دین کے لئے ہے نہ تمام حقوق العباد کے لئے۔

۲۲۱۹۔ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۱۴۰ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱/۳۲۰

۲۲۲۰۔ عن ام المؤمنين ميمونة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من اذان دينا ينوى قضاء ه ادى الله عنه يوم القيامة ۔

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی دین کا معاملہ کرلے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرمادے گا۔

۲۲۲۱۔ عن أبي امامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من تداين بدين و فى نفسه و فاء ه ثم مات تجاوز الله عنه و ارضى غرمة بما شاء۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی معاملہ دین کا کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عزوجل اس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کردے گا۔

۲۲۲۲۔ عن عبدالله بن جعفر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان الله تعالىٰ مع الدائن حتى يقضى دينه ما لم يكن فيما يكره الله ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قرض دار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔

۲۲۲۳۔ عن عبدالرحمن بن أبي بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان

۲۲۲۰۔ السنن لابن ماجه، باب من اذان دينار الخ، ۱۷۳/۲
السنن الكبرىٰ للبيهقى، ۳۵٤/۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۵۰۲/۵
كنز العمال للمتقى، ۱۵٤۲۷، ۲۲۱/٦ ☆ المغنى للعراقى، ۸۳/۲
المعجم الكبير للطبرانى، ٤۳۲/۲۳ ☆
۲۲۲۱۔ المستدرك للحاكم، ۲۳/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۵۹۷/۲
كنز العمال للمتقى، ۱۵٤٤۵، ۲۲٤/٦ ☆
۲۲۲۲۔ السنن لابن ماجه، باب من اذان دينار الخ، ۱۷۳/۲
۲۲۲۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹۸/۱ ☆

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : یدعو اللہ بصاحب الدین یوم القیامۃ حتی یوقف بین یدیہ ، فقال : یا ابن آدم! فیم اخذت ھذا الدین ؟ و فیم ضیعت حقوق الناس ؟ فیقول: یارب! انک تعلم انی اخذتہ فلم آکل ، و لم اشرب، و لم البس ، ولم اضیع ، ولکن اتی علی یدی اما حرق ، واما سرق و اما وضیعۃ ، فیقول اللہ عزوجل : صدق عبدی، انا احق من قضی عنک الیوم ، فیدعو اللہ عزوجل بشئ فیضعہ فی کفۃ میزانہ فترجح حسناتہ علی سیئاتہ فیدخل الجنۃ بفضل رحمتہ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا، تو نے کاہے میں یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا؟ عرض کریگا: اے رب میرے! تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے، ضائع کردینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ آگ لگ گئی، یا چوری ہوگئی ، یا تجارت میں ٹوٹا پڑا، یوں رہ گیا۔ مولیٰ عزوجل فرمائے گا: میرا بندہ سچ کہتا ہے۔ سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرمادوں۔ پھر مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلۂ میزان میں رکھدیگا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائینگی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل سے داخل جنت ہوگا۔

پنجم ۔ اولیاء کرام، صوفیۂ صدق، ارباب معرفت قدست اسرارہم و نفعنا اللہ ببرکاتھم فی الدنیا و الآخرۃ کہ بنص قطعی قرآن روز قیامت ہر خوف وغم سے محفوظ و سلامت ہیں۔

قال تعالیٰ : الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ تو ان میں بعض سے اگر براہ تقاضائے بشریت بعض حقوق الٰہیہ میں اپنے مقام ومنصب کے لحاظ سے کہ حسنات الابرار سیئات المقربین کوئی تقصیر واقع ہو تو مولیٰ عزوجل اسے وقوع سے پہلے معاف فرما چکا۔ کہ

قد اعطیتکم من قبل ان تسئلونی ، وقد اجبتکم من قبل ان تدعونی ، وقد غفرت لکم من قبل ان تعصونی ۔

یونہی اگر باہم کسی طرح کی شکر رنجی یا کسی بندہ کے حق میں کچھ کی ہو جیسے صحابہ کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مشاجرات، کہ

ستكون لا صحابى زلة يغفرها الله لهم لسا بقتهم معى،

میرے صحابہ سے کچھ لغزشیں واقع ہونگی تو اللہ تعالیٰ انکو معاف فرمادیگا کہ میری صحبت میں رہے۔

تو مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پر لیکر ارباب حقوق کو حکم تجاوز فرمائیگا اور باہم صفائی کراکر آمنے سامنے جنت کے عالیشان تختوں پر بٹھائے گا۔ کہ

ونزعنا ما فى صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين ـ

اس مبارک قوم کے سرور و سردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جنہیں ارشاد ہوتا ہے۔

اعملوا ماشئتم فقد غفرت لكم ـ

جو چاہو کرو کہ میں تمہیں بخش چکا

انہیں کے اکابر سادات سے حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لئے بارہا فرمایا گیا۔

ما على عثمان مافعل بعد هذه ، ما على عثمان مافعل بعد هذه ـ

آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے کہ حدیث،

۲۲۲٤ ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا احب الله عبدا لم يضره ذنب ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو کوئی گناہ اسے نقصان نہیں دیتا۔ ۱۲م

اس حدیث کا عمدہ محمل یہی ہے کہ محبوبان خدا اول تو گناہ کرتے نہیں۔

۲۲۲٤ ـ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۸٤/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲٦۱/۱

ع، ان المحب لمن یحب مطیع۔

محب جس سے محبت کرتا ہے اس کا اطاعت شعار بنتا ہے۔

یہ توجیہ میرے والد ماجد قدس سرہ العزیز کی پسندیدہ ہے۔

اور احیانا کوئی تقصیر واقع ہو تو واعظ وزاجر الہی انہیں متنبہ کرتا اور توفیق انابت دیتا ہے۔ پھر "التائب من الذنب کمن لا ذنب له" اس حدیث کا ٹکڑا ہے۔ یہ علامہ مناوی کا مسلک ہے۔

اور بالفرض ارادۂ الٰہیہ دوسرے طور پر تجلی شان عفو و مغفرت، اور اظہار مکان قبول و محبوبیت پر نافذ ہوا تو عفو مطلق و ارضائے اہل حق سامنے موجود، ضرر ذنب بحمد اللہ تعالیٰ ہر طرح مفقود، والحمد لله الكريم الودود، و هذا ما زدته بفضل المحمود۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے گمان میں حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ينادي منادي تحت السماء الخ، میں اہل توحید سے یہی محبوبان خدا مراد ہیں۔ کہ توحید خالص تام کامل، ہر گونہ شرک خفی و اخفی سے پاک ومنزہ انہیں کا حصہ ہے۔ بخلاف اہل دنیا جنہیں عبد الدینار، عبد الدرہم، عبد طمع، عبد ہوی، عبد رغب، فرمایا گیا۔ وقال تعالیٰ: افرأيت من اتخذ الهه هواه۔ اور بیشک بے حصول معرفت الہی اطاعت ہوائے نفس سے باہر آنا سخت دشوار، یہ بندگان خدا نہ صرف عبادت بلکہ طلب وارادت بلکہ خود اصل ہستی و وجود میں اپنے رب جلیل جل مجدہ کی توحید کرتے ہیں۔

لا اله الا الله کے معنی عوام کے نزدیک لا معبود الا الله، خواص کے نزدیک "لا مقصود الا الله" اہل ہدایت کے نزدیک "لا مشهود الا الله" اور اخواص الخواص ارباب نہایت کے نزدیک "لا موجود الا الله"۔

تو اہل توحید کا سچا نام انہیں کو زیبا، ولہذا ان کے علم کو علم توحید کہتے ہیں۔ جعلنا الله تعالیٰ من خدامهم و تراب اقدامهم في الدنيا والآخرة۔ غفرلنا بجاههم عنده، انه اهل التقوى و اهل المغفرة۔ آمین۔

امید کرتا ہوں کہ اس حدیث کی یہ تاویل، تاویل امام غزالی قدس سرہ العالی سے احسن واجود ہو۔ وباللہ التوفیق۔

پھران سب صورتوں میں بھی جبکہ طرز یہ ہی برتی گئی کہ صاحب حق کو راضی فرمائیں اور معاوضہ دیگر اسی سے بخشوائیں تو وہ کلیہ ہر طرح صادق رہا کہ، حق العبد بے معافی عبد معاف نہیں ہوتا۔" غرض معاملہ نازک ہے، اور امر شدید، اور عمل تباہ، اور امل بعید، اور کرم عمیم، اور رحم عظیم، اور ایمان خوف ورجاء کے درمیان۔ وحسبنا اللہ و نعم الوکیل، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی شفیع المذنبین، نجاۃ الہالکین، مرتجی البائسین، محمد وآلہ و صحبہ اجمعین والحمدللہ رب العالمین۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم، وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۵۳
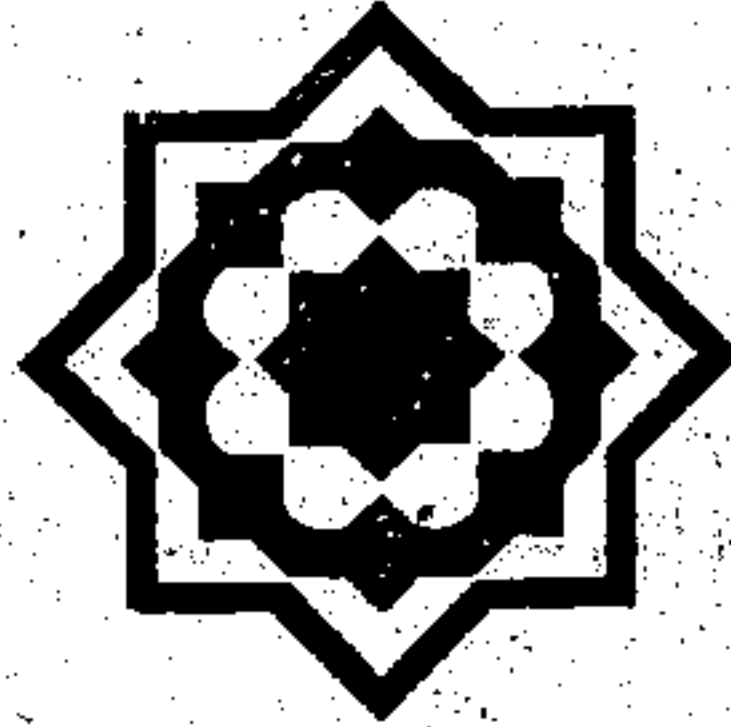
۱۵۔ ہدیہ وصلہ رحمی

(۱) ہدیہ محبت کا سبب ہے

۲۲۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تهادوا تحابوا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ہدیہ لیتے دیتے رہو باہم محبت پیدا ہوگی۔

۲۲۲۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تهادوا تزدادوا حبا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں ہدیہ کا لین دین رکھو اس سے محبت زیادہ ہوگی۔۱۲م

۲۲۲۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تهادوا تحابوا، و تصافحوا يذهب الغل منكم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ کا رواج ڈالو کہ اس سے محبت پیدا ہوگی، اور مصافحہ کرو کہ دلوں سے کدورت دور ہوگی۔۱۲م

۲۲۲۸۔ **عن** عصمة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۲۲۵۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۱۶۹/۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۴۶/۴
الموطا لمالك، ۹۰۸ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۱۱۶/۶
اتحاف السادة للزبيدی، ۱۵۹/۶ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۱۲۰/۴

۲۲۲۶۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۴۶/۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۵۰۵۷، ۱۱۵/۶
اتحاف السادة للزبيدی، ۳۴۶/۵ ☆ تنزيه الشريعة لابن عراق،
الجامع الصغير للسيوطی، ۲۰۲/۱ ☆

۲۲۲۷۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۴۳۴/۳ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۶۹/۳
كنز العمال للمتقی، ۱۵۰۵۵، ۱۱۰/۶ ☆ التفسير للقرطبی، ۶۹/۱۳
الكامل لابن عدی، ۱۰۴/۴ ☆ المغنی للعراقی، ۴۲/۲

۲۲۲۸۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷۳/۱۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۷۰/۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الهدية تذهب بالسمع و القلب و البصر۔

حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہدیہ آدمی کو اندھا، بہرا اور دیوانہ کردیتا ہے۔

۲۲۲۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الهدية تعور عين الحكيم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہدیہ حکیم کی آنکھ اندھی کردیتا ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۹۴

(۴) ہدیہ اور نذرانہ لینا جائز ہے

۲۲۳۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهماقال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا جاءك من هذاا لمال شئ و انت غير مشرف و سائل فخذه فتموله ، فان شئت كله ، و ان شئت تصدق به ، و ما لا فلا تتبعه نفسك ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تمہارے پاس کوئی مال آئے اور تم اس کے منتظر نہیں تھے اور نہ سائل، تو لے لو اور جمع کرلو۔ پھر چاہو تو کھالو اور چاہو تو صدقہ کردو۔ اور جوایسا نہ ہو تو اپنے آپکو اس کے پیچھے نہ ڈالو۔ فتاوی رضویہ، ۸/۱۳۹

(۳) صدقہ اور ہدیہ کا فرق

۲۲۳۱۔ **عن** عبدالرحمن بن علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الصدقة يبتغی بها وجه اللہ تعالیٰ ، والهدية يبتغی بها وجه الرسول و قضاء الحاجة ۔

۲۲۲۹۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۷۰ ☆

۲۲۳۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من اعطاه اللہ شيئا من غير مسئلة، ۱/۱۹۹

كنز العمال للمتقی، ۶/۵۲۲ ☆

۲۲۳۱۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۶/۱۶۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۶۷۱

كنز العمال للمتقی، ۱۵۹۹۷، ۶/۳۴۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۲۶

حضرت عبد الرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ سے اللہ عزوجل کی رضا مطلوب ہوتی ہے، اور ہدیہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور اپنی حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۱۰

(۴) خوشبو تحفہ میں ملے تو واپس نہ کرو

۲۲۳۲۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من عرض عليه ريحان فلا يرده فانه خفيف المحمل طيب الريح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے خوشبو، نبات، پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے، کہ اس کا بوجھ ہلکا اور بو اچھی ہے۔ یعنی پیش کرنے والے پر مشقت نہیں، کوئی بھاری احسان نہیں۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۲۲۶

ہادی الناس، ۳۷

(۵) صلہ رحمی سے رزق کشادہ ہوتا ہے

۲۲۳۳۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من احب ان يبسط له في رزقه، وينسأله في اثره فليصل رحمه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۲۳۲۔ الصحيح لمسلم، باب استعمال المسك، ۲/۲۳۹
مشكوة المصابيح للتبريزي، ۱۶۸۱۶، ۶/۵۲۴ ☆ شرح السنة للبغوي، ۱۲/۸۸
كنز العمال للمتقي، ۱۶۸۳۱، ۶/۵۲۴ ☆ الاحكام النبوية للكحال، ۲/۱۳۷
الجامع الصغير للسيوطي، ۲/۵۳۴ ☆

۲۲۳۳۔ الجامع الصحيح للبخاري، باب من بسط له في الرزق الصلة الرحم، ۲/۸۸۵
الصحيح لمسلم، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها، ۲/۳۱۵
السنن الكبرى للبيهقي، ۷/۲۷ ☆ الترغيب والترهيب للمنذري، ۳/۳۳۴
التفسير للبغوي، ۴/۱۷ ☆ الادب المفرد للبخاري، ۵۶
شرح السنة للبغوي، ۱۳/۱۸ ☆ كنز العمال للمتقي، ۶۹۲۸، ۳/۳۵۸
فتح الباري للعسقلاني، ۱۰/۴۱۵ ☆ التفسير للقرطبي، ۱۴/۲۲۳

نے ارشاد فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت اور مال میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔

۲۲۳۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من سرہ ان یمد له فی عمرہ و یوسع له فی رزقه، و یدفع عنه میتة السوء فلیتق اللہ ولیصل رحمه۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوش آئے کہ اس کی عمر دراز ہو، رزق وسیع ہو، بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے رحم کا صلہ کرے۔

۲۲۳۵۔ **عن** عمرو بن سهل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: صلة القرابة مثراة فی المال، محبة فی الاهل، منسأة فی الاجل۔

حضرت عمرو بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریبی رشتہ داروں سے سلوک، مال کا بہت بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر زیادہ کرنے والا ہے۔

۲۲۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: صلة الرحم تزید فی العمر۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلۂ رحمی سے عمر بڑھتی ہے۔

۲۲۳۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۶/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۶/۸
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۳۵/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۶۸، ۳۶۵/۳
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۷/۳ ☆
۲۲۳۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۲/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۶۵، ۳۵۸/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۸/۱۸ ☆
۲۲۳۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۴/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۲/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶۱/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۰۹، ۳۵۶/۳
التفسیر للقرطبی، ۱۹۱/۵ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۰۷/۲

۲۲۳۷۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اعجل الخیر ثوابا صلة الرحم حتی ان اهل البیت لیکونون فجره فتمنوا اموالهم ،و یکثر عدد هم اذا تواصلوا۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب ملنے والا صلہ رحم ہے۔ یہاں تک کہ گھر والے فاسق ہوتے ہیں اوران کے مال ترقی کرتے ہیں ان کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحم کریں۔

رادالقحط والوباء،۱۰

(۶) صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہوتے

۲۲۳۸۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مامن اهل بیت یتواصلون فیحتاجون۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحم کریں پھر محتاج ہوجائیں۔

(۷) صلہ رحمی عمر بڑھاتی ہے

۲۲۳۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صلة الرحم ،و حسن الخلق ، وحسن الجوار یعمرن الدیار و یزدن فی الاعمار۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلہ رحمی اور نیک خوئی اور ہمسائے سے نیک سلوک شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتے ہیں۔

رادالقحط والوباء،۱۰

۲۲۳۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۶/۱۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۷۲۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳۶۳/۳ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۰۷/۲
۲۲۳۸۔ الصحیح لابن حبان، ☆
۲۲۳۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۵/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷۶/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۴۱۵/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۹۱۰، ۳۵۶/۳

۱۶۔ صدق وکذب

(۱) سچ اور جھوٹ کی علامت

۲۲۴۰۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اشد الناس تصدیقا للناس اصدقهم حدیثا ،و ان اشد الناس تکذیبا اکذبهم حدیثا ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ لوگوں کی تصدیق کرنے والا وہ ہے جس کی بات سب سے زیادہ سچی ،اور لوگوں کو سب سے زیادہ جھوٹا بتانے والا وہ ہے جو اپنی بات میں سب سے بڑا جھوٹا ہو۔ الزلال الانقی،۱۷۱

(۲) پہلودار بات کہنا جائز ہے

۲۲۴۱ ۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان فی المعاریض لمندوحة عن الکذب۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک پہلودار باتوں میں جھوٹ نہ ہونے کی گنجائش ہے۔یعنی اس کا ظاہر جھوٹ اور مرادی معنی سچ ہوتے ہیں۔ فتاوی رضویہ،حصہ دوم،۹/۲۰۲

(۳) جھوٹ بولنے والوں پر وبال عظیم

۲۲۴۲۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۲۲۴۰۔ کنز العمال للمتقی، ۶۸۵۴، ۳/۲۴۴ ☆

۲۲۴۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المعاریض المندوحة ۲/۹۱۷

السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۱۹۹ ☆ اتحاف السادة للزبيد، ۷/۵۲۸

الدر المنثور للسوطی، ۱/۲۹۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۳/۹۶۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۴۱ ☆ مسند الشهاب، ۱۰۱۱

الدر المنتثرة للسیوطی، ۴۸ ☆

۲۲۴۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العید و الکذب، ۲/۱۸

مشکوة المصابیح للتبریزی، ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۸/۱۹۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اذا کذب العبد تبا عد الملك عنه میلا من نتن ماجاء به۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ ایک میل دور ہوجاتا ہے۔ فتاوی رضویہ، جدید، ۱/۷۲۰

(۴) بکواس کی مذمت

۲۲۴۳۔ **عن** عبداللہ بن أبی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثر الناس ذنوبا یوم القیامة اکثر هم کلاما فیما لا یعنیه۔

حضرت عبدالرحمن بن أبی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ گناہ اس شخص کے ہوں گے جس نے بے معنی گفتگو زیادہ کی ہوگی۔ الزلال الانقی، ۱۷۲

۲۲۴۳

۲۲۴۳۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۵۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۶۲

المسند للعقیلی، ۳/۴۲۴ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۲۱۶

۱۷۔ حیاوفحش گوئی

(۱) حیازینت ہے

٢٢٤٤۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: الحياء زينة والتقى كرم۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حیازینت ہے اور تقوی بزرگی۔۱۲م

(۲) حیاء بہتر ہے

٢٢٤٥۔ **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الحياء خير كله۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حیاسراسر بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ جدید،۴/۳۱۸

(۳) بےحیائی کی مذمت

٢٢٤٦۔ **عن** أبى مسعود الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله

٢٢٤٤۔ الدر المنثور للسيوطى، ٩٩/٦ ☆
كشف الخفا للعجلونى، ٢٣٩/١ ☆

٢٢٤٥۔ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان ٤٨/١ ☆
السنن لأبى داود، باب فى الحياء ٦٦١/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٤٢٦/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٦/٨
المعجم الكبير للطبرانى، ١٧١/١٨ ☆ المصنف لابن أبى شيبه، ٢٦/٨
التمهيد لابن عبد البر، ١٧١/٩ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٣٠٧/٨
فتح البارى للعسقلانى، ٥٢١/١٠ ☆ المعجم الصغير للطبرانى، ٨٥/١
التاريخ الكبير للبخارى، ٣٠/٣ ☆ حلية الاولياء لأبى نعيم، ٢٠١/٢
كنز العمال للمتقى، ٥٧٦٢، ١١٩/٣ ☆

٢٢٤٦۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٢٣٦/١٧ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٢٠٠/٤
تاريخ دمشق لابن عساكر، ٣٦٢/٤ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ٥٤/١٢
علل الحديث لابن أبى حاتم، ٢٥٣٨ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو بے حیا ہوگیا تو جو چاہے کر۔

الامن والعلی، ۱۴۲

(۴) فحش گوئی کی مذمت

۲۲۴۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الجنۃ حرام علی کل فاحش ان ید خلہا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ہر فحش بکنے والے پر حرام ہے۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۹/۱۸۴

(۵) فحش گوئی اور حیا

۲۲۴۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما کان الفحش فی شئ قط الا شانہ وما کان الحیاء فی شئ قط الازانہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فحش جب کسی چیز میں دخل پائے گا اسے عیب دار کردے گا، اور حیا جب کسی چیز میں شامل ہوگی اس کا سنگار کردیگی۔

۲۲۴۹۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ

۲۲۴۷۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۴۷۸ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۱۱۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۲۱ ☆
۲۲۴۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الفحش، ۲/۱۹
السنن لابن ماجہ، باب الحیاء ۲/۳۱۸ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۶۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۴۸۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۳/۱۷۲
۲۲۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۱ ☆

تعالیٰ علیہ وسلم :البذاء شئوم۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فحش بکنا منحوس ہے۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۱۸۳/۹

✲✶✲✶✲✶✲✶✲✶✲✶✲✶✲
✲✶✲✶✲✲✶✲
✲✶✲✶✲✶✲✶✲✶✲✶✲✶✲
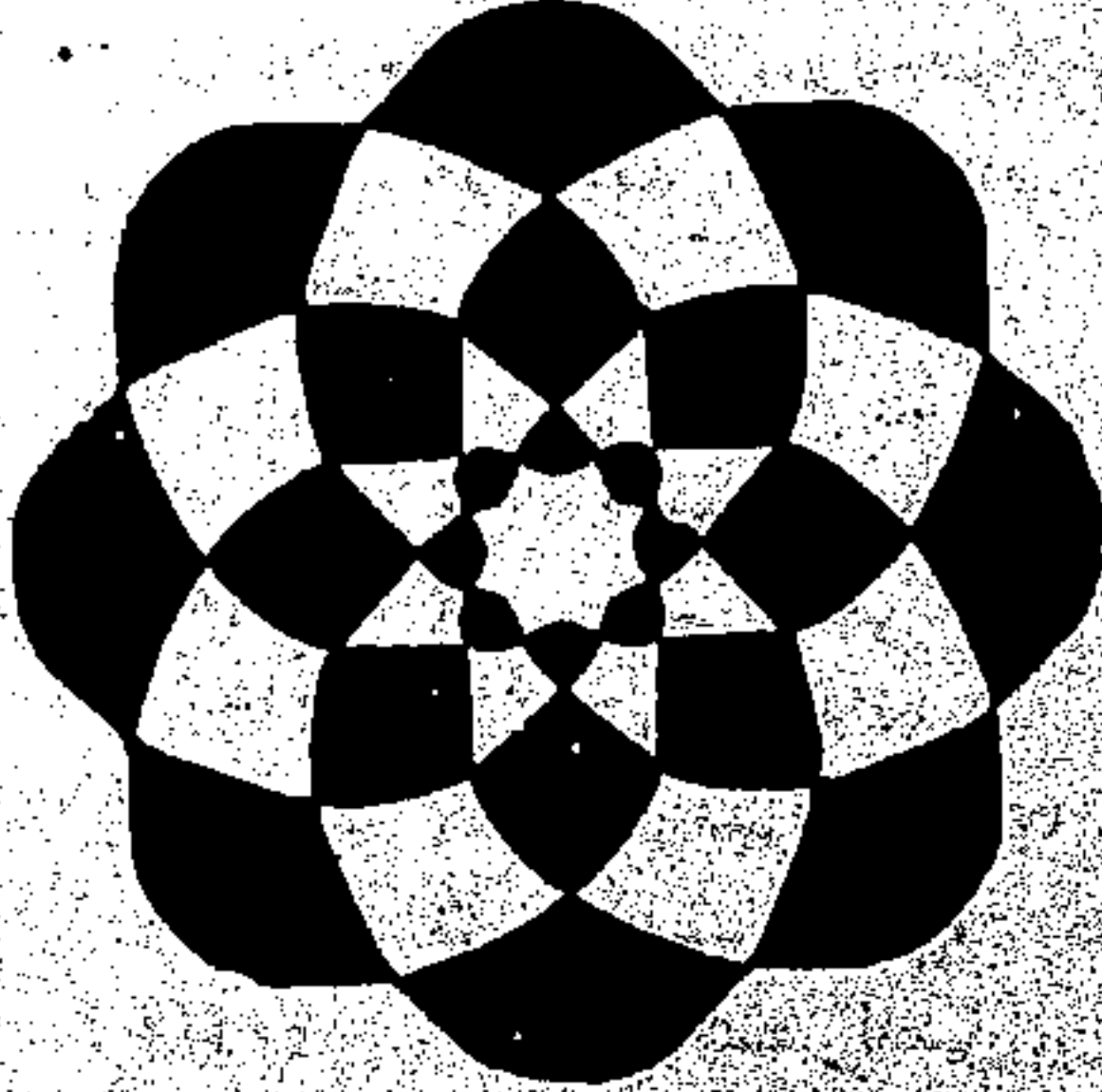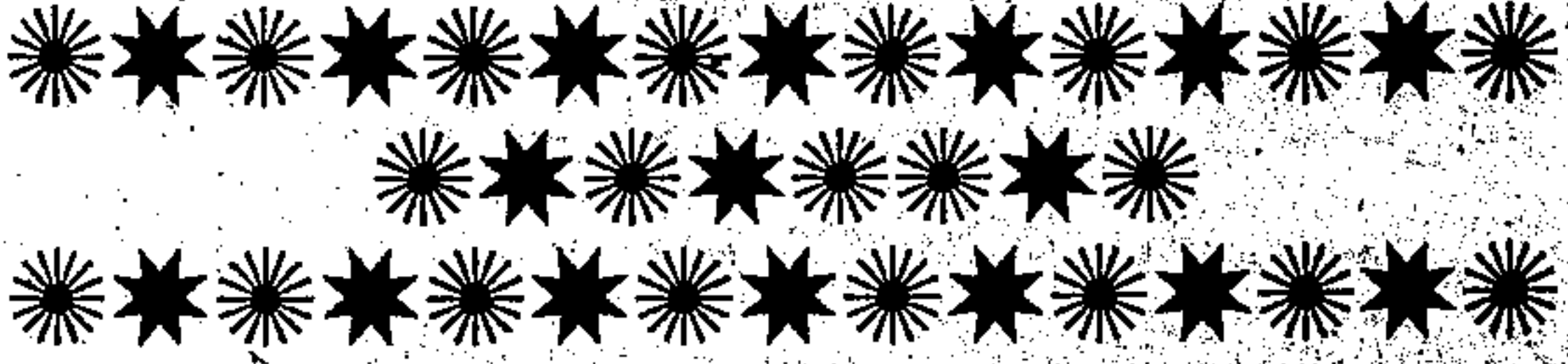
۱۸۔ بدگمانی اور تہمت

(۱) بدگمانی سے بچو

۲۲۵۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اياكم و الظن، فان الظن اكذب الحديث۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب سے بڑھکر جھوٹی بات ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲/۹

(۲) تہمت کی جگہ سے بچو

۲۲۵۱۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: من كان يومن بالله و اليوم الآخر فلا يقف مواقف التهم۔

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ تہمت کی جگہ کھڑا نہ ہو۔

۲۲۵۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قوله تعالیٰ، ايها الذين آمنو اجتنبوا الخ، ۸۹۶/۲
الصحيح لمسلم، باب تحريم الظن و العيبس، ۳۱۶/۲
الجامع للترمذی، باب ماجاء فی ظن السوء، ۲۰/۲
السنن لأبی داؤد، باب فی الظن، ۶۷۳/۲
المؤطا لمالك، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱۲/۲
المسند للشهاب ۹۵۹ ☆ السنن للبيهقی، ۸۵/۶
اتحاف السادة للزبيدی، ۲۱۴/۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۰۹/۱۳
فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۵/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۴۲۶، ۴۳۳/۲
الادب المفرد للبخاری، ۴۱ ☆ التفسير للقرطبی، ۳۳۱/۱۶
التفسير لابن كثير، ۲۰۲/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۹۲/۶
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۵۴۵/۳ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۲۲۸
ارواء الغليل للالبانی، ۲۱۸/۶ ☆ الاذكار لنووی، ۳۰۶
زاد المسير لابن الجوزی، ۴۷۰/۷ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۴۰۲۶، ۸۶/۱۴

۲۲۵۱۔ مراقی الفلاح للشرنبلالی، ۲۴۹ ☆

(۳) حسد، بدگمانی اور بدفالی بری خصلتیں ہیں

۲۲۵۲۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ثلث لم تسلم منها هذه الامة ، الحسد ، الظن ، والطیرة۔ الا انبئكم بالمخرج منها،اذا ظننت فلا تحقق ، و اذا حسدت فلا تبغ ، و اذا تطیرت فامض۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں اس امت سے نہ چھوٹیں گی ،حسد ، بدگمانی ، بدشگونی۔ کیا میں تمہیں اس کا علاج نہ بتادوں؟ بدگمانی آئے تو اس پر کاربند نہ ہو،اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو،اور بدشگونی کے باعث کام سے رک نہ رہو۔

فتاوی افریقہ، ۱۴۵

۲۲۵۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۷۸۹، ۱۶/۲۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۰۹/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۵۲/۷ ☆
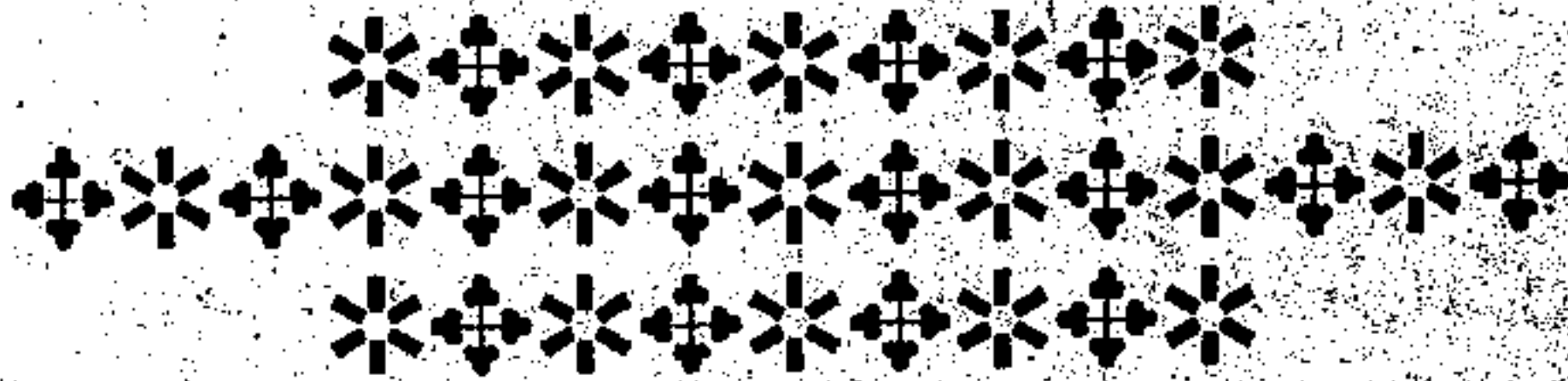
۱۹۔ غیبت ودھوکہ

(۱) غیبت زنا سے بدتر ہے

۲۲۵۳۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الغیبة اشد من الزنا،قیل: و کیف؟قال : الرجل یزنی ،ثم یتوب ، فیتوب الله علیه ،و ان صاحب الغیبة لا یغفر له حتی یغفر له صاحبه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غیبت زنا سے سخت تر ہے، کسی نے عرض کیا: یہ کیونکر؟ فرمایا: زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، اور غیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک کہ وہ نہ بخشے جس کی یہ غیبت ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/۴۹

(۲) غیبت کی بدبو

۲۲۵۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : نحن عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ جاء نتن فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتدرون ما هذه الریح ؟ هذه ریح الذین یغتابون المومنین ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک بدبو اٹھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو یہ بدبو کیا ہے؟ یہ ان کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید، ۱/۷۲۰

۲۲۵۳۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۵۱۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۷
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۹۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۳۳
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۲۴۷۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۸۷۴
۲۲۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۵۱ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۷۳۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۷۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۳۸
الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۷/۳۶۳

(۳) فاسق کی برائی غیبت نہیں

۲۲۵۵۔ **عن** معاویة بن حیدة رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس للفاسق غیبة ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاسق وفاجر کے عیب بیان کرنا غیبت نہیں۔

۲۲۵۶۔ **عن** بهز بن حکیم عن ابیه عن جده رضی اللہ تعالی عنهم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس، اذکروا الفاجر بما فیه یحذره الناس ۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن أبیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم فاسقوں کے فسق وفجور کو بیان کرنے سے پہلو تہی کرتے ہو، لوگ اسے کب پہچانیں گے، فاسق کا فسق خوب بیان کرو کہ لوگ اس سے پرہیز کریں۔۱۲م

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غیبت حرام ہے مگر مواضع استثناء میں، مثلاً فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے اور بدمذہب کی برائیاں بیان کرنا بہت ضرور ہے۔ ہاں جس کی غیبت جائز نہیں سخت کبیرہ۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹/۲۹۷

(۴) فاسق کی تعظیم موجب غضب رب ہے

۲۲۵۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه

۲۲۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۸۰۷۱، ۳/۵۹۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۱
الاسرار المرفوعة ۳۸۳ ☆ الدر المنتثرة للسیوطی، ۱۷۶
۲۲۵۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۴۱۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۲۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/۲۷۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۴۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۷
۲۲۵۷۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۶/۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۷۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۷/۲۹۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۰۵

وسلم : اذا مدح الفاسق غضب الرب ، واهتزله عرش الرحمن۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو رب غضب فرماتا ہے اور عرش الہی ہل جاتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی مشرک یا کافر کو مہاتما کہنا حرام اور سخت حرام ہے۔ مہاتما کے معنی ہیں روح اعظم ، یہ وصف سیدنا جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے۔ مخالفان دین کی ایسی تعریف اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے۔ حدیث میں جب فاسق کی مدح پر یہ حکم تو اس مشرک کی مدح پر اور ایسی عظیم مدح پر کیا حال ہوگا۔ نان کوآپریشن کہ آج کل کے لیڈر بننے والوں نے نکالا محض بے بنیاد ہے شرع مطہر میں اس کی کچھ اصل نہیں۔ شرع شریف میں ہر کافر سے مطلقاً ترک موالات کا حکم ہے۔ مجوس ہوں یا ہنود، نصاریٰ ہوں یا یہود، خصوصاً وہابیہ وغیرہم مرتدین عنود۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۲۸۵

(۵) جس نے دھوکہ دیا وہ ہماری جماعت سے خارج

۲۲۵۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : مرالنبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم برجل يبيع طعاما فأعجبه فادخل يده فيه،فاذا هو بطعام مبلول فقال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ليس منا من غشنا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک غلہ فروش کے پاس سے ہوا۔ حضور کو پسند آیا تو آپ نے اپنا دست اقدس اس

۲۲۵۸۔ الصحيح لمسلم، ، باب قول النبی ﷺ ليس منا فی غشنا ، ۱/۷۰

المسند لاحمدبن حنبل، ۳/۴۹۸ ☆ السنن للدارمی، ۲/۲۴۸

السنن الكبری للبيهقی، ۵/۲۵۵ ☆ المستدرك للحاكم ۲/۹

المصنف لابن أبی شيبة ، ۷/۲۸۰ ☆ الصحيح لابن حبان، ۱۱۰۷

المعجم الكبير للطبرانی، ۱۰/۱۶۹ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۱/۲۶۱

الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۵۷۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۷۸

السلسلة الصحيحة للألبانی، ۱۰۵۸ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۵/۷۸

التفسير للقرطبی، ۳/۲۵۲ ☆ حلية الاولياء لأبی نعيم، ۴/۱۸۹

كشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۱۱ ☆ تاريخ اصبهان لأبی نعيم، ۱/۱۳۷

الكامل لابن عدی ☆

میں داخل کیا، دیکھا کہ وہ تو اندر سے گیلا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص ہم لوگوں کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م جدالممتار، ۱/۱۴۳

۲۰۔ ظالم ومظلوم

(۱) ظلم وتعدی نہ کرو

۲۲۵۹۔ عن أبي موسى الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا یبغی علی الناس الا ولد بغی، والا من فیه عرق منه۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ظلم وتعدی نہ کریگا مگر حرامی، یا وہ جس میں کوئی رگ ولادت زنا کی ہو۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم، ۹

(۲) ظلم قیامت میں اندھیریوں کا سبب ہوگا

۲۲۶۰۔ عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الظلم ظلمات یوم القیامة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم قیامت کے دن اندھیریوں کا سبب ہوگا۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۷/۴۷

(۳) ظلماً کسی کی زمین دبانے کا وبال

۲۲۶۱۔ عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال

۲۲۵۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۳۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۴/۱۰۲
کنز العمال للمتقی، ۹۳، ۱۳۰، ۵/۲۳۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۱۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۶ ☆

۲۲۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الظلم الظلمات یوم القیامة ۱/۵۱۶
الصحیح لمسلم، ابواب البر و الصلة ۲/۳۲۰
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الظلم، ۲/۲۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۳۷ ☆ السنن الکبیر للبیهقی، ۶/۹۳
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۱۳۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۵/۱۰۰
الادب المفرد للبخاری، ۴۷۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵/۲۹۰

۲۲۶۱۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الظلم و غصب الارض، ۲/۳۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۳۲ ☆ السنن الکبیر للبیهقی، ۶/۹۸

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اقتطع شبرا من الارض ظلما طوقه الله اياه يوم القيامة من سبع ارضين ـ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوایک بالشت زمین غصب کریگا زمین کے ساتوں طبقوں تک اتنا حصہ توڑ کر روز قیامت اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔

فتاوی رضویہ، ۶/۳۸۱

۲۲۶۲۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اخذمن الارض شئيا بغير حقه خسف به يوم القيامة الى سبع ارضين۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی قدر زمین ناحق لے قیامت کے دن ساتویں طبقے تک دھنسا دیا جائے گا۔

۲۲۶۳۔ عن الحكم بن الحرث رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من اخذ من طريق المسلمين شبرا جاء يوم القيامة يحمله من سبع ارضين۔

حضرت حکم بن حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایک بالشت زمین دبا لے قیامت کے دن وہ زمین وہاں سے لیکر ساتویں طبقے تک اٹھا کر اس کی گردن پر رکھی جائے گی اور اسی طرح خدا کے حضور حاضر ہوگا۔ فتاوی رضویہ، ۷/۳۱۳

۲۲۶۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اثم شيئا من الارض، ۳۲۳/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۱۰۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسيوطی، ۲۲٤/۱
۲۲۶۳۔ تاريخ بغداد للخطيب ۱٤/٤٤۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۰۳۷۸، ۱۱۰/۵
المعجم الكبير للطبرانی، ۲/۲٤۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰٤/۵
مجمع الزوائد للهيثمی، ٤/۱۷۶ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۵۳/۲
المطالب العاليه لابن حجر، ۱٤۱۰ ☆ الحاوی للفتاوی، ۲۲۵/۱

(۴) ظالم کی اعانت حرام

۲۲۶۴۔ **عن** اوس بن شر حبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من مشی مع ظالم لیعینہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام۔

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دیدہ و دانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلا وہ اسلام سے نکل گیا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۲۵۰/۹

(۵) ظالم کی اعانت منجانب اللہ نہیں ہوتی

۲۲۶۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا جلس القاضی فی مجلسہ ھبط علیہ ملکان یسددانہ و یوفقانہ و یرشدانہ مالم یجر فاذا جار عرجا وترکاہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قاضی فیصلہ کرنے بیٹھتا ہے تو دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں، دونوں اس کی رائے کو درست رکھتے ہیں اور اسے ٹھیک بات سمجھنے کی توفیق دیتے ہیں اور اسے سیدھا راستہ دکھاتے ہیں، جب تک وہ راہ حق کو نہ چھوڑے، اور جب حق سے اعراض کرتا ہے تو دونوں آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اسے یونہی چھوڑ جاتے ہیں۔۱۲م

۲۲۶۶۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لو لم ابعث فیکم لبعث عمر، اید اللہ

۲۲۶۴۔ المعجم الصغیر للسیوطی، ۵۰۹/۲ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱۶/۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۸۹/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۵۶/۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۰۵/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۹۵۵، ۸۵/۶
التفسیر لابن کثیر ۱۱/۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۷/۱۳
المطالب العالیۃ لابن حجر، ۲۷۰۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۹۸۰

۲۲۶۵۔ السنن الکبری للبیھقی، ۸۸/۱۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۷۶/۸
میزان الاعتدال للذھبی، ۹۴۶۴ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۸۵۳/۶
کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۱۵، ۹۹/۶ ☆

عمر بملکین یو فقانه و یسددانه ،فاذا اخطأصرفاه حتی یکون صوابا۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تم میں نبی بنکر مبعوث نہ ہوتا تو عمر ہوتے، اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کے ذریعہ عمر کی تائید فرماتا ہے، وہ دونوں انکو نیک کام کی توفیق دیتے ہیں، سیدھے راستے پر گامزن رکھتے ہیں، جب ان سے کوئی لغزش ہونے کو ہوتی ہے تو اس سے باز رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان سے درست بات ہی صادر ہوتی ہے۔۱۲م فقہ شہنشاہ،۴۲

(۶) ناحق ایذا دینے والا مبغوض خدا ہے

۲۲۶۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اعان علی خصومة بغیر حق لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جھگڑے میں ناحق والوں کو مدد دے ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے جب تک اس سے باز آئے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/۳۱

(۷) مظلوم کی دادرسی پر اجر

۲۲۶۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من اغتیب عندہ اخوہ المسلم فلم ینصرہ وھو یستطیع نصرہ اذله اللہ تعالیٰ فی الدنیا و الآخرة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اس کی مدد پر قادر ہو اور نہ

۲۲۶۶۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۵۷۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۳۲۷۶۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۷۶۳ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۱۵۷
تنزیہ الشریعه لابن عراق، ۱/۳۷۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۳۱
۲۲۶۷۔ السنن لابن ماجه، باب من ادعی مالیس له ۲/۱۶۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۸۲ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/۹۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۵۶
۲۲۶۸۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۳/۵۱۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۵۴۵
الاسرار المرفوعة للقاری، ۲۲۲ ☆

کرے اللہ تعالیٰ اسے دنیاو آخرت دونوں میں ذلیل کرے گا۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم،۹/۲۵۱

(۸) مظلوم کی دادرسی اور فاروق اعظم کا عدل

۲۲۶۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال : ان رجلا من اهل مصراتی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ فقال : یا امیرالمؤمنین اعائذ بك من الظلم، قال : عذت معاذا ،قال : سابقت ابن عمرو بن العاص فسبقته ،فجعل یضر بنی بالسوط و یقول : انا ابن الاکرمین ،فکتب عمر الی عمر و بن العاص یا مره بالقدوم و قدم بابنه معه،فقدم ،فقال عمر : این المصری ؟ خذ السوط فاضرب ، فجعل یضربه بالسوط و یقول عمر : اضرب ابن الاکرمین ،قال انس: فضرب،فواللہ! لقدضربه و نحن نحب ضربه، فما اقلع عنه حتی تمنینا انه یرفع عنه ،ثم قال عمر للمصری: ضع السوط علی صلعة عمرو،فقال : یا امیر المؤمنین انما ابنه الذی ضربنی وقدا استقدت منه ،فقال عمر لعمرو: مذکم تعبدتم الناس و قدولدتهم امهاتهم احرارا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مصری نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: اے امیر المؤمنین !میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے،امیر المؤمنین نے فرمایا: تو نے سچی جائے پناہ کی پناہ لی۔یہ فریادی مصری بولا:میں نے مصر کے گورنر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی ،میں آگے نکل گیا،صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: میں دومعزز وکریم والدین کا بیٹا ہوں۔اس فریاد پر امیر المؤمنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں،حاضر ہوئے۔امیر المؤمنین نے مصری کو حکم دیا کہ کوڑا لے اور مار!اس نے بدلہ لینا شروع کیا اور امیر المؤمنین فرماتے جاتے تھے :مارو!دوکریموں کے بیٹے کو۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم!جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا تو ہمارا جی یہ چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے،اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھالے،جب مصری فارغ ہوا امیر المؤمنین نے فرمایا: اب یہ کوڑا عمرو

۲۲۶۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۰۱۰، ۱۲/۶۶۰

بن عاص کی چند یا پر رکھ (یعنی وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی کی، بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا) مصری نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا اس سے میں عوض لے چکا۔ امیر المؤمنین نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنالیا حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے۔ عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا امیر المؤمنین نہ مجھے خبر ہوئی اور نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا۔
الامن والعلی، ۲۳۹

(۹) مجبور و بے کس شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت میں ہے

۲۲۷۰۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اللہ و رسولہ مولیٰ من لا مولی لہ۔
فتاوی رضویہ، ۵۵/۷

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی حامی و مددگار نہیں اللہ و رسول اس کے حامی و ناصر ہیں۔ ۱۲م

الله أكبر ☆ الله أكبر ☆ الله أكبر

۲۲۷۰۔ الجامع للترمذی، فرائض ۱۲ باب ما جاء فی میراث الخال، ۳۱/۲
السنن لابن ماجه، باب ذوی الارحام، ۱۹۶/۲
السنن لأبی داؤد، باب فی میراث ذوی الارحام، ۴۰۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸/۱ ☆ الصحیح لابن حبان، ۱۲۲۷
مشكل الآثار للطحاوی، ۷/۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۶۷۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۰۶/۹ ☆ كنز العمال للمتقي، ۱۲۸۵۷، ۵۳۶/۵
تاریخ دمشق لابن عساكر، ۸/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۸۹/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ☆

۲۱۔ اچھے اور برے نام

(۱) اچھے ناموں کی برکت

۲۲۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اذا بعثتم الی رجلا فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجو تو اچھی صورت اور اچھے ناموں کا بھیجو۔

۲۲۷۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اعتبروا الارض باسمائها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین کو اس کے نام پر قیاس کرو۔

۲۲۷۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يتفاء ل و لا يطير و كان يحب الاسم الحسن۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیک فال لیتے اور بدشگونی نہ مانتے اور اچھے نام کو دوست رکھتے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۲۴

۲۲۷۴۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت ان النبی

۲۲۷۱۔ كنز العمال للمتقی، ۱٤۷۷٥، ٦/٤٥ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۷/۳٦۷
اتحاف السادة للزبيدی، ۹/۹۲ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/۱٥۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۳۷ ☆

۲۲۷۲۔ الكامل لا بن عدی، ☆

۲۲۷۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۲٥۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۰/٥٥٦
كنز العمال للمتقی، ۱۸۳۷۳، ۷/۱۲٦ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/۱۷٥
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/٤۳۱ ☆

۲۲۷٤۔ الجامع للترمذی، ادب ٦٦، باب ماجاء فی تغير الاسماء ۲/۱۰۷
الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۷۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۸٥۰۸، ۷/۱٥۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/٤۳۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برے نام کو بدل دیتے تھے۔

۲۲۷۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا سمع بالاسم القبیح حولہ الی ما ھو الحسن ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کا برا نام سنتے تو اسے بہتر سے بدل دیتے۔

۲۲۷۶۔ **عن** بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شئ ، فاذ بعث عاملا سال عن اسمہ فاذا اعجبہ اسمہ فرح بہ و رؤی بشر ذلک فی وجہہ و ان کرہ اسمہ روی کراھۃ ذلک فی وجہہ ، و اذا دخل قریۃ سأل عن اسمھا ، فان اعجبہ اسمھا فرح بہ و رؤی بشر ذلک فی وجہہ و انکرہ اسمھا رؤی کراھیۃ ذلک فی وجہہ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہ لیتے ، جب کسی عہدہ پر کسی کو مقرر فرماتے تو اس کا نام پوچھتے ، اگر پسند آتا خوش ہوتے ، اور اس کی خوشی چہرۂ انور میں نظر آتی ، اور اگر ناپسند آتا ناگواری کا اثر چہرۂ اقدس سے ظاہر ہوتا۔ اور جب کسی شہر میں تشریف لیجاتے اس کا نام دریافت فرماتے ۔ اگر خوش آتا مسرور ہوجاتے اور اس کا اثر روئے پرنور میں ظاہر ہوتا۔ اور اگر ناخوش آتا تو ناخوشی کا اثر روئے انور میں نظر آتا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۶۵

۲۲۷۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۱۸ ☆

۲۲۷۶۔ السنن لابی داؤد، باب فی الطیرۃ و الخط، ۲/ ۵۴۷

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۳۴۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۸/ ۱۴۰

(۲) نام اچھے رکھنا چاہیئے

۲۲۷۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انکم تدعون یوم القیامۃ باسمائکم و اسماء ابائکم فاحسنوا اسمائکم۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور آباء واجداد کے ناموں سے پکارا جائے گا۔لہذا تم اچھے نام رکھو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۱

(۳) محمد اور احمد ناموں کی فضیلت

۲۲۷۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سموا باسمی و لا تکنوا بکنیتی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۲۲۷۹۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۲۷۷۔ السنن لابی داؤد، باب فی تغیر الاسماء۔ ۲/۶۷۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۹۴ ☆ الصحیح لابن حبان، ۱۹۴۴
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۵/۱۵۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/۳۲۷
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۶۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵/۲۱۰
کنز العمال للمتقی ۴۵۲۰۱، ۱۲/۴۱۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۳۸۹
۲۲۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ سموا باسمی، ۲/۹۱۴
الصحیح لمسلم، باب النھی عن التکنی بابی القاسم، ۲/۲۰۶
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ الجمع بین، ۲/۱۰۷
السنن لابن ماجہ، باب الجمع بین اسم النبی ﷺ، ۲/۲۶۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۷۰ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۹/۳۰۸
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۴۸ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/۳۲۹
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۳۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۱۶، ۱۶/۴۲۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۲۷۷ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۱/۱۴
فتح الباری للعسقلانی، ۴/۲۲۹ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۱۶
۲۲۷۹۔ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۱۰۰ ☆ کشف الخفا للحلونی، ۲/۲۹۳
الاسرار الموفوعہ للقاری، ۴۳۵ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۱/۵۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من ولد له مولود فسماه محمدا حبالي و تبركا باسمي كان هو و مولوده في الجنة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ایک لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الملت والدین سیوطی فرماتے ہیں: جس قدر حدیثیں اس باب میں آئیں یہ سب سے بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۳

۲۲۸۰۔ **عن** نبيط بن شريط رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: قال الله تعالى : و عزتي و جلالي لا عذبت احدا يسمى باسمك في النار ۔

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا: مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دونگا۔

۲۲۸۱۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما اطعم طعام على مائدة و لا جلس عليها و فيها اسمي الا وقد سوا كل يوم مرتين ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دستر خوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد یا احمد نام ہو وہ لوگ ہر روز دوبار مقدس کیے جاتے ہیں۔

۲۲۸۲۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال

۲۲۸۰۔ حلية الاولياء لابي نعيم، ☆

۲۲۸۱۔ الكامل لابن عدى، ۱/۱۶۱ ☆ لسان الميزان لابن حجر، ۱/۷۷۸

اللآلى المصنوعة للسيوطى، ۱/۵۲ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنى، ۸۹

۲۲۸۲۔ الكامل لابن عدى، ۱/۱۶۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۵۲۲۴، ۱۶/۴۲۲

تنزيه الشريعة لابن عراق، ۲/۱۷۳ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنى، ۸۸

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما اجتمع قوم قط فی مشورة فیهم رجل اسمه محمد لم یدخلوه فی مشورتهم الا لم یبارك لهم فیه۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی قوم کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اُسے مشورہ میں شریک نہ کریں۔ ان کے لئے اس مشورت میں برکت نہ رکھی جائے۔

۲۲۸۳۔ **عن** عثمان العمری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلاً قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما ضر احد کم لو کان فی بیته محمد و محمد ان و ثلثة۔

حضرت عثمان عمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم، میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔

۲۲۸۴۔ **عن** امیر المؤمنیں علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا سمیتم الولد محمدا فاکرموه واوسعوا له فی المجلس و لا تقبحوا له وجها۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو۔ اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر برائی کی دعا نہ کرو۔

۲۲۸۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله

۲۲۸۳۔ الطبقات الکبری لا بن سعد، ۳۸/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۰۵، ۴۱۹/۱۶
مناهل الصفاء ۳۱ ☆

۲۲۸۴۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۹۸، ۴۱۸/۱۶ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۹۴/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۸/۸ ☆

۲۲۸۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۱/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۳
کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۰۴، ۴۱۹/۱۶ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۴۷/۲
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۵۳/۱ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۴۱۵

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :من ولد له ثلثة اولاد فلم یسم احدا منهم محمدا فقد جهل۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے جاہل ہے۔

۲۲۸۶۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا سمیتم محمدا فلا تضربوه و لا تحرموه۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم رکھو۔

۲۲۸۷۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنه قال ۔ :من اراد ان یکون حمل زوجته ذکرا فیضع یده علی بطنها و لیقل : ان کان ذکرا فقدسمیته محمدا، فانه یکون ذکرا۔

حضرت عطاء بن اُبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہئے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے۔ ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا ۔ اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد ہی رکھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہی ہوگا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ تمام برکتیں اس وقت ہیں جب کہ مومن ہو اور مومن قرآن وحدیث وصحابہ کے عرف میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو کما نص علیه الائمة فی التوضیح و غیرہ ۔ ورنہ بدمذہبوں کے لئے حدیثیں یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ جہنم کے کتے ہیں۔ ان کا کوئی عمل قبول نہیں۔ بدمذہب اگر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان

۲۲۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۹۷، ۱۶/ ۴۱۸
۲۲۸۷۔ الفتاوی للتحاوی،

مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالب ثواب رہے جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے اور جہنم میں ڈالے۔ تو محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہ گمراہوں کے لئے ان حدیثوں میں اصلاً بشارت نہیں۔ نہ کہ سید احمد خان کی طرح کفار قطعی، کہ کافر پر تو جنت کی ہوا تک یقیناً حرام ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۳

(۴) سب سے بہتر نام

۲۲۸۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: احب اسمائکم الی الله تعالی عبد الله و عبد الرحمن

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالی کو عبداللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۵

(۵) حارث و ہمام ناموں کی فضیلت

۲۲۸۹۔ **عن** أبی وهب الجشمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تسموا باسماء الانبیاء، و احب الأسماء الی الله تعالی عبد الله و عبد الرحمن، و اصدقها حارث و همام، و اقبحها مرة۔

حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ناموں پر نام رکھو، اور سب سے زیادہ پیارے نام اللہ کو عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں، اور سب ناموں میں زیادہ سچے نام حارث و ہمام ہیں، اور سب سے برا نام مرہ ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۶

۲۲۸۸۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن التکنی بأبی القاسم، ۲/۲۰۶
السنن لابی داؤد، باب تغیر الاسماء، ۲/۶۷۶
السنن لابن ماجه، ما یستحب من الاسماء، ۲/۲۷۳
کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۹۴، ۱۶/۴۱۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹
۲۲۸۹۔ السنن لابی داؤد، باب تغیر الاسماء، ۲/۶۷۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۴۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹
الادب المفرد للبخاری، ۸۱۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۳۰۶

(٦) حضرت فاطمہ کے نام کی فضیلت

٢٢٩٠۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما سماھا فاطمۃ ، لان اللہ تعالی فطمھا و محبیھا من النار ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اسے اور اس سے محبت وعقیدت رکھنے والوں کو نار دوزخ سے آزاد فرمایا۔

(٧) بندوں کے لئے برے نام

٢٢٩١۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اخنع الاسماء عند اللہ یوم القیامۃ رجل تسمی ملک الاملاک ۔

فقہ شہنشاہ ص ٢٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں قیامت کے دن ناموں کے اعتبار سے ذلیل ترین شخص وہ ہوگا جس کا نام ملک الاملاک ہوگا۔

٢٢٩٢۔ عن الداؤدی قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ابغض الاسماء الی اللہ تعالیٰ خالد و مالک و ذلک ان احدا لیس یخلدَ و المالک ھو اللہ ۔

حضرت داؤدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناموں میں اللہ تعالیٰ کو ناپسند نام خالد اور مالک ہیں، کہ ہمیشہ کوئی نہیں رہے گا۔ اور مالک نام اللہ ہی کا ہے۔

فقہ شہنشاہ ٢٤

٢٢٩٠۔ کنز العمال للمتقی ٣٤٢٢٧، ١٢/١٠٩ ☆ تنزیہ الشریعۃ لا بن عراق، ١/٤١٣

٢٢٩١۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب البغض الاسماء الی اللہ تعالی ، ٢/٩١٦

السنن لابی داؤد ، باب تغیر الاسم القبیح ، ٢/٦٧٨

المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٢٤٤ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ٧/٣١٢

٢٢٩٢۔ عمدۃ القاری للعینی، ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ١٠/٧١٩

(۸) عزیز و حکیم نام نہ رکھو

۲۲۹۳۔ **عن** عبد الرحمن بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تسمہ عزیزا ۔

حضرت عبداللہ بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا نام عزیز نہ رکھو۔

۲۲۹۴۔ **قال** ابو داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ : غیر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسم عزیز و الحکیم ۔

امام ابوداؤد صاحب سنن فرماتے ہیں: کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عزیز اور حکیم ناموں کو تبدیل فرمادیا۔

فقہ شہنشاہ ۱۹

(۹) حرب و ولید نام منع ہیں

۲۲۹۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یسمی الرجال حربا او ولیدا ، او مرة ، او الحکم ، او ابا الحکم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرب، ولید، مرۃ، حکم اور ابوالحکم نام رکھنے سے منع فرمایا۔

فقہ شہنشاہ ص ۱۹

(۱۰) نام بگاڑنے کی ممانعت

۲۲۹۶۔ **عن** عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۲۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۸/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۹/۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۸۸/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۷۲
السلسلة الصحیحة للألبانی، ۹۰۴ ☆
۲۲۹۴۔ السنن لابی داؤد، باب تغیر الاسماء القبیح، ۶۷۷/۲
۲۲۹۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۹/۱۰ ☆
۲۲۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۲۱۱، ۴۲۰/۱۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۵۲/۲
عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۳۸۸ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من دعا رجلا بغیر اسمہ لعنتہ الملائکۃ ۔

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو اس کا نام بدل کر پکارے فرشتے اس پر لعنت کریں۔

اراءۃ الادب ص ۵
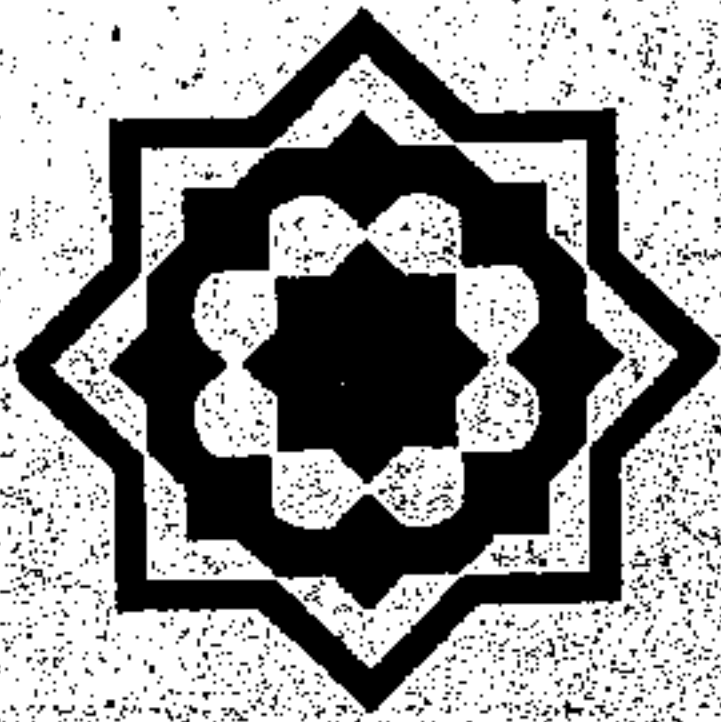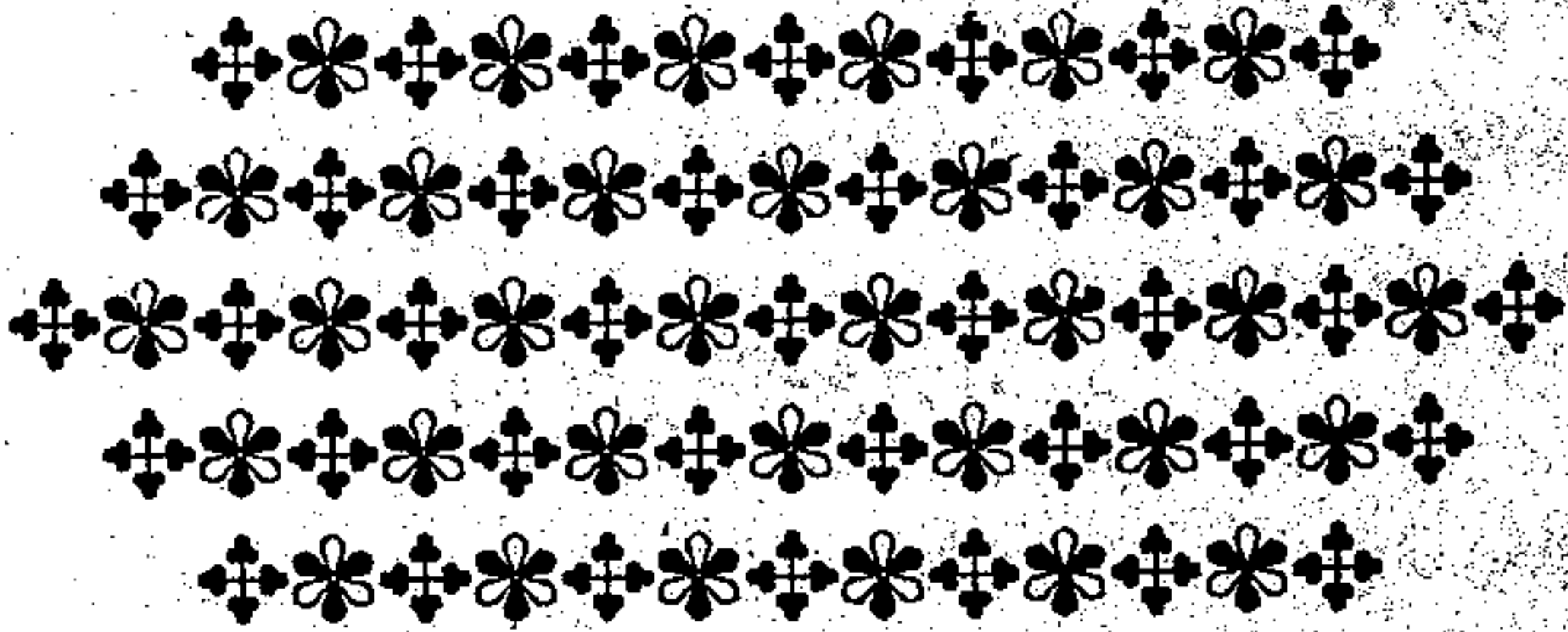
۲۲۔سجدۂ تعظیمی

(۱)مخلوق کو سجدہ کرنا حرام ہے

۲۲۹۷۔عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا ینبغی لاحد ان یسجد لاحد الا اللہ تعالیٰ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے سوا سجدہ کرے۔

۲۲۹۸ ۔ عن سماك بن هانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخل الجاثلیق علی علی بن أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فار ادان یسجد لہ فقال لہ علی : اسجد للہ و لا تسجد لی۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

حضرت سماک بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بارگاہ میں سلطنت نصاری کا سفیر حاضر ہوا حضرت کو سجدہ کرنا چاہا فرمایا: مجھے سجدہ نہ کر اللہ عزوجل کو سجدہ کر۔

(۲)سجدۂ تعظیمی حرام ہے

۲۲۹۹۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بلغنی ان رجلا قال : یارسول اللہ ! نسلم علیك كما يسلم بعضنا علی بعض ، إفلا نسجد لك ؟ قال : لا و لكن اكرموا نبيكم ، و اعرفوا الحق لا هله ، فانه لا ينبغي ان يسجد لاحد من دون اللہ تعالیٰ ، فانزل اللہ تعالیٰ ، ما كان لبشر الی قوله بعد اذ انتم مسلمون ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا آپس میں۔کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں؟ فرمایا: نہ، بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا ہے۔اسے اپ

۲۲۹۷۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۱۹۳

۲۲۹۸۔ التفسیر الکبیر للرازی،

۲۲۹۹۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۱۹۳

کے لئے رکھو۔ اس کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں۔ اللہ عزوجل نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی۔

ما کان لبشر الایہ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۱۴

(۲) اپنے لئے قیام تعظیمی کی خواہش رکھنے والا جہنمی ہے

۲۳۰۰۔ **عن** معاوية بن أبى سفيان رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من سره ان يتمثل له الرجال قياما فليتبوء مقعده من النار۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے لئے لوگوں سے قیام تعظیمی کی خواہش رکھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۵

۲۳۰۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهية قيام الرجل للرجل، ۲/۱۰۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۳۵۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/۲۹۵
المصنف لابن ابی شیبة، ۸/۳۹۸ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۲۰۳
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۲۱۲۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۹/۲۵۶
التفسیر لابن کثیر، ۶/۵۲۵ ☆

۲۳۔عورتوں کے احکام

(۱)زیورات اور سنگار عورتوں کے لئے ہے

۲۳۰۱۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذھب و الحریر حل لا ناث امتی و حرام علی ذکورھا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونا اور ریشم کا لباس میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴

(۲)عورتیں مہندی لگائیں

۲۳۰۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت : ان ھندۃ بنت عتبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : یا نبی اللہ ! بایعنی فقال : لا ابا یعک حتی تغیری کفیک کانھما کفا سبع ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے بیعت فرمالیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تو اپنے ہاتھوں کا رنگ نہ بدلے گی۔ میں تجھے بیعت نہ کرونگا۔ تیری دونوں ہتھیلیاں تو گویا درندے کی سی ہیں۔۱۲م

۲۳۰۳۔**عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت او مت امرأۃ

۲۳۰۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/ ۲۴۰ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۷۳۵۷، ۷/ ۶۷۵
مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۱۴۳ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۴/۲۲۵
المطالب العالیۃ لابن حجر، ۲۱۹۲، المسند للعقیلی، ۱/۱۷۴

۲۳۰۲۔ السنن لابی داؤد، باب فی الخضاب للنساء ۲/۵۷۴
کنز العمال للمتقی، ۴۵۵، ۱/۱۰۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۲۳۶
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۴۶۶ ☆

۲۳۰۳۔ السنن لابی داؤد، باب فی الخضاب للنساء، ۲/۵۷۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۲۶۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۷/۷۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/ ۲۶۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۴۶۷

من وراء ستر بیدها کتاب الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقبض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیده فقال : ما ادری ایدرجل ام ید امرأة ، قالت : بل یدامرأة ، قال : لو کنت امرأة لغیرت اظفارها بالحناء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے اشارہ کیا اس کے ہاتھ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک خط تھا، حضور نے اس ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا، بولیں: عورت کا ہاتھ ہے۔ فرمایا: اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ہاتھوں کو مہندی سے رنگتی۔

۲۳۰۴۔ **عن** امرأة صلت القبلتین مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت: دخلت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اختضبی ! تترک احداکن الخضاب حتی تکون یدها کیدالرجل ، فما ترکت الخضاب و انها لابنة ثمانین ۔

ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی تھی فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور نے فرمایا: مہندی لگاؤ، تم میں بعض عورتیں مہندی نہیں لگاتیں کہ ان کے ہاتھ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے مردوں کے ہاتھ، پھر انہوں نے مہندی لگانا نہیں چھوڑی یہاں تک کہ ان کی عمر اسی سال کی ہوگئی تھی۔ فتاوی رضویہ دوم ۹/۱۴۹

(۲) عورت اور پردہ

۲۳۰۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : المرأة عورة ، اقرب ما تکون الی الله تعالیٰ فی قعر بیتها ، فاذا خرجت استشرفها الشیطان و کان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقوم یحصب النساء یوم الجمعة یخرجهن من المسجد ، و کان ابراهیم یمنع نساءه الجمعة و الجماعة ۔

۲۳۰۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۷۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۷۱
الطبقات الکبری لابن سعد، ۸/۵ ☆
۲۳۰۵۔ عمدة القاری للعینی، [illegible] /۳
الجامع للترمذی، [illegible] ۱/۱۴۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل کے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے جب باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار کر عوتوں کو مسجد سے نکالتے۔ اور امام ابرہیم نخعی تابعی استاذ الاستاذ امام اعظم ابوحنیفہ اپنی مستورات کو جمعہ اور جماعت میں نہ جانے دیتے۔

جمل النور ص ۱۸

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث میں ہے، قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، امام قاضی خاں سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدم جواز نہیں پوچھتے، یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب گھر سے قبر کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہونچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجۂ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ تقیہ نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضریٔ مسجد کریم مدینہ طیبہ سے باز رکھا۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا۔

پہلے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ قبل نکاح امیر المؤمنین سے شرط کرائی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔ اس زمانہ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزمی نہ تھی، جس کے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

صحیحین میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے

نهينا عن اتباع الجنائز ولم يعزم علينا۔

ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا، لیکن یہ تاکیدی حکم نہیں تھا۔ اس پر غنیہ میں فرمایا کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی۔ اب حرام اور قطعی

ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المؤمنین نے ان کی شرط قبول فرمالی۔

پھر بھی چاہتے یہی تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔ یہ کہتیں۔ آپ منع کریں میں نہ جاؤں گی۔ امیر المؤمنین بہ پابندیٔ شرط منع نہ فرماتے۔ امیر المؤمنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔ منع فرماتے وہ نہ مانتیں۔ ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشا کے بعد اندھیری رات میں ان کے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے۔ جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھیں تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے ان کے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔

حضرت عاتکہ نے کہا۔

انا للہ فسد الناس۔

ہم اللہ کے لئے ہیں۔ لوگوں میں فساد آگیا۔

یہ فرماکر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔ تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالحہ ہو، اس کی طرف سے اندیشہ نہ سہی، فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔ جمل النور ص ۲۵

(۴) نابینا سے بھی پردہ ضروری ہے

۲۳۰۶۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ام المؤمنین میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : فبینما نحن عندہ اقبل عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدخل علیہ ، و ذلک بعد ما امرنا بالحجاب ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احتجبا منہ ، فقلت : یا رسول اللہ ! الیس ہو اعمی لا یبصرنا و لا یعرضنا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ۔

۲۳۰۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی احتجاب النساء، ۱۰۱/۲

السنن لابی داؤد، باب قولہ تعالیٰ و قل للمؤمنات، ۵۶۸/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۶/۶ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۴/۹

تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۹/۸ ☆ الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ۱۲۶/۸

الصحیح لابن حبان، ۱۴۵۷ ☆ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۹۱/۷

تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۱۲/۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۱۶/۱

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں ۔ کہ اچانک حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے ۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب پردہ کا حکم آچکا تھا ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان سے پردہ کرو ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ نابینا نہیں ہیں؟ ہمیں نہ یہ دیکھ رہے اور نہ کوئی ہمکلامی ہے ۔ یہ سن کر حضور نے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو ۔ کیا تم انکو نہیں دیکھ رہی ہو ۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۶

(۵) دیور سے پردہ ضروری ہے

۲۳۰۷ ۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاکم و الدخول علی النساء ، فقال رجل من الانصار : یا رسول الله ! افرأیت الحمو؟ قال : الحمو الموت ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو ۔ ایک صحابی انصاری بولے ۔ یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور تو موت ہے ۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۲

(۶) عورت بغیر محرم سفر نہ کرے

۲۳۰۸ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یحل لا مرأة تومن بالله و الیوم الآخر ان تسافر مسیرة یوم و

۲۳۰۷ ۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الخلوة جنبیة ، ۲/۲۱۶
المسند لا حمد بن حنبل، ۴/۱۴۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۷/۲۷۷
المصنف لا بن ابی شیبة ، ۴/۴۰۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۷/۹۰
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات ، ۱/۱۳۹
۲۳۰۸ ۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة ان تسافر المرأة ، ۱/۱۳۹
السنن لا بی داؤد، مناسك ، ۳ ، باب فی المرأة تحج بغیر محرم ، ۱/۲۴۱
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/۷۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۸/۲۰۴
شرح السنة للبغوی ، ۴/۱۷۲ ☆

لیلة ، فی روایة ان تسافر ثلثه ایام الا و معها زوجها او ذورحم محرم منها ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال نہیں کسی عورت کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ ایک منزل اور ایک روایت میں ہے کہ تین منزل سفر کو جائے جب تک ساتھ میں شوہر یا وہ رشتہ دار نہ ہو جس سے ہمیشہ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عورت حج کو جانا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے کسی محرم کو ساتھ لے، یا حج سے واپسی تک کے لئے نکاح کرے اگرچہ ستر اسی سال والے سے ہو جو اس کے ساتھ آئے جائے ۔ مقصود صرف یہ ہے کہ بے محرم یا شوہر کے جانا صادق نہ ہو۔ باقی مقاصد زوجیت ہونے نہ ہونے سے بحث نہیں ۔ اور اگر اندیشہ ہو کہ بعد واپسی طلاق نہ دے تو نکاح یوں کیا جائے کہ عورت کہے: میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ جب تو مجھے حج کو لیجائے اور واپس آئے تو واپس اپنے مکان پہونچتے ہی مجھ پر طلاق بائن ہو۔ مرد کہے: میں نے قبول کیا اس شرط پر کہ جب میں تجھے حج کو لیجاؤں الی آخرہ۔ یوں اگر وہ ساتھ نہ جائے تو طلاق ہو جائے گی۔ اور ساتھ جائے تو واپس پہونچتے ہی طلاق ہو جائے گی بغیر اس کے جو قدم رکھے گی گناہ میں لکھا جائے گا۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۸۴

(۷) لڑکیوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور بالاخانے پر نہ رکھو

۲۳۰۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تسکنوهن الغرف و لا تعلموهن الکتابة، و علموهن الغزل و سورة النور۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالاخانوں پر نہ رکھو، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ، اور کاتنا اور سورۂ نور کی تعلیم دو۔

۲۳۰۹۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۴/۲۲۴ ☆ الموضوعات لا بن الجوزی، ۲/۲۶۹
تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۲/۲۰۸ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۹۲
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۲۹ ☆ المستدرک للحاکم، ۲/۳۹۶

۲۳۱۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تسکنوا نساء کم الغرف و لا تعلمو هن الکتاب۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالاخانوں پر نہ بساؤ، اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ۔

۲۳۱۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تعلموا نساء کم الکتابة، و لا تسکنو هن العلالی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور دو منزلوں پر نہ بساؤ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورتوں کو لکھنا شرعا ممنوع و سنت نصاری و فاتح ہزاراں فتنہ اور مستان سرشار کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔ جسکے مفاسد شدیدہ پر تجارب عدیدہ شاہد عدل ہیں۔ متعدد حدیثیں (مندرجہ بالا وغیرہ) اس سے ممانعت میں وارد ہیں، جن میں بعض کی سند عند التحقیق خود قوی ہے، اور اصل متن حدیث کے معروف و محفوظ ہونے کا امام بیہقی نے افادہ فرمایا: اور پھر تعدد طرق دوسری قوت ہے، اور عمل امت وقبول علماء تیسری قوت، اور محل احتیاط وسد فتنہ چوتھی قوت۔ تو حدیث لا اقل حسن ہے، اور ممانعت میں اس کا نص صریح ہونا خود روشن ہے۔ بخلاف حدیث شفا بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ حضور نے فرمایا: کیا حفصہ کو غلہ کا منتر نہ سکھائے گی جیسے اسے لکھنا سکھایا۔ اجازت میں اصلا کوئی حدیث صریح نہیں۔

حدیث اول: حاکم نے صحیح مستدرک میں، اور نظر طریق سے بیہقی نے شعب میں بطریق، محمد بن محمد بن سلیمان روایت کی۔ قال حدثنا عبد الوهاب الضحاك ثنا شعیب بن اسحاق الحدیث سندا و متنا۔ حاکم نے کہا: صحیح الاسناد، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اس پر حافظ ابن حجر نے اطراف میں کہا: بل عبد الوهاب متروك۔

۲۳۱۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۴۹۹۹، ۱۶/۳۸۰ ☆

۲۳۱۱۔ الکامل لابن عدی، ۲/۱۵۳ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۲/۲۶۸

اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۹۳ ☆

اقول: الآن القول فیه ابن عدی، فقال: بعض حدیثه لا یتابع علیه، و هذا صادق علی کثیر من رجال الصحیحین، بیہقی نے اسے بطریق اول روایت کر کے کہا: ہذا بہذا الاسناد منکر۔ یہ حدیث اس سند سے منکر وغیر معروف ہے۔ امام خاتم الحفاظ سیوطی نے لآلی میں فرمایا: افاد انه بغیر هذا الاسناد لیس بمنکر۔ یعنی بیہقی نے افادہ کیا کہ حدیث دوسری سند سے منکر نہیں معروف ومحفوظ ہے۔

اقول: و ستسمع انه بنفس السند غیر منکر۔

حدیث دوم: امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں استناداً ذکر کی۔

حدیث سوم: بتخریج ابن عدی امام حافظ سیوطی نے الاجر الجزل فی الغزل میں ذکر کی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۵۷

حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے ایک حدیث اس طرح منقول ہوئی کہ میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کہ تم چیونٹی کا منتر کیوں نہیں سکھ لیتیں جس طرح تم نے کتابت سیکھی۔

اس حدیث کے راویوں میں علی الترتیب حضرت ابراہیم بن مہدی مصیصی کو ابو حاتم نے ثقہ کہا۔ امام عقیلی نے فرمایا: منکر احادیث روایت کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں یحیٰ بن معین کا قول بطور سند پیش کیا۔ تقریب میں اس کو مقبول کہا۔

لیکن یہ درجہ اس راوی سے بھی کم ہے جس کو صدوق سیئ الحفظ صدوق یهم' صدوق یخطی، صدوق تغیر بآخره عمره" کہا جاتا ہے۔

دوسرے راوی علی بن مسہر ہیں ثقہ ہیں لیکن غریب احادیث بیان کرتے ہیں۔

تیسرے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز ہیں، یہ صدوق ہیں لیکن روایت میں خطا کرتے ہیں۔ صرف ابو مسہر نے انکو ضعیف کہا

چوتھے صالح بن کیسان ہیں، ثقہ ثبت فقیہ ہیں۔

پانچویں ابو بکر سلیمان بن ابی خیثمہ ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔ اور یہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راویت کرتے ہیں۔ لہذا یہ حدیث صالح ہوگی تو گویا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے سکوت فرمایا جس سے جواز سمجھا جاسکتا ہے۔

لیکن علمائے کرام نے اس حدیث سے جواز نہ مانا بلکہ اس کی توجیہات کیں، انہیں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ حضور کی جانب سے حضرت حفصہ پر تعریض تھی۔

فتاوی رضویہ ملخصا حصہ اول ۹/۱۵۷

(۸) ہجڑوں کو گھر میں نہ آنے دو

۲۳۱۲ ۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالی عنها قالت ۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اخرجو المخنثین من بیوتکم ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۳

(۹) اجنبیہ سے خلوت حرام ہے

۲۳۱۳۔ **عن** امیرا لمؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا لا یخلون رجل بامراۃ الا کان ثالثها شیطان ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار، کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں نہیں ہوتا مگر وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ ۹/۷

۲۳۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اخراج المشتبهین بالنساء ۲/۸۷۴
السنن لابی داؤد ، باب الحکم فی المخنثین ۲/۶۷۴
السنن لابن ماجه ، باب فی المخنثین ، ۱/۱۳۸
السنن الکبری للبیهقی ، ۸/۲۲۴ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۲۰۴۳۴
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/۳۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۵۰۶۶، ۱۶/۳۹۲
۲۳۱۳۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیات ، ۱/۱۴۰
المستدرک للحاکم ، ۴/۱۱۴ ☆ الصحیح لابن خزیمة ۲۵۲۰۹
تاریخ بغداد للخطیب ، ۴/۵۵ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۴/۴۰۹
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/۲۲۳ ☆

۲۴۔ تشبہ کفار

(۱) تشبہ کفار سے بچو

۲۳۱۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ابغض الناس الی الله تعالیٰ ثلثة ، ملحد فی الحرم ، و مبتغ فی الاسلام سنة الجاهلية و مطلب دم امرء بغير حق ليهر يق دمه ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند لوگوں میں تین شخص ہیں۔ حرم میں بے دینی پھیلانے والا، مذہب اسلام میں ایام جاہلیت کے طریقوں کا خواہش مند، اور ناحق کسی کا خون بہانے والا۔۱۲م

۲۳۱۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جعل الذل و صغار علی من خالف امری ، و من تشبه بقوم فهو منهم ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذلت وخواری اس شخص کا مقدر بنادی گئی جس نے میری مخالفت کی، اور جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ اسی میں شمار ہوگا۔۱۲م

۲۳۱۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله

۲۳۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب طلب دم امری بغیر حق، ۱۰۱۶/۲
کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۳۳، ۵۴۷/۱۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۲۱۰/۱۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۰۸/۱۰ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۲/۴
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۷۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۰/۱
۲۳۱۵۔ السنن لابی داؤد، باب فی لباس الشهرة، ۵۵۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۰/۲ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳۴۷/۴
اتحاف السادہ للزبیدی، ۱۲۸/۶ ☆ التمهید لابن عبد البر ۸۰/۶
کنز العمال للمتقی، ۲۴۶۸۰، ۱۰/۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۲۷۴/۱۰
التفسیر لابن کثیر، ۵۳/۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۲۷۱/۱۰
مشکل الآثار للطحاوی ۸۸/۱ ☆ المغنی للعراقی ۲۷۰/۱
۲۳۱۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۷، ۲۱۹/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۰/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من عمل بسنۃ غیرنا ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیر کے طریقے پر چلے وہ ہم سے نہیں۔

۲۳۱۷۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیس منا من تشبہ بغیرنا ، لا تشبہوا بالیہود ولا بالنصاری، فان تسلیم الیہود الاشارۃ بالاصابع ، و تسلیم النصاری الاشارۃ بالاکف ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ تم نہ یہود سے مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ سے۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے۔ اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی کے اشارے سے ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۸

۲۳۱۸۔ عن سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نظفوا افنیتکم و لا تشبہوا بالیہود ۔

حضرت سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے پیش دروازہ زمینیں ستھری رکھو، یہودیوں سے تشبہ نہ کرو۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۴۸

✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳

۲۳۱۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ اشارۃ الید بالسلام، ۲/ ۹۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/ ۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۷۴
کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۳۳، ۹/ ۱۲۸ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۴۳۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/ ۲۷۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۴۷۰
۲۳۱۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النظافۃ، ۲/ ۱۰۳
کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۴۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۶۰
تذکرۃ الموضوعات للقیرانی، ۱۵۷ ☆

۲۵۔ شکر

(۱) شکر عباد شکر خدا

۲۳۱۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا یشکر الله من لا یشکر الناس۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔ ۱۲م

(۲) بھلائی کرنے والے کی تعریف کرنا شکر ہے

۲۳۲۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من اولی معروفا فلم یجد له جزاء ا الا الثناء فقد شکره و من کتمه فقد کفر۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ کسی نے بھلائی کی اور اس کے پاس اس کے بدلے کے لئے کچھ نہیں مگر اس نے اس کی تعریف کی تو اس کا شکر ادا کر دیا۔ اور جس نے بھلائی کو چھپایا تو اس نے گویا کفران نعمت کیا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰

۲۳۱۹۔ السنن لابی داؤد، باب فی شکر المعروف، ۲/۶۶۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء الشکر لمن احسن الیك، ۲/۱۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۰۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۱۶۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۸۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۳/۱۸۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۵۶ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۸/۳۸۹
کنز العمال للمتقی، ۶۴۸۵، ۳/۲۶۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۷۷
۲۳۲۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء الشکر لمن احسن الیك، ۲/۱۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۵۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۴۰۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۱۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۳۶۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۵۵ ☆
۲۳۲۱۔ السنن لابی داؤد، باب شکر المعروف، ۲/۶۶۳

۲۳۲۲۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من اعطی عطاء فوجد فلیجزبہ و من لم یجد فلیثن ، فان من اثنی فقد شکر ، و من کتم فقد کفر ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو کسی کی جانب سے کوئی نعمت ملی تو اس کے پاس بدلے میں کوئی چیز ہے تو پیش کرے۔اور جس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تو تعریف ادا کرے۔کہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا۔اور جس نے نعمت کو چھپایا اس نے کفران نعمت کیا۔۱۲م

(۳) قلیل عطا پر بھی شکریہ ادا کرو

۲۳۲۳۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسوال اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قلیل نعمت کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ کثیر کا بھی ادا نہیں کریگا۔

(۴) قلیل احسان کو بھی حقیر نہ سمجھو

۲۳۲٤۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تحقرن من المعروف شیًا ولوان تلقی اخاك بوجہ طلیق۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۲۲۔ الجامع للترمزی ، باب ما جاء فی المتشبع بما لم یعط ، ٢/٢٤
کنز العمال للمتقی ، ١٦٥٦٩ ، ٧/٤٦٥ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ٦/٦٦
تاریخ بغداد للخطیب ، ١٤/٣٠٥ ☆
۲۳۲۳۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/٢٧٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٥/٢١٧
الدر المنثور للسیوطی ، ٩/٣٦٢ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٦٤٧٩ ، ٣/٢٦٦
السلسلة الصحیحة للالبانی ٦٦٧ ☆ التفسیر للبغوی ، ٧/٢٦١
۲۳۲٤۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء ، ٢/٣٢٩
المسند لا حمد بن حنبل ، ٣/٤٨٣ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ٤/١٨٨
کنز العمال للمتقی ، ١٦٣٤١ ، ٧/٤١٨ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری ، ١/١١٧

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھلائی کو حقیر نہ سمجھو خواہ تمہاری طرف سے صرف یہ ہی بھلائی ہو کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرو۔۱۲م

۲۳۲۵۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالٰی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم: يا نساء المسلمات! لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلم خواتین! کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کی عطا کردہ چیز کو حقیر نہ جانے خواہ وہ عطیہ کسی بکری کی کھری ہی ہو۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۰/۹

(۵) اللہ تعالٰی کا شکر ہر حال میں کرو

۲۳۲۶۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالٰی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم: تعرف الی الله فی الرخاء يعرفك فی الشدة۔ احکام شریعت ص ۱۵۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آرام کی حالت میں خدا کو پہچان وہ تجھے سختی میں پہچانے گا۔

(۶) اللہ تعالٰی کی دی ہوئی نعمت کی حفاظت کرو

۲۳۲۷۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالٰی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالٰی

۲۳۲۵۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب لا تحقرن جارة لجارتها، ۲/۸۸۹
الصحيح لمسلم، ۱/۳۳۱ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۶۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۴۸۹۰، ۹/۵۱
السنن الكبری للبيهقی، ۴/۱۷۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۶/۳۱۰
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۱۹۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۱۴۱
۲۳۲۶۔ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۶۶ ☆ التفسير للبغوی، ۴/۱۲۳
كشف الخفا للعلونی، ۱/۳۶۲ ☆
كنز العمال للمتقی، ۳۲۲۱، ۲/۸۰ ☆ التفسير للقرطبی ۶/۲۹۸
۲۳۲۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قول وايوب اذ نادہ الايد ۱/۴۸۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۱۴ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۳/۲۰۰
السنن الكبری للبيهقی، ۱/۱۹۸ ☆ التفسير للبغوی، ۴/۳۱۷
شرح السنة للبغوی ۸/۷ ☆ البداية والنهاية لابن كثير، ۱/۲۲۴
التفسير للقرطبی ۱۵/۲۱۰ ☆ التفسير لابن كثير، ۷/۶۶

علیه وسلم : بینما ایوب علیه الصلوة و السلام عریانا خر علیه رجل جراد من ذهب، فجعل یحثی فی ثوبه فناداه ربه : یا ایوب ! الم اکن اغنیتك عما تری، قال : بلی ،وعزتك ! و لکن لا غنی لی عن برکتك ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام نہار ہے تھے کہ آسمان سے سونے کی ٹڈیاں برسیں۔ حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام چادر میں بھرنے لگے۔ رب عزوجل نے ندا فرمائی: اے ایوب! جو تمہارے پیش نظر ہے کیا میں نے اس سے تمہیں بے پرواہ نہ کیا تھا۔ عرض کی: ضرور غنی کیا تھا، تیری عزت کی قسم! مگر مجھے تیری برکت سے تو بے نیازی نہیں ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۵

(۷) نعمت کا چرچا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے

۲۳۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ یحب ان یری اثر نعمته علی عباده ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر دیکھا جائے۔ ۱۲م

✣✳✣✳✣✳✣✳✣✳✣✳✣✳✣✳✣

۲۳۲۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء ان الله یحب ان یری اثر نعمته، ۲/۱۰۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۱۳ ☆ المستدرك للحاکم، ۴/۱۳۵
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳/۴۲۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۶۰
جمع الجوامع للسیوطی، ۱۸۹۹ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۳۵
کنز العمال للمتقی، ۱۷۱۷۴، ۷/۱۴۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۲۱۱
شرح السنة للبغوی، ۱۲/۴۹ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱/۲۸۳
المغنی للعراقی، ۳/۳۴۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۷۹

۲۶۔ حقوق والدین

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک

۲۳۲۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئلت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ای العمل احب الی الله تعالیٰ ؟ قال : الصلوة علی وقتها ، قلت : ثم ای ؟ قال : بر الوالدین ، قلت: ثم ای ؟ قال : الجهاد فی سبیل الله ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا، کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔۱۲م

(۲) والدین کی رضا رب کی رضا ہے

۲۳۳۰ ۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رضا الرب فی رضی الوالد ، و سخط الرب فی سخط الوالد۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔۱۲م

۲۳۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ارداف الرجل خلف الرجل ، ۲/ ۸۸۲
الصحیح لمسلم ، باب کون الایمان بالله تعالیٰ ، ۱/ ۶۲
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی برالوالدین ، ۲/ ۱۲
السنن للنسائی ، باب فضل الصلوة لمواقیتها ، ۱/ ۷۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱/ ۴۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۸۸۹۷ ، ۷/ ۲۸۵
۲۳۳۰۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین ، ۲/ ۱۲
المستدرک للحاکم ، ۴/ ۱۵۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/ ۱۳۶
اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۲۳۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۲۷۳

۲۳۳۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رضی الرب فی رضی الوالدین ، و سخط الرب فی سخط الوالدین۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا ماں باپ کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔۱۲م

۲۳۳۲۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جاء رجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناستاذنہ فی الجھاد فقال: احی والداك ؟ قال : نعم ، قال : ففیھما فجاھد ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا تو آپ سے جہاد کی اجازت چاہی ،فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ بولا: ہاں ،فرمایا: جا اوران کی خدمت کرکے جہاد کا ثواب حاصل کر۔۱۲م

۲۳۳۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اقبل رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ابا یعك علی الھجرۃ و الجھاد ، ابتغی الاجر من اللہ تعالیٰ قال : فھل من والدیك احد حی ؟قال : نعم ،بل کلاھما، قال : فارجع الی والدیك فاحسن صحبتھما۔

۲۳۳۱۔ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۳/ ۳۲۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۷۳
اللدر المنثور للسیوطی ، ۴/ ۱۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی ،۴۵۵۵۱، ۱۶/ ۷۸۰
۲۳۳۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الجھاد باذن الالوین ، ۱/ ۴۲۱
الصحیح لمسلم، کتاب البرو الصلۃ ، ۲/ ۳۱۳
السنن للنسائی ، باب الرخصۃ فی التخلف لمن لہ والدین ، ۲/ ۴۴
الجامع للترمذی ، باب ما جاء خرج الی الغز ، ۱/ ۲۰۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۶۵ ☆ المصنف لابن أبی شیبۃ ۱۲/ ۴۷۳
مشکل الآثار للطحاوی، ۳/ ۲۵ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۰/ ۲۵۰
ارواء الغلیل للالبانی ، ۵/ ۱۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۴/ ۲۵۰
۲۳۳۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب البرء الصلۃ ، ۲/ ۳۱۳

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں آپ کے دست مبارک پر ہجرت اور جہاد کی بیعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ بولے: ہاں بلکہ دونوں باحیات ہیں۔ فرمایا: تو کیا تو اللہ سے اجر وثواب کا طالب ہے۔ بولا: ہاں، فرمایا: لوٹ جا اور اپنے والدین سے حسن سلوک کرکے ثواب حاصل کر۔ ۱۲م

۲۳۳۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: جئت ابا یعك علی الهجرة و ترکت ابوی یبکیان، قال: ارجع الیهمافاضحکهما کما ابکیتهما۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر آئے اور بولے: میں آپ کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کرنے آیا ہوں اور ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہوں۔ فرمایا: واپس جا اور انکو خوش کر جس طرح تو ان کو روتا چھوڑ آیا ہے۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۴/۶۷

(۳) والدین کی فرمانبرداری ضروری ہے

۲۳۳۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا تعقن والدیك و ان امراك ان تخرج من اهلك و مالك۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کی نافرمانی مت کر اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ تو اپنے گھر بار کو چھوڑ دے۔ ۱۲م

۲۳۳۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۲۳۳۴۔ السنن للنسائی، باب البیعة الهجرة، ۲/۱۶۲
السنن لابی داود، جهاد، (۳۱)، باب فی الرجل یغزو وابوه کارهون، ۱/۳۴۲
۲۳۳۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۳۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۲۹۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۲۸ ☆
۲۳۳۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۱۸۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، /۲۸۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۵۸ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اطع والدیك و ان اخرجاك من مالك و من كل شئ هو لك ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی اطاعت کر خواہ وہ تجھے تیرے مال سے جدا کر دیں۔ اور ہر اس چیز سے جو تیری ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۰۱/۹

(۴) ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کر

۲۳۳۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رجلا من اهل الیمن هاجر الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : هل لك احد بالیمن ؟ قال : ابوای ، قال : اذنالك ؟ قال : لا ، قال : فارجع الیهما فاستاذنهما، فان اذناك فجاهد و الا فبرهما ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یمنی مرد ہجرت کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ، حضور نے ارشاد فرمایا: کیا یمن میں کوئی تمہارا ہے؟ بولے: میرے والدین ، فرمایا: کیا ان سے اجازت لے آئے ہو؟ بولے: نہیں ، فرمایا: جاؤ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اجازت چاہو، اگر اجازت دے دیں تو جہاد کرنا ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۶۷۴/۴

(۵) ماں باپ کو ستانے والا جنت سے محروم ہے

۲۳۳۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة لا یدخلون الجنة ، العاق لوالدیه ، و الدیوث ، و رجلة النساء ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے ، اپنے ماں باپ کو ناحق ایذا دینے

۲۳۳۷۔ السنن لابی داود، باب فی الرجل یغزو وابوه کارهون، ۳۴۲/۱

۲۳۳۸۔ المستدرك للحاکم، ۷۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۴/۱

السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۳۹۷ ☆

والا، دیوث، اور مردانی وضع بنانے والی عورت۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۸۱۱

(۶) ماں باپ کو ایذا دینے والے کے فرض و نفل غیر مقبول

۲۳۳۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : ثلثة لایقبل الله عزوجل منهم صرفا و لا عدلا ، عاق، و منان و مکذب بقدر ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کے نفل قبول کرے اور نہ فرض۔ ماں باپ کو ایذا دینے والا، اور صدقہ دیکر فقیر پر احسان رکھنے والا، اور تقدیر کا جھٹلانے والا۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۳۹۴

(۷) والدین کا نافرمان ملعون ہے

۲۳۴۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ملعون من عق والدیه ، ملعون من عق والدیه ، ملعون من عق والدیه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۳۹۴

(۸) ماں باپ کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے

۲۳۴۱۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کل الذنوب یؤخر الله تعالیٰ منها ما شاء الی یوم القیامة الا عقوق الوالدین ، فان الله یعجله لصاحبه فی الحیات قبل الممات ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۳۳۹۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۲۰۶ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/ ۱۵۱

۲۳۴۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/ ۲۷۲ ☆ الترغیب والترهیب [illegible] ۳/ ۲۸۷

الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۱۰۱ ☆

۲۳۴۱۔ المستدرک للحاکم، ۴/ ۱۵۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۳۱

نے ارشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کو ستانا کہ اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہونچاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۴

(۹) ماں باپ کا حق اولاد پر

۲۳۴۲۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رجلا قال: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ان لی مالاو ولدا، و ان أبی یرید ان یحتاج مالی، فقال: انت و مالك لا بیك۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! مال و عیال رکھتا ہوں اور میرے باپ میرا سب مال لینا چاہتے ہیں۔ فرمایا: تو اور تیرا سب مال تیرے باپ کا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مال کے لئے ماں باپ سے مخاصمت کتنی بے حیائی، بیباکی، کافر نعمتی، ناپاکی ہے۔ اور ناشکر، خدا نا ترس، مال لایا کہاں سے، تیرا گوشت پوست استخواں سب تیرے ماں باپ کا ہے۔ تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ تجھے اس سے انکار نہیں پہونچتا۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۶

۲۳۴۳۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: ان أبیه یرید ان یاخذ مالی، فقال

۲۳۴۲۔ السنن لا بن ماجه، باب ما للرجل مما ولده، ۲/۱۶۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۰۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۴۸۰
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/۴۵۶ ☆
المصنف لا بن أبی شیبة، ۷/۱۵۸ ☆ المسند للعقیلی، ۲/۲۳۴
الکامل لا بن عدی، ۲/۳۲۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۴۹۴
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/۴۹ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۲۳۰
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۸ ☆ جامع مسانید أبی حنیفة، ۱/۱۵۹
۲۳۴۳۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۶/۳۰۴ ☆

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ادعه لی ،قال : فجاء فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان ابنك یزعم انك تاخذ ماله فقال : سله ، هل هو الا عماته او قراباته او ماانفقه علی نفسی و عیالی ، قال : فهبط جبرئیل الامین علیه الصلوة و السلام ، فقال : یا رسول الله ! ان الشیخ قد قال فی نفسه شیأا لم تسمعه اذناه ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قلت فی نفسك شیأ لم تسمعه اذناك قال : لا یزال یزید نا الله بك بصیرة و یقینا ، نعم ، قلت : قال : هات فانشأ یقول :

غَذَوْتُكَ مَوْلُوْدًا وَ عَلَتُكَ يَافِعًا ☆ تُعَلُّ بِمَا أَجْنِي عَلَيْكَ وَ تُنْهَلُ

إِذَا لَيْلَةٌ ضَاقَتْكَ بِالسُّقْمِ لَمْ أَبِتْ ☆ لِسُقْمِكَ إِلَّا سَاهِرًا أَتَمَلْمَلُ

تَخَافُ الرَّدَى نَفْسِي عَلَيْكَ وَ إِنَّهَا ☆ لَتَعْلَمُ أَنَّ الْمَوْتَ حَتْمٌ مُؤَكَّلُ

كَأَنِّي أَنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَكَ بِالَّذِي ☆ طُرِقْتَ بِهِ دُوْنِي فَعَيْنَايَ تَهْمَلُ

فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَ الْغَايَةَ الَّتِي ☆ إِلَيْكَ مَدَى مَا كُنْتُ فِيْكَ أُؤَمِّلُ

جَعَلْتَ جَزَائِي غِلْظَةً وَ فَظَاظَةً ☆ كَأَنَّكَ أَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ

فَلَيْتَكَ إِذَا لَمْ تَرْعَ حَقَّ أُبُوَّتِي ☆ كَمَا يَفْعَلُ الْجَارُ الْمُجَاوِرُ تَفْعَلُ

قال : فبکی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اخذ بتلبیب ابنه و قال : انت ومالك لأبيك ۔ ١

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ میرا مال لینا چاہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں ہمارے حضور میں حاضر لاؤ، جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا۔ تمہارا بیٹا کہتا ہے: تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو، عرض کی: حضور اس سے پوچھ دیکھیں کہ میں وہ مال لیکر کیا کرتا ہوں، یہی اس کی پھوپھیوں کی مہمانی اور اس کی قرابتیں میں، یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ۔ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کیے ہیں جو ابھی اس کے کان نے نہیں سنے ہیں۔ یعنی ہنوز ابھی زبان تک نہ لایا۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کیے ہیں جو ابھی تمہارے کان نے بھی نہیں سنے؟ وہ سناؤ۔ ان صاحب نے عرض کی: و

اللہ! ہمیشہ حضور کے معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتی ہے پھر یہ اشعار عرض کرنے لگے۔

میں نے تجھے غذا پہونچائی جب سے تو پیدا ہوا، اور تیرا بار اٹھایا جب سے تو ننھا تھا، میری کمائی سے تو بار بار مکرر سیراب کیا جاتا، جب کوئی رات بیماری کا غم لیکر تجھ پر اترتی میں تیری ناسازی کے باعث جاگ کر لوٹ کر صبح کرتا، میرا جی تیرے مرنے سے ڈرتا حالانکہ اسے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے۔ میری آنکھیں یوں بہتیں کہ گویا وہ مرض جو شب کو تجھے ہوا تھا نہ مجھے، مجھے ہوا تھا نہ تجھے، میں نے تجھے یوں پالا اور جب تو پروان چڑھا اور اس حد کو پہونچا جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہو کر تو میرے کام آئے گا تو تو نے میرا بدلہ سختی اور درشت روئی سے دیا، گویا تیرا ہی مجھ پر فضل و احسان ہے، اے کاش جب تو نے حق پدری کا خیال ولحاظ نہ کیا تھا تو ایسا ہی کرتا جیسا پاس ہمسایہ کا ہمسایہ کرتا ہے، ہمسایہ کا ہی حق تو نے مجھے دیا ہوتا، اور مجھ پر اس مال سے کہ اصل میں تیرا نہیں میرا تھا بخل نہ کرتا۔ ان اشعار کو استماع فرما کر حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا۔ اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا: جا، تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حکم سعادت تو یہ ہے، مگر بایں ہمہ قضاء باپ بیٹے کی ملک جدا ہے، باپ اگر محتاج ہے تو بقدر حاجت بیٹے کے فاضل مال سے بے اس کی رضا و اجازت کے لے سکتا ہے زیادہ نہیں۔ اور یہ لینا بھی کھانے پینے پہننے رہنے کے لئے اور حاجت ہو تو خادم کے واسطے بھی، بیٹے کے روپے پیسے سونے چاندی ناج کپڑے یا قابل سکونت پدر مکان سے ہو۔ ہاں یہ اشیاء نہ ملیں تو انہیں اغراض ضروریہ کے لئے اس کے اور اموال سے جو خلاف جنس حاجت ہوں بحکم حاکم، یا حاکم نہ ہو تو علی المفتی بہ بطور خود بھی لے سکتا ہے۔ مثلاً کھانے کی ضرورت ہے یہ ناج یا روپیہ نہ پایا تو کپڑے برتن لے سکتا ہے۔ یا کپڑوں کی ضرورت ہے اور دام یا کپڑے نہ ملے تو اناج وغیرہ بیچ کر بنا سکتا ہے، نہ یہ کہ اس کی جائداد ہی سرے سے اپنی ٹھہرالے۔

فتاوی رضویہ ۷/۳۹۶

(۱۰) ماں باپ کے قدموں میں جنت ہے

۲۳۴۴۔ **عن** معاویة بن جاهمة رضی الله تعالیٰ عنه انه جاء الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال :یا رسول الله ! : اردت ان اغزو و قد جئتك استشیرك فقال: هل لك من ام ؟ قال : نعم ، قال : فالزمها فان الجنة عند رجلیها ۔

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ جہاد کروں۔ میں آپ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تمہاری ماں ہیں؟ عرض کی: ہاں، فرمایا: جاؤ ان کی خدمت کرو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔۱۲م

۲۳۴۵۔ **عن** طلحة بن معاویة السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال :اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت : یا رسول الله ! انی ارید الجهاد فی سبیل الله ، قا ل: امك حیة ؟قلت :نعم، قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الزم رجلیها فثم الجنة ۔

حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں اللہ کے راستہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا: تمہاری ماں باحیات ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں، ارشاد فرمایا: اپنی والدہ کے قدموں میں رہو جنت وہیں ہے۔۱۲م

۲۳۴۶۔ **عن** معاویة بن جاهمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استشیره فی الجهاد ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۲۳۴۴۔ السنن للنسائی ،جهاد، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدة ، ۲/۴۴
السنن لابن ماجه ، باب الرجل یغزو وله ابوان، ۲/۲۰۴
المستدرك للحاکم، ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۳۲۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۲۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۳۲۲
کشف الخفا للعجلونی، ۳/۳۲۴ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۳/۳۰
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۱۷۳ ☆
۲۳۴۵۔ السنن لابن ماجه، باب الرجل یغزو له الوان ، ۲/۲۰۵
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸/۳۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۴۴، ۱۶/۴۶۲
۲۳۴۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۲۶۵ ☆

الك والدان ؟ قلت : نعم ، قال الزمهما ، فان الجنة تحت ارجلهما ـ

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جہاد کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا، حضور نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، ارشاد فرمایا: ان کی خدمت کو اپنے ذمہ لازم کرلو کہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہیں۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۴

(۱۱) ماں کا حق باپ سے زائد ہے

۲۳۴۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : سألت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، اى الناس اعظم حقا على المرأة ؟ قال : زوجها ، قلت : فاى الناس حقا على الرجل قال : امه ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: شوہر کا، میں نے عرض کی: اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: اس کی ماں کا۔

۲۳۴۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : جاء رجل الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : يا رسول الله !من احق الناس بحسن صحابتى ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال : امك ، ثم من ؟ قال ابوك ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیری ماں، عرض کی: پھر؟ فرمایا: تیرا باپ۔

۲۳۴۷۔ المستدرك للحاكم، ۴/۱۷۵

۲۳۴۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من احق الناس الصحبة، ۲/۸۸۳

الصحيح لمسلم، كتاب البر والصلة، ۲/۳۱۲

۲۳۴۹۔ **عن** أبی سلامة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بامه ، اوصی الرجل بأبیه ۔

حضرت ابوسلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں میں وصیت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر اس زیادت کے یہ معنی ہیں کہ خدمت دینے میں باپ پر ماں کو ترجیح دے، مثلاً سو روپے ہیں اور کوئی خاص وجہ مانع تفضیل مادر نہیں تو باپ کو پچیس دے اور ماں کو پچھتر، یہ ماں باپ دونوں نے ایک ساتھ پانی مانگا تو پہلے ماں کو پلائے پھر باپ کو، یا دونوں سفر سے آئے ہیں پہلے ماں کے پاؤں دبائے پھر باپ کے، وعلی ہذا القیاس۔ نہ یہ کہ اگر والدین میں باہم تنازع ہو تو ماں کا ساتھ دے کر معاذ اللہ باپ کے درپئے ایذا ہو یا اس پر کسی طرح درشتی کرے، یا اسے جواب دے یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرے، یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ عزوجل کی معصیت۔ اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نہ ماں کی اطاعت نہ باپ کی۔ تو اسے ماں باپ میں کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اس کی جنت و نار ہیں، جسے ایذا دے گا دوزخ کا مستحق ہوگا۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ۔

معصیت خالق میں کسی کی اطاعت نہیں، اگر مثلاً ماں چاہتی ہے کہ یہ باپ کو کسی طرح کا آزار پہونچائے اور یہ نہیں مانتا تو وہ ناراض ہوتی ہے ہونے دے اور ہرگز نہ مانے، ایسے ہی باپ کی طرف سے ماں کے معاملے میں ان کی ایسی ناراضیاں کچھ قابل لحاظ نہ ہونگی کہ ان کی نری زیادتی ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چاہتے ہیں۔ بلکہ ہمارے علمائے کرام نے

۲۳۴۹۔ السنن لابن ماجه، باب الوالدین، ۲/۲۶۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۱۱ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۱۵۰
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳/۲۱۸ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۴۵۴۴۶، ۱۴۶/۹

یوں تقسیم فرمائی کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے جس کی مثالیں ہم لکھ آئے۔ اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۶۰

(۱۲) ماں کی نافرمانی حرام ہے

۲۳۵۰۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله حرم عليكم عقوق الامهات ، و وأد البنات ، و منعا و هات ، و كره لكم قيل و قال ، و كثرة السوال ، اضاعة المال ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمادیا ہے ماؤں کو ایذا دینا، اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، اور یہ کہ آپ نہ دو اور دوسروں سے مانگو۔ اور ناپسند فرماتا ہے تمہارے لئے فضول حکایات اور کثرت سوالات، اور مال کا ضائع کرنا۔

فتاوی رضوی حصہ اول ۹/۳۰۳

(۱۳) بیٹے کی کمائی میں والد کا حصہ

۲۳۵۱۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال

۲۳۵۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب عتوق الوالدين، ۲/۸۸٤
الصحيح لمسلم، باب النهى كثرة المسائل، ۲/ ۷۵
المسند لا حمد بن حنبل، ٤/ ۲٤٦ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳/ ۳۲۵
مشكل الآثار للطحاوى، ٤/ ۲۳۳ ☆ التفسير للقرطبى، ٦/ ۳۳۱
فتح البارى للعسقلانى، ٥/ ٦٨ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤۳٥٤۰، ۱٥/ ۸۹٥
السنن الكبرى للبيهقى، ٦/ ٦۳ ☆ شرح السنة للبغوى، ۱۳/ ۱٦
جمع الجوامع للسيوطى، ٤٧٩۰ ☆

۲۳۵۱۔ السنن للنسائى، باب الحث على الكسب، ۲/ ۱۸٥
السنن لا بن ماجه، باب الحث المكاسب، ۱/ ۱٥٥
السنن للدارمى، ۳۳۸ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ٦/۳۱
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ۳٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٧/ ٤۸۰
الدر المنثور للسيوطى، ۱/ ۳٤٧ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱٦٦٤۳
الصحيح لا بن حبان ۱۰۹۱ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة، ٧/ ۱٥٧
كنز العمال للمتقى، ۹۲۲۳، ٤/ ۸ ☆

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان اطیب ما اکل الرجل من کسبه ، و ان ولده من کسبه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے عمدہ روزی آدمی کی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے۔ اور اس کے لڑکے کی کمائی بھی اس کی کمائی میں شمار ہے۔ ۱۲م

۲۳۵۲۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان اولادکم هبة لکم ، یهب لمن یشاء انا و یهب لمن یشاء الذکور ، و اموالهم لکم اذا احتجتم الیها ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہاری اولاد تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہبہ کردہ چیز ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا فرماتا ہے، اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، اور اولاد کے مال تمہارے ہیں اگر تمہیں ان کی ضرورت پیش آئے۔ ۱۲م

(۱۴) والد کے دوست سے حسن سلوک کرو

۲۳۵۳۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ابر البر صلة الولد اهل و دأبیه ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب نیکوکاریوں سے بڑھ کر نکوکاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

۲۳۵۴۔ عن مالك بن ربیعة الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال: بینما نحن عند

۲۳۵۲۔ المستدرك للحاکم، ۲/ ۲۸۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۷/ ٤٨٥
الدر المنثور للسیوطی ، ٦/ ١٢ ☆ کنز العمال للمتقی ، ٤٥٥١٠، ١٦/ ٤٧٣
جمع الجوامع للسیوطی ، ٦٣٤٤ ☆
۲۳۵۳۔ الصحیح لمسلم، باب فضل صلة اصدقاء الاب ۲/ ۳۱٤
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اکرام صدیق الوالد ، ۲/ ۱۲
السنن لابی داؤد، باب برالوالدین ، ۲/ ۷۰۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۸۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۳۲۳
۲۳۵۴۔ السنن لابن ماجة، باب بر الوالدین، ۲/ ۲٦٩

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذ جآءه رجل من بني سلمة فقال : يا رسول الله! ابقي من بر ابوی شئ ابرهما به من بعد موتهما ؟ قال : نعم ، الصلوة عليهما ، و الاستغفا رلهما ۔ و ایفاء بعهودهما من بعد موتهما و اكرام صديقهما، و صلة الرحم التی لا توصل الا بهما ۔

حضرت مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس درمیان جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو سلمہ سے ایک صاحب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ماں باپ کے انتقال کے بعد اب کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کرتا رہوں؟ فرمایا: ہاں ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے استغفار کرتے رہنا، ان کے انتقال کے بعد ان کے کئے ہوئے وعدے پورے کرنا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا، اور وہ صلہ رحمی جو تو انہیں کے وجہ سے کرے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۵۹

۲۳۵۵۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : من البر ان تصل صديق أبيك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا باپ کے ساتھ نیکوکاری سے ہے کہ تو اس کے دوست سے نیک برتاؤ کرے۔

۲۳۵۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : احفظ ود أبيك لا تقطعه فيطفى الله نورك ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی دوستی نگاہ رکھ، اسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ تیرا نور بجھا دیگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۹۵

۲۳۵۵۔ كنز العمال للمتقى، ۴۵۴۶۳، ۱۶/ ۴۶۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۸/ ۱۴۳

۲۳۵۶۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۸/ ۲۷۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۳
كنز العمال للمتقى، ۴۵۴۶۰، ۱۶/ ۴۶۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۸/ ۱۴۷
لسان الميزان لابن حجر، ۶/ ۱۷۸ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ۱/ ۱۶۹

(۱۵) ماں باپ کو ستانے والے کی سزا

۲۳۵۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلثة لا ینظر اللہ تعالیٰ الیہم یوم القیامة العاق لوالدیہ ، والمرأة المترجلة المتشبهة بالرجال ، و الدیوث ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر کرم نہ فرمائے گا، ماں باپ کو ایذا دینے والا، مردانی عورت مردوں جیسی وضع بنانے والی، اور دیوث۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۸۰

(۱۶) چچا بجائے باپ ہوتا ہے

۲۳۵۸۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :عم الرجل صنو أبیہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا چچا اس کے باپ کے بجائے ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۸

(۱۷) جمعہ کے دن اولاد کے اعمال ماں باپ پر پیش ہوتے ہیں

۲۳۵۹۔ **عن** والد عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تعرض الاعمال یوم الاثنین و الخمیسن علی اللہ تعالیٰ ، و تعرض علی الانبیاء و علی الآباء و الامہات یوم الجمعة ، فیفرحون بحسناتہم و

۲۳۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۳۴ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/۱۶۳
۲۳۵۸۔ الصحیح لمسلم، زکوة، ۱۱ کتاب الزکوة، ۱/۳۱۶
الجامع للترمذی، مناقب، ۲۸، مناقب الی الفضل عباس، ۲/۲۱۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۶۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۳۵۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۳۹۴، ۱۱/۷۰۰
الکامل لابن عدی، ۶/۲۰۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۹/۲۸۲
۲۳۵۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۹۳، ۱۶/۴۶۹

تزداد وجوھھم بیاضا و اشراقا فاتقوا اللہ و لا تؤذوا موتاکم ۔

حضرت والد عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دوشنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں ۔ اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو، وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی اور تابش بڑھ جاتی ہے ۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہونچاؤ ۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برآ ہوسکے، وہ اس کے حیات ووجود کے سبب ہیں، تو جو کچھ نعمتیں دینی ودنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوئیں کہ ہر نعمت وکمال وجود پر موقوف ہے، اور وجود کے سبب وہ ہوئے تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہوسکتا، نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں، خصوصاً پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں تک ادا ہوسکتا ہے، خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لئے اللہ ورسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سائے اور ان کی ربوبیت ورحمت کے مظہر ہیں ۔ ولہذا قرآن عظیم میں اللہ جل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کا حق ذکر فرمایا کہ ان اشکر لی و لوالدیک، حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۵

(۱۸) ماں کا عظیم حق

۲۳۶۰ ۔ عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رجلا قال: یا رسول اللہ ! انی حملت امی علی عنقی فرسخین فی رمضاء شدیدۃ ، لو القیت فیھا بضعۃ من لحم لنضجت ، فھل ادیت شکرھا ؟ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لعلہ ان یکون بطلقۃ واحدۃ ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی

۲۳۶۰ ۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۰۶، ۱۶/۴۷۲

اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک راہ میں ایسے پتھر ہیں کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا، میں چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں۔ کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں جسقدر جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۹۵/۹

(۱۹) حقوق والدین سے ہے ان کے لئے استغفار کرنا

۲۳۶۱۔ عن أبی اسید الساعدی مالك بن ربيعة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل من الانصار الی النبیﷺ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: یا رسول الله! هل بقی طریق من الاحسان مع الوالدین بعد موتهما؟ قال: نعم، اربعة، الصلوة علیهما و الاستغفار لهما وانفاذ عهد هما من بعدهما، و اکرام صدیقهما و صلة الرحم التی لا رحم لك الامن قبلهما، فبهذ الذی بقی من برهما بعد موتهما۔

حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نیکوئی کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں، فرمایا: ہاں، چار باتیں ہیں۔ ان پر نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت ان کی وصیت نافذ کرنا، اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت، اور جو رشتہ صرف انہیں کی جانب سے ہو نیک برتاؤ کے ساتھ قائم رکھنا۔ یہ وہ نکوئی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔

۲۳۶۲۔ عن مالك بن ربيعة الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا یبقی للولد من بر الوالد الا اربع، الصلوة علیه و الدعاء له و انفاذ عهده من بعده، و صلة رحمه، و اکرام صدیقه۔

حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۶۱۔ الجامع الکبیر، ۶۲۳/۲ ☆

۲۳۶۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ۶۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۵۵۱۷، ۴۷۴/۱۶

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: والد کے انتقال کے بعد اولاد پر چار طریقوں سے بھلائی باقی رہتی ہے، ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا، ان کا کیا ہوا وعدہ پورا کرنا، ان کے کنبہ والوں سے صلہ رحمی اوران کے دوستوں کی عزت کرنا۔۱۲م

۲۳۶۳۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا ترك العبد الدعاء للوالدين فانه ينقطع عنه الرزق۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا رزق قطع ہوجاتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

۲۳۶۴۔ **عن** أبي اسيد مالك بن زرارة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: استغفار الولد لأبيه بعد الموت من البر۔

حضرت ابواسید مالک بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

(۲۰) ماں باپ کی طرف سے صدقہ کرو

۲۳۶۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا تصدق احدكم بصدق تطوعا فليجعلها عن ابويه فيكون لهما اجرهما، و لا ينقص من اجره شيئا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیئے کہ اسے اپنے ماں

۲۳۶۳۔ كنز العمال للمتقی، ۴۵۵۵۶، ۱۶/ ۴۸۲ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۲۸۰
اللآلی المصنوعة للسيوطی، ۲/ ۱۰۹ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ۲۰۲
۲۳۶۴۔ كنز العمال للمتقی، ۴۵۴۴۹، ۱۶/ ۴۸۰ ☆
۲۳۶۵۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳/ ۱۳۸ ☆

باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا، اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔

۲۳۶۶۔ **قال** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ان من البر بعد الموت ان تصلی لهما مع صلاتك و تصوم لهما مع صيامك ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے مرنے کے بعد نیک سلوک سے یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے، اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے روزے رکھے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے ماں باپ کے ساتھ زندگی میں نیک سلوک کرتا تھا، اب وہ مرگئے ہیں ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ اس پر حضور نے مندجہ بالا ارشاد فرمایا:

نیز اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل ان کی طرف سے پڑھے اور ثواب پہونچائے۔ یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کرے کہ انہیں بھی ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

(۲۱) ماں باپ کی طرف سے حج کرو

۲۳۶۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من حج عن والديه او عن ابويه او قضى عنهما مغرما بعث يوم القيامة مع الابرار ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے، یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔

۲۳۶۶۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۳/۳۶۳ ☆ المصنف لا بن أبی شیبة، ۲/۳۸۷
تاریخ واسط، ۲۰۹ ☆
۲۳۶۷۔ السنن للدارقطنی، ۲/۲۷۲ ☆ الجامع الصغیر لسیوطی، ۲/۵۲۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۳۹، ۵/۱۲۵

۲۳۶۸۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حج الرجل عن والدیہ تقبل منہ و منھما ، تبشربہ ارواحھما فی السماء و کتب عند اللہ برا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی اوران سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے، اوران کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں، اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۶۹۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من حج عن أبیہ و عن امہ فقد قضی عنہ حجتہ ، و کان لہ فضل عشر حج ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ہے۔

۲۳۷۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من حج عن والدیہ بعد وفاتھما کتب اللہ لہ عتقا من النار ، و کان للمحجوج عنھما اجر حجۃ تامۃ من غیر ان ینقص من اجورھما شیٔ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۳

۲۳۶۸۔ السنن للدارقطنی، ۲/۲۷۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۰
کنز العمال للمتقی، ۴۵۰۵۷، ۹/۱۴۸ ☆

۲۳۶۹۔ السنن للدرقطنی، ۲/۲۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶/۴۶۸، ۴۵۴۸۴

۲۳۷۰۔ شعب الایمان للبیہقی، ۶/۲۰۵ ☆

(۲۲) ماں باپ کا قرض ادا کرو

۲۳۷۱۔ **عن** عبد الرحمن بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من برقسمهما و قضی دینهما و لم یستسب لهما کتب بارا و ان کان عاقا فی حیاتهما ، و من لا یبرقسمهما و لم یقض دینهما واستسب لهما کتب عاقا و ان کان بارا فی حیاتهما ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نکوکار لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا۔ اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اور اوروں کے والدین کو برا کہہ کر انہیں برا کہلوائے وہ عاق (نافرمان) لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار فرمانبردار تھا۔

(۲۳) روز جمعہ والدین کی قبروں کی زیارت کرے

۲۳۷۲۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :من زار قبر ابویه او احدهما فی کل یوم جمعة مرة غفر اللہ و کتب برہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی جمعہ کے روز زیارت کرے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۲۳۷۳۔ **عن** أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من زار قبر ابویه او احدهما یوم الجمعة فقرأ عنده یٰسین

۲۳۷۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۴۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۵۵۴۰ ، ۴۷۸/۱۶

۲۳۷۲۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۳۶۳/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱۷۴/۴

کنز العمال للمتقی ، ۴۵۴۸۶ ، ۴۶۸/۱۶ ☆

۲۳۷۳۔ الموضوعات لابن الجوزی ، ۲۳۹/۲ ☆

غفرلہ ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جاوے۔

۲۳۷۴۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکرا لصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من زار قبر والدیہ او احدھما فی کل جمعۃ فقرأ عندہ یٰسین غفر اللہ لہ بعدد کل حرف منھا ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر جمعہ کو والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یٰسین پڑھے، یٰسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔

۲۳۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من زار قبر ابویہ او احدھما احتسابا کان کعدل حجۃ مبرورۃ من کان زوارا لھما زارت الملائکۃ قبرہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے ۔ اور بکثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو تو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آویں۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن الجوزی محدث کتاب عیون الحکایات ، میں بسند خود محمد بن عباس وراق سے روایت فرماتے ہیں: ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا، راہ میں باپ کا انتقال ہوگیا۔ وہ

۲۳۷۴۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/ ۳۹۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۸

۲۳۶۵۔ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۱۰/ ۳۶۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۳/ ۵۹

کنز العمال للمتقی ، ۴۵۵۴۳، ۱۶/ ۵۷۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۱۷۶۸

المغنی للعراقی ، ۴/ ۴۷۴ ☆ الامالی للشجری ، ۲/ ۱۲۲

جنگل درختان مقل یعنی گوگل کے پیڑوں کا تھا، ان کے نیچے دفن کر کے بیٹا جہاں جانا تھا چلا گیا، جب پلٹ کر آیا اس منزل میں رات کو پہونچا، باپ کی قبر پر نہ گیا، ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔

رأيتك تطوى الدوم ليلا و لا ترى — عليك لاهل الدوم ان تتكلما
و مرباهل الدوم عاج فسلما —

میں نے تجھے دیکھا کہ تو رات میں اس جنگل کو طے کرتا ہے، اور وہ جوان پیڑوں میں ہے اس سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا۔ حالانکہ ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر تو اس کی جگہ ہوتا اور وہ یہاں گزرتا تو وہ راہ سے پھر کر آتا اور تیری قبر پر سلام کرتا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۴

(۲۴) باپ کے احباب سے حسن سلوک

۲۳۷۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من احب ان يصل اباه فى قبره فليصل اخوان أبيه من بعده۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ کرے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۴

۲۳۷۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بينما ثلثة نفر يتمشون اخذهم المطر ، فأووا الى غار فى جبل فانحطت على فم غارهم صخرة من الجبل ، فانطبقت عليهم ، فقال بعضهم

۲۳۷۶۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۳۲۳ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۲۵۱۸
كنز العمال للمتقى، ۴۵۴۶۴، ۹/۱۴۹ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۷/۱۷۷
۲۳۷۷۔ الصحيح لمسلم، باب قصة اصحاب الغار، ۲/۳۵۳
الجامع الصحيح للبخارى، باب حديث الغار، ۱/۴۹۳
السنن الكبرى للبيهقى، ۶/۱۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۱۶
البداية والنهاية لابن كثير، ۲/۱۳۷ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳/۲۲۰

لبعض : انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله ، فادعوا الله تعالیٰ بها لعله یفرجها عنکم فقال احدهم : اللهم ! انه کان لی والدان شیخان کبیران و امرأتی و لی صبیة صغار ارعی علیهم ، فاذا ارحت علیهم حلبت فبدأت لوالدی فسقیتهما قبل بنی ، و انی نأبی ذات یوم الشجر فلم آت حتی امسیت فوجد تهماقدناما ، فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اکره ان اوقظهما من نومهما ، و اکره ان اسقی الصبیة قبلهما و الصبیة یتضاغون عند قدمی ، فلم یزل ذلك ودأبی و دابهم حتی طلع الفجر ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نری منها السماء ، ففرج الله منها فرجة فرأو امنها السماء ۔ و قال الآخر : اللهم ! انه کانت لی ابنة عم احببتها کاشد ما یحب الرجال النساء و طلبت الیها نفسها فابت حتی اتیها بمأة دینار ، فبغیت حتی جمعت مائة دینار ، فجئتها بها ، فلما و قعت بین رجلیها قالت : یا عبد الله ! اتق الله و لا تفتح الخاتم الا بحقه ، فقمت عنها ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتغاء و جهك فافرج لنا منها فرجة ، ففرج لهم ۔ و قال الآخر : اللهم ! انی کنت استاجرت اجیرا بفرق ارز فلما قضی عمله قال : اعطنی حقی فعرضت علیه فرقه فرغب عنه ، فلم ازل ازرعه حتی جمعت منه بقرا و رعائها فجاء نی فقال : اتق الله و لا تظلمنی حقی ، قلت : اذهب الی تلك البقرو رعائها فخذها فقال : اتق الله و لا تستهزئ بی فقلت: انی لا استهزئ بك خذ ذلك البقرو رعائها فاخذه فذهب به ، فان کنت تعلم انی فعلت ذلك ابتغاء و جهك فافرج لنا ما بقی ففرج الله ما بقی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مسافر سفر میں تھے کہ اچانک بارش آگئی، ان تینوں نے ایک پہاڑ کی کھائی میں پناہ لی، اسی وقت پہاڑ سے ایک پتھر گرا اور اس کھائی کا منہ بند ہوگیا۔ تینوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا: اپنے اپنے اعمال صالحہ کو دیکھو جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کئے ہوں اور ان کے وسیلہ سے دعا کرو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پتھر کو یہاں سے ہٹا دے گا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا یا اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے، ساتھ ہی میری بیوی اور بچے بھی تھے، میں ان کے گذارے کے لئے بھیڑ بکریاں چراتا اور شام کو آکر دودھ دوہتا، پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے بکریوں کے لئے چارہ لانے کے لئے دور جانا پڑا، میں جب

گھر آیا تو رات ہو چکی تھی اور میرے والدین اس وقت تک سو گئے تھے۔ میں نے حسب معمول دودھ دوہا اور اس کو لیکر ماں باپ کے سرہانے آکر کھڑا ہو گیا، میں نے نہ چاہا کہ انکو نیند سے بیدا کروں، اور یہ بھی گوارہ نہ ہوا کہ اپنے بچوں کو پہلے پلا دوں حالانکہ وہ بھوک کی وجہ سے میرے قدموں پر لوٹ رہے تھے، اسی حال میں پوری رات گذر گئی اور صبح نمودار ہو گئی۔ یا اللہ تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو اس پتھر سے ایک روزن کھولدے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ رب کریم نے اپنے فضل اور اس کے نیک عمل کی بدولت روزن کھول دیا اور اب انکو آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے شخص نے عرض کیا: یا اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس پر میں فریفتہ ہو گیا تھا میں نے اس سے خواہش ظاہر کی کہ اپنا نفس میرے حوالے کر دے لیکن اس نے سو اشرفیوں کے بغیر رضا مندی ظاہر نہ کی۔ میں نے نہایت کوشش کر کے سو اشرفیاں کمائیں اور لیکر پہونچا۔ جب میں بدکاری کے ارادہ سے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو بولی: اے خدا کے بندے! اللہ سے ڈر اور بغیر حق مہر مت توڑ۔ یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی کے لئے کیا تو ایک روزن اور کھول دے، اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اور ہٹا دیا۔ تیسرے شخص نے دعا کی: یا اللہ! میں نے ایک شخص کو مزدور کیا کہ وہ ایک فرق چاول پر میرا کام کر دے، جب وہ کام کر چکا تو میرے پاس مزدوری لینے آیا، میں نے حسب وعدہ وہ چاول اس کو دئے لیکن اس نے انکار کر دیا کہ اس کی نظر میں کم تھے۔ وہ چلا گیا تو میں نے ان چاولوں کو زراعت کے ذریعہ بڑھایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت کی کہ ایک جنگل میں گائے بیل اور ان کی حفاظت کے لئے چرواہے سب اسی کے منافع سے جمع ہو گئے۔ وہ مزدور پھر آیا اور بولا: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور میرا حق مت مار، میں نے کہا: جا اور بیل گائے نیز چرواہے سب تیرے ہیں وہ بولا خدا سے ڈر اور مجھ سے ہنسی مذاق مت کر، میں نے کہا: نہیں واقعی ان سب کا تو ہی حقدار ہے۔ انکو لیجا، وہ لے گیا، یا اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا تھا تو پتھر کا جو حصہ غار پر رہ گیا ہے اس کو بھی ہٹا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ہٹا دیا اور یہ سب آزاد ہو گئے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۸۷

(۲۵) مشرک ماں باپ سے بھی حسن سلوک سے پیش آؤ

۲۳۷۸۔ **عن** اسماء بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت: قدمت علی امی و هی مشرکة فی عهد قریش اذعا هد هم ، فاستفتیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قلت : قدمت علی امی و هی راغبة ا فاصل امی ؟ قال :نعم ، صل امك۔

حضرت اسماء بنت امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میری ماں کہ مشرکہ تھی اس زمانہ میں کہ کافروں سے معاہدہ تھا میرے پاس آئی۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا کہ میری ماں طمع لیکر میرے پاس آئی ہے، کیا میں اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: ہاں، اپنی ماں سے نیک سلوک کرو۔

الحجۃ المؤتمنہ ص ۲۱

۲۳۷۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الزکوة، ۱/۳۲۴
الجامع الصحیح للبخاری، باب الهدیة المشرکین، ۱/۳۵۷
السنن لابی داؤد، باب الصدقة علی اهل الزمة، ۱/۲۳۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۳۴۴

۲۲

کتاب الحیوانات

ابواب
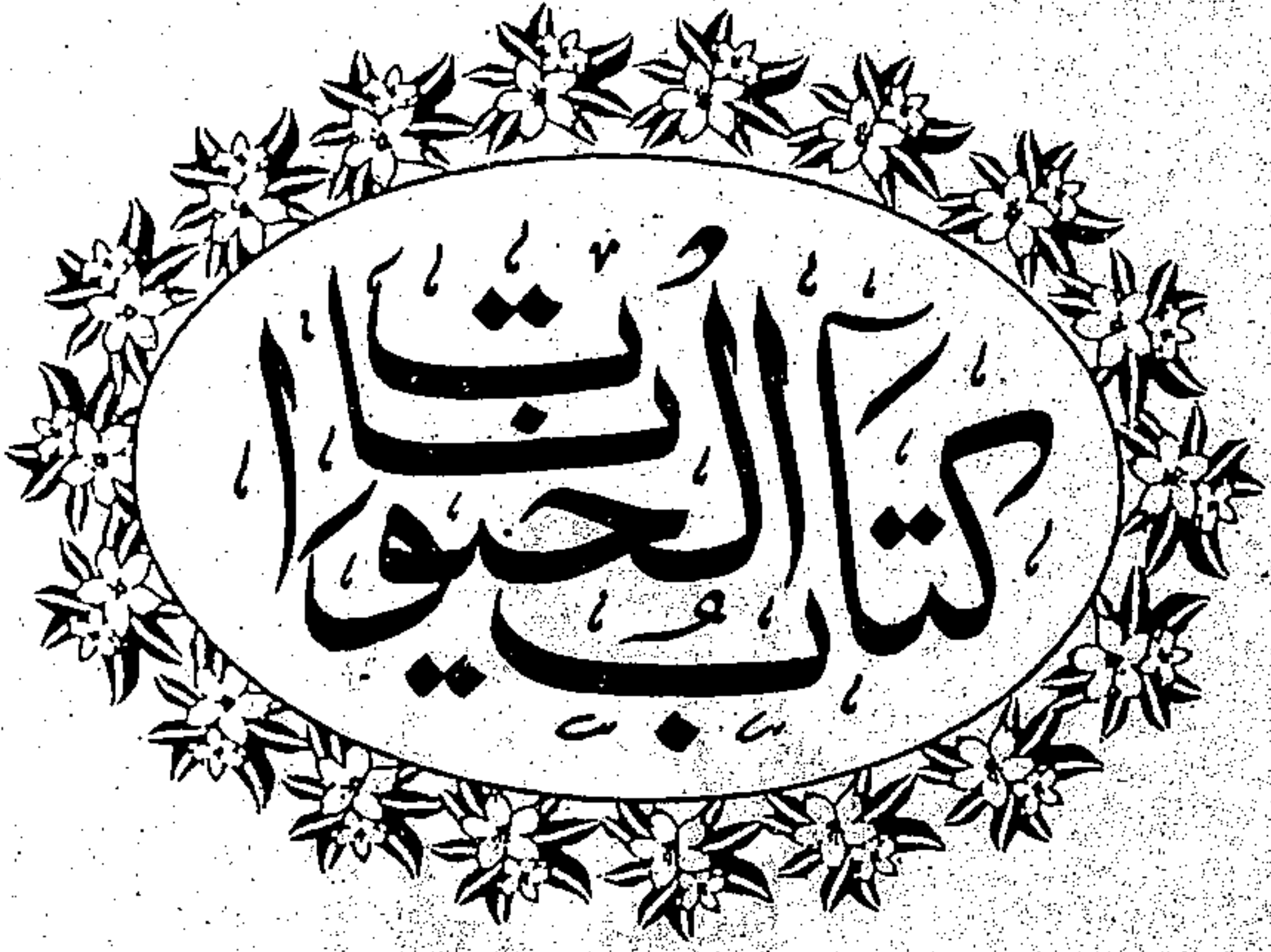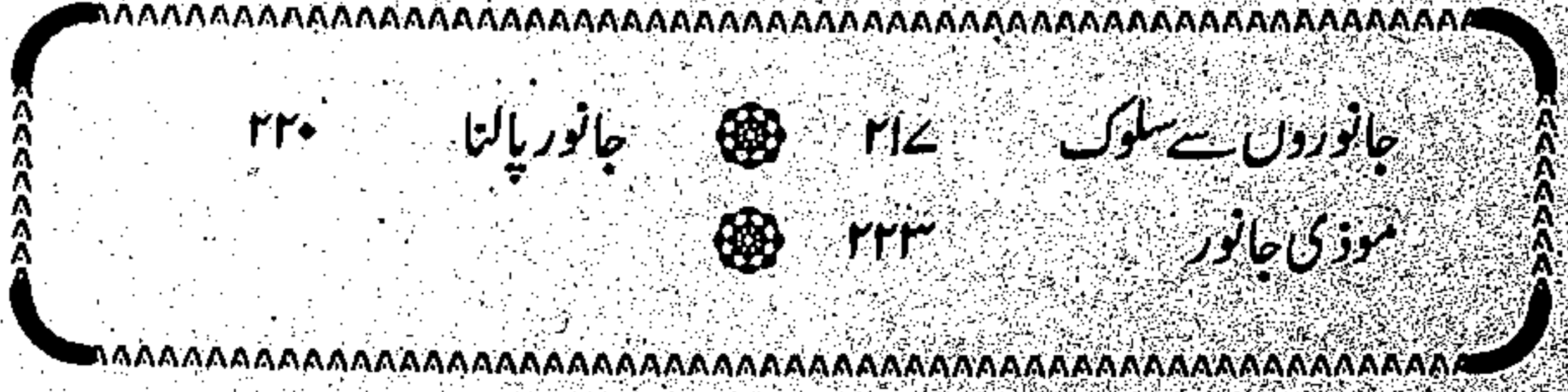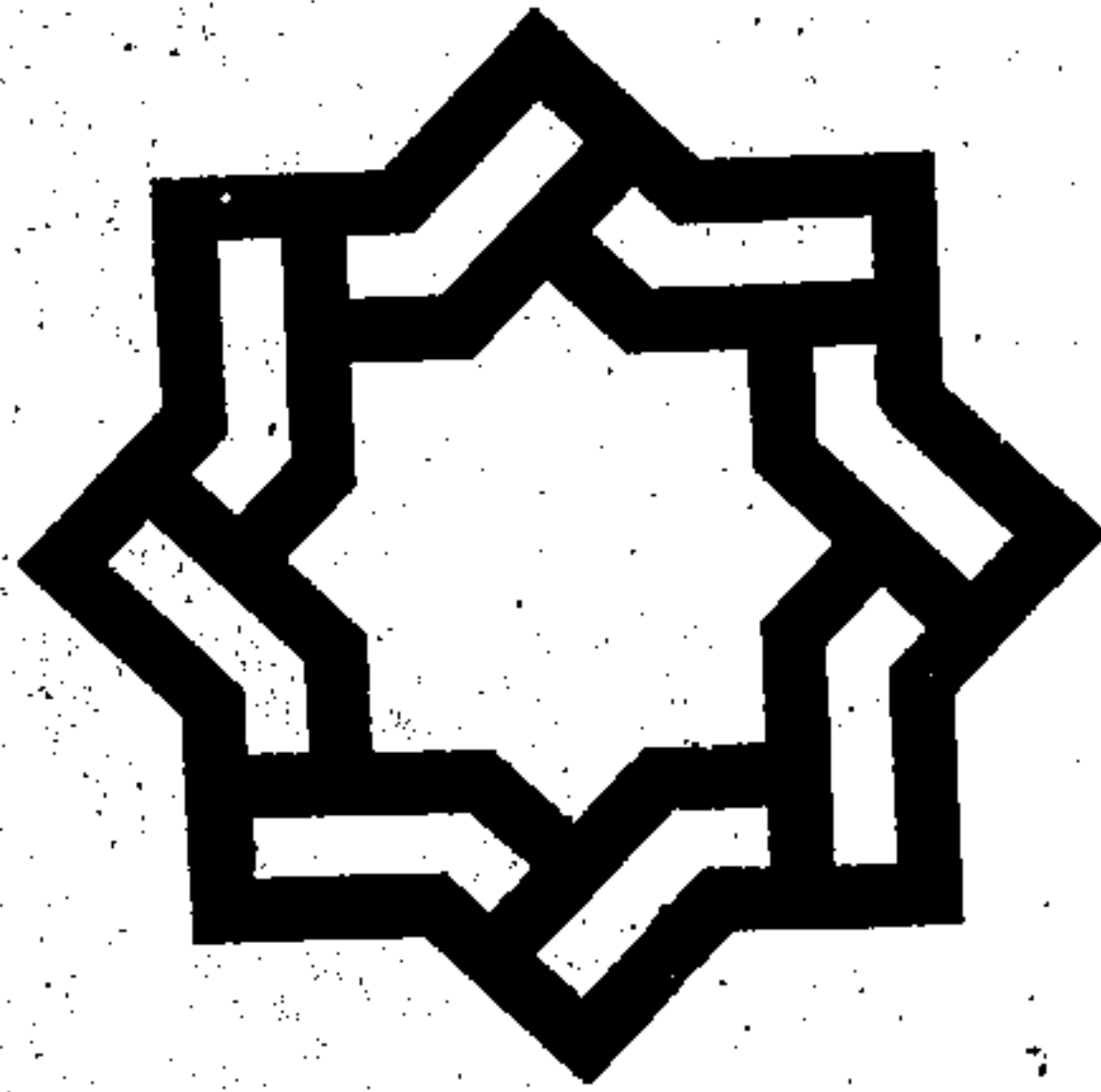
ا۔ جانوروں سے سلوک

(۱) جانوروں کے کھلانے پر اجر

۲۳۷۹۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: في كل ذات كبد حرى اجر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر والے کو کھلانا ثواب ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۸۶/۹

(۲) جانوروں کے دانہ پانی کا خیال رکھو

۲۳۸۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: دخلت امرأة النار في هرة ربطتها فلم يطعمها و لم تدعها تاكل من خشاش الارض۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا نہ چھوڑا کہ زمین کا گرا پڑا جو جانور اس کو ملتا کھاتی۔

۲۳۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب رحمۃ الناس بالبهائم، ۸۸۹/۲
الصحیح لمسلم، باب فضل سقی البهائم المحترمه، ۲۳۷/۲
السنن لابن ماجه، باب فضل الصدقة الماء، ۲۷۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۷۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۸٦/٤
شرح السنة للبغوی، ۲۲۹/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱۳/٥
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۱/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦۰٦٤، ۳٦۱/٦
التفسیر للقرطبی، ۲۱٦/۷ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۳۷۸
۲۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خمس من الدواب فواسق، ٤٦۷/۱
الصحیح لمسلم، باب تحریم قتل الهرة، ۲۳٦/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲٦۹/۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۰٥۱

۲۳۸۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : دخلت امرأۃ النار فی ھرۃ ربطتھا فلم تطعمھا و لم تدعھا تأکل من خشاش الارض فوجبت لھا النار۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اُسے باندھے رکھا تھا، نہ خود کھانا دیا اور نہ چھوڑا کہ زمین کا گراپڑا جو جانور ملتا کھاتی اس وجہ سے اس عورت کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن حبان کی حدیث میں ہے' فھی تنھش قبلھا و دبرھا ' وہ بلی دوزخ میں اس عورت پر مسلط کی گئی کہ اس کا آگا پیچھا دانتوں سے نوچ رہی ہے۔ ایک حدیث میں ہے: کہ جو جانور پالو دن میں ۷۰ بار اسے دانہ پانی دکھاؤ، نہ کہ گھنٹوں پہروں بھوکا پیاسا رکھو۔ علماء فرماتے ہیں: جانور پر ظلم کافر ذمی پر ظلم سے سخت تر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۶

(۳) جانور بازی ناجائز ہے

۲۳۸۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن التحریش بین البھائم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۹۵

۲۳۸۱۔ السنن لابن ماجہ، باب ذکر التوبۃ، ۲/۳۱۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۱۸ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۲۰۹
۲۳۸۲۔ السنن لابی داؤد، باب فی التحریش بین البھائم، ۱/۳۴۶
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التحریش بین البھائم، ۱/۲۰۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۸۵
السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/۲۲ ☆

(۴) جانور غیر مکلّف ہے

٢٣٨٣۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : العجماء جبار ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کوئی ذمہ نہیں رکھتے بلکہ وہ مجبور ہیں۔

فتاوی رضویہ ۷/۲۷۴

۵۔ جانور کو مثلہ نہ کرو

٢٣٨٤۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لعن اللہ من مثل بالحیوان ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر اللہ کی لعنت جو کسی جاندار کو مثلہ کرے۔

حاشیہ مسند امام احمد ص ۳

✻✿✻✿✻✿✻✿✻✿✻✿✻

٢٢٨٣۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی الرکاز الخمس، ٢٠٣/١
الصحیح لمسلم، باب جرح العجماء جبار، ٧٣/٢
الجامع للترمذی، باب ما جاء ان العجماء جبار، ٨٢/١
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٥٠/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ٢٢٨/٢
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٠٧/١٠ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ٧٨/٣
٢٢٨٥۔ السنن الکبری للبیہقی، ٨٧/٩ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٤٩٧١، ٦٦/٩
التاریخ الکبیر للبخاری، ٢٠٦/١ ☆ الکامل لابن عدی، ١٥٢/٢

۲۔ جانور پالنا

(۱) کتا پالنا گناہ ہے

۲۳۸۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من اقتنی کلبا الا کلب ماشية او ضاریا نقص من عمله کل یوم قیراطان۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے محافظ اور شکاری کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا اس کے نیک اعمال سے ہر دن دو قیراط کم ہوں گے۔ ۱۲م

۲۳۸۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من اتخذ کلبا الا کلب ماشية او صیدا و زرع انتقص من اجره کل یوم قیراط۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شکار، کھیتی اور جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کے لئے کتا پالا اس کا ہر دن ایک قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

(۲) کالا کتا شیطان ہے

۲۳۸۷۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا صلی الرجل و لیس بین یدیه کآخرة الرحل او کواسطة

۲۳۸۵۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب، ۲/۲۱
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۷
۲۳۸۶۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بقتل الکلاب، ۱/۲۱
۲۳۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء انه لا یقطع الصلوة، ۱/۴۵
السنن لابن ماجه، باب مایقطع الصلوة، ۱/۶۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۴۹

الرحل قطع صلوته الكلب الاسود و المرأة و الحمار ، فقلت لأبی ذر : ما بال الاسود من الاحمر و من الأبيض ، فقال : يا ابن اخی : سالتنی كما سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فقال : الكلب الاسود شيطان ـ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہوتو اس کی نماز کالا کتا، عورت اور گدھا سامنے سے گذر جانے سے قطع ہوجاتی ہے۔(قطع سے مراد نماز کا خشوع قطع ہونا ہے) حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری سے عرض کیا: کالے کتے اور سرخ وسفید میں کیا فرق ہے؟ فرمایا: اے میرے بھتیجے! تو نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا تو حضور نے ارشاد فرمایا: کالا کتا شیطان ہے۔۱۲م

۲۳۸۸ ـ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الكلب الاسود البهيم الشيطان ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گہرے سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/ ۸۱

(۳) بلی گھر میں آنے جانے والا جانور ہے

۲۳۸۹ ـ **عن** ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انها من الطوافين عليكم و الطوافات ـ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ (بلی) ان نر و مادہ میں ہے جو بکثرت تم پر طواف کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۷۹

۲۳۸۸ ـ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۴۰۲ ☆

۲۳۸۹ ـ المستدرك للحاكم، ۱/ ۱۶۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۳۰۲

التمهيد لابن عبد البر، ۱/ ۳۱۸ ☆

(۴) بلی ناپاک نہیں

۲۳۹۰۔ **عن** أبی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انہا ای الھرۃ لیست بنجس۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یعنی بلی ناپاک نہیں۔　　فتاوی رضویہ ۲/۸۰

(۵) بلی درندہ ہے

۲۳۹۱۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: الھر سبع، و فی روایۃ السنور سبع۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی درندہ ہے۔　　فتاوی رضویہ ۲/۸۰

(۶) مرغ پالنا اچھا ہے

۲۳۹۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدیك یؤذن بالصلوۃ، من اتخذ دیکا أبیض حفظ من ثلثۃ من شر کل شیطان و ساحر و کاھن۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرغ نماز کے لئے لوگوں کو جگاتا ہے، تو جس نے سفید مرغ پالا تو وہ تین برائیوں سے محفوظ ہو گیا، شیطان، جادوگر، اور آئندہ کی باتیں غلط سلط بیان کرنے والے سے ۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۱

❀❀❀❀

۲۳۹۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی سور الھرۃ، ۱/۱۴
المسند لاحمد بن حنبل ۵/۲۹۶ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۱۶۰
۲۳۹۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۴۲ ☆
۲۳۹۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۸۸، ۱۲/۳۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۶۱
تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۱۵۳ ☆ الاسرار المرفوعۃ للقاری، ۴۳۱

۳۔موذی جانور

(۱) سانپ کو مار ڈالو

۲۳۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الحیات و اقتلوا ذا الطفیتین و الابتر ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو قتل کرو، اور خاص طور پر ذوالطفیتین کو قتل کرو، اور ابتر کو قتل کرو۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ذوالطفیتین سانپ کی ایک خبیث قسم ہے جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے اور پشت پر دو سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔

ابتر بھی ایک خطرناک قسم کا سانپ ہوتا ہے جس کی دم چھوٹی اور رنگ نیلا ہوتا ہے۔

۲۳۹۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الحیا ت کلهن ، فمن خاف ثارهن فلیس منا ۔

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر سانپ کو مارو، جس نے ان کے حملے کا خوف کر کے چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ ۱۲م

۲۳۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل و بث فیها من کل دابة ، ۱/۴۶۵
الصحیح لمسلم ، کتاب قتل الحیات و غیرها ، ۲/۲۳۴
السنن لا بن ماجه ، باب قتل ذی الطفیتین ، ۲/۲۶۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۰/۲۵
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/۴۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/۶۲۶
المصنف لعبد الرزاق ، ۱۹۶۱۶ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری ، ۵/۲۲
۲۳۹۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول الله عزوجل وبث فیها من کل ، ۱/۴۶۶
الصحیح لمسلم ، کتاب الحیات و غیرها ، ۲/۲۳۴
السنن لابی داؤد ، باب فی قتل الحیات ، ۲/۷۱۲

۲۳۹۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی الہ تعالیٰ عنہ قال : بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی غار اذ نزلت علیہ و المرسلات ، فانا لنتلقاھا من فیہ و ان فاہ لرطب بھا اذخرجت حیۃ ، فقا ل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اقتلوھا ، قال : فابتدر نا ھا فسبقنا ، فقال : وقیت شرکم کما وقیتم شرھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ و المرسلات نازل ہوئی، ہم آپ سے سن کر یاد کر ہی رہے تھے کہ اچانک سانپ نکلا، فرمایا: اسے مارو، ہم جلدی سے بڑھے کہ وہ کسی بل میں گھس گیا، حضور نے فرمایا: وہ تمہاری تکلیف سے بچ گیا جیسے تم اس کی ایذا سے محفوظ رہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

(۲) سانپ مارنا باعث اجر ہے

۲۳۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قا ل : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قتل حیۃ فکانما قتل الکافر مباح الدم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔

۲۳۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قتل حیۃ او عقربا فکانما قتل کافرا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ یا بچھو مارا گویا ایک کافر مارا۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۰

۲۳۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قول اللہ عزوجل وبث فیہا کل ، ۱/۴۶۷
الصحیح لمسلم ، کتاب قتل الحیات ، ۲/۲۳۵
السنن للنسائی ، کتاب القتل الحیۃ فی الحرم ، ۲/۲۵

۲۳۹۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۴۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۰۰۳۲ ، ۱۵/۴۸
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/۱۳۰ ☆ مشکل الآثار للطحاوی ، ۴/۹۱

۲۳۹۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۹۹۹۵ ، ۱۵/۴۲

(۳) پانچ جانوروں کو حرم اور حالت احرام میں مارنا میں جائز ہے

۲۳۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس من الدواب کلهم فاسقة ، یقتلهن المحرم و یقتلن فی الحرم ، الغراب ، و الحیة ، و العقرب ، و الفارة ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں جنکو محرم بھی قتل کرسکتا ہے اور حرم میں بھی قتل کئے جائیں گے۔ کوا، سانپ، بچھو، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۲/۷۸

۲۳۹۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلهن جناح ، الغراب ، و الحدأة ، و العقرب و الفارة ، و الکلب العقور ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو محرم بھی قتل کرسکتا ہے، کوا، چیل، بچھو، چوہا اور بورایا ہوا کتا۔ ۱۲م

۲۴۰۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال النبی

۲۳۹۸۔ السنن لابن ماجه ، باب یقتل المحرم ، ۲۲۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۷/۱ ☆ الصحیح لابن خزیمة ۲۶۶۵
شرح السنة للبغوی ، ۲۶۶/۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی ، ۲۰۹/۳
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲۷۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۲۰۹/۵
المسند للحمیدی ، ۶۱۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۳۴/۴
کنز العمال للمتقی ، ۱۱۹۴۲ ، ۳۶/۵ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۲۹۲/۴
التفسیر لابن کثیر ، ۱۸۲/۳ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ،
۲۳۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب خمس من الدواب فواسق ، ۴۶۷/۱
الصحیح لمسلم ، باب مایندب للمحرم و غیرہ قتله من الدواب ، ۳۸۱/۱
المؤطا لمالک ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۴۲/۱ ☆
۲۴۰۰۔ السنن للنسائی ، باب ما یقتل المحرم من الدواب ، ۲۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰۳/۶ ☆ السنن للدار قطنی ، ۲۶۰/۲
المسند لابی داؤد الطیالسی ، ۲۵۷/۸ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۸۳۸۴

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : خمس يقتلهن محرم، الحية و الفارة و الحدأة، و الغراب الا بقع، و الكلب العقور۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حالت احرام میں بھی مارا جاسکتا ہے، سانپ، چوہا، چیل، سیاہ سفید کوا، اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م

۲۴۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خمس قتلهن حلال فى الحرم، الحية، و العقرب و الحدأة و الفارة و الكلب العقور۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کرنا جائز ہے، سانپ، بچھو، چیل، چوہا، اور بورایا ہوا کتا۔۱۲م
فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰۰/۹

۲۴۰۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال :ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم . امر محرما بقتل حية بمنى ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منی میں احرام باندھے ہوئے لوگوں کو سانپ مارنیکا حکم دیا۔۱۲م

(۴) چھوٹے اور زہریلے سانپ ضرور مارو

۲۴۰۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال : قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اقتلوا الحيات و ذا الطفيتين و الابتر، فانهما يستسقطان الحبل و يلتمسان البصر، قال: فكان عبد الله ابن عمر يقتل كل حية وجدها، فابصره ابو لبابة بن عبد المنذر او زيد بن الخطاب و هو يطارد حية، فقال : انه

۲۴۰۱۔ السنن لأبی داؤد، باب ما يقتل المحرم من الدواب ۲۵۶/۱
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۴۱/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۱۰/۵
۲۴۰۲۔ الجامع لمسلم، كتاب قتل الحيات، ۲۳۵/۲
۲۴۰۳۔ الصحيح لمسلم، كتاب قتل الحيات، ۲۳۲/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۸۳/۱ ☆
السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحيات، ۷۱۲/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد نھی عن ذوات البیوت ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو مارو، اور چھوٹے زہریلے سفید دھاری والے سانپ کو خاص طور پر مارو کہ یہ حمل گرادیتے ہیں اور نگاہ ختم کردیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر جس سانپ کو پاتے مار دیتے۔ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر یا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں ایک سانپ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کے سانپوں کو مارنے کی ممانعت فرمائی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۰

(۵) سانپ اور بچھو مارنا نماز میں بھی جائز ہے

۲۴۰۴ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اقتلوا الاسودين فی الصلوة ، الحية و العقرب ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سانپ اور بچھو کو نماز میں بھی قتل کر ڈالو۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

۶ ۔ سانپ مارنے پر سات نیکیاں اور چھپکلی پر ایک

۲۴۰۵ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : من قتل حية فله سبع حسنات ، و من قتل وزغة فله حسنة ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۴۰۴ ۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی قتل الحية والعقرب فی الصلوة ، ۱/۸۹
السنن للنسائی ، باب قتل الحية والعقرب فی الصلوة ، ۱/۱۴۳
المستدرك للحاكم ، ۴/۲۷۰ ☆ المسند للعقيلی ، ۲/۲۳۷
الصحيح لابن حبان ، ۵۲۸ ، ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۱/۲۸۴
مشكوة المصابيح للتبريزی ، ۱۰۰۴ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۲۰۱۲۱ ، ۷/۵۲۳
۲۴۰۵ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۴۲۰ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ، ۱۰/۲۵۸
مجمع الزوائد للهيثمی ، ۴/۴۵ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۳/۶۲۳
الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/۵۳۷ ☆ الصحيح لابن حبان ۱۰۸۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ مارا اس کے لئے سات نیکیاں، اور جس نے چھپکلی ماری اس کے لئے ایک۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

(۷) چھ جانور احرام اور حالت نماز میں بھی مارنا جائز ہے

۲۴۰۶۔ **عن** زید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قال: سأل رجل عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ما یقتل من الدواب و ھو محرم، قال: حدثنی احدی نسوة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یامر بقتل الکلب العقور، و الفارة و العقرب والحدأة و الغراب والحیة، قال و فی الصلوة ایضا۔

حضرت زید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ حالت احرام میں کونسے جانور مارنا جائز ہیں؟ فرمایا: مجھ سے ازواج مطہرات میں سے کسی نے بیان فرمایا: کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چھ جانوروں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا: بورایا ہوا کتا، چوہا، بچھو، چیل، کوا، اور سانپ۔ اور نماز میں بھی یہ ہی حکم ہے۔۱۲م

(۸) چھپکلی مارنا ثواب ہے

۲۴۰۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اقتلوا الوزغ و لو فی جوف الکعبة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھپکلی کو مارو خواہ وہ کعبہ کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

۲۴۰۶۔ الصحیح لمسلم، باب ما یندب للمحرم و غیرہ قتلہ من الدواب، ۱/۳۸۲
المسند لابی عوانہ، ۲/۱۴۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴/۳۵
۲۴۰۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۲۰۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۴/۲۲۹
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/۱۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۰۱۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۲۰۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸۳

(۹) سفید سانپ نہ مارو

۲۴۰۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اقتلوا الحیات کلها الا الجان الأبیض الذی کانه قضیب فضة ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام سانپ مارو مگر سفید سانپ گویا وہ چاندی کی چھڑی ہے۔۱۲م

(۱۰) جن بھی سانپ کی شکل میں آتے ہیں

۲۴۰۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان بالمدینة نفرا من الجن قد اسلموا ، فمن رأی شیئا من هذه العوامر فلیؤذنه ثلاثا ، فان بداله بعد فلیقتله فانه شیطان ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں جنات کا ایک گروہ ہے جو اسلام لا چکے، تو جو ان گھر میں رہنے والے جنات کو سانپ کی شکل میں دیکھے تو تین دن کی مہلت دے پھر بھی وہ موجود رہے تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔۱۲م

۲۴۱۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لهذه البیوت عوامر ، فاذا رأیتم شیئا منها فحرجوا علیها ثلاثا ، فان ذهب والا فاقتلوه فانه کافر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۴۰۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۷۱۳/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۸۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۶/۴
الترغیب والترهیب للمنذری، ۶۲۴/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۰۰۴
۲۴۰۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲۳۵/۲
السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات ۷۱۳/۲
۲۴۱۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲۳۵/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۸/۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۶۲۶/۳
علل الحدیث لابن حاتم، ۲۴۶۶ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱۳۴/۲

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان گھروں میں کچھ رہنے والے جن سانپ کی شکل میں ہیں، جب تم ان میں سے کسی کو سانپ کی شکل میں دیکھو تو انکو تین دن کی مہلت دو پھر مار ڈالو کہ وہ کافر ہے۔

۲۴۱۱۔ عن أبی السائب مولی هشام بن زهرة رضی الله تعالی عنه انه دخل علی أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه فی بیته ، قال : فوجدته یصلی، فجلست انتظره حتی یقضی صلاته ، فسمعت تحریکا فی عراجین فی ناحیة البیت فالتفت فاذاحیة ، فوثبت لا قتلها فاشار الی ان اجلس ، فجلست ، فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال : اتری هذا البیت ؟ فقلت : نعم ، فقال : کان فیه فتی منا حدیث عهد بعرس ، قال : فخرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی الخندق ، فکان ذلك الفتی یستاذنه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بانصاف النهار فیرجع الی اهله، فاستاذنه یوما ، فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :خذ علیك سلاحك ، فانی اخشی علیك قریظة ، فاخذ الرجل سلاحه ثم رجع فاذا امرأته بین البابین قائمة ، فاهوی الیها بالرمح لیطعنها به واصابته غیرة فقالت له : اکفف علیك رمحك و ادخل البیت حتی تنظر ماالذی اخرجنی ، فدخل فاذا بحیة عظیمة منطویة علی الفراش ، فاهوی الیها بالرمح فانتظمها به ثم خرج فرکزه فی الدار فاضطربت علیه ، فما یدری ایهما کان اسرع موتا الحیة ام الفتی؟ قال: فجئنا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ذکرنا ذلك له و قلنا له : ادع الله لیحییه لنا فقال :استغفروا لصاحبکم ثم قال : ان بالمدینة جنا قد اسلموا ، فاذا رأیتم منهم شیأا فآذنوه ثلاثة ایام ، فان بدالکم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شیطان ۔

حضرت ابوسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، کہتے ہیں: میں انتظار

۲۴۱۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/۲۳۵
السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۲/۷۱۳

میں بیٹھا رہا کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائیں، اس درمیان میں نے کھجور کی پڑی ہوئی شاخوں کے درمیان سرسراہٹ سنی، میں گھر کے اس گوشہ کی جانب متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سانپ ہے، میں کود کر پہونچا کہ اس کو مار ڈالوں لیکن انہوں نے مجھے اشارہ کر کے بٹھا دیا، جب فارغ ہوئے تو گھر کی کوٹھری کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: کیا تم اس کوٹھری کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، بولے: اس میں ایک جوان رہتا تھا، نئی نئی شادی ہوئی تھی، ہم جنگ خندق میں شرکت کے لئے حضور کے ساتھ گئے، اس جوان نے دوپہر کو حضور سے گھر جانیکی اجازت لینا چاہی، حضور نے ایک یوم کی اجازت عطا فرمادی اور فرمایا: اپنے ہتھیار ساتھ لیتے جاؤ کہ مجھے بنو قریظہ سے خطرہ ہے۔ وہ ہتھیار لیکر آئے تو بیوی کو دروازہ پر کواڑوں کے درمیان کھڑا پایا، غیرت وشرم کی وجہ سے اس کے نیزہ مارنا چاہا کہ وہ بول اٹھی، اپنا ہتھیار روک لو اور پہلے گھر میں جا کر دیکھو کہ میں یہاں کیوں نکلنے پر مجبور ہوئی۔ وہ اندر آئے تو دیکھا کہ بستر پر ایک بڑا سانپ لپٹا بیٹھا ہے، اس نے نیزہ مار کر اس کو چھید لیا اور نیزہ باہر لا کر گھر کے صحن میں گاڑ دیا۔ اس سانپ نے اچھل کر اس جوان پر حملہ کر دیا، اب یہ پتہ نہیں چلا کہ کون پہلے مرا، سانپ یا وہ جوان، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا، اور ساتھ ہی درخواست کی کہ حضور جوان کے زندہ ہونیکی دعا فرمادیں۔ فرمایا: اپنے ساتھی کی مغفرت کی دعا کرو۔ پھر فرمایا: مدینے میں کچھ جن ہیں جو اسلام لے آئے اور سانپ کی شکل میں موجود ہیں جب تم دیکھو تو تین دن کی مہلت دو۔ پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۰

۲۴۱۲۔ عن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما یقتل الحیات کلهن حتی حدثنا ابو لبابة بن عبد المنذر البدری رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نهی عن قتل جنان البیوت فامسك۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر سانپ کو مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے یہ

۲۴۱۲۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲/۲۳۴

حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا، تو آپ نے یہ طریقہ چھوڑ دیا۔۱۲م

۲۴۱۳۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ابا لبابۃ کلم عبد اللہ بن عمر لیفتح لہ بابا فی دارہ یستقرب بہ الی المسجد فوجد الغلمۃ جلد جان فقال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما : التمسوہ فاقتلوہ ، فقال ابو لبابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ : لا تقتلوہ ، فان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن قتل الجنان التی فی البیوت ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گفتگو کی کہ ان کے لئے اپنے گھر میں سے ایک دروازہ کھول دیں تا کہ مسجد نبوی قریب ہو جائے، دروازہ کھولتے وقت کام کرنے والے لڑکوں نے سانپ کی کینچلی دیکھی، حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا: سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو، حضرت ابولبابہ نے فرمایا: مت مارنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں کی شکل میں جنات کو مارنے سے منع فرمایا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قتل اس سانپ کا کہ سپید رنگ ہے اور سیدھا چلتا ہے، یعنی چلنے میں بل نہیں کھاتا قبل انذار وتحذیر کے ممنوع ہے۔ نیز اسی طرح وہ سانپ جو مدینہ کے گھروں میں رہتے ہیں بے انذار و تحذیر نہ قتل کئے جائیں مگر ذوالطفیتین کہ اس کی پیٹھ پر دو خط سپید ہوتے ہیں، اور ابتر کہ ایک قسم ہے سانپ کی کبود رنگ کوتاہ دم اور ان دونوں سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑے اندھا ہو جائے، زن حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو، کہ اس طرح کے سانپ اگر مدینے کے گھروں میں بھی رہتے ہوں تو ان کا مارنا بے انذار کے جائز ہے۔

لیکن بعض علمانے قتل ان سانپوں کا کہ گھروں میں رہتے ہیں مطلقاً بے انذار کے ممنوع ٹھہرایا ہے اور منشا اس کا اطلاق لفظ بیوت ہے۔ مگر یہ مذہب ضعیف غیر مختار ہے۔ اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں مراد بیوت سے بیوت مدینہ ہیں نہ بیوت مطلقاً، اور وہ احادیث جن میں اذن

۲۴۱۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب قتل الحیات، ۲۳۴/۲

بیوت مقید ہے ان حدیثوں کے مفسر ہیں۔

انذار و تحذیر کے طریقے مختلف ہیں

ایک یہ کہ یوں کہا جائے: میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

۲۴۱۴۔ **عن** ابن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: انشدکن بالعھد الذی اخذ علیکن سلیمان بن داؤد علیھما السلام ان لا توذونا و لا تظھرن لنا۔

حضرت ابن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ انذار و تحذیر کے وقت یوں کہے میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے لیا کہ ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔

دوسرے یہ ہے کہ اس طرح کہا جائے: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح و عہد سلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

۲۴۱۵۔ **عن** أبی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا ظھرت الحیۃ فی المسکن فقولوا لھا: انا نسألك بعھد نوح و بعھد سلیمان بن دائود علیھم السلام ان لا تؤذینا، فان عادت فاقتلوہ۔

حضرت ابولیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی گھر میں سانپ ظاہر ہو تو کہو: ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح و سلیمان بن داؤد علیہم السلام کے کہ ہمیں ایذا مت دے۔

تیسرے یہ کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا، اور میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو۔

۲۴۱۴۔ شرح مسلم للنودی، ۲/ ۲۳۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/ ۳۱۸

۲۴۱۵۔ الجامع للترمذی، ☆

شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/ ۱۹۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۷۲، ۱۰/ ۶۲

مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۱۳۷، ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۲۱۱

۲٤١٦ـ عن أبی لیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :ا ن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سئل عن حیا ت البیوت فقا ل : اذا رأیتم منهن شیًا فی مساکنکم فقولوا : انشدکن العهد الذی اخذ علیکن سلیمانؑ علیه السلام ان لا تؤذونا فان عدن فاقتلوهن ـ

حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھر میں پائے جانے والے سانپوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: جب تم اپنے گھروں میں ان سانپوں کو دیکھو تو کہو: میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا کہ ایذا مت دو، پھر بھی وہ ظاہر ہوں تو مار ڈالو۔۱۲م

چوتھے یہ کہ لوٹ جا خدا کے حکم سے

پانچویں یہ کہ مسلمان کی راہ چھوڑ دے

بالجملہ قتل سانپ کا مستحب اور سپید وساکن بیوت مدینہ کا سواذوالطفیتین اور ابتر کے بے انذار وتحذیر کے ممنوع ہے۔ مگر امام طحاوی کے نزدیک قتل بے انذار میں بھی کچھ حرج نہیں، اور انذار اولی ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۱

۲٤١٦ـ السنن لابی داؤد، باب فی قتل الحیات، ۲/۷۱۳

۲۳

کتاب التوبۃ

ابواب
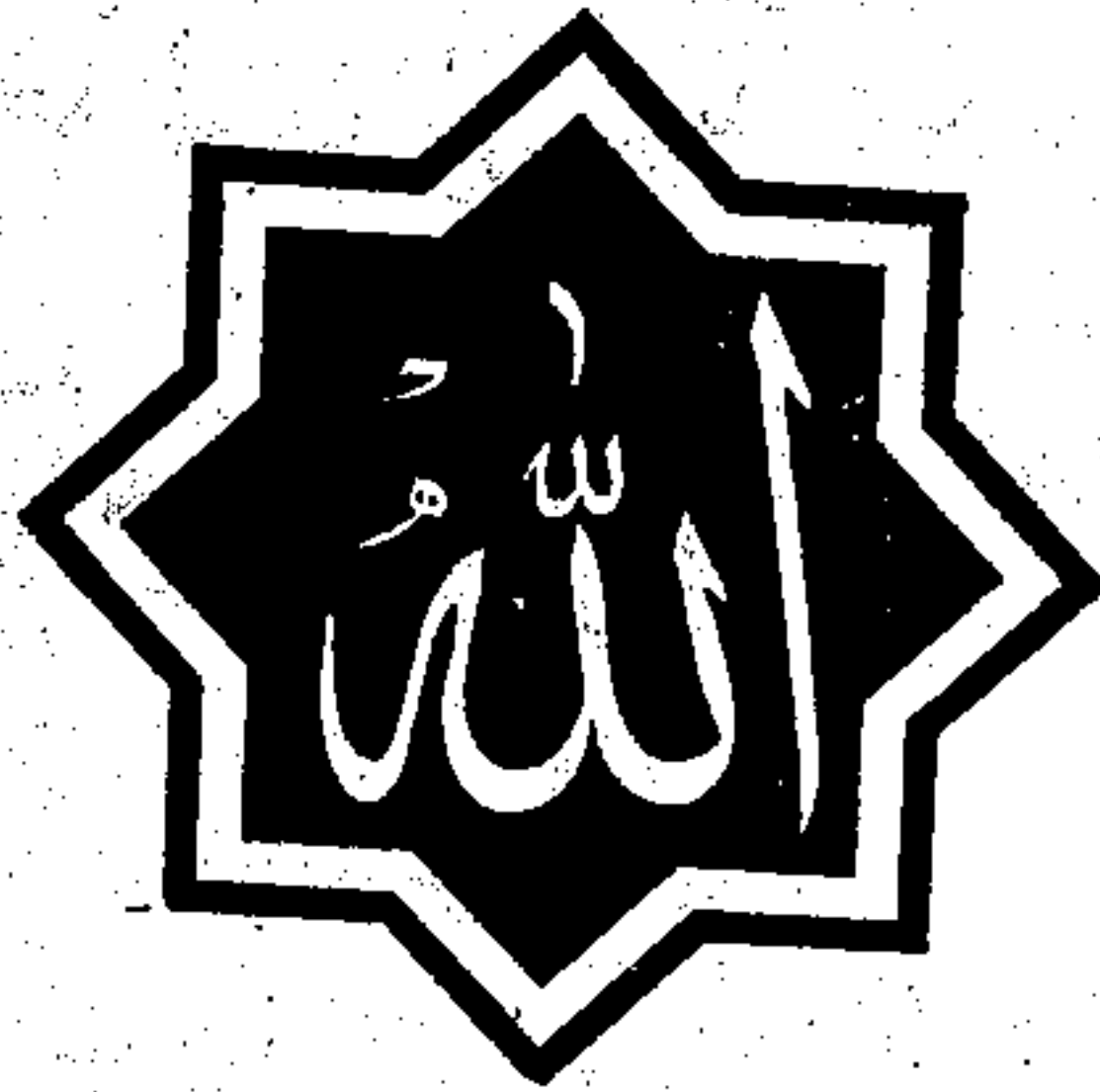
۱۔ فضائل توبہ

(۱) توبہ کا طریقہ

۲۴۱۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل شئ یتکلم بہ ابن آدم فانہ مکتوب علیہ ، فاذا خطأ الخطیئۃ ثم احب ان یتوب الی اللہ عزوجل فلیأت بقعۃ مرتفعۃ فلیمد د یدیہ الی اللہ ثم یقول : اللھم انی اتوب الیک منھا لا ارجع الیھا ابدا، فانہ یغفر لہ ما لم یرجع فی عملہ ذلک ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے، تو جو گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہئے کہ بلند جگہ پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلائے اور کہے: الٰہی! میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا ہوں اب کبھی ادھر عود نہ کرونگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمادیگا جب تک اس گناہ کو پھر نہ کرے۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

توبہ کے لئے بلندی پر جانے کی یہ ہی حکمت ہے کہ حتی الوسع موضع معصیت سے بعد اور دوری نیز محل طاعت و منزل رحمت یعنی آسمان کا قرب حاصل ہو۔ جب سیدنا حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ انتقال قریب آیا بن میں تشریف رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا، وہاں تشریف لیجانا میسر نہ ہوا دعا فرمائی: اس پاک زمین سے مجھے ایک سنگ پرتاب قریب کردے۔ فتاوی رضویہ ۵۴۲/۳

(۲) توبہ گناہ مٹادیتی ہے

۲۴۱۸۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول للہ صلی

۲۴۱۷۔ المستدرک للحاکم، ۱۶۱/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۴/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۰۲۴۴، ۲۱۹/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۴/۱۰
۲۴۱۸۔ السنن لا بن ماجہ، باب ذکر التوبۃ، ۳۱۳/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۱۵۴/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۷۴، ۲۰۷/۴

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گناہ سے توبہ کرلی وہ ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں ۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۱۰

(۳) گنہگار کی بھلائی توبہ میں ہے

۲۴۱۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خیر الخطائین التوابون ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خطا کار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے ۔

فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

(۴) مؤمن کو توبہ کے بعد طعنہ نہ دے

۲۴۲۰۔ **عن** معاذ رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مریگا جب تک خود اس

۲۴۱۸۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۰/۲۰۰ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۲۶۱
الجامع الصغير للسيوطی ۱/۲۰۳ ☆ التفسير للقرطبی، ۱۸/۲۰۰
حلية الاولياء لابی نعيم، ۴/۲۱۰ ☆ التفسير لابن كثير، ۵/۲۴۱
الترغيب والترهيب للمنذری، ۴/۹۷ ☆ المغنی للعراقی، ۴/۵
اتحاف السادة للزبيدی، ۸/۵۰۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۱۰۳۴۰

۲۴۱۹۔ السنن لابن ماجه باب ذكر التوبة، ۲/۳۲۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۹۸ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۲۴۴

۲۴۲۰۔ الجامع للترمذی، قيامت، ۵۳ ☆
الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۳۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۷/۵۰۴
تاريخ بغداد للخطيب، ۲/۳۴۰ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۲/۳۶۵
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۳۵ ☆ الكامل لابن عدی،

گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ فتاوی رضویہ ۶/۱۴۰

۵۔ گناہ کے بعد سچی توبہ سے دل صیقل ہو جاتا ہے

۲۴۲۱۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان العبد اذا اذنب ذنبا تكتب فی قلبه نكتة سوداء فان تاب و نزع و استغفر صقل قلبه ، و ان عاد زادت حتی تغلق قلبه ، فذالك "الران" الذی ذكر الله تعالیٰ فی القرآن ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ دھبہ پیدا ہو جاتا ہے، پھر جب توبہ کرے، اس گناہ سے علیحدگی اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے تو اس کا دل صیقل و صاف ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر گناہ کر بیٹھا تو وہ دھبہ اور زیادہ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ پورے دل کو گھیر لیتا ہے۔ یہ ہی نقطہ ہے وہ جس کا ذکر قرآن کریم میں لفظ "ران" سے فرمایا گیا۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷
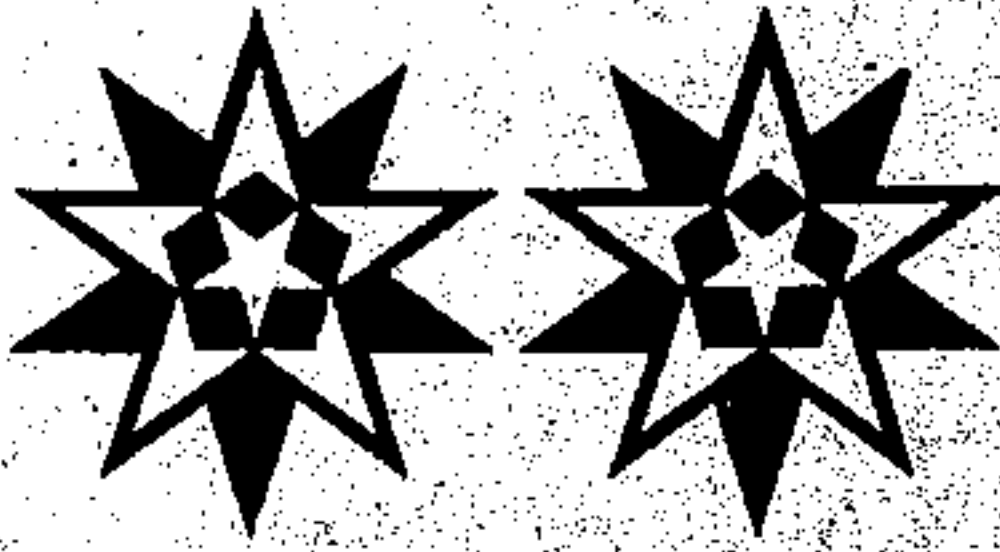
۲۴۲۱۔ السنن لابن ماجه، باب الذکر الذنوب

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۹۷ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۴/۹۱

فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۹۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۷۳، ۴/۲۰۷

۲۔ توبہ کیا ہے؟

(۱) جس نے توبہ کی اس نے گناہ پر اصرار نہ کیا

۲۴۲۲۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما اصر من استغفر

امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے معافی مانگ لی اس نے ہٹ نہ کی۔

فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

(۲) ندامت توبہ ہے

۲۴۲۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الندم توبۃ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ندامت توبہ ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۵۴

(۳) معصیت میں مبتلا رہ کر توبہ اللہ سے استہزاء ہے

۲۴۲۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

۲۴۲۲۔ السنن لابی داؤد، باب فی الاستغفار، ۱/۲۱۲
السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/۱۸۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۵۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۲۳۰، ۴/۲۱۶
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲۴۹ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری،

۲۴۲۳۔ السنن لابن ماجہ، باب ذکر التوبہ، ۲/۳۲۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۷۶ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/۱۵۴
المستدرک للحاکم، ۴/۲۴۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/۹۷
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۱۹۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۰۳
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۳۳ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۴/۴۵
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۲۹۷ ☆ الکامل لابن عدی، ۱/۲۰۰
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۸/۲۵۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۳۰۱، ۴/۲۳۲

۲۴۲۴۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/۹۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۶۰۴
المغنی للعراقی، ۴/۴۷ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۶۱۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : المستغفر من الذنب و ھو مقیم علیہ کالمستھزئ بربہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گناہ پر قائم رہ کر توبہ توبہ کرے وہ اپنے رب جل جلالہ سے معاذ اللہ تمسخر کرتا ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۴

(۴) گناہ کے فوراً بعد توبہ کرنا مومن کی شان ہے

۲۴۲۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال · قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مثل المؤمن و مثل الایمان کمثل الفرس فی اخبیتہ یحول ثم یرجع الی اخبیتہ ، و ان المومن یسھو ثم یرجع ، فاطعموا طعامکم الاتقیاء و او لو معروفکم المؤمنین۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہو کہ چاروں طرف چر کے پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے۔ یونہی مسلمان سے بھول ہوتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے، تو اپنا کھانا پرہیز گاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ معالجہ گناہ میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔ راد القحط والوباء ص ۹

۲۴۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۵۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۲۰۱
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۴/۸۰ ☆ شرح السنۃ للبغوی ۱۳/۶۹
الصحیح لابن حبان، ۲۴۵۱ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۲۵۰

۳۔ توبہ کی نوعیت

(۱) جیسا گناہ ویسی ہی توبہ

۲۴۲۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :اذا عملت سئیۃ فاحدث عندھا توبۃ، توبۃ السر بالسر، و توبۃ العلانیۃ بالعلانیۃ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی گناہ صادر ہو فوراً توبہ کر۔ پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ کی علی الاعلان۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۵۲۳

۲۴۲۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اذا حدثت ذنبا فاحدث عندھا توبۃ ، ان سرا فسر ، و ان علانیۃ فعلانیۃ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تجھ سے نیا گناہ ہو فوراً نئی توبہ کر نہاں کی نہاں، عیاں کی عیاں۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسئلہ توبہ میں مجملاً تحقیق یہ ہے کہ وہ گناہ جو خلق پر بھی ظاہر ہو جس طرح خود اس کیلئے دو تعلق ہیں۔

ایک بندے اور خدا میں کہ، اللہ عزوجل کی نافرمانی کی، اس کا ثمرہ حق جل وعلا کی معاذ اللہ ناراضی، اس کے عذاب منقطع یا ابدی کا استحقاق۔

دوسرے بندے اور خلق میں، کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ آثم و ظالم یا گمراہ یا کافر بحسب حیثیتِ گناہ ٹھہرے۔ اور اس کے لائق سلام و کلام و تعظیم اکرام و اقتدائے نماز وغیرہا امور و معاملات میں اس کے ساتھ انہیں برتاؤ کرنا ہو۔

۲۴۲۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۸۰، ۴/ ۲۰۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۶۰۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۵۳ ☆ المغنی للعراقی، ۴/ ۴۷
۲۴۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۲۴۶، ۴/ ۲۰۹ ☆

یونہی اس سے توبہ کے لئے بھی دو رخ ہیں

ایک جانب خدا، اس کا رکن اعظم بصدق دل اس گناہ سے ندامت ہے۔ فی الحال اس کا ترک اور اس کے آثار کا مٹانا، اور آئندہ نہ کرنیکا صحیح عزم۔ یہ سب باتیں سچی پشیمانی کو لازم ہیں ولہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الندم توبة۔ ندامت توبہ ہے۔

یعنی وہی سچی صادقہ ندامت کہ بقیہ ارکان توبہ کو خود مستلزم ہے اسی کا نام توبۃ السر ہے۔

دوسرا جانب خلق، کہ جس طرح ان پر گناہ ظاہر ہوا اور ان کے قلوب میں اس کی طرف سے کشیدگی پیدا ہوئی اور معاملات میں اس کے ساتھ اس کے گناہ کے لائق انہیں احکام دئے گئے اس کی طرح ان پر اسی توبہ و رجوع ظاہر ہو کہ ان کے دل اس سے صاف ہوں اور احکام حالت برأت کی طرف مراجعت کریں، یہ توبہ علانیہ ہے۔

توبۂ سر سے تو کوئی گناہ خالی نہیں ہو سکتا۔ اور گناہ علانیہ کے لئے شرع نے توبہ علانیہ کا حکم دیا ہے۔

اقول وباللہ التوفیق: اس حکم میں بکثرت حکمتیں ہیں

اول: اصلاح ذات بین کا حکم ہے، یعنی آپس میں صفائی اور صلح رکھو، یہ گناہ علانیہ میں توبۂ علانیہ ہی پر موقوف، کہ جب مسلمان اس کے گناہ سے آگاہ ہوئے اگر توبہ سے واقف نہوں تو ان کے قلوب اس سے ویسے ہی رہیں گے جیسے قبل توبہ تھے۔

دوم: جب وہ اسے برا سمجھے ہوئے ہیں تو اس کے ساتھ وہی معاملات بعد و تنفر رکھیں گے جو بدوں کے ساتھ درکار ہیں۔ علی الخصوص، بدمذہب لوگ، یہ بہت برکات سے محرومی کا باعث ہوگا۔

سوم: جب یہ واقع میں تائب ہو لے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: التائب من الذنب كمن لاذنب له تو اب مسلمانوں کے وہ معاملات نظر بواقع بیجا ہوں گے، اور انہیں اس بیجا پر خود یہ شخص حامل ہوا کہ اگر اپنی توبہ کا اعلان کر دیتا تو کیوں وہ معاملات رہتے، تو لازم ہوا کہ انہیں مطلع کر دے۔ جیسے کسی کے کپڑے میں نجاست ہو اور وہ مطلع نہیں تو جاننے والے پر اسے خبر دینی ضروری ہے۔

چہارم: ایسے گناہوں میں جو بدمذہبی بددینی ہیں، اگر یہ مر گیا اور مسلمانوں پر اس کی

توبہ ظاہر نہیں، اور بد مذہب کی مذمت اس کے مرنے پر بھی جائز بلکہ کبھی شرعاً واجب ہے تو اہلسنت اسے برا اور بد دین اور گمراہ کہیں گے، اور ان کے سید و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں زمین میں اللہ عزوجل کا گواہ بتایا ہے، آسمان میں اس کے گواہ ملائکہ ہیں اور زمین میں اہلسنت، تو انکی گواہی سے اس پر سخت ضرر کا خوف ہے، اور وہ خود اس میں تقصیر وار ہے کہ اعلان توبہ سے ان کا دل صاف نہ کر دیا۔ اور یہ نہ بھی ہو تو اتنا ضرور ہے کہ علماء و صلحا اہل سنت اس کی تجہیز میں شرکت اور اس کے جنازہ پر نماز سے احتراز کریں گے، شفاعت اخیار سے محروم رہے گا، یہ شناعت کیا کم ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

پنجم: اصل یہ ہے کہ گناہ علانیہ دوہرا گناہ ہے کہ اعلان گناہ دوسرا گناہ، بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ ہے۔ حدیث میں ہے۔

۲۴۲۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كل امتی معافی الا المجاهرین۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری سب امت عافیت میں ہے سوا ان کے جو گناہ آشکارا کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۵

۱۴۲۹۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا یزال العذاب مكشوفا عن العباد لما استتروا بمعاصی الله، فاذا اعلنوها استوجبوا عذاب النار۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندوں سے عذاب الٰہی دور رہے گا جب تک اللہ کی معصیت پوشیدہ

۲۴۲۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ستر المومن علی نفسه، ۲/ ۸۹۶
الصحیح لمسلم، باب النهی عن هتك الانسان ستر نفسه، ۲/ ۴۱۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۱۹۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۱۷۲
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۲۲۷ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۵/ ۳۳۹
الدر المنثور للسیوطی، ۸/ ۳۲۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۰۳۲۷، ۴/ ۲۳۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۱۶۱ ☆ المغنی للعراقی، ۲/ ۱۹۹
۲۴۲۹۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۴/ ۹۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۰۳۷۱

کریں گے۔ اور جب علانیہ گناہ کرینگے تو عذاب دوزخ خود اپنے اوپر واجب کریں گے۔ ۱۲ م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۵۶

اعلان گناہ پر باعث نفس کی جرأت و جسارت، اور سرکشی و بے حیائی ہے، اور مرض کا علاج ضد سے ہوتا ہے، جب مسلمانوں کے مجمع میں اپنی بدی و شناعت پر اقرار لائے گا تو اس سے جو انکسار پیدا ہوگا اس سرکشی کی دوا ہوگا۔

فکر حاضر میں اس وقت اتنی حکمتیں خیال میں آئیں، اور شریعت مطہرہ کی حکمتوں کو کون حصر کر سکتا ہے؟ ان میں اکثر وجوہ یہ چاہتے ہیں کہ جن جن لوگوں کے سامنے گناہ کیا ہے ان سب کے مواجہہ میں توبہ کرے۔ مگر یہ کثرت مجمع کی حالت میں مطلقا اور بعض صور میں ویسے بھی حرج سے خالی نہیں، اور حرج مدفوع بالنص ہے۔ تاہم اس قدر ضرور چاہیئے کہ مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہو۔ سب میں ادنیٰ درجہ کا اعلان اگرچہ دو کے سامنے بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ مگر وہ مقاصد شرع یہاں بے مشاکلت و مشابہت حاصل نہ ہوں گے۔ ولہذا علامہ منادی نے فیض القدیر میں اس حدیث (اعلانیہ توبہ کرنے والی) کی شرح میں لکھا۔ احدث عندھا توبۃ تجانسھا مع رعایۃ المقابلۃ و تحقق المشاکلۃ مختصرا۔

سو کے سامنے گناہ کیا اور ایک گوشہ میں دو کے آگے اظہار توبہ کر دیا تو اس کا اشتہار مثل اشتہار گناہ نہ ہوا، اور وہ فوائد کہ مطلوب تھے پورے نہ ہوئے۔ بلکہ حقیقۃ وہ مرض کہ باعث اعلان گناہ تھا توبہ میں کمی اعلان پر بھی وہی باعث ہے کہ گناہ تو دل کھول کر مجمع کثیر میں کر لیا اور اپنی خطا پر اقرار کرتے عار آتی ہے۔

چپکے سے دو تین کے سامنے کہہ لیا وہ انکسار کہ مطلوب شرع تھا حاصل ہونا در کنار ہنوز خودداری و استنکاف باقی ہے۔ اور جب واقع ایسا ہو تو حاشا توبہ سرکی بھی خبر نہیں کہ وہ ندامت صادقہ چاہتی ہے اور اس کا خلوص مانع استنکاف۔

پھر انصاف کیجئے! تو کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں نے توبہ کر لی ہے اور اس مجمع میں توبہ نہ کرنا خود بھی اسی خودداری و استنکاف کی خبر دے رہا ہے۔ ورنہ کسی شخص کا توبہ کا قصہ پیش کرنا، گواہوں کے نام گنانا، ان سے تحقیقات پر موقوف رکھنا یہ جھگڑا آسان تھا یا مسلمانوں کے سامنے یہ دو حرف کہہ لینا کہ الہی میں نے اپنے ان ناپاک اقوال سے توبہ کی، پھر یہاں ایک نکتہ اور ہے۔

اس کے ساتھ بندوں کیلئے معاملے تین قسم ہیں۔

ایک یہ، کہ گناہ کی سزا اس کو دی جائے اس پر یہاں قدرت کہاں۔ یعنی قتل و تعزیز وغیرہ کی۔

دوسرے یہ کہ اس کے ارتباط واختلاط سے تحفظ وتحرز کیا جائے کہ بد مذہب کا ضرر سخت متعدی ہوتا ہے۔

تیسرے یہ کہ اس کی تعظیم و تکریم مثل قبول شہادت و اقتدائے نماز وغیرہ سے احتراز کریں۔

فاسق و بد مذہب کے اظہار توبہ کرنے سے قسم اول تو فورا موقوف ہو جاتی ہے الا فی بعض صور مستثنیات مذکورۃ فی الدر وغیرہ مگر دو قسم باقی ہنوز باقی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی صلاح حال ظاہر ہو اور مسلمانوں کو اس کے صدق توبہ پر اطمینان حاصل ہو۔ اس لئے کہ بہت عیار اپنے بچاؤ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے زبانی توبہ کر لیتے ہیں اور قلب میں وہی فساد بھرا ہوتا ہے۔

عراق میں ایک شخص صبیغ بن عسل تمیمی کے سر میں کچھ خیالات بد مذہبی گھومنے لگے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور عرضی حاضر کی گئی، طلبی کا حکم صادر فرمایا، وہ حاضر ہوا۔ امیر المؤمنین نے کھجور کی شاخیں جمع کر رکھی تھیں۔ اس کو سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ فرمایا تو کون ہے؟ کہا: کہ میں عبد اللہ صبیغ ہوں، فرمایا: اور میں عبد اللہ عمر ہوں اور ان شاخوں سے مارنا شروع کیا کہ خون بہنے لگا۔ پھر قید خانے بھیج دیا، جب زخم اچھے ہوئے پھر بلایا اور ویسا ہی مارا پھر قید کر دیا، سہ بارہ پھر ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ بولا: امیر المؤمنین! واللہ اب وہ ہوا میرے سر سے نکل گئی، امیر المؤمنین نے اسے حاکم یمن حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا اور حکم فرمایا: کہ کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔ وہ جدھر گزرتا اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے سب متفرق ہو جاتے یہاں تک کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے عرضی بھیجی کہ یا امیر المؤمنین! اس کا حال صلاح پر ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت فرما دی۔

پھر صحت توبہ اور اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے صحیح یہ کہ اس کے لئے کوئی مدت

معین نہیں کر سکتے، جب اس شخص کی حالت کے لحاظ سے اطمینان ہو جائے کہ اب اس کی اصلاح ہوگئی۔ اس وقت اس سے دو قسم اخیر کے معاملات برطرف ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہو جاتی ہے۔ ایک سادہ دل وراست گو سے کوئی گناہ ہوا اس نے توبہ کی، اس کے صدق پر جلد اطمینان ہو جائے گا اور دروغ گو مکار کی توبہ پر اعتبار نہ کریں گے اگر چہ ہزار مجمع میں تائب ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵۷

۲۴

کتاب الزہد
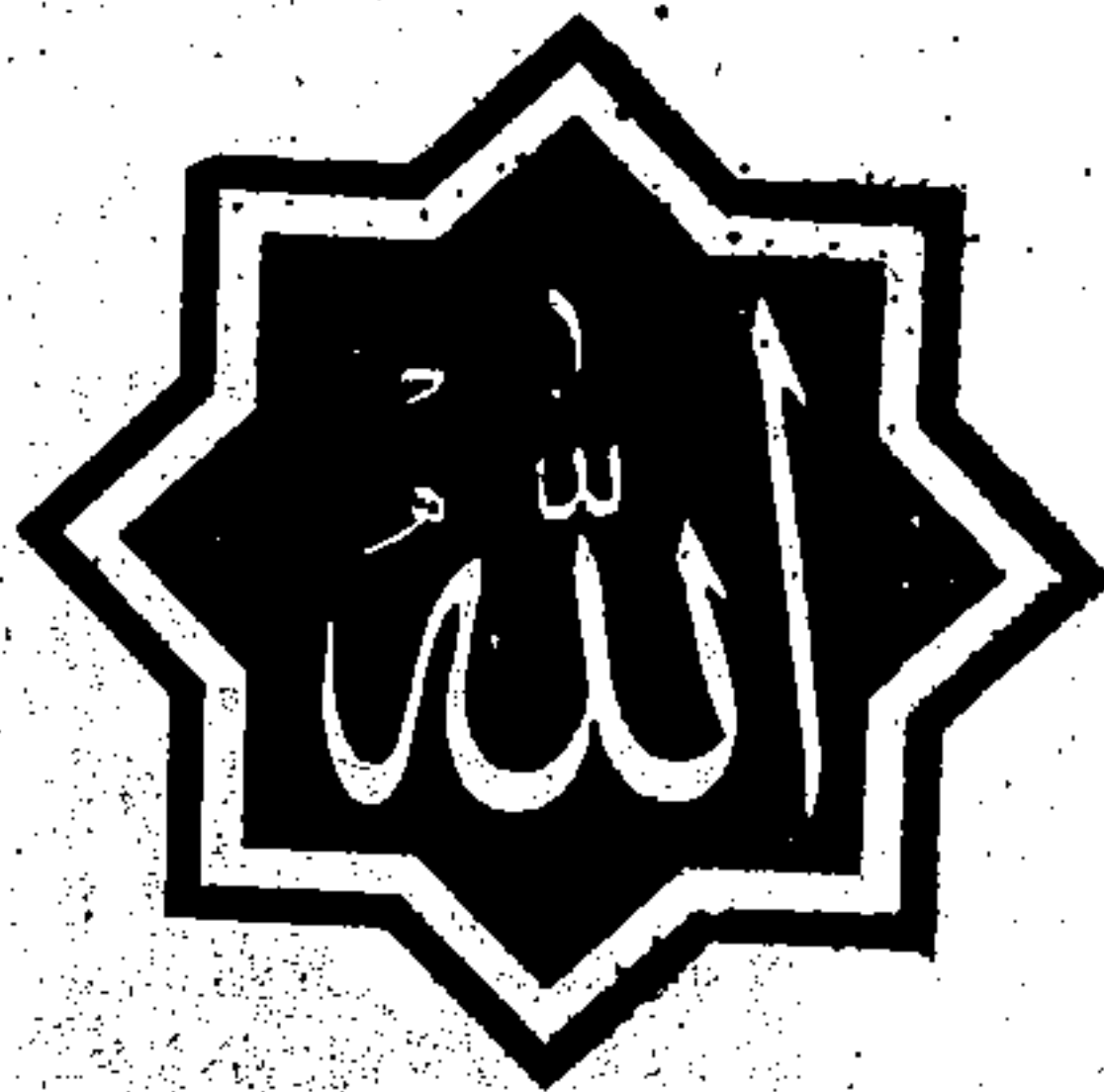
ابواب
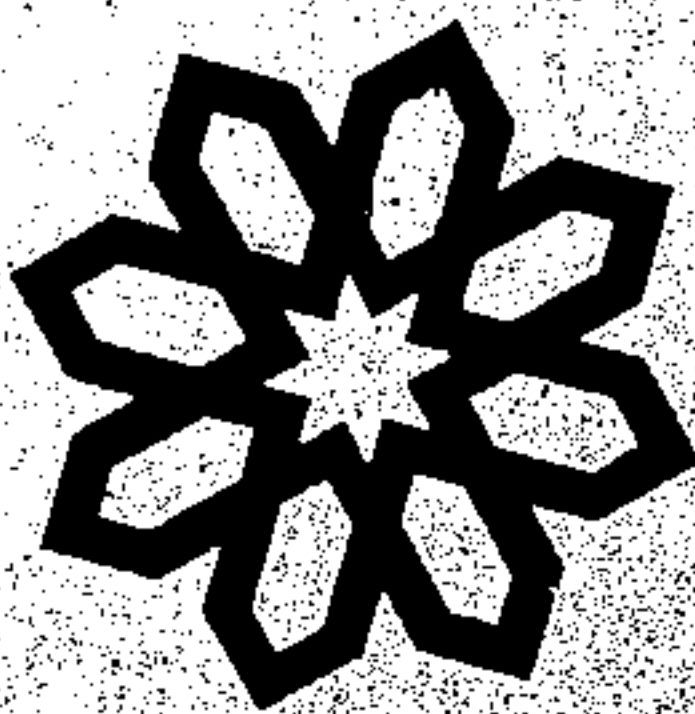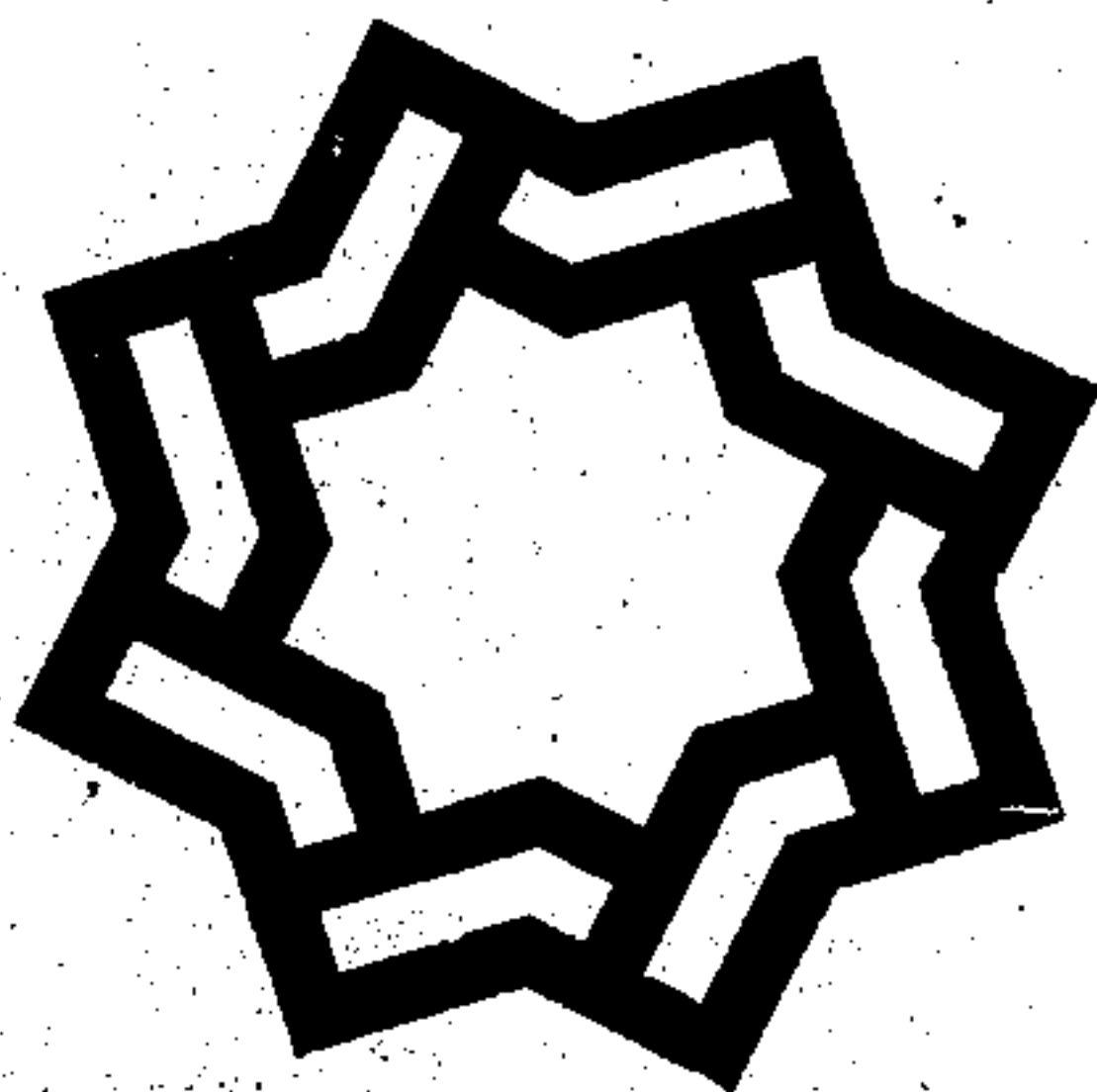
ا۔ زہد

(۱) زہد و توکل

۲۴۳۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :رأی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عند بلال تمرة قال: ما هذا؟ یا بلا ل ! قال : شیء اذخرته لغد ، قال : ام تخشی ان یکون لك دخان فی نار جهنم ، انفق یا بلال ! و لا تخشی من ذی العرش اقلالا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ خرمے جمع دیکھے، فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: میں نے آئندہ کے لئے جمع کر رکھے ہیں۔ فرمایا: کیا ڈرتا نہیں کہ تیرے لئے آتش دوزخ کا دھواں ہو، اسے خرچ کر اے بلال! اور عرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کر۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۴

۲۴۳۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من استغنی بالله اغناه الله و من استعف اعفه الله ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر خلق سے بے پرواہی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کردے گا، اور جو سچے دل سے پارسا بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے پارسا بنادیگا۔

۲۴۳۲۔ **عن** عمر بن امیة الضمری رضی لله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قال : ارسل ناقتی وا توکل ؟ قال : قیدها و

۲۴۳۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۳۴۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۰۱۱، ۶/۳۵۰
الترغیب والترغیب للمنذری، ۲/۵۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۲۴۴
۲۴۳۱۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۷، ۶/۵۰۳
التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۲۹۸ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ۴/۹۴
السنن الکبری للبیهقی، ۴/۱۷۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۳
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۲۰۴ ☆
۲۴۳۲۔ کنز العمال للمتقی، ۹۶۹۸، ۳/۱۰۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۸۴

توکل۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی نے حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! اپنی اونٹنی یونہی چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ اور توکل رکھوں؟ ارشاد فرمایا: باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۳

(۲) فقر کی ترغیب

۲۴۳۳۔ **عن** بلال الحبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا بلال! الق اللہ فقیرا ولا تلقہ غنیا، قال: قلت: و کیف لی بذلک یا رسول اللہ! قال: اذا رزقت فلا تخبأ و اذا سئلت فلا تمنع، قال: قلت: و کیف لی بذلک یا رسول اللہ! قال: ھو ذاک و الا فالنار۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا۔ عرض کی: اس کی کیا سبیل ہے؟ فرمایا: جو ہے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع نہ کرنا۔ عرض کی: ایسا کیوں کر کروں؟ فرمایا: ایسا ہی کرنا ہوگا ورنہ آگ ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

۲۴۳۴۔ **عن** أبی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: توفی رجل من اھل الصفۃ فوجد فی مئزرہ دینار فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیۃ۔ ثم توفی اخر فوجد فی مئزرہ دیناران فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیتان۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ سے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا انتقال ہو گیا۔ ان کے تہبند میں ایک دینار نکالا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک داغ، پھر دوسرے صحابی کا انتقال ہوا تو ان کے تہبند میں دو دینار نکلے فرمایا:

۲۴۳۳۔ المستدرک للحاکم، ۴/۳۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۸۳، ۶/۳۸۷
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۳/۳۱۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۳۴
۲۴۳۴۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/۲۵۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۴۸
المصنف لعبد الرزاق، ۱۶۴۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۴۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۵۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۵۰۵

دو داغ۔۱۲م

۲٤۳٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : توفی رجل من اهل الصفة فوجدوا فی شملته دینارین ، فذكروا ذلك للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : كیتان ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایک صحابی کا انتقال ہوا صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان کے عمامے کے شملہ میں دو دینار پائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ بات عرض کی: فرمایا: دو داغ۔۱۲م

۲٤۳٦۔ **عن** سلمة بن الاكوع رضی الله تعالیٰ عنه قال : كنت جالسا عند النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فاتی بجنازة فقال : هل ترك شیئا ؟ قالو ا : نعم ، ثلثة دنانیر ، فقال : باصابعه ثلث كیات ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک جنازہ لایا گیا فرمایا: کیا کچھ چھوڑا ہے ؟ حاضرین نے عرض کی: ہاں تین دینار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگلی مبارک کا اشارہ کر کے فرمایا: تین داغ۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل انقطاع و تبتل الی اللہ، اصحاب تجرید و تفرید جنہوں نے اپنے رب سے کچھ نہ رکھنے کا عہد باندھا ان پر اپنے عہد کے سبب ترک ادخار لازم ہوتا ہے اگر کچھ بچا رکھیں تو نقض عہد ہے۔ اور بعد عہد پھر جمع کرنا ضرور ضعف یقین سے ناشی یا اس کا موہم ہوگا۔ ایسے اگر کچھ بھی ذخیرہ کریں مستحق عقاب ہوں۔

فقر و توکل ظاہر کر کے صدقات لینے والا اگر یہ حالت مستمر رکھنا چاہے تو ان صدقات

۲٤۳٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۰۱ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲٤۸۱
المغنی للعراقی، ٤/۲۷۱ ☆

۲٤۳٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/٤۷ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲٤۸۲
السنن الکبری للبیهقی، ٦/۷٥ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ۲/٥۸

میں سے کچھ جمع کر رکھنا اسے ناجائز ہوگا کہ یہ دھوکا ہوگا اور اب جو صدقہ لیگا حرام وخبیث ہوگا۔

انہیں دو باب سے گزشتہ احادیث ہیں جن میں کچھ نہ رکھنے کی ترغیب اور ایک اشرفی چھوڑنے والے کو ایک داغ فرمایا، اور دو پر دو، اور تین پر تین، یعنی فی اشرفی ایک داغ دیا جائے گا اس سے دھبہ مراد ہے یعنی اس کے جمال ونورانیت میں۔ وہ ایسے معلوم ہوں گے جیسے چہرے پر چیچک وغیرہ کا داغ ہوتا ہے۔ اور جن مردوں کے بارے میں یہ حدیثیں آتی ہیں وہاں بلا شبہ یہی معنی انسب واقرب ہیں، عیاذاً باللہ آتش دوزخ میں تپا کر داغ دینا مراد نہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۳

(۳) دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم

۲۴۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کن فی الدنیا کانك غریب و غریب و عابر سبیل ، وعد نفسك فی اصحاب القبور ، اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساء و اذا امسیت فلا تحدث نفسك بالصباح۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں یوں رہ کہ گویا تو مسافر بلکہ راہ چلتا ہے، اور اپنے کو قبر میں سمجھ، صبح کرے تو دل میں یہ خیال نہ لا کہ شام ہوگی، اور شام ہو تو یہ نہ سمجھ کہ صبح ہوگی۔

۲۴۳۸۔ **عن** ام الولید بنت عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنهما قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا ایهاالناس ! الا تستحیون ، قالوا : بما یا رسول الله ! علیك الصلوٰة و السلام ، قال: تجمعون ما لا تاکلون ، و تبنون ما لاتعمرون ، و تاملون مالا تدرکون ، الا تستحیون من ذلك۔

۲۴۳۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قصر الامل، ۲/۵۷
السنن لابن ماجه، باب مثل الدنیا، ۲/۳۱۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۲۹۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۲۴۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۹۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۶۱۲۷، ۳/۱۹۴
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۲۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۲۳۶
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱/۳۱۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵/۱۷۴
۲۴۳۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۲۴۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۸۴

حضرت ام الولید بنت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس بات سے؟ فرمایا: جمع کرتے ہو کہ نہ کھاؤ گے، عمارت بناتے ہو جس میں نہ رہو گے، اور وہ آرزوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہونچو گے۔ اس سے شرماتے نہیں؟

۲۴۳۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اشتری اسامة بن زید امة بمأة دینار ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : الا تعجبون من اسامة المشتری الی شهر ، ان اسامة طویل الامل ، و الذی نفسی بیده ! ما طرفت عینای الا وظننت ان شفری لا یلتقیان حتی یقبض اللہ روحی، و لا رفعت قدحا الی فی فظننت انی واضعة حتی اقبض ، و لا لقمت لقمة الا ظننت انی لا اسیغها حتی اغص بما من الموت ، و الذی نفسی بیده ! ان ما توعدون لآت ، و ما انتم بمعجزین ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سو اشرفیوں کے عوض ایک لونڈی خریدی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اسامہ سے تعجب نہیں کرتے جس نے ایک مہینہ کے وعدہ پر لونڈی خریدی ہے ، بیشک اسامہ کی امید لمبی ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تو جب آنکھ کھولتا ہوں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائے گی اور جب پیالہ منہ تک لیجاتا ہوں کبھی گمان نہیں کرتا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گا۔ اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں تو گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق میں اتارنے نہ پاؤنگا کہ موت اسے گلے میں روک دے گی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہ سکو گے۔

۲۴۳۹۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/ ۳۹۹ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۴/ ۲۴۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/ ۲۳۸ ☆ المغنی للعراقی، ۴/ ۴۳۷
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۴۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۶/ ۹۱

۲۴۴۰۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من الدنيا دار من لا دار له ، و لها يجمع من لاعقل له ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا بے گھروں کا گھر ہے، اور اس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جو بے عقل ہے۔

۲۴۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : مر علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و نحن نعالج خصالنا ، فقال : ما هذا ؟ فقلت : خص لنا و هى نحن نصلحه ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ما ارى الامر الا اعجل من ذلك ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے تشریف لیکر گزرے جب ہم دیوار پر کہگل کر رہے تھے اور ٹٹی درست کر رہے تھے۔ فرمایا: اے عبد اللہ! کیا کر رہے ہو؟ عرض کی: اسے درست کر رہا ہوں۔ فرمایا: معاملہ اس سے قریب تر ہے۔

۲۴۴۲۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : هذا ابن آدم و هذا اجله ، و وضع يده عنده قفاه ثم بسطها ،

۲۴۴۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۷۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴/ ۱۷۸
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/ ۲۸۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۶۰۸۶، ۳/ ۱۸۶
اتحاف السادة للزبيدى، ۸/ ۸۳ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱/ ۳۴۱
المغنى للعراقى، ۳/ ۱۹۹ ☆ التفسير لابن كثير، ۱/ ۳۶۴
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۵۲۱۱ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ۱/ ۴۹۳

۲۴۴۱۔ السنن لابى داؤد، باب فى البناء ۲/ ۷۱۰
السنن لابن ماجه، باب فى البناء و الخراب، ۲/ ۳۱۷
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى قصر الامل، ۲/ ۵۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۶۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴/ ۲۴۴

۲۴۴۲۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الامل، ۲/ ۵۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲۵۷ ☆

۲۴۴۳۔ التفسير لابن كثير، ۶/ ۳۰۰ ☆

فقال: و ثم املہ و ثم املہ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ، پھر گردن مبارک پر دست اقدس رکھا اور دست اقدس پھیلا کر فرمایا: اور اتنی دور اس کی امید ہے اور اتنی دور اس کی امید ہے۔

۲۴۴۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من کنز دنیا یرید حیاۃ باقیۃ فان الحیاۃ بید اللہ ، الا وانی لااکنز دنیارا و لا درھما ، و لا اخبأ رزقا لغد ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:: جو دنیا جوڑ کر رکھے کہ بقائے زندگی چاہتا ہو تو زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، سن لو! میں نہ اشرفی جوڑ کر رکھتا ہوں نہ روپیہ، نہ کل کے لئے کھانا اٹھا کر رکھوں۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۷

(۴) مذمت دنیا

۲۴۴۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الدنیا ملعونۃ و ملعون ما فیھا الا ما کان منہ للہ عزوجل ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے ملعون ہے، مگر وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے ہو۔

۲۴۴۵۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی

۲۴۴۳۔

۲۴۴۴۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۳/۱۵۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۶۰
العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۲/۳۱۲ ☆

۲۴۴۵۔ السنن لابن ماجہ، باب مثل الدنیا، ۱/۳۱۲
الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/۹۸ ☆ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۳/۳۲۶
کنز العمال للمتقی، ۶۰۸۳، ۳/۱۸۵ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۱
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۲۵۶ ☆ الامالی للشجری، ۲/۱۶۱
الجامع للترمذی باب ما جاء فی ھوان الدنیا علی اللہ، ۲/۵۶

علیه وسلم : الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ذکر الله و ماو الا و عالما او متعلما۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا پر لعنت ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے سب پر لعنت ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جسے اس سے علاقۂ قرب ہے، اور عالم یا طالب علم دین۔

۲۴۴۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ما ابتغی به وجه الله تعالیٰ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا لعنت ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب لعین ہے مگر جس سے رضائے الٰہی مطلوب ہو۔ فتاوی رضویہ ۶/۳۱۱

۲۴۴۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا امرا بمعروف او نهیا عن منکرا و ذکر الله

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیاوی چیزیں لعنت ہیں مگر بھلائی کا حکم، برائی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۰

(۵) دنیا کی ہوس نہیں بھرتی

۲۴۴۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لو كان لابن آدم و ادمن ذهب لا يبتغی الیه ثانیا ، و لو كان له وادیان لا يبتغی الیهما ثالثا ، و لا یملأ جوف ابن آدم الا التراب یتوب الله علی من تاب ۔

۲۴۴۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰/۲۲۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۲۶۰

۲۴۴۷۔ المسند للبزار ، ۱۷۳۶ ، ۵/۱۴۵ ☆

۲۴۴۸۔ الجامع للترمذی ، ابواب الزهد ، ۲/۵۷

المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۲۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۵۸

المسند للبزار ، ۲۲۲۲ ، ۶/۱۸۱ ☆

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ابن آدم کے لئے ایک جنگل بھر سونا ہو تو دوسرا جنگل اور مانگے، اور دو جنگل بھر ہو تو تیسرا اور چاہے، اور ابن آدم کا پیٹ نہیں بھرتی مگر خاک، اور تائب کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۶/۳۷۱

(۶) اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی ہے

۲۴۴۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من استعف اعفه اللہ، و من استکفی کفاہ اللہ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پارسائی چاہے گا اللہ عزوجل اسے پارسائی دے گا۔ اور جو مخلوق سے نگاہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کی کفایت چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے کفایت فرمائے گا۔

فتاوی افریقہ ص ۱۰۹

(۷) دنیا و آخرت دونوں پیش نظر رکھے

۲۴۵۰۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لیس بخیر کم من ترك دنیاہ لآخرته و اخرته لدنیاہ حتی یصیب منهما جمیعا فان الدنیا بلاغ الی الآخرة، و لا تکونوا کلا علی الناس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں ہے جو اپنی دنیا آخرت کے لئے چھوڑ دے، اور نہ وہ جو اپنی آخرت دنیا کے لئے چھوڑ دے۔ بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے کہ دنیا آخرت کا

۲۴۴۹۔ السنن للنسائی، باب الاستعفاف علی المسألة، ۱/۲۷۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۹۵
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۲۰۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۳۰۴
التمهید لابن عبد البر، ۴/۹۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۶
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۴۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۲
التفسیر لابن کثیر، ۱/۷۸۰ ☆
۲۴۵۰۔ کنز العمال للمتقی، ۶۳۳۴، ۳/۲۲۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۶۵
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲۳۸ ☆

وسیلہ ہے۔اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تلاش حلال اور فکر معاش و تعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہیں، کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۲

(۸) آزمائش کے وقت اعانت ہوتی ہے

۲۴۵۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: ان الله تعالیٰ ينزل المعونة علی قدر المؤنة، و ينزل الصبر علی قدر البلاء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دشواری کے مطابق مدد نازل فرماتا ہے، اور آزمائش کے مطابق صبر نازل فرماتا ہے۔۱۲م

(۹) مفلس وہ ہے جو قیامت میں مفلس ہو

۲۴۵۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: انما الكرم قلب المؤمن، و انما المفلس الذی يفلس يوم القيامة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کرم تو مومن کا دل ہے۔اور مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن تہی دست ہو۔۱۲م

۲۴۵۱۔ كنز العمال للمتقی، ۱۵۹۹۲۔ ۶/۴۳۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۲۰

۲۴۵۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب انما الكرم قلب المومن، ۲/۹۱۳
فتح الباری، للعسقلانی، ۱۰/۶۶ ☆ السلسلة الصحيحة للألبانی، ۲/۵۷۲

۲۔ تقوی

(۱) تقوی وتواضع کی فضیلت

۲۴۵۳۔ **عن** یحی بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: الکرم التقوی و الشرف التواضع۔

حضرت یحیٰی بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقوی بزرگی ہے اور تواضع شرف وعزت ہے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۶۲

۲۴۵۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم: من سره ان یکون اکرم الناس فلیتق اللہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو پسند آئے کہ وہ لوگوں میں باعزت ہو تو اسے اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیئے۔۱۲م

الزلال الانقی ص ۱۶۰

(۲) خوف خدا کا صلہ مغفرت ہے

۲۴۵۵۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: قال ربکم: انا اهل ان اتقی فلا یجعل معی اله فمن اتقی ان یجعل معی الها فانا اهل ان اغفر له۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب فرماتا ہے: میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈریں کسی کو میرا شریک نہ

۲۴۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۰۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۶۳۷، ۳/ ۹۰

۲۴۵۴۔ الکامل لابن عدی، ۷/ ۱۰۶ ☆

۲۴۵۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۱۴۲ ☆ المسند للدارمی، ۲/ ۳۰۲

السنن لابن ماجه، باب ما یرجی من رحمة اللہ ۲/ ۳۲۸

الدر المنثور للسیوطی، ۶/ ۲۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۴، ۱/ ۶۷

التفسیر لابن کثیر، ۸/ ۲۹۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۵/ ۵۲

کریں۔ پھر جو اس سے بچا تو میں اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت فرماؤں۔

فتاوی افریقہ ۳۶

(۳) صفائی قلب اصلاح اعمال کی اصل

۲۴۵۶۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: الا وان فی الجسد مضغۃ، اذا صلحت صلح الجسد کلہ، و اذا فسدت فسد الجسد کلہ، الا وھی القلب۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست ہو جائے تو پورا جسم درست، اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا نظام جسم بگڑ جاتا ہے، آگاہ رہو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔ ۱۲م الزلال الانقی ص ۱۵۲

(۴) قلب کی وجہ تسمیہ

۲۴۵۷۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: انما سمی القلب من تقلبہ، انما مثل القلب مثل ریشۃ بالفلاۃ تعلقت فی اصل شجرۃ تقلبھا الریاح ظھر البطن۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے، دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پر لپٹا ہے کہ ہوائیں اسے پلٹی دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی الٹا۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳/۹

۲۴۵۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل من استبرأ لدینہ و عرضہ، ۱۳/۱
الصحیح لمسلم، باب اخذ الحلال و ترک الشبہات، ۲۸/۲
الترغیب الترھیب للمنذری، ۵۵۴/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی۔ ۳۲/۶
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷۰/۴ ☆
۲۴۵۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۰۸/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۱۱، ۲۴۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۵۵/۱ ☆

(۵) دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ وتصرف میں ہے

٢٤٥٨ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان القلوب بين اصبعين من اصابع الله يقلبها كيف يشاء ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہتا ہے انکو پلٹتا ہے۔

(۶) مومن متقی کی فضیلت

٢٤٥٩ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أن الله يصلح بصلاح الرجل و لده و ولد ولده ،و يحفظه فى ذريته و الدويرات حوله ، فما يزالون فى ستر من الله و عافية ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح (اس کے تقوی) سے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی اصلاح فرما دیتا ہے، اور اس کی نسل اور اس کے ہمسایوں میں اس کی رعایت فرماتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ پوشی وامان میں رہتے ہیں۔

٢٤٦٠ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ان الله يرفع ذرية المؤمن اليه فى درجة و ان كانو دونه فى العمل لتقربهم عينه ـ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مومن متقی کی ذریت کو اس کے درجہ میں اس کے پاس اٹھائے گا اگرچہ وہ عمل میں اس سے کم ہوتا کہ ان سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

٢٤٥٨ـ الصحيح لمسلم، باب تصريف الله تعالىٰ القلوب، ٣٣٥/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١١٢/٣ ☆ المستدرك للحاكم، ٣١٧/٢
٢٤٥٩ـ الدر المنثور للسيوطى، ٢٣٥/٤ ☆
٢٤٦٠ـ الدر المنثور للسيوطى، ١١٩/٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٢٩٨/٥
الكامل لابن عدى، ٤٢/٦ ☆

۲۴۶۱۔ **عن** كعب الاحبار رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان الله تعالىٰ يخلف العبد المومن في ولده ثمانين عاما ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کی اولاد میں اسی برس تک اس کی رعایت فرماتا ہے۔

۲۴۶۲۔ **عن** خثيمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال عيسى بن مريم عليهما الصلوة والسلام : طوبى لذرية المومن ، ثم طوبى لهم ، كيف يحفظون من بعده ۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسی بن مریم علیہما الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا: مومن کی ذریت کے لئے خوبی وخوشی ہے، پھر خوبی وخوشی ہے، کہ اس کے بعد ان کی حفاظت ہوتی ہے۔ اراءۃ الادب ص ۴۶

۲۴۶۱۔ كتاب الزهد لاحمد بن حنبل،

۲۴۶۲۔ المصنف لابن أبي شيبة، ۸۹/۷

ابواب

ا۔ فضائل دعا

(۱) دعا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے

۲۴۶۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: ان الله تعالی یقول: انا عند ظن عبدی بی و انا معه اذا دعا نی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں، اور میں اسکے ساتھ ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت سے ساتھ ہونا تو ہر شی کے لئے ہے، یہ خاص معصیت کرم و رحمت ہے جو دعا کرنے والے کو ملتی ہے، اس سے زیادہ کیا دولت ونعمت ہوگی۔ کہ بندہ اپنے مولیٰ کی معیت سے مشرف ہو۔

ہزار حاجت روائیاں اس پر نثار۔ اور لاکھ مقصد و مراد اس کے تصدق۔

ذیل المدعا ص۵

۲۴۶۴۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لیس شیئ اکرم علی الله من الدعاء۔ ذیل المدعا۔ص۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بزرگ تر نہیں۔

۲۴۶۳۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الذکر والدعا، ۳۴۳/۲
الجامع الصحیح للبخاری، باب و یحزر کم الله نفسه، ۱۱۰۱/۲
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲۰۰/۲
السنن لابن ماجه، باب فضل العلی، ۲۷۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۱/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۹/۱
۲۴۶۴۔ الجامع للترمذی، باب فی فضل الدعاء ۱۷۳/۲
السنن لابن ماجه، باب فضل الدعاء ۲۸۰/۲
المستدرک للحاکم، ۱۶۶/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۶۶/۲

۲۴۶۵۔ **عن** محمد بن مسلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : ان لربکم فی ایام دھرکم نفحات فتعرضوالها ، لعل ان یصبیکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے زمانے کے دنوں میں کچھ وقت عطاو بخشش وتجلی وکرم وجود کے ہیں تو انہیں پانے کی تدبیر کرو، شاید ان میں سے کوئی وقت تمہیں مل جائے تو پھر کبھی بدبختی تمہارے پاس نہ آئے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۱

(۲) کثرت دعا کی ترغیب

۲۴۶۶۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : لیکثر من الدعا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعا کی کثرت رکھنا چاہیئے۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۹

(۳) دعا کرنے والا ہلاک نہیں ہوتا

۲۴۶۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : لا تعجزوا فی الدعا ، فانه لن یهلك مع الدعا احد۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دعا میں کسل وکمی نہ کرو، کہ دعا کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۹

۲۴۶۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۲۳۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۲۳۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/ ۲۸۰ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۸۶
کنز العمال للمتقی ۲۱۳۲۴، ۷/۷۶۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۲۶۹
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۹۰ ☆
۲۴۶۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوة المسلم، مستجابة، ۲/۱۷۴
۲۴۶۷۔ المستدرك للحاکم، ۱/۴۹۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۷۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۲

(۴) دعا مؤمن کا ہتھیار ہے

۲۴۶۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: تدعون الله تعالىٰ في ليلكم و نهاركم فان الدعا سلاح المؤمن۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۵

۲۴۶۹۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول اله صلى الله تعالى عليه وسلم: الدعاء سلاح المومن و عماد الدين و نور السموات و الارض۔ ذیل المدعا ص۶

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مسلمانوں کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور۔

(۵) بار بار دعا کرنے والے محبوب ہیں

۲۴۷۰۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ان الله تعالىٰ يحب ملحين فى الدعا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت و بار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۴

۲۴۶۹۔ المستدرك للحاكم، ۱/۶۶۹ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۲۵۹
اتحاف السادة للزبيدى، ۵/۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/۱۴۷
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۴۷۹ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۳۳۳۰
۲۴۷۰۔ الكامل لابن عدى، ۷/۱۶۴ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۱/۹۵
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۱۶ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲/۹۵
كشف الخفا للعجلونى، ۱/۲۸۷ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۵/۲۵۶

(۶) دعا عبادت کا مغز ہے

۲۴۷۱۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الدعاء مخ العبادۃ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا مغز عبادت ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۶۱۷

(۷) دعا باعث مغفرت ہے

۲۴۷۲۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول : یا ابن آدم انك ما دعوتنی و رجوتنی غفرت لك علی ما کان منك و لا ابالی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ابن آدم! تو جب تک مجھ سے دعا اور میرا امیدوار رہے گا میں تیرے گناہ کیسے ہی ہوں معاف فرماتا رہوں گا۔ اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

(۸) دعا کو لازم پکڑو

۲۴۷۳۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : علیکم عباد اللہ بالدعاء ۔

۲۴۷۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الدعاء ۲/ ۱۷۳
الترغیب و الترهیب للمنذری ۲/ ۴۸۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/ ۲۸۴
فتح الباری، للعسقلانی، ۱۱/ ۹۴ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۴۸۵
کنز العمال للمتقی، ۳۱۱۴، ۲/ ۶۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۲۳۱
۲۴۷۲۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/ ۱۹۳
المسند لاحمد بن حنبل ۵/ ۱۷۲ ☆ السنن للدارمی، ۲/ ۳۲۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/ ۱۷۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/ ۴۶۷
۲۴۷۳۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/ ۱۹۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۹۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ۳۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۹۵ ☆

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم پر دعا کرنا لازم ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۸۵

(۹) دعا قضا کو ٹال دیتی ہے

۲٤۷٤۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کی کثرت کرو کہ دعا قضاء مبرم کو رد کرتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۵

۲٤۷٥۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لا یرد القضاء الا الدعاء۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے یعنی قضاء معلق۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۸

(۱۰) دعا بلاؤں کے نزول کو روکتی ہے

۲٤۷٦۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

۲٤۷٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/۲۷۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸٦
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/۳٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۰، ۲/٦۳
۲٤۷٥۔ الجامع للترمذی باب ما جاء لا یرد القضاء الا الدعاء ۲/۳٦
السنن لابن ماجہ، باب فی القدر ۱/۱۰
المستدرک للحاکم، ۱/٤۹۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۹۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٥۸۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/۲۷۷
الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/٤۸۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹٥
۲٤۷٦۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۱۹۳
اتحاف السادۃ للزبیدی، ٥/۳۰ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/٤۸۰
کنز العمال للمتقی، ۳۱٥٦، ۲/٦۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/٤۸٦

الله تعالی علیه وسلم : ان الدعاء ینفع ومما نزل مما لم ینزل فعلیکم عباد الله بالدعاء ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بلا اتر چکی اور جو ابھی نہ اتری دعا سب سے نفع دیتی ہے۔ تو دعا اختیار کرو، اے خدا کے بندو!۔

۲۴۷۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ان البلاء لینزل فیتلقاه الدعاء فیعتلجان الی یوم القیامة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بلا اترتی ہے پھر دعا اس سے جا ملتی ہے تو دونوں کشتی لڑتی رہتی ہیں قیامت تک۔ یعنی دعا اس بلا کو اترنے نہیں دیتی۔

ذیل المدعا ص ۱۴

(۱۱) جس کو دعا کی توفیق ملی اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے

۲۴۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من فتحت له ابواب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے لئے دعا کے دروازے کھلے اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔

ذیل المدعا ص ۱۱

۲۴۷۷۔ المستدرك للحاكم، ۱/۶۶۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۵
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۲۶۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۸/۴۵۲

۲۴۷۸۔ الجامع للترمزی، ابواب الدعوات، ۲/۱۹۳
المستدرك للحاكم، ۱/۶۷۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۶
الترغیب والترهیب للمنذری، ۵/۴۷۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۴۱
اتحاف السادة لزبیدی، ۵/۳۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۳۰، ۲/۶۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۲۳۹

(۱۴) مومنین کے لئے دعا پر اجر

۲۴۷۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: من استغفر للمؤمنین و المؤمنات کتب اللہ له لکل لمؤمن ومومنة حسنة۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سب مسلمانوں مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔

۲۴۸۰۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: من استغفر للمومنین و المؤمنات کل یوم سبعا عشرین مرة کان من الذین یستجاب لهم و یرزق بهم اهل الارض۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر روز مسلمان مرد و اور مسلمان عورتوں کے لئے ستائیس بار استغفار کرے ان لوگوں میں ہو جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی برکت سے خلق کو روزی ملتی ہے۔

ذیل المدعا۔۲۶

۲۴۸۱۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: من استغفر للمومن و المومنات استغفر کل مولود من بنی آدم حتی مات۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمام مسلمان مرد و اور عورتوں کے لئے استغفار کرے بنی آدم کے جتنے بچے پیدا ہوں سب اس کے لئے استغفار کریں یہاں تک کہ وفات پائے۔

۲۴۷۹۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۱۹/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۷، ۴۷۵/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸۱/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۳/۲
المغنی للعراقی، ۳۲٤/۱ ☆
۲۴۸۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۸، ۴۷٦/۱
۲۴۸۱۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے اس بارے میں اس لئے بکثرت احادیث نقل کیں کہ مسلمانوں کو رغبت ہو۔ بعض طبائع دعا میں بخل کرتی ہیں اور نہیں جانتیں کہ یہ خود ان کا ہی نقصان ہے۔
مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی دعائے خیر میں ملائکہ آسمان مشغول ہیں۔

و یستغفر و ن لمن فی الارض الایہ۔

اور ملائکہ اہل زمین کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ ذیل المدعا ۲۸

(۱۳) دعائے غائبانہ کی فضیلت

۲۴۸۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: اذا دعا الغائب لغائب قال له الملك و لك مثل ذلك۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی شخص کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اور تیرے لئے بھی اسی کے مثل بھلائی ہے۔ ۱۲م

(۱۴) دعا قبول نہ ہو جب بھی ثواب ملتا ہے

۲۴۸۳۔ **عن** هلال بن يساف رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: اذا دعا العبد بدعوة فلم يستجب له كتبت له حسنة۔

حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندہ کی دعا قبول نہ ہو تو اسے ثواب ضرور ملتا ہے۔

(۱۵) دعا قضائے معلق شبیہ بہ مبرم کو ٹال دیتی ہے

۲۴۸۴۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: الدعاء يرد القضاء، و ان البر يزيد فی الرزق، و ان العبد ليحرم الرزق

۲۴۸۲۔ الكامل لابن عدی، ۲/ ۴۲۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۴۳
۲۴۸۳۔ كنز العمال للمتقی، ۳۱۵۰، ۲/ ۶۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۴۳
۲۴۸۴۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/ ۵۹۶ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۴۸۶
كنز العمال للمتقی، ۳۱۱۸، ۲/ ۶۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۲۵۹

بلذنب يصيبه ـ

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا قضا کو ٹال دیتی ہے، اور بیشک نیکی رزق کشادہ کرتی ہے، اور بندہ کسی گناہ کے سبب رزق سے محروم ہوتا ہے۔

۲۴۸۵ ـ **عن** أبي موسى الاشعري رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الدعاء جند من اجناد الله تعالى مجند يرد القضاء بعد

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے کہ قضاء مبرم کو بھی ٹال دیتی ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق اس مقام پر یہ ہے کہ قضائے معلق دو قسم ہے معلق محض جس کی تعلیق کا ذکر لوح محو واثبات یا صحف ملائکہ میں بھی ہے، عام اولیاء جن کے علوم اس سے متجاوز نہیں ہوتے، ایسی قضاء کے دفع پر دعا کی ہمت فرماتے ہیں کہ انہیں بوجہ ذکر تعلیق اس کا قابل دفع ہونا معلوم ہوتا ہے۔

دوسری معلق شبیہ بالمبرم کہ علم الٰہی میں تو معلوم ہے مگر لوح محو واثبات و دفاتر ملائکہ میں اس کی تعلیق مذکور نہیں، وہ ان ملائکہ اور عام اولیاء کے علم میں مبرم ہوتی ہے۔ مگر خواص عباد اللہ جنہیں امتیاز خاص ہے بالہام ربانی بلکہ بردیت مقام ارفع حضرت مخدع اس کی تعلیق باطنی پر مطلع ہوتے ہیں اور اس کے دفع میں دعا کا اذن پاتے ہیں۔ اور یہ عام مومنین جنہیں الواح وصحائف پر اطلاع نہیں حسب عادت دعا کرتے ہیں اور وہ بوجہ اس تعلیق کے جو علم الٰہی میں تھی مندفع ہو جاتی ہے، یہ وہ قضائے مبرم ہے جو صلاح رد ہے اور اسی کی نسبت حضور غوثیت کا ارشاد امجد، ولہذا فرماتے ہیں: تمام اولیاء مقام قدر پر پہونچ کر رک جاتے ہیں سوا میرے کہ جب میں وہاں پہونچا تو میرے لئے اس میں ایک روزن کھولا گیا جس میں داخل ہو کر نزعت اقدار الحق بالحق للحق تقدیرات حق سے حق کے ساتھ حق کے لئے منازعت کی۔ مردوہ

۲۴۸۵ ـ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۶/۲۴۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۱۱۹، ۲/۶۳

ہے جو منازعت کرے نہ وہ کہ تسلیم۔

ذیل المدعا ص ۱۲۷

یہاں تیسری قسم بھی ہے جس کی صراحت صدر الشریعہ نے یوں فرمائی ہے۔۱۲م

تیسری مبرم حقیقی کہ علم الہی میں کسی شی پر معلق نہیں، اس کی تبدیلی ناممکن ہے، اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقا اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔ بہار شریعت اول

نظیر اس کی احکام ظاہر یہ شرعیہ ہیں۔ وہ بھی تین طرح آتے ہیں۔ ایک معلق ظاہر التعلیق کہ حکم کے ساتھ ہی بیان فرمادیا کہ ہمیشہ کو نہیں ایک مدت خاص کے لئے ہے۔

کقوله تعالیٰ : حتی یتوفهن الموت او یجعل الله لهن سبیلا ۔

دوسرے وہ کہ علم الہی میں تو ان کے لئے ایک مدت ہے مگر بیان نہ فرمائی گئی، جب وہ مدت ختم کو ہوئی اور دوسرا حکم آتا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حکم اول بدل گیا حالانکہ ہرگز نہ بدلا۔ لا تبدیل لکلمات الله ۔ بلکہ اس کی مدت یہیں تک تھی گو ہمیں خبر نہ تھی۔ ولہذا ہمارے علماء فرماتے ہیں۔ نسخ تبدیل حکم نہیں بلکہ بیان مدت کا نام ہے۔

تیسرے وہ کہ علم الہی میں ہمیشہ کے لئے ہیں۔ جیسے نماز کی فرضیت زنا کی حرمت، یہ اصلا صلاح نسخ نہیں۔ وہ قضائیں بھی بصورت امر ہوتی ہیں۔ مثلا فلاں وقت فلاں کی روح قبض کرو، فلاں روز فلاں کو یہ دو، یہ چھین لو، نہ بصیغہ خبر کہ خبر الہی میں تخلف محال بالذات ہے و تمت کلمة ربك صدقا و عدلا ، لا مبدل لکلماته ، و هو السمیع العلیم ۔

و الله تعالیٰ اعلم ذیل المدعا ص ۱۲۹

(۱۶) دعا نہ کرنا غضب الہی کا سبب ہے

۲۴۸۶۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی

۲۴۸۶۔ السنن لابن ماجه، باب فضل الدعاء ۲/۲۸۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۴۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۰
کنز العمال، للمتقی، ۳۱۶۰، ۲/۶۸ ☆
شرح السنة للبغوی، ۵/۱۸۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/۱۰۵
الدر المنثور للسیوطی، ۵/۳۵۶ ☆

علیه وسلم: من لم یسأل الله یغضب علیه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائیگا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۵

۲۴۸۷۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم: ان الله تعالىٰ يقول: من لا يدعونني اغضب عليه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے: جو مجھ سے دعا نہ کریگا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۸۵

****

****

۲۴۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۷، ۶۳/۲
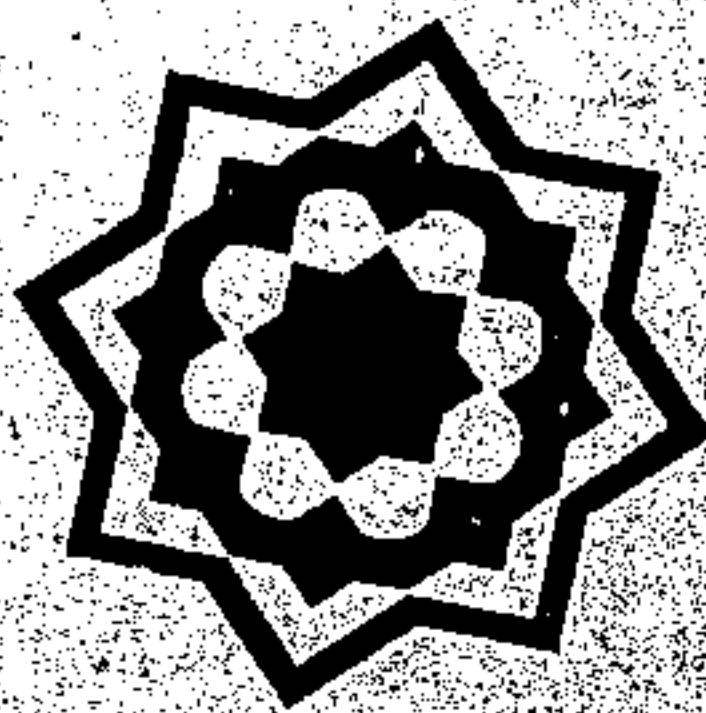
۲۔آداب دعا

(۱)دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرو

۲۴۸۸۔ **عن** امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رفع یدہ فی الدعا لم یحطھما حتی یمسح بھا وجھہ

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک چہرہ پر نہ پھیر لیتے۔۱۲م

۲۴۸۹۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیہ ومسح و جھہ بیدیہ ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور پھر آخر میں چہرہ پر پھیر لیتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

۲۴۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا رفعتم أیدکم الی اللہ تعالیٰ و دعوتم و سألتموہ حوائجکم فامسحو ایدیکم علی وجوھکم فان اللہ تعالیٰ حی کریم یستحی من عبدہ اذا رفع یدیہ و سأل ان یردھما خائبین ، فامسحو ھذا الخیر علی وجوھکم ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۲۴۸۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی رفع الایدی عند الدعاء ۱۷۴/۲
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۵۹۵ ☆

۲۴۸۹۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء ۲۰۹/۱ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۱۰۴، ۷۲/۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷۸/۲ ☆

۲۴۹۰۔ السنن لابن ماجہ باب رفع الیدین فی الدعاء ۱۸۴/۲
المستدرک للحاکم، ۲۷۵/۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے ہاتھ خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھا کر سوال کرو تو انہیں منہ پر پھیر لو۔ کہ خدائے تعالیٰ شرم وکرم والا ہے، جب بندہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتا اور سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خالی ہاتھ پھیرنے سے شرماتا ہے پس خیر کو مونہوں پر مسح کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی خدائے تعالیٰ ہاتھ خالی نہیں پھیرتا، کسی طرح کی بھلائی اور خیر وخوبی خواہ وہی خیر جسکے لئے دعا کی یا دوسری نعمت ضرور رحمت فرماتا ہے بنظر اس نعمت و برکت کے دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا مقرر ہوا۔ ذیل المدعا ص ۳۱

(۲) دعا میں ہتھیلیاں اوپر رکھو

۲٤۹۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سلوا الله ببطون اکفکم و لا تسئلوه بظهورها ، فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهکم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت ہتھیلیاں اوپر رکھو، ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف نہ ہو، اور جب فارغ ہو جاؤ تو چہروں پر ہاتھ پھیر لو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

(۳) ذکر ودعا آہستہ بہتر ہے

۲٤۹۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا مع النبی صلی

۲٤۹۱۔ السنن لابی داؤد، باب الدعاء، ۱/ ۲۰۹
السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۲۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۶۹
کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۹، ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۲٤۳
۲٤۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری باب الدعاء اذا علا عقبة، ۲/۹٤٤
الصحیح لمسلم، باب استحباب خفض الصوت، ۲/۳٤٦
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۳۹٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۸۵
التفسیر للطبری، ۸/۱٤۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/۲۲٤
اتحاف السادہ للزبیدی، ٦/۱۸ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۲/٤۸۸
التفسیر لابن کثیر، ۱/۲۱۳ ☆

الله تعالى عليه وسلم فى سفر فكنا اذا علونا كبرنا فقال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم : ايها الناس ! اربعوا على انفسكم فانكم لا تدعون اصم و لا غائبا ، و لكن تدعون سميعا بصيرا ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں جارہے تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو نعرۂ تکبیر بلند کرتے ۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر رحم کرو، تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ تم تو سننے والے خدا کو ندا کر رہے ہو۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۵

(۴) دعا سے قبل درود پاک پڑھو

۲۴۹۳۔ **عن** زيد بن خارجة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : صلوا على واجتهدوا فى الدعا ۔

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو۔ ۱۲م

۲۴۹۴۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الدعاء محجوب عن الله تعالى حتى يصلى على محمد و اهل بيته ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہے جب تک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر درود نہ بھیجی جائے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! دعا طائر ہے اور درود شہپر، طائر بے پر کیا اڑ سکتا ہے۔

ذیل المدعا ص ۱۶

۲۴۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۱۹ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۳۱۰

۲۴۹۴۔ الكامل لابن عدى، ۴/ ۱۰۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۱۸۰، ۲/ ۷۲

الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ۴۳ ☆

(۵) دعا کے ساتھ آمین کہو

۲۴۹۵ ـ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: اذا دعا احدكم فليؤمن علی دعاء نفسه ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنی دعا پر آمین کہے۔۱۲م

(۶) دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرو

۲۴۹۶ ـ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : لا يزال يستجاب للعبد ما لم يدع بائم و قطيعة رحم ما لم يستعجل ، قيل :يا رسول الله ! ما الاستعجال قال ـ يقول :و قد دعوت قددعوت فلم اريسيتجب لی فيستحر عند ذلك و يدع الدعاء ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کی دعا اگر وہ جلدی نہ کرے تو اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی بددعا نہ کرے، عرض کیا گیا: جلدی کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: یوں کہے: میں نے دعا کی، پھر دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی، پھر وہ گھبرا کر دعا کرنا چھوڑ دے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۲۵

(۷) قبولیت دعا کے لئے اکل حلال شرط ہے

۲۴۹۷ ـ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : يا ايها الناس ! ان الله طيب ، لا يقبل الا الطيب و ان الله امرا لمؤمنين بما امر به المرسلين ، فقال : يا ايها الرسل ! كلو من الطيبات و اعملوا صالحا، انی بما تعملون عليم و قال : يا ايها الذين آمنوا! كلو من طيبات ما رزقنا كم ثم ذكر

۲۴۹۵ـ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۲/ ۴۹۰ ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ۳/ ۳۵۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۹، ۲/ ۸۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۱۴۱
۲۴۹۶ـ کنز العمال للمتقی ، ۳۲۴۰، ۲/ ۸۲ ☆
۲۴۹۷ـ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۲/ ۱۸۶
المستدرك للحاكم ، ۱/ ۶۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۱۷۶، ۲/ ۷۲

الرجل يطيل السفر اشعث اغبر ، يمد يديه الى السماء ، يا رب ، يا رب ، و مطعمه حرام ، و مشربه حرام ، و ملبسه حرام ، وغذی بالحرام ، فانی يستجاب لذلك؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے مومن کو وہی حکم دیا جو انبیا و مرسلین کو فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے گروہ انبیا و مرسلین! پاک و حلال چیز کھاؤ اور نیک عمل کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہوں۔ اور فرمایا: اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص سفر دراز کرے بال الجھے کپڑے گرد میں اٹے، اور پینا حرام ہے، اور پہننا حرام سے، اور پرورش پائی حرام سے تو اس کی دعا کہاں قبول ہو۔

ذیل الدعا ص ٦٦

(۸) قوی امید کے ساتھ دعا کرو

۲۴۹۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: ادع الله و انتم موقنون بالاجابة و اعلموا ان الله لا يستجيب دعاء من قلب غافل لاه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو قبولیت کی کامل امید رکھو، اور خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرماتا کسی غافل کھیلنے والے دل کی۔ ذیل الدعا ۱۰

(۹) پورے عزم سے دعا کرو

۲۴۹۹۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: اذا دعا احدکم فليعزم المسألة و لا يقل: اللهم! ان شئت فاعطنی، فان الله لا مستكره له۔

۲۴۹۸۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲/۱۸۹

۲۴۹۹۔ الصحيح لمسلم، باب العزم فی الدعاء ۲/۳۴۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۰۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۹/۱۸۹

كنز العمال للمتقی، ۳۱۷۹، ۲/۷۲ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۵/۳۴۶

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو عزم و جزم کے ساتھ کرے، یوں نہ کہے کہ الٰہی تو چاہے تو میری یہ حاجت روا فرما کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔

ذیل المدعا ص ۲۴

(۱۰) دعا کی کثرت کرو

۲۵۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثر الدعاء بالعافیۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعائے عافیت کی کثرت کرو۔ ۱۲م

۲۵۰۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا سال احدکم فلیکثر الدعاء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو کثرت کرے کہ اپنے رب سے ہی سوال کررہا ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث سوال مسئول دونوں میں تکثیر کی طرف ارشاد فرماتی ہے۔ مسئول میں یہ کہ بہت کچھ مانگے، بڑی چیز مانگے کہ آخر رب قدیر سے سوال کرتا ہے۔ اور سوال میں یوں کہ بار بار مانگے، بکثرت مانگے کہ آخر کریم سے مانگ رہا ہے۔ وہ تکثیر سوال سے خوش ہوتا ہے بخلاف ابن آدم کہ بار بار مانگنے سے جھنجلاتا ہے۔ فللہ الحمد وحدہ۔

۲۵۰۲۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۵۰۰۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۸۹/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۴، ۸۰/۲

۲۵۰۱۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۶/۱۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۸۶/۱

کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۰، ۵۳/۲ ☆

۲۵۰۲۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۹۹/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۳۸، ۶۵/۲

الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۷/۲ ☆

وسلم : اکثر من الدعاء۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا بکثرت مانگ۔

۲۵۰۳۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لقد بارك اللہ لرجل فی حاجة اکثر الدعاء فیھا اعطاھا او منعھا ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی آدمی کی اس حاجت میں جس میں وہ دعا بکثرت کرے خواہ اس کی مانگی ہوئی چیز اسے ملے یا نہ ملے۔ فتاوی رضویہ ۲۴/۴

(۱۱) اپنے لئے بد دعا نہ کرو

۲۵۰۴۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تدعوا علی انفسکم ، و لا تدعوا علی اولادکم ، و لا تدعوا علی خدمکم و لا تدعوا علی اموالکم ، و لا توافقوا من اللہ ساعة نیل فیھا عطاء فیستجاب لکم ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جانوں پر بد دعا نہ کرو، اور اپنی اولاد پر بد دعا نہ کرو، اور اپنے خادم پر بد دعا نہ کرو، اور اپنے اموال پر بد دعا نہ کرو، کہیں اجابت کی گھڑی سے موافق نہ ہو۔

(۱۲) دوست کی بد دعا قبول نہیں

۲۵۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی سألت اللہ ان لا یقبل دعاء حبیب علی حبیبه۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۲۵۰۳۔ الصحیح لمسلم، باب حدیث جابر الطویل، ۴۱۶/۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۲۲۹ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۴۹۳/۲
۲۵۰۴۔ کشف الخفا للعجلونی، ۱۸۷/۲ ☆
السنن لابن ماجه، ۷۲۴/۱ ☆ باب کراھیة الاعتداد فی الدعاء، ۴۹۳/۲
۲۵۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ۸۶/۴ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ کسی پیارے کی پیارے پر بددعا قبول نہ کرنا۔ ذیل المدعا ۱۰۵

(۱۳) دعا میں حد سے تجاوز نہ کرو

۲۵۰۶۔ **عن** أبی نعامة رضی الله تعالیٰ عنه ان عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه سمع ابنه یقول : اللهم ! انی اسالك القصر االأبیض من یمین الجنة قال : انی سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول : یکون فی هذه الامة قوم یعتدون فی الدعاء و الطهور۔

حضرت ابو نعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے سنا، الہی میں تجھ سے جنت کی داہنی جانب سفید محل مانگتا ہوں، یہ سن کر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اس امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دعا اور طہارت میں حد سے تجاوز کریں گے۔ ۱۲م

(۱۴) فراخی میں دعا کرو

۲۵۰۷۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : من سره ان یستجیب الله له عند الشدائد فلیکثر من الدعاء عند الرخاء۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے خوش آئے کہ اللہ تعالی سختیوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۱۸۶

(۱۵) اسم اعظم جس کے ذریعہ دعا قبول ہو

۲۵۰۸۔ **عن** سعد بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی

۲۵۰۶۔

۲۵۰۷۔

۲۵۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی جامع الدعوات ۲/ ۱۸۸
السنن لابن ماجه، باب اسم الله الاعظم ۲/ ۲۸۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۴۶۱ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/ ۶۸۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : هل ادلكم على اسم الله الاعظم الذي اذا دعى به اجاب ، و اذا سئل به اعطى ؟ الدعوة التى دعا بها يونس عليه الصلوة و السلام حيث ناداه فى الظلمات الثلاث ، لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين ، فقال رجل : يا رسول الله ! هل كانت ليونس خاصة ام للمؤمنين عامة ؟ فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : الا تسمع قول الله عزوجل : و نجيناه من الغم و كذلك ننجى المؤمنين ۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کیا میں تمہیں وہ اسم اعظم نہ بتادوں جس کے ذریعہ دعائیں قبول ہوں، اور مرادیں پوری ہوں ۔ وہ دعا جو حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے تین اندھیریوں میں کی ، یعنی ، لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين ، ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ ! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی یا تمام مؤمنین کے لئے عام ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہ سنا؟ اور ہم نے یونس کو غم اور پریشانی سے نجات دی اور اسی طرح ہم مؤمنوں کو نجات عطا فرماتے ہیں ۔ تو اس آیت سے تمام مؤمنین کے لئے بشارت ثابت ہوئی ۔

۲۵۰۹ ۔ **عن** بريدة رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سمع رجلا يقول : اللهم ! انى اسئلك فانك احد صمد ، لم يلد و لم يولد ، و لم يكن له كفوا احد ، فقال :لقد سئال الله باسمه الاعظم الاكبر الذى اذا دعى به اجاب ، و اذا سئل به اعطى ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے سنا ۔ اللهم انى اسئلك انك احد صمد ، لم يلد و لم يولد ۔ و لم يكن له كفوا احد ۔ تو آپ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم و اکبر کے ساتھ دعا کی کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا کرے قبول ہو اور جب مانگے عطا ہو ۔۱۲م

۲۵۰۹ ۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات، ۱۸۵/۲
باب الدعاء ۲۰۹/۱
السنن لابن ماجه باب اسم الله الاعظم، ۲۸۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۳۸/۴ ☆ المستدرك للحاكم، ۶۸۳/۱

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالحسن علی مقدسی، امام عبدالعظیم منذری، اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہم ائمہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی اسناد میں کوئی طعن نہیں۔ اور درباره اسم اعظم یہ سب احادیث سے جید و صحیح تر ہے۔ ذیل المدعا ص ۶۱

۲۵۱۰۔ **عن** اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسم اللہ الاعظم فی ہاتین الآیتین و الھکم الہ واحد، لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم۔ الٓمٓ، اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ والھکم الہ واحد، لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم۔ اور "الٓمٓ اللہ لا الہ ہو الحی القیوم۔

۲۵۱۱۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یقول: اللھم! انی اسئلک بان لک الحمد، لا الہ الا انت و حدک لا شریک لک، المنان بدیع السموات و الارض ذو الجلال و الاکرام، فقال: لقد سأل اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی، واذا دعی بہ اجاب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا: اللھم! انی اسئلک بان لک الحمد، لا الہ الا انت و حدک لا شریک لک۔ المنان بدیع السموات و الارض ذو

۲۵۱۰۔ السنن لابی داود، باب الدعاء، ۱/۲۱۰
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات، ۲/۱۸۶
السنن لابن ماجہ، باب اسم اللہ الاعظم، ۲/۲۸۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۶۱۳
الترغیب والترہیب للمنذری ۲/۴۸۶ ☆ الامالی للشجری، ۱/۱۱۳
۲۵۱۱۔ السنن لابی داود، باب الدعاء، ۱/۲۱۰
السنن لابن ماجہ، باب اسم اللہ الاعظم، ۲/۲۸۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۴۹ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱۰/۱۵۶
المستدرک للحاکم، ۱/۵۰۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۸/۴۴۳
تاریخ جرجان للسہمی، ۱۴۵ ☆

الجلال و الاکرام ۔ تو ارشاد فرمایا: اس نے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال ہو تو مراد پوری ہوتی ہے۔ اور جب دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

۲۵۱۲۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اللهم!انى اسئلك باسمك الطاهر الطيب المبارك الاحب اليك الذى اذا دعيت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطيت، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، قالت : و قال : ذات يوم ، يا عائشة ! هل علمت ان الله قد دلنى على الاسم الذى اذا دعى به اجاب ، قالت : فقلت : يا رسول الله ! بأبى انت و امى فعلمنيه ، قال : انه لا ينبغى لك يا عائشة ! قالت : فنحيت و جلست ساعة ، ثم قمت فقبلت رأسه ثم قلت : يا رسول الله اعلمنيه قال : انه لا ينبغى لك يا عائشة ! ان اعلمك انه لا ينبغى لك ان تسألين به شيًا من الدنيا ، قالت فتوضأت ثم صليت ركعتين ثم قلت : اللهم ! انى ادعوك الله ، و ادعوك الرحمن ، وادعوك البر الرحيم و ادعوك بلسمائك الحسنى كلها ما علمت منها و ما لم اعلم ان تغفرلى و ترحمنى ، قالت : فاستضحك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثم قال : انه لفى الاسماء التى دعوت بها ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں نے سنا: یعنی اس طرح دعا کی ۔ اللهم ! انى اسئلك باسمك الطاهر الطيب المبارك الاحب الذى اذا دعيت به اجبت ، و اذا سئلت به اعطيت ، و اذا استرحمت به رحمت ، و اذا استفرجت به فرجت ، ام المؤمنین فرماتی ہیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا وہ اسم اعظم سکھایا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال و دعا کی جائے تو قبول ہو۔ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے وہ اسم سکھا دیں۔ فرمایا: اے عائشہ وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ فرماتی ہیں: یہ سن کر میں ایک دم علیحدہ ہو گئی اور کچھ دیر خاموش رہی، پھر میں کھڑی ہوئی اور میں نے حضور کے سر مبارک کو بوسہ

۲۵۱۲۔ السنن لابن ماجه ، باب اسم الله الاعظم ، ۲۸۳/۲
الجامع الصغير للسيوطى ، ۹۳/۱

دیگر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سکھا دیجئے۔ فرمایا: وہ تمہیں بتانے کا نہیں۔ اگر میں تمہیں سکھا بھی دوں تو تم کو یہ جائز نہیں کہ تم اس کے ذریعہ محض دنیا کی چیز مانگو۔ فرماتی ہیں۔ پھر میں نے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد یوں دعا کی۔ اللهم! انی ادعوك الله و ادعوك الرحمن، و ادعوك البر الرحيم، و ادعوك باسمائك الحسنى كلها ما علمت منها و ما لم اعلم ان تغفرلي و ترحمني۔

ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میری اس دعا کو سن کر حضور مسکرائے اور فرمایا: وہ اسم اعظم انہیں اسماء میں ہے۔

ذیل المدعا ص ۶۲

۳۔ قبولیت دعا کے اوقات

(۱) جمعہ کی ایک ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۱۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذکر یوم الجمعة فقال : فیه ساعة لا یوفقها عبد مسلم و هو یصلی یسأل الله شیًا الا اعطاه ایاه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بھی مسلمان بندہ بحالت نماز دعا کرے تو اس کی مراد ضرور پوری ہوتی ہے۔۱۲م

(۲) مقبولیت دعا کی ساعت کونسی ہے

۲۰۱۴۔ **عن** أبی بردة بن أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال لی عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما : اسمعت اباك یحدث عن رسول الله فی شان ساعة الجمعة ؟ قال : قلت : نعم سمعته یقول :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : هی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوة ۔

حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کہ آپ نے اپنے والد گرامی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کی حدیث جمعہ کے دن کی اس خاص ساعت کے بارے میں سنی جس میں دعا قبول ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ساعت امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے

۲۰۱۳۔ الصحیح لمسلم، كتاب الجمعة، ۱۸۱/۱
السنن لا بن ماجه، باب فضل الجمعة ۷۷/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۴۸۶/۲ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۲۵۰/۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۹/۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۱۳۲۰، ۷۶۷/۷

۲۰۱۴۔ الصحیح لمسلم، كتاب الجمعة ۱۸۱/۱
السنن الكبری للبیهقی، ۲۵۰/۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۹۳/۱
كنز العمال للمتقی، ۲۱۳۱۰، ۷۶۵/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸۳/۳

سے لیکر نماز ادا ہونے تک ہے۔۱۲م

۲۵۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم التمسوا الساعة التى ترجىٰ فى يوم الجمعة بعد العصر الى غيبوبة الشمس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جس ساعت میں قبولیت دعا کی غالب امید ہے اس کو تم عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔۱۲م

۲۵۱۶۔ **عن** عمرو بن عوف رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان فى الجمعة ساعة لا يسأل الله العبد فيها شيًا الا اتاه الله اياه ، قالوا: يا رسول الله ! اية ساعة هى ، قال : حين تقام الصلوة الى انصرآف عنها ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے اس ساعت میں جو مانگتا ہے پاتا ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کونسی ساعت ہے؟ فرمایا: جب نماز قائم ہو اس وقت سے فارغ ہونے تک۔۱۲م

۲۵۱۷۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرجت الى الطور فلقيت كعب الاحبار فجلست ، فحدثنى عن التورات و حدثته عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فكان فيما حدثته ان قلت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اخير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم ، و فيه اهبط ، و فيه تيب عليه ، و فيه مات ، و فيه تقوم الساعة ، و ما من دابة الا و هى مصيخة يوم الجمعة من حين تصبح حتى تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن و الانس ، و فيه

۲۵۱۵۔ الجامع للترمذى، ابواب الجمعة، ۱/۶۵
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۹۸ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱/۴۹۴
كنز العمال للمتقى، ۲۱۳۰۳، ۷/۷۶۴

۲۵۱۶۔ الجامع للترمذى، ابواب الجمعة، ۱/۶۵

۲۵۱۷۔ الموطا لمالك، باب ماجاء فى الساعة التى فى يوم الجمعة، ۳۸
الجامع للترمذى، ابواب الجمعة، ۱/۶۵

ساعة لا يصادفها عبد مسلم و هو يصلى فيسأل الله شيئا الا اعطاه اياه، قال كعب: ذلك فى كل سنة ، فقلت : بل فى كل جمعة ، فقرأ كعب التوراة فقال : صدق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں طور کی جانب سفر کر کے گیا تو وہاں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں ان کی مجلس میں بیٹھا تو انہوں نے توراۃ سے کچھ سنایا اور میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر و افضل یوم جمعہ ہے۔ کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن زمین پر اتارے گئے، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کا وصال ہوا، اسی دن قیامت قائم ہوگی زمین پر چلنے والا ہر جانور جمعہ کے دن صبح ہی سے قیامت آنے سے خوفزدہ رہتا ہے مگر جن وانس۔ اور اسی دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ بحالت نماز جب دعا کرتا ہے تو قبول ہوتی ہے۔ حضرت کعب نے فرمایا: یہ ہر سال میں فقط ایک دن ہے میں نے کہا: بلکہ ہر جمعہ میں ایک ساعت ہے۔ حضرت کعب نے جب دوبارہ توراۃ پڑھی تو بولے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔۱۲م

۲۰۱۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فى الجمعه ساعة لا يوافقها عبد يستغفر الله الا غفر له۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں کوئی بندہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ قبولیت دعا کی ساعت روز جمعہ کی پچھلی ساعت ہے۔

ساعت جمعہ کے بارے میں اگرچہ اقوال علماء چالیس سے متجاوز ہوئے مگر قوی و راجح

۲۰۱۸۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۳٦٦

ومختارا کابر محققین وجماعت کثیرہ ائمہ دین دوقول ہیں۔

ایک وہ جس کی طرف حضرت والد ماجد قدس سرہ نے ارشاد فرمایا: یعنی ساعت اخیرہ روز جمعہ غروب آفتاب سے کچھ ہی پہلے ایک لطیف وقت۔ اشباہ میں فرمایا: ہمارا یہ ہی مذہب ہے عامۂ مشائخ حنفیہ اسی طرف گئے۔

یونہی تاتارخانیہ میں اسے ہمارے مشائخ کرام کا مسلک ٹھہرایا۔ اور یہ ہی مذہب ہے عالم الکتابین سیدنا حضرت عبداللہ بن سلام، سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور اسی طرف رجوع فرمایا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ اور ایسا ہی منقول ہے حضرت بتول زہراء صلوات اللہ وسلامہ علی أبیہا وعلیہا سے۔ اور یہ ہی مذہب ہے امام شافعی؛ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ اور امام اسحاق بن راہویہ وابن الزملکانی، اوران کے تلمیذ عائی وغیرہم علماء کا۔ امام ابوعمرو بن عبدالبر نے فرمایا: اس باب میں اس سے ثابت تر کوئی قول نہیں۔ فاضل علی قاری نے کہا: یہ تمام اقوال سے زیادہ لائق اعتبار ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں: اکثر احادیث اسی پر ہیں۔ ولہذا حضرت والد ماجد قدس سرہ نے اسی کو اختیار فرمایا۔

دوسرا قول جب امام منبر پر بیٹھے۔ اس وقت سے فرض جمعہ کے سلام تک ساعت موعودہ ہے۔ یہ حدیث مرفوع أبی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں منصوص ہوا۔ امام مسلم نے فرمایا: یہ سب اقوال سے اصح اوراحسن ہے۔ اسی کو امام بیہقی وامام ابن العربی وامام قرطبی نے اختیار کیا۔

امام نووی نے فرمایا: یہ ہی صحیح بلکہ صواب ہے۔ اور اسی طرح روضہ ودرمختار میں اس کی تصحیح کی۔

دلائل طرفین فتح الباری وغیرہ میں مبسوط۔ اور انصاف یہ ہے کہ دونوں جانب کافی قوتیں ہیں۔ طالب خیر کو چاہیئے کہ دونوں وقت دعا میں کوشش کرے۔ یہ طریقہ جمع کا امام احمد وغیرہ اکابر سے منقول۔ اور بیشک اس میں امید اقوی واتم، اور مصادفت مطلوب کی توقع اعظم، واللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

میں کہتا ہو: اس دوسرے قول پر اس مابین میں دعا دل سے ہوگی۔ یا زبان سے دعا کا موقع بعد التحیات ودرود کے ملے گا۔ خواہ جلسہ بین السجدتین میں جبکہ امام بھی وہاں قدرے

توقف کرے۔ فافہم ذیل المدعا ص ۴۷

(۳) عرفہ کے دن دعا بہتر ہے

۲۰۱۹۔ **عن** عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: خیرا لدعا دعاء یوم عرفة۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عن أبیہ عن جدہ روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔۱۲م

۲۰۲۰۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: خیر الدعاء دعاء یوم عرفة و خیر ما قلتِ اناوالنبیون من قبلی لا اله الا الله و حده لا شریك له، له الملك و له الحمد، و هو علی کل شئ قدیر۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔ اور بہتر وظیفہ وہ ہے جو میرا اور انبیائے سابقین کا رہا ہے یعنی لا اله الا الله وحده لا شریك له، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر۔

(۴) نصف رات میں دعا مقبول ہوتی ہے

۲۰۲۱۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت: یا رسول الله!

۲۰۱۹۔ الجامع للترمذی، باب جامع الدعوات، ۱۹۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۴/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۷۳/۴
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۱۹/۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۰۴/۲

۲۰۲۰۔ الجامع للترمذی، باب جامع الدعوات ۱۹۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۴/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۱۹/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۷۳/۴ ☆ الاذکار النودیه، ۱۵۷

۲۰۲۱۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۸۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۲/۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۵۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۳۴۰۲، ۱۱۴/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۸۹/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۴/۱ ☆

ای الدعاء اسمع ؟ قال : جوف اللیل الآخر ، و دبر الصلوات المکتوبۃ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۱

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ فرمایا: رات کے آخری حصہ کے درمیان میں۔ اور فرض نمازوں کے بعد۔۱۲م

۲۰۲۲۔ **عن** عثمان بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تفتح ابواب السماء نصف اللیل ، فینادی مناد ! ھل من داع فیستجاب لہ ؟ ھل من سائل فیعطی ؟ ھل من مکروب فیفرج عنہ ۔ فلا یبقی مسلم یدعوا اللہ بدعوۃ الا استجاب اللہ عزوجل لہ الا زانیۃ تسعی بفرجہا او عشار۔

حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے! کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا کریں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو؟ اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولی سبحانہ وتعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے، یا لوگوں سے بے جا محاصل تحصیلنے والا۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۸۲

۲۰۲۳۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوف اللیل الآخر الدعاء فیہ افضل وارجی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصف رات میں دعا افضل ہے اور قبولیت کی اس میں زیادہ امید ہے۔ ذیل المدعا، ۳۵

۲۰۲۲۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۲۷۱ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۵۷، ۲/۱۰۵
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۰۷۳ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۳/۸۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۰۰ ☆

۲۰۲۳۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲/۱۸۸

(۵) ختم قرآن اور فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۲۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مع کل ختمة دعوة مستجابة ۔ فتاوی رضویہ ۲۱/۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

۲۰۲۵۔ **عن** العرباض بن السارية رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : و من صلی صلوة فریضة فله دعوة مستجابة ،ومن ختم القرآن فله دعوة مستجابة ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے فرض نماز کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہے۔اور جس نے ختم قرآن کے بعد دعا کی اس کی دعا مقبول ہوتی ہے۔۱۲م

۲۰۲۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم قال : من ادی فریضة فله عند اللہ دعوة مستجابة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس نے فرض نماز ادا کی تو اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی دعا قبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۲۱/۴

(۶) افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۲۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للصائم عند فطرہ لدعوة ماترد ۔

۲۰۲۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۰/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۱۴، ۵۱۷/۱
۲۰۲۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰۹/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷۲/۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۳۳/۲ ☆
۲۰۲۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۹۰۴۰، ۳۱۳/۷ ☆
۲۰۲۷۔ السنن لابن ماجه، باب فی الصائم لا ترد دعوته، ۱۲۶/۱

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روزہ دار کیلئے وقت افطار بالیقین ایک دعا ہے کہ رد نہ ہوگی۔

۲۰۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لكل عبد صائم دعوة مستجابة عند افطاره اعطیها فی الدنیا، اوا ادخرت له فی الآخرة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر روزہ دار بندے کے لئے وقت افطار ایک دعا مقبول ہے خواہ دنیا میں دیدی جائے یا آخرت کے لئے ذخیرہ رکھی جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۹

(۷) آخری رات میں دعا کی فضیلت

۲۰۲۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ینزل ربنا کل لیلة الی السماء الدنیا حتی یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول: من یدعونی فاستجیب له، من یسئالنی فاعطیه، ومن یستغفرنی فاغفر له۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روز آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور جب آخری تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرمان عالی ہوتا ہے: کون ہے دعا کرنے والا کہ میں قبول کروں، کون ہے مانگنے والا کہ میں دوں، کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ اس کو بخش دوں۔ ۱۲م

۲۰۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۶۱۳، ۸/۴۵۱ ☆

۲۰۲۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲/۱۸۸

السنن لابی داؤد تطوع ۲۲ ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۶۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۵۳، ۲/۱۰۴

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۳ ☆ المسند لابی عوانہ، ۱/۱۴۴

الموطا لمالک، ۲۱۴ ☆

(۸) اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۳۰۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الدعاء بین الاذان والا قامة مستجابة فادعوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔لہذا اس وقت دعا کرو۔۱۲م

(۹) راتوں کو جاگ کر دعا کرنا

۲۵۳۱۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من تعار من اللیل فقال:لا اله الا الله وحده لا شریك له ، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر ، وسبحان الله والحمد الله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله ،ثم قال : اللهم اغفرلی ، او قال: ثم دعا استجیب له، فان عزم توضا ثم صلی قبلت صلوته ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شب بیدار رہ کر پڑھا،لا اله الا الله وحده لا شریك له ، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر،اور سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله ،اور پھر بطور دعا پڑھا،اللهم اغفرلی،یا فرمایا: پھر اس نے دعا کی تو اس کی دعا قبول ہے۔پھر اس نے ارادۂ نماز کیا اور وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہے۔۱۲م

(۱۰) پانچ راتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۳۲۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۲۵۳۰۔ الجامع للترمذی ، ابواب الدعوات ۱۹۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۹/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۳۴۵، ۱۰۳/۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۹۰/۱ ☆ الکامل لابن عدی،
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۰۹/۲ ☆
۲۵۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل من تعار اللیل، ۱۵۵/۱
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۷۷/۲
۲۵۳۲۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۲۹۹/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۴۱/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم : خمس لیال لا ترد فیحصن الدعوة ،اول لیلة من رجب ، ولیلة النصف من شعبان ،ولیلة الجمعة ، ولیلة الفطر ، ولیلة النحر ـ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔رجب کی پہلی رات ،شب برأت ، جمعرات ،شب عید الفطر یعنی چاند رات ،اورعید الاضحیٰ یعنی ذوالحجہ کی دسویں رات۔۱۲م

(۱۱) تین اوقات میں دعا کی قبولیت

۲۰۳۳ـ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلاث ساعات للمرء المسلم ما دعا فیهن الا استجیب له مالم یسئل قطیعة رحم او مائما ، حین یوذن المؤذن بالصلوة حتی یسکت ، وحین یلتقی الصفان حتی یحکم الله تعالیٰ بینهما ،وحین ینزل المطرحتی یسکن ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان کے لئے تین اوقات ایسے ہیں کہ ان میں دعا قبول ہوتی ہے اگر کسی گناہ یا رشتہ کاٹنے کی دعا نہ کرے،اذان کے وقت، جہاد کے وقت،اور بارش ہوتے وقت۔۱۲م

(۱۲) دو وقتوں میں دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۳٤ـ عن سهل بن سعد الساعدی رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثنتان لا تردان ،الدعاء عند النداء ، عند البأس حین یلحم بعضهم بعضا ـ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۰۳۳ـ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۲۰/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۳۵، ۱۰۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۰۸/۱ ☆
۲۰۳٤ـ السنن لابی داؤد، باب الدعاء عند اللقاء ۳٤٤/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۷/۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو وقتوں میں دعا رد نہیں کی جاتی۔ اذان کیوقت، اور جہاد کے وقت جب مجاہدین اسلام کفار اشرار سے بھڑے ہوئے ہوں۔۱۲م

(۱۳) غائبانہ دعا جلد قبول ہوتی ہے

۲۵۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اسرع الدعاء اجابة دعوة غائب لغائب۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان کسی مسلمان کی پیٹھ پیچھے دعا کرے تو جلد قبول ہوتی ہے۔

(۱۴) آسمان کے دروازے کھلنے پر دعا قبول ہوتی ہے

۲۵۳۶۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا نادی المنادی فتحت ابواب السماء واستجیب الدعاء۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اذان ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

(۱۵) رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو

۲۵۳۷۔ **عن** أبی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اغتنموا الدعاء عند الرقة فانها رحمة۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقت قلب کے وقت دعا غنیمت جانو کہ وہ رحمت ہے۔۱۲م

۲۵۳۵۔ السنن لابی داؤد باب الدعاء بظهر الغیب، ۱/۲۱۵
کنز العمال للمتقی، ۳۳۰۶، ۲/۹۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۷
۲۵۳۶۔ المستدرك للحاکم، ۱/۷۳۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۰/۲۱۳
عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۲، ۲/۱۰۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵۹ ☆

(۱۶) دن ڈھلے اور ہوا چلے تو دعا مقبول ہے

۲۰۳۸۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا زالت الأفیاء وراحت الارواح فاطلبوا الی الله حوائجکم، فانها ساعة الاوابین وانه کان للاوابین غفورا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سائے پلٹیں اور ہوائیں چلیں تو اپنی حاجت طلب کرو کہ وہ ساعت اوابین کی ہے اور اللہ تعالیٰ اوابین (رجوع لانیوالوں) کی مغفرت فرماتا ہے۔۱۲م

(۱۷) مرغ کی آواز پر اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو

۲۰۳۹۔ عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا سمعتم صیاح الدیکة فاسئلوا الله من فضله فانها رأت ملکا، واذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذبالله من الشیطان فانه رأی شیطانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو کہ اس نے فرشتہ دیکھا، اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو شیطان سے، کہ اس نے شیطان دیکھ کر آواز نکالی۔۱۲م

(۱۸) مزدلفہ میں حضور کی ایک اہم دعا قبول ہوئی

۲۰۴۰۔ عن عباس بن مرداس رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی

۲۰۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۸، ۱۰۳/۲

۲۰۳۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۸۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۶/۲ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۳۴۲/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۸/۱ ☆

۲۰۴۰۔ السنن لابن ماجه، باب الدعاء بعرفة، ۲۲۲/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم دعا لا متہ عشیة عرفة بالمغفرة فاجیب انی قد غفرت لهم ما خلا الظالم ، فانی اخذ للمظلوم منه ، قال : ای رب ! ان شئت اعطیت المظلوم الجنة وغفرت للظالم ، فلم یجب عشیة ، فلما اصبح بالمزدلفة اعاد الدعاء فاجیب الی ماسأل قال : فضحك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم او قال تبسم ، فقا ل ابو بکر الصدیق و عمر الفاروق رضی الله تعالی عنهما : بأبی انت وامی ، ان هذه لساعة ماکنت تضحك فیها ، فما الذی اضحکك؟ اضحك الله سنك ، قال :ان عدو الله ابلیس لما علم ان الله تعالیٰ عزوجل قد استجاب دعائی وغفر لامتی اخذ التراب فجعل یحثوه علی رأسه ویدعو بالویل والثبور فاضحکنی مارأیت من جزعه ۔

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اپنی امت کے لئے دعائے مغفرت کی تو اللہ تعالی کی بارگاہ میں مقبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے ظالم کے علاوہ سب کی مغفرت فرمادی کہ ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لیا جائیگا۔ بارگاہ رب العزت میں عرض کیا: اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرمائے اور ظالم کو بخش دے، لیکن شام تک یہ دعا قبول نہ ہوئی، جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو آپ نے پھر یہی دعا کی تو قبول ہوگئی، راوی کہتے ہیں: حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنسے یا تبسم فرمایا: سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ہمارے ماں باپ حضور پر قربان، اس وقت تبسم فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ حضور کو ہمیشہ شاداں وفرحاں رکھے۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن ابلیس شیطان مردود کو جب یہ علم ہوا کہ میری دعا قبول ہوگئی ہے اور میری امت بخش دی گئی ہے تو اس نے خاک لیکر سر پر اڑانا شروع کی اور واویلاہ شروع کیا تو اس کی اس جزع فزع سے مجھے ہنسی آگئی۔

۴۔ کن لوگوں کی دعا اور کہاں قبول ہوتی ہے

(۱) تین لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی

۲۵۴۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثلثلة لا ترد دعوتهم ، الصائم حین افطر ، و الامام العادل ، و دعوة المظلوم یرفعها الله دون الغمام و تفتح لها ابواب السماء و یقول بعزتی لا نصرك و لو بعد حین ۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی، روزہ دار جب روزہ افطار کرے، منصف بادشاہ اور مظلوم کہ اللہ اس کی دعا کو بادلوں کے اوپر لیجاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری ضرور مدد کرونگا۔ خواہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد۔ ۱۲م

(۲) چار اشخاص کی دعا مقبول ہے

۲۵۴۲۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اربع دعوتهم مستجابة ، الامام العادل ، و الرجل یدعو لاخیه بظهر الغیب ، و دعوة المظلوم ، ورجل یدعو لوالدیه ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا مقبول ہے، منصف بادشاہ، مومن کے لئے پیٹھ پیچھے

۲۵۴۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی جامع الدعوات، ۲/۱۹۹
السنن لابن ماجه، باب فی الصائم لا ترد دعوته، ۱/۱۲۶
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۳۴۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۲۱۳
نصب الرایة للزیلعی، ۴/۶۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۸۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۸۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۲۵، ۲/۱۰۰
کشف الخفا للعجلونی، ۱/۳۸۸ ☆
۲۵۴۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵، ۲/۹۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۴

دعائے خیر کرنے والا، مظلوم کی دعا، اور آدمی کی دعا والدین کے لئے۔۱۲م

۲۰۴۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اربع دعوات لا یرد ،دعوة الحاج حتی یرجع ، و دعوة الغازی حتی یصدر ، و دعوة المریض حتی یبرأ ، و دعوة الاخ لاخیه بظهر الغیب ، اسرع هذه الدعوات اجابة دعوة الاخ لاخیه بظهر الغیب۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے، حاجی کی دعا قبول ہے جب تک واپس آئے، مجاہد کی دعا جب تک فارغ ہو، مریض کی دعا جب تک صحت مند ہو، اور کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے، اور ان تمام دعاؤں میں جلدی مقبول ہونے والی یہی دعا ہے۔۱۲م

(۳) حاجیوں کی دعا مقبول ہے

۲۰۴۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الحاج و العمار و فد الله ، ان دعوه اجابهم ، و ان استغفر غفرلهم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے یہاں لوگوں کے نمائندے ہیں۔ اگر دعا کریں تو دعا قبول ہوتی ہے اور مغفرت چاہیں تو مغفرت کی جاتی ہے۔

۲۰۴۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی

۲۰۴۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۰۴، ۲/ ۹۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۲/۱

۲۰۴۴۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الدعا الحاج، ۲۱۳/۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۶۷/۲ ☆ الکامل لابن عدی، ۱۹۷/۶
السنن الکبری للبیهقی، ۲۶۲/۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۵۳۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۱۱/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۲/٤
الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۰/۱ ☆ المغنی للعراقی، ۲٤۱/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۱۵، ۸/٥ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ٤۲۱/۱

۲۰۴۵۔ السنن لابن ماجه، باب فضل الحاج، ۲۱۳/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ٤۲۲/۱۲ ☆ الصحیح لابن حبان، ۹٦٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۳۰/۱ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۰٦۰۲، ۳۰۲/٤

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الغازی فی سبیل اللہ ، و الحاج و المعتمر و فد اللہ دعاھم فاجابو ہ سألوہ فاعطاھم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنیولا اور حاجی وعمرہ والے اللہ تعالیٰ کے قاصد اور نمائندے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو حاضر ہوئے۔ تو اب اس سے یہ دعا کریں تو قبول ہوگی۔۱۲م

۲۰۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ؛ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا لقیت الحاج فسلم علیه و صافحه و مره ان یستغفر لك قبل ان یدخل بیته فانه مغفور ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور درخواست کر کہ وہ تیرے لئے استغفار کرے قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کہ وہ مغفور ہے۔

(۴) احسان مندی کی دعا محسن کے حق مقبول ہے

۲۰۴۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : دعاء المحسن الیه للمحسن لا یرد ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان مند کی دعا محسن کے حق میں مقبول ہے۔۱۲م

(۵) مسلمانوں کی اجتماعی دعا مقبول ہے

۲۰۴۸۔ **عن** حبیب بن مسلمة فھری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ

۲۰۴۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶۹/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۶/۴
کشف الخفا للعجلونی، ۵۴۸/۲ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ۷۸۲۷
کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۲۳، ۱۰/۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۵۳۸
۲۰۴۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۶/۲ ☆
۲۰۴۸۔ المستدرک للحاکم، ۳۹۰/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶/۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۷۰/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۶۷، ۱۰۷/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا یجتمع ملأ فیدعو بعضھم و یؤمن بعضھم الا اجابھم اللہ تعالیٰ ۔

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جگہ جمع ہوکر لوگ دعا کریں کہ کوئی دعا کرے اور سب آمین کہیں تو سب کی دعا قبول ہوتی ہے۔۱۲م

(۶) جلدی نہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

۲۰۴۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یستجاب لا حدکم ما لم یعجل ، یقول : دعوت ما لم یستجب لی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سگان دنیا کے امیدواروں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس امیدواری میں گزارتے ہیں۔صبح وشام ان کے دروازے پر دوڑتے ہیں۔اور وہ ہیں کہ رخ نہیں ملاتے ، بار نہیں دیتے ، جھڑکتے ، دل تنگ کرتے ، ناک بھوں چڑھاتے ہیں ۔ امیدواری میں لگایا تو بیگار ڈالی ، یہ حضرت گرہ سے کھاتے ، گھر سے منگاتے ، بیکار بیگار کی بلا اٹھاتے ہیں ، اور وہاں برسوں گزریں ہنوز روز اول ہے، مگر یہ نہ امید توڑیں ، نہ پیچھا چھوڑیں۔

اور احکم الحاکمین ، اکرم الاکرمین عز جلالہ کے دروازے پر اول تو آتا ہی کون ہے ، اور آئے بھی تو اکتاتے گھبراتے ، کل کا ہوتا آج ہو جائے ، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی۔صاحب پڑھا تو تھا کچھ اثر نہ ہوا ، یہ احمق اجابت کا دروازہ اپنے لئے خود بند کرلیتے ہیں ، اور پھر بعض تو ایسے جامے سے باہر ہو جاتے ہیں کہ اعمال وادعیہ کے اثر سے بے اعتقاد ،

۲۰۴۹۔ السنن لابن ماجہ ، باب استحباب لاحدکم ما لم یعجل ، ۲/ ۲۸۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۹۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۹۰
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۱/ ۱۴۰ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ، ۲/ ۴۹۰

بلکہ اللہ عزوجل کے وعدہ وکرم سے بے اعتماد، والعیاذ باللہ الکریم الجواد، ایسوں سے کہا جائے، اے بے حیا! بے شرمو! ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالو، اگر کوئی تمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تم اس کا ایک کام نہ کرو، تو اپنا کام اس سے کہتے ہوئے اول تو آپ لجاؤ گے کہ ہم نے تو اس کا کہنا کیا ہی نہیں، اب کس منہ سے اس سے کام کو کہیں۔ اور غرض دیوانی ہوتی ہے، کہہ بھی دیا اور اس نے نہ کیا اصلا محل شکایت نہ جانو گے۔ کہ ہم نے کب کیا تھا جو وہ کرتا۔ اب جانچو۔ پھر تم مالک علی الاطلاق عز جلالہ کے کتنے احکام بجالاتے ہو۔ اس کے حکم بجا نہ لانا اور اپنی درخواست کا خواہی نہ خواہی قبول چاہنا کیسی بے حیائی ہے۔

او احمق! پھر فرق دیکھ، اپنے سر سے پاؤں تک نظر غور کر ایک ایک، روئیں میں ہر وقت ہر آن کتنی کتنی ہزار در ہزار صد ہزار بے شمار نعمتیں ہیں۔ تو سوتا ہے اور اس کے معصوم بندے تیری حفاظت کو پہرہ دے رہے ہیں۔ تو گناہ کر رہا ہے اور سر سے پاؤں تک صحت و عافیت، بلاؤں سے حفاظت، کھانا ہضم، فضلات کا دفع، خون کی روانی، اعضا میں طاقت، آنکھوں میں روشنی، بے حساب کرم، بے مانگے بے چاہے تجھ پر اتر رہے ہیں، پھر اگر تیری بعض خواہشیں عطا نہ ہوں تو تو کس منہ سے شکایت کرتا ہے۔ تو کیا جانے کہ تیرے لئے بھلائی کاہے میں ہے۔ تو کیا جانے کہ کیسی سخت بلا آنیوالی تھی کہ اس دعا نے دفع کی۔ تو کیا جانے کہ اس دعا کے عوض کیسا ثواب تیرے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے۔ اس کا وعدہ سچا ہے۔ ہاں بے اعتقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا، اور ابلیس لعین نے تجھے اپنا سا کر لیا والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

اے ذلیل خاک، اے آب ناپاک! اپنا منہ دیکھ اور اس عظیم شرف کو غور کر۔ کہ اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے، اپنا پاک متعالی نام لینے، اپنی طرف منہ کرنے اور اپنے پکارنے کی تجھے اجازت دیتے ہیں، لاکھوں مرادیں اس فضل عظیم پر نثار، او بے صبرے! ذرا بھیک مانگنا سیکھ، اس آستانہ رفیع کی خاک پر لوٹ جا اور لپٹا رہ اور ٹکٹکی بندھی رکھ کہ اب دیتے ہیں، اب دیتے ہیں۔ بلکہ اسے پکارنے، اس سے مناجات کرنے کی لذت میں ایسا ڈوب جا کہ ارادہ و مراد کچھ یاد نہ رہے، یقین جان کہ اس دروازے سے محروم ہرگز نہ پھرے گا۔ کہ

ع، من دق باب الکریم انفتح ☆ و باللہ التوفیق

ذیل المدعا ص۳۶

(۷) راحت میں دعا کرنا مصائب میں دعا کی قبولیت کی نشانی ہے

۲۵۵۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من سرھا ان یستجیب اللہ له عند الشدائد و الکرب فلیکثر الدعا فی الرخاء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو اس کو چاہیئے کہ آسائش کے وقت دعا کی کثرت کرے۔ ذیل المدعا ص ۲۷

(۸) پریشان حال مؤمن کی دعا بہتر ہے

۲۵۵۱۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اغتنموا دعوۃ المؤمن المبتلی۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان مبتلاء کی دعا غنیمت جانو۔ ذیل المدعا

(۹) تین اشخاص کی دعا مقبول نہیں

۲۵۵۲۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ثلثة یدعون اللہ فلا یستجاب لھم، رجل کانت تحته امرأۃ سیئة فلم یطلقھا، و رجل کان له مال فلم یشھد علیه، و رجل اتی سفیھا ماله، و قد قال اللہ عزوجل "و لا توتو السفھاء امولکم۔"

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی ایک وہ جس کے نکاح میں کوئی بد خلق عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ جس کا کسی پر آتا تھا اور اس کے گواہ نہ کر لئے، تیسرا وہ جس نے سفیہ بے عقل کو مال سپرد کر دیا حالانکہ

۲۵۵۱۔ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۱۶۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۸

۲۵۵۲۔ المستدرک للحاکم، ۲/۳۳۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۶

کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۲۵، ۱۶/۳۵ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/۱۴۶

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سفیہوں کو اپنا مال نہ دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: و باللہ التوفیق: ظاہراس سے مراد یہی کہ اس خاص بارے میں ان کی دعا نہ سنی جائے گی۔ نہ یہ کہ جو ایسا کرے مطلقا اس کی کوئی دعا کسی امر میں قبول نہ ہو۔ اور ان امور میں عدم قبول کا سبب ظاہر کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کئے ہیں۔

عورت کی نسبت صحیح حدیث سے ثابت کہ ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے، اس کی کجی ہرگز نہ جائے گی، سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی۔ اور اس کا ٹوٹنا یہ ہے کہ طلاق دے دی جائے۔ پس یا تو آدمی اس کی کجی پر صبر کرے یا طلاق دے دے۔ کہ نہ طلاق دیتا ہے، اور نہ صبر کرتا ہے بلکہ بددعا دیتا ہے تو قابل قبول نہیں۔

یونہی جب گواہ نہ کئے خود اپنا مال مہلکہ میں ڈالا۔ اور سفیہ کو دینا بربادی کے لئے پیش کرنا ہے۔ پھر دانستہ مواقع مضرت میں پڑ کر یہ خلاصی مانگنا حماقت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ خویشتن کردہ راعلاج نیست۔ فقیر کے خیال میں ظاہرا معنی حدیث یہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر نے اس تحریر کے چند روز بعد الاشباہ والنظائر میں دیکھا، کہ فوائد شتی میں محیط کی کتاب الحجر سے یہ تین شخص نقل کئے کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

علامہ حموی نے غمز العیون والبصائر میں احکام القرآن امام ابوبکر جصاص سے نقل کیا: کہ ضحاک نے اپنے دین پر گواہ نہ کرنے والے کی نسبت کہا: ان ذهب حقه لم يؤجر، وان دعا عليه لم يجب، لانه ترك حق الله تعالىٰ و امره۔

یعنی اگر اس کا حق مارا گیا تو کچھ اجر نہ پائے گا اور اگر مدیون پر بددعا کرے تو قبول نہ ہوگی کہ اس نے اللہ عزوجل کا حق چھوڑا اور اس کے امر کا خلاف کیا۔ یعنی قولہ تعالیٰ و اشهدوا اذا تبايعتم۔ اور خرید و فروخت پر گواہ بنالو۔ یہ تعلیم بحمدہ تعالیٰ اس معنی کی مؤید ہے جو فقیر نے سمجھے یعنی ان کی دعا قبول نہ ہونا خاص اسی بارے میں ہے۔

ذیل المدعا ص ۲۳

(۱۰) تین مقامات پر دعا مقبول ہے

۲۰۵۳۔ **عن** ربیعة بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثلثة مواطن لا ترد فیها دعوة عبد ، رجل یکون فی بریة حیث لا یراہ احد الا اللہ فیقوم فیصلی، و رجل یکون معہ فئة فیفر عنہ اصحابہ فیثبت ، و رجل یقوم اخر اللیل ۔

حضرت ربیعہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مواقع پر کسی بندے کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ایک وہ شخص جو خشکی کے کسی ایسے مقام پر ہو جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسے نہ دیکھ رہا ہو وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ دوسرا وہ شخص جو اس کے ساتھ کوئی جماعت مصروف جہاد ہو لیکن سب ان کو چھوڑ کر چلے جائیں اور وہ ثابت قدم رہے، تیسرا وہ شخص کہ آدھی رات کے بعد عبادت میں مصروف ہو۔۱۲م

(۱۱) مزارات پر جا کر دعا کرنے کا ثبوت

۲۰۵۴۔ **عن** مالک الدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اصاب الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاء رجل " ھو البلال بن الحارث المزنی الصحابی " رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : یارسول اللہ ! استسق اللہ لامتک فانھم قد ھلکوا ، فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المنام فقال : ائت عمر فاقرأہ السلام و اخبر ھم انھم سیسقون ۔

حضرت مالک دار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک بار قحط پڑا، ایک صاحب یعنی حضرت بلال بن حارث مزنی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزار اقدس حضور ملجائے بے کساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! اپنی امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگیئے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں۔ رحمت عالم صلی

۲۰۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی ۲۱۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۳۶۷، ۱۰۲/۲

۲۰۵۴۔ المصنف لا بن ابی شیبة ۳۲/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۳۵۳۵، ۴۳۱/۸

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: عمر کے پاس جاکر انہیں سلام پہونچا اور لوگوں کو خبر دے، اب پانی آیا چاہتا ہے۔   فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۸

(۱۲) اپنے لئے دوسروں سے دعا کراؤ

۲۰۵۵۔ **عن** امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا اردت الی مکۃ قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتنسانایا اخی! من دعائک۔

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا تو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بھائی! مجھے اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا۔۱۲م

(۱۳) بزرگوں سے دعائے مغفرت کراؤ

۲۰۵۶۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اویس القرنی فقال: فمن لقیہ منکم فلیستغفر لکم
فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۷

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی ان سے ملاقات کرے وہ تم سب کے لئے دعائے مغفرت کرائے۔۱۲م

۲۰۵۵۔ السنن لابن ماجہ، باب فضل الحاج، ۲/۲۱۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۹ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۵/۲۵۱
الطبقات الکبری لابن سعد، ۳/۱۹۵ ☆ الاذکار النودیہ، ۱۹۷
کنزالعمال للمتقی، ۱۲۹٤۳، ۵/۳۰۱ ☆
۲۰۵۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضائل اویس القرنی، ۲/۳۱۱

۵۔مسنون دعائیں

(۱) نماز کے بعد کی دعا

۲۵۵۷۔ **عن** امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من دعا بهذ الدعاء بعد کل صلوة اللهم فاطر السموات و الارض عالم الغیب و الشهادة الرحمن الرحیم انی اعهد الیك فی هذه الحیاة الدنیا بانك انت الله لا اله الا انت وحدك لا شریك لك و ان محمدا عبد ك ورسولك فلا تکلنی الی نفسی فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعد نی فی الخیر ، و انی لا اعلق الا برحمتك فاجعل رحمتك لی عهدا عندك تودیه الی یوم القیامة انك لا تخلف المعیاد ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھی۔اللهم فاطر السموات و الارض ، عالم الغیب و الشهادة ، الرحمن الرحیم ، ابی اعهد الیك فی هذه الحیاة الدنیا و ان محمد ا عبد ك و رسولك ، فلا تکلنی الی نفسی،فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعدنی فی الخیر ، و نی لااعلق الابرحتمك فاجعل رحمتك لی عهد ا عندك تودیه الی یوم القیامة ، انك لا تخلف المیعاد ۔
فرشتہ اس دعا کو لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے، جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے ،فرشتہ ساتھ لائے اور ندا کیجائے عہد والے کہاں ہیں۔انہیں وہ عہد نامہ دیدیا جائے۔

(۲) مسنون دعائیں

۲۵۵۸۔**عن** عبد الله بن یزید الخطمی الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم ان ما رزقتنی مما احب فاجعله قوة لی فیما تحب ، اللهم ا و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغا لی فیما تحب ۔

۲۵۵۷۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۸۷/۲

۲۵۵۸۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۱۷۹/۲

کنز العمال للمتقی، ۳۶۳۲،

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اس طرح دعا کی۔ اللھم ! ما رزقتنی مما احب ، فاجعله قوة لی فیما تحب ، اللھم ! و ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغالی فیما تحب۔

۲۵۵۹۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کنت نائمة الی جنب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ففقد ته من اللیل فلمسته فوقع یدی قدمیه و هو ساجد و هو یقول : اعوذ برضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك ، لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں سو رہی تھی، میری آنکھ کھلی تو میں نے حضور کو نہ پایا لہذا میں نے ٹٹولنا شروع کیا تو میرے ہاتھ آپکے مبارک قدموں پر پڑے جبکہ حضور سجدہ میں تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ اعوذ برضاك من سخطك و بمعا فاتك من عقوبتك ، لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك ۔ ۱۲م

۲۵۶۰۔ عن امیر المؤمنین علی مرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، اللھم لك الحمد کالذی تقول، و خیرا مما نقول۔

ذیل المدعا ص ۲۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح دعا کی۔ اللھم لك الحمد کالذی تقول ، و خیرا مما نقول ۔ ۱۲م

۲۵۶۱۔ عن عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا اتی رسول الله

۲۵۵۹۔ الجامع للترمذی، .... ابواب الدعوات، ۱۸۷/۲
الصحیح لمسلم، باب ما یقول فی الرکوع و السجود، ۱۹۲/۱
السنن لابن ماجه، باب ما تعوذ منه رسول الله ﷺ، ۲۸۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۹۶/۱
۲۵۶۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹۴/۱ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر ۱۷۵/۵
۲۵۶۱۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۱۹۷/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال :ادع اللہ لی ان یعافینی فقال : ان شئت اخرت لك و ھو خیر ، و ان شئت دعوت ، فقال : ادعه ، فامرہ ان یتوضأ فیحسن وضوءه و یصلی رکعتین و یدعو بھذا الدعاء ، اللھم انی اسألك و اتوجه الیك بمحمد نبی الرحمة یا رسول اللہ ! انی قد توجھت بك الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی اللھم فشفعه فی ۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نابینا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بولے: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پریشانی سے نجات عطا فرمائے۔ فرمایا: اگر چاہو تو اس مصیبت کا اجروثواب آخرت کے لئے اٹھا رکھو۔ اور اگر چاہو تو میں دعا کئے دیتا ہوں۔ بولے: حضور دعا فرمادیں۔ حضور نے انکو اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ دو رکعت نماز ادا کریں اور یہ دعا پڑھیں۔ اللھم ! انی اسألك و اتوجه الیك بمحمد نبی الرحمة یا رسول اللہ انی قد توجھت بك فی حاجتی ھذہ لتقضی ، اللھم فشفعه فی ۔ ۱۲م

۲۰۶۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اذا قال العبد : یا رب ! یا رب! قال اللہ تبارك و تعالیٰ : لبیك ، عبدی سل تعط ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ یارب! یارب! کہتا ہے تو اللہ عزوجل لبیک فرماتا ہے، اور فرماتا ہے: اے میرے بندے مانگ کہ تجھے دیا جائے۔

۲۰۶۳۔ **عن** ھشام بن أبی رقیة رضی اللہ تعالیٰ عنه ان ابا الدرداء و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم قال : ان اسم اللہ الاکبر رب ، رب۔

حضرت ہشام بن ابی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء

۲۰۶۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۸۸/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۲۵/۱۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۵۹/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۲۲، ۶۴/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۴/۱ ☆
۲۰۶۳۔ المستدرك للحاکم، ۶۸۴/۱ ☆

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اسم اعظم رب، رب، ہے
ذیل المدعا ص ۶۳

۲۵۶۴۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : ان ام سليم غدت على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : علمنى كلمات اقولهن فى صلوتى فقال : كبرى الله عشرا ، و سبحى الله عشرا ، واحمديه عشرا ، ثم سلى ما شئت يقول: نعم ، نعم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا صبح کے وقت حاضر آئیں اور عرض کی حضور مجھے کچھ ایسے کلمات تعلیم فرمائیں کہ میں اپنی نماز میں کہا کروں ۔ ارشاد فرمایا: دس بار اللہ اکبر دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ کہہ لیا کرو، پھر جو چاہو مانگو کہ اللہ عزوجل فرمائے گا۔ اچھا اچھا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کا طریقہ یوں ہو کہ دو رکعت نفل باوضوئے تازہ وحضور قلب پڑھے، اور قعدے میں بعد درود شریف اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ، دس دس بار کہہ کر دعائے مقصود ایسے لفظوں سے کرے جو مخل نماز نہ ہوں ۔ مثلاً " اسئلك ان تقضى لى حاجاتى كلها فى الدنيا ء و الآخرة ما كان منها لى خيرا و لك رضا يا ارحم الراحمين۔ آمين ۔
ذیل المدعا ص ۱۷۴

حاکم، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا، اور امام ترمذی نے حسن قرار دیا۔

۲۵۶۵۔ **عن** عبد الله بن اوفى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من كانت له الى الله حاجة او الى احد من بنى آدم فليتوضأ

۲۵۶۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صلوة التسبیح ۱/۶۳
المستدرک للحاکم، ۱/۴۶۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۴۸۱
۲۵۶۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ ۱/۶۳
السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ، ۱/۱۰۰

ولیحسن الوضوء ثم یصل رکعتین ، ثم لیثن علی اللہ و لیصل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا الہ الا اللہ الحلیم الکبیر سبحان اللہ رب العرش العظیم ، الحمد للہ رب العالمین ، اسئلك موجبات رحمتك و عزائم مغفرتك و الغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم ، لا تدع لی ذنبا الاغفرتہ و لا ھما الافرجتہ ، و لا حاجۃ ھی لك رضا الا قضیتھا یا ارحم الرحمین ۔ ذیل الدعا ص ۱۷۵

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا کسی انسان سے تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے۔ لا الہ الا اللہ الحلیم الکبیر ، سبحان اللہ رب العرش العظیم ، الحمد للہ رب العالمین اسئلك موجات رحتمك و عزائم مغفرتك ، و الغنیمۃ من کل بر ، و السلامۃ من کل اثم ، لا تدع لی ذنبا الاغفرتہ و لا ھما الافرجتہ ، و لا حاجۃ ھی لك رضا الاقضیتھا یا ارحم الرحمین ۔ ۱۲م

۲۵۶۶ ۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : یا علی ! الا اعلمك دعاء اذا اصابك غم اوھم تدعوبہ ربك فیستجاب لك باذن اللہ و یفرج عنك ۔ توضأ و صل رکعتین ، و احمد اللہ ، و اثن علیہ ، و صل علی نبیك ، و استغفر لنفسك و للمؤمنین و المؤمنات ، ثم قل : اللھم ! انت تحکم بین عبادك فیما کانوا فیہ یختلفون ۔ لا الہ الا اللہ العلی العظیم ، لا الہ الا اللہ الحکیم الکبیر ، سبحان اللہ رب السموٰت السبع و رب العرش العظیم ، الحمد للہ رب العالمین ، اللھم ! کاشف الغم ، مفرج اللھم ، مجیب دعوۃ المضطرین اذا دعوتك ، رحمن الدنیا ء والآخرۃ و رحیمھا ، فارحمنی فی حاجتی ھذہ بقضائھا و نجاحھا رحمۃ تغنینی بھا عن رحمۃ من سواك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں وہ دعا نہ بتادوں کہ جب جب تمہیں کوئی غم یا پریشانی ہو تو اسے عمل میں لاؤ، باذن اللہ تمہاری دعا قبول ہو

۲۵۶۶۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/ ۴۷۷

اور غم دور ہو۔ وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھو، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود خوانی، اور اپنے اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرو۔ پھر کہو: اللھم! انت تحکم بین عبادك فیما کانوا فیه یختلفون لا اله الا الله العلی العظیم، لا اله الا الله الحکیم الکریم، سبحان الله رب السموات السبع و رب العرش العظیم، الحمد لله رب العالمین، اللھم! کاشف الغم، مفرج اللھم مجیب دعوة المضطرین اذا دعوك، رحمن الدنیا و الآخرة و رحیمھما، فارحمنی فی حاجتی ھذہ بقضائھا و نجاحھا رحمة تغنینی بھا عن رحمة من سواك۔

۲۵۶۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اثنتی عشرة رکعة تصلیھن من لیل او نھار، و تشھد بین کل رکعتین، فاذا تشھدت فی اخر صلوتك فاثن علی الله عزوجل، و صل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، و اقرأ و انت ساجد ا فاتحة الکتاب، سبع مرات، و آیة الکرسی سبع مرات، و قل: لا اله الا الله وحده لا شریك له، له الملك و له الحمد، و ھو علی کل شئ قدیر عشر مرات ثم قل: اللھم انی اسئلك بمعاقد العزمن عرشك، و منتھی الرحمة من کتابك، و اسمك الاعظم و جدك الاعلی و کلماتك التامة، ثم سل حاجتك، ثم ارفع رأسك، و سلم یمینا و شمالا، و لا تعلموھا السفھاء فانھم یدعون بھا فیستجابون۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات یا دن میں بارہ رکعتیں، اور دو رکعت پر التحیات پڑھ، پچھلی التحیات کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بجالا، پھر سجدہ میں فاتحہ سات بار، آیۃ الکرسی سات بار، لا اله الا الله وحده لا شریك له، له الملك و له الحمد و ھو علی کل شئ قدیر، دس بار پڑھو، پھر کہہ" اللھم انی اسئلك بمعا قد العزمن عرشك و منتھی الرحمة من کتابك و اسمك الاعظم و جدك الاعلی و کلماتك التامة "پھر اپنی حاجت مانگ، پھر سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر۔ اور اسے بے

۲۵۶۷۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۷۷/۱ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲۷۲/۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۴/۵ ☆

وقوفوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اس کے ذریعہ دعا کریں گے تو قبول ہوگی۔ ذیل المدعا ص ۱۷۶

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احمد بن حرب وابراہیم بن علی، اور ابوذکریا و حاکم نے کہا: ہم نے اس کا تجربہ کیا تو حق پایا؛ فقیر کہتا ہے: غفر اللہ تعالیٰ لہ، فقیر نے بھی چند بار تجربہ کیا، تیر بے خطا پایا۔ یہاں تک کہ بعض اعزہ کے مرض کو امیداد شدید و اشتداد مدید ہوا حتیٰ کہ ایک روز بالکل نزع کے آثار طاری ہوگئے۔ سب اقارب رونے لگے۔ فقیر ان سب کو روتا چھوڑ کر دروازہ کریم پر حاضر ہوا، یہ نماز پڑھی اس کے بعد مریض کی طرف چلا اور وسوسہ تھا کہ شاید خبر نوع دگر سننے میں آئے، وہاں گیا تو بحمد اللہ تعالیٰ مریض کو بیٹھا باتیں کرتا پایا۔ مرض جاتا رہا اور چند روز میں قوت بھی آ گئی۔ وللہ الحمد۔

فائدہ: یہ حدیث ابن عساکر نے بہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی، مگر اتنا فرق ہے کہ اس میں اس نماز کا وقت بعد مغرب معین کیا، اور فاتحہ وآیۃ الکرسی و کلمہ مذکور پڑھنے کے لئے بارہویں رکعت کا پہلا سجدہ اور دعا" اللھم انی اسئلك "پڑھنے کو اس کا دوسرا سجدہ رکھا، نہ یہ کہ بعد 'التحیات' کے سلام سے پہلے ایک سجدہ جداگانہ میں پڑھی جائیں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

اقول: مگر ہمارے جمہور ائمہ لفظ اسئلك بمعاقد العز من عرشك، کو منع فرماتے ہیں۔ ہدایہ وقایہ وتنویر الابصار ودرمختار وشرح جامع صغیر امام قاضی خان وتمرتاشی ومحبوبی وغیرہا کتب فقہیہ میں اس کی ممانعت مصرح،

علامہ ابن امیر الحاج نے حلیہ میں تصریح فرمائی کہ، یوں کہنا مکروہ تحریمی قریب بحرام قطعی ہے۔ اور یہ حدیث بشدت ضعیف ہے کہ اس باب میں ہرگز قابل استناد نہیں ہوسکتی۔ تو ان ترکیبوں سے یہ لفظ کم کردینا ضروری ہے۔

ثم اقول: سجدے بلکہ قیام کے سوا نماز کے کسی فعل میں قرآن عظیم کی تلاوت حدیث وفقہ دونوں سے منع ہے یہاں تک کہ سہواً پڑھے تو سجدہ لازم، اور عمداً پڑھے تو اعادہ واجب تو ضرور ہے کہ فاتحہ، آیۃ الکرسی جو سجدے میں پڑھی جائیں گی ان سے ثنائے الٰہی کی نیت

ہے، تو جتنی رکعات ایک نیت سے پڑھی جائیں ہر قعدہ میں التحیات کے بعد درود و دعا سب کچھ ہو، اور ہر تیسری کے آغاز میں سبحانك اللهم و اعوذ بھی ہو۔

ثم اقول: ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک ایک نیت میں دن کو چار رکعت سے زیادہ مکروہ ہے، اور رات کو آٹھ سے زائد، وظاہر اطلاق الكراهة كراهة التحريم، وقد نص في رد المحتار على انه لا يحل فعله، مگر دن کی کراہت متفق علیہ اور رات کی کراہت میں اختلاف ہے۔ امام شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا: رات کو آٹھ سے زیادہ بھی مکروہ نہیں۔ فتاوی خلاصہ میں اسی کو صحیح کہا، و عامتهم على الكراهية و صححها في البدائع۔ تو یہ نماز اگر ہو شب میں ہو کہ ایک تصحیح پر کراہت سے محفوظ رہے۔

ذیل المدعا ص ۱۷۹

(۳) اللہ تعالیٰ کی محبوب دعا

۲۵۶۸۔ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ما من دعاء احب الى الله تعالىٰ من ان يقول العبد: اللهم اغفر لامة محمد رحمة عامة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو کوئی دعا اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ آدمی عرض کرے۔ الٰہی! امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عام رحمت فرما۔

ذیل المدعا ص ۲۷،

(۴) عافیت کی دعا کرو

۲۵۶۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اكثر الدعا بالعافية۔

۲۵۶۸۔ الكامل لابن عدي، ۴/۳۱۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطي، ۲/۴۹۰

۲۵۶۹۔ الجامع الصغير للسيوطي، ۱/۸۶ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عافیت کی دعا اکثر مانگ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۵

۲۶

کتاب الذکر
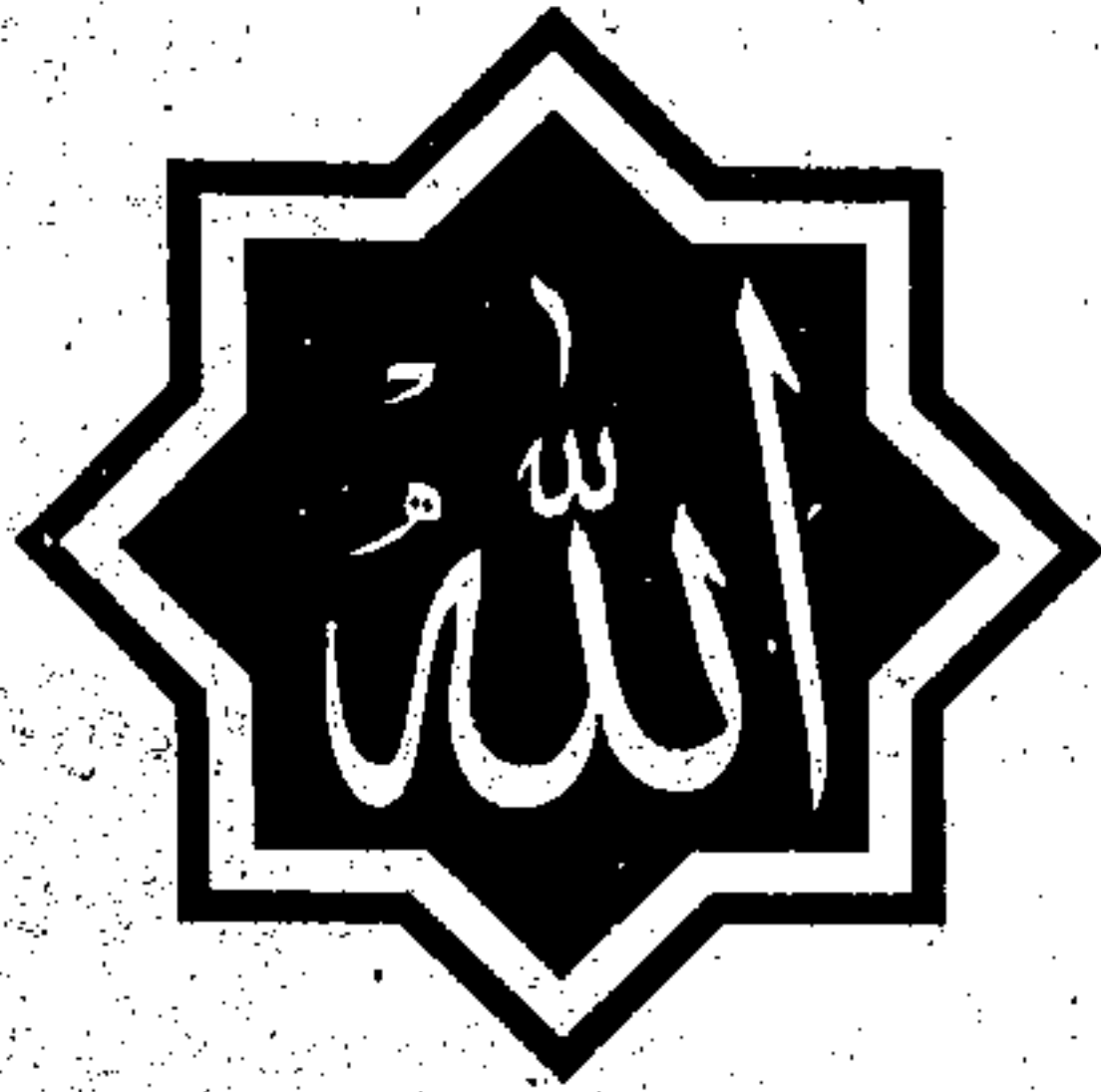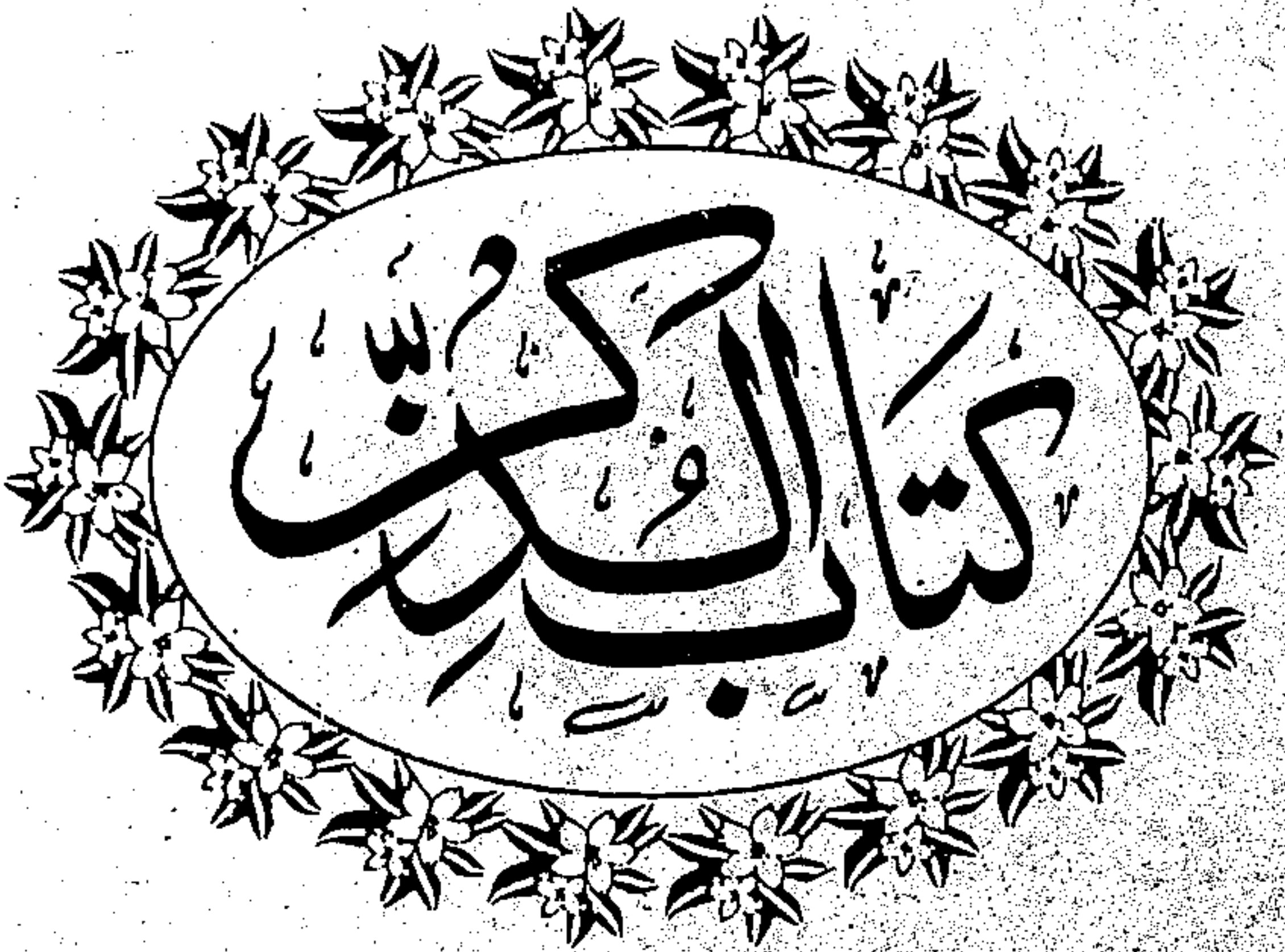
ابواب
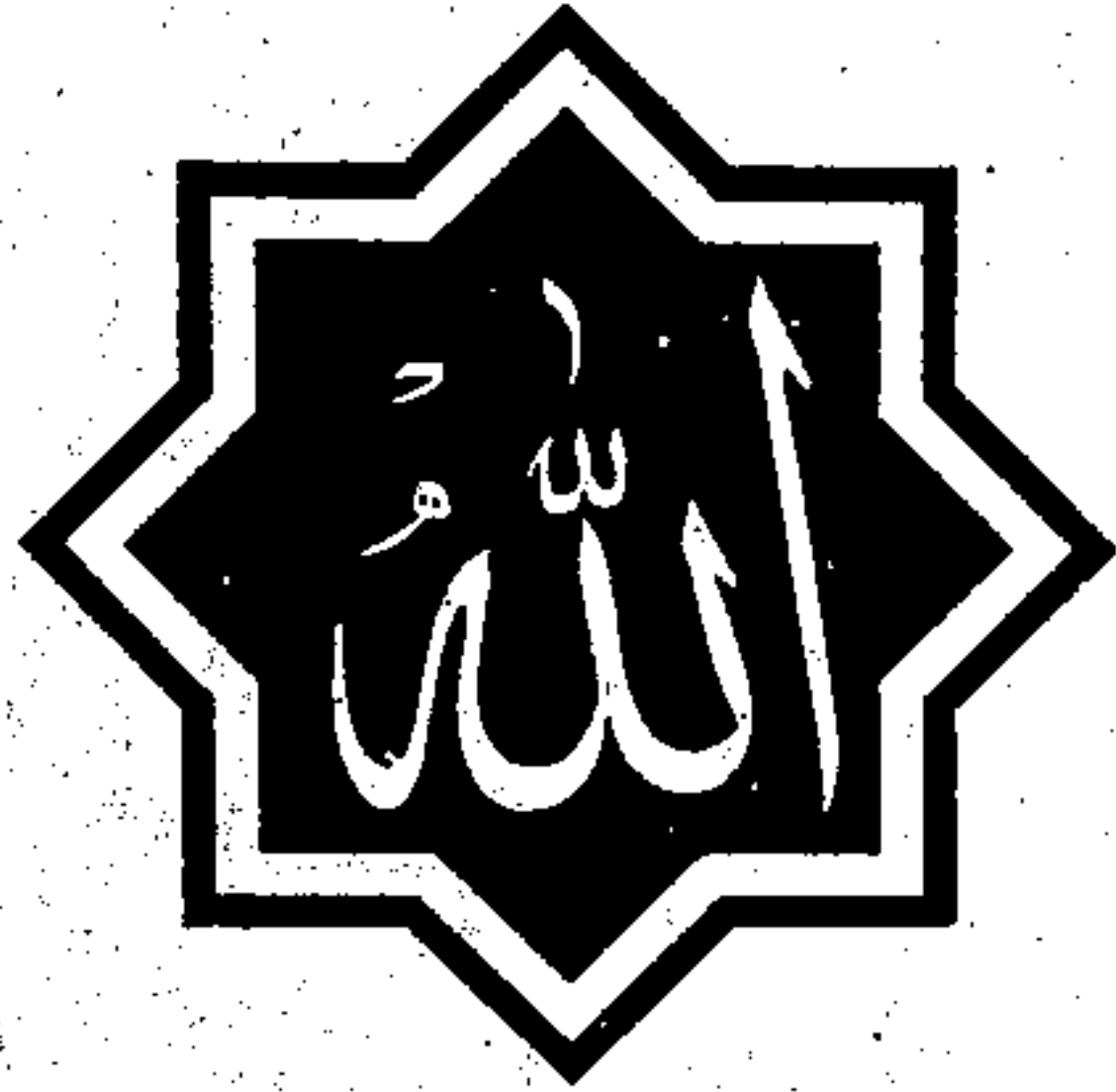
فضائل ذکر

(۱) فضیلت ذکر

۲۵۷۰۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جمیع اوقات میں ذکر الٰہی فرماتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۱۷

۲۵۷۱۔ **عن** أبی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ ملائکة یطوفون فی الطرق یلتمسون اہل الذکر ، فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادو، ہلموا الی حاجتکم فیحفونہم باجنحتہم الی السماء الدنیا ، قا ل :فیسئلہم ربہم ، و ہو اعلم منہم، ما یقول عبادی؟ قال : تقول : یسبحونك و یکبرونك ویحمدونك ویمجدونك ، قال فیقول : ہل رأونی ؟ قال: فیقولون: لا واللہ! ما رأوك ، قال: فیقول :کیف لو رأونی ؟ قال : یقولون: لو رأوك کانوا اشدلك عبادة و اشدلك تمجیدا و اکثرلك تسبیحا ، قال : یقول : فما یسئلون ؟ قالوا : یسئلونك الجنة ، قال : یقول : و ہل رأوہا ؟ قال : یقولون: لا و اللہ یا رب اما رأوہا ، قال : یقول : فکیف لو انہم رأوہا ؟ قال : یقولون :لو انہم رأوہا ، کانوا اشد علیہاحرصا و اشد لہ طلبا و اعظم فیہا رغبة ، قال : فمما

۲۵۷۰۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء ان دعوة المسلم، مستجابہ، ۲/۱۷٤
الصحیح لمسلم، ۱۳۹، باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابة، ۱/۱٦۲
السنن لابی داؤد، باب فی الرجل یذکر اللہ تعالیٰ علی غیر طہہا، ۱/٤
السنن لابن ماجہ، باب ذکر اللہ عزوجل علی الخلاء ۱/۲٦
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۳۹ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۹۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۲۸۷
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۹۸، ۷/٦۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲/٤٤
التفسیر للقرطبی، ٤/۳۱۰ ☆ المسند لابی عوانہ، ۱/۲۱۷
۲۵۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ، ۲/۹٤۸

يتعوذون قال : يقولون : من النار ، قال : يقول : و هل رأوها ؟ قال : يقولون : لا والله يا رب ! ما رأوها ، قال : يقول فكيف لو رأوها ؟ قال : فيقولون : لو رأوها كانوا اشد منها فرارا و اشد لها مخافة ، قال: فيقول : فاني اشهد كم اني قد غفرت لهم ، قال:يقول : ملك من الملائكة فيهم فلان ليس منهم انما جاء لحاجة ، قال : هم الجلساء لا يشقى جليسهم ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی تلاش میں گشت کرتے ہیں ، جب کسی جماعت کو ذکر خدا ورسول میں مشغول پاتے ہیں تو وہ فرشتے اپنے ساتھیوں کو ندا کرتے ہیں کہ ادھر آؤ دیکھو یہ لوگ ذکر میں محو ہیں ۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ سب مل کر آسمان دنیا تک ان سب کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں ۔ ان کا رب ان سے پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے ۔ عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکی بڑائی ، خوبی اور بزرگی بیان کرتے ہیں ۔ ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے کیا مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے ۔ حضور نے ارشاد فرمایا: تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں ، بہت زیادہ بزرگی بیان کریں ، اور بہت زیادہ پاکی بولیں ۔ پھر فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں ۔ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کا دیدار کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے رب خدا کی قسم! اس کو تو نہیں دیکھا ، فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں : اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی نہایت حرص ، بہت زیادہ طلب اور بہت کچھ رغبت کریں ۔ پھر فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں دوزخ سے ، فرماتا ہے: کیا انہوں نے اس کو ملاحظہ کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں: خدا کی قسم! اسے نہیں دیکھا ۔ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کی حالت کیا ہوگی؟ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو اس سے بھاگیں اور نہایت خوفزدہ ہوں ۔ فرماتا ہے گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا ۔ یہ سن کر کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں : ان میں فلاں شخص تو اپنی کسی ذاتی غرض کے تحت آیا تھا فرماتا ہے ۔ وہ ان ذاکرین

وسامعین کا ہم نشین تھا اور ذاکرین کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔۱۲م

۲۵۷۲۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان للہ تبارک و تعالیٰ ملائکۃ سیارۃ فضلاً یبتغون مجالس الذکر ، فاذا وجدوا مجلسا فیہ ذکر قعدوا معہم و حف بعضہم بعضا باجنحتہم حتی ملؤا مابینہم و بین السماء الدنیا ، فاذا تفرقوا عرجوا و صعدوا الی السماء قال : فسألہم اللہ عزوجل و ہو اعلم بہم من این جئتم ، فیقولون جئنا من عبادلک فی الارض یسبحونک و یکبرونک و یہللونک و و یحمدونک ویسئلونک ، قال : و ما ذا یسئلوننی ؟ قالوا: یسئلونک جنتک ، قال : وہل رأوا جنتی ؟ قالو؛ لا ای رب ! قال : فکیف لو رأوا جنتی ؟ قالوا : و یستجیرونک ، قال : و ممہ یستجیرونی ، قالوا :من نارک یا رب ! قال : و ہل رأوا ناری ؟ قالوا: لا ،۔ قال : فکیف لو رأوا ناری ، قالوا : و یستغفرونک ، قال : فیقول : قد غفرت لہم و اعطیتہم ما سئالوا ، و اجرتہم مما استجاروا ، قال یقولون : رب ! فیہم فلان عبد خطاء ؟ انما مر فجلس معہم ، قال فیقول: و لہ غفرت ، ہم القوم لا یشقی بہم جلیسہم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرشتوں کی ایک جماعت ایسی ہے جو ذکر خدا اور رسول کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب انکو کہیں ذکر کی مجلس ملجاتی ہے تو وہاں شریک ہو جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض بعض کو ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ زمین وآسمان کے درمیان کا خلا بھر جاتا ہے، جب وہاں سے فارغ ہوتے ہیں تو آسمان پر پہونچتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ علیم وبصیر ہونے کے باوجود پوچھتا ہے تم کہاں سے آئے؟ کہتے ہیں: ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے جو تیری پاکی بیان کررہے تھے، تیری بڑائی، توحید اور حمد وثنا میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعا میں مشغول۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز کی دعا کر رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: تجھ سے تیری جنت کو مانگ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب! فرماتا ہے: تو میری جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اور وہ تیری پناہ تلاش

۲۵۷۲۔ الصحیح لمسلم، باب فضل مجالس الذکر ۳۴٤/۲

کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کس چیز سے میری پناہ ڈھونڈ رہے تھے؟ کہتے ہیں: تیری دوزخ سے، فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ فرماتا ہے پھر کیا حال ہوان کا اگر وہ اس کو ایک نظر دیکھ لیں؟ عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت چاہ رہے تھے، فرماتا ہے: میں نے ان سب کی مغفرت کردی اور جو مانگا تھا وہ دیا اور جس چیز سے پناہ چاہ رہے تھے میں نے انکو عطا کی عرض کرتے ہیں: اے رب کریم! ان میں ایک شخص خطا کار بھی تھا جو اس مجلس کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ فرماتا ہے: میں نے اس بھی کو بخشا کہ وہ ایسی جماعت ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت ومحروم نہیں رہتا۔ ۱۲م

۲۵۷۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله تعالیٰ یقول: من شغله ذکری عن مسئلتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جسے میری یاد میرے مانگنے سے باز رکھے میں اسے بہتر اس عطا کا بخشونگا جو مانگنے والے کو دوں۔

ذیل المدعا ص ۱۱۷

۲۵۷۴۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الشیطان واضع خطمه علی قلب ابن آدم، فان ذکر الله خنس، و ان نسی التقم قلبه، فذلك الوسواس الخناس۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۵۷۳۔ الجامع للترمذی،

التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/۱۱۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۳۷۵

فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۴۷ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۶/۴۶

۲۵۷۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۱۴۹ ☆

جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۳۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۸۲، ۱/۴۱۸

المطالب العالیة لابن حجر، ۳۳۸۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۴۲۰

اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۲۹۸ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸/۵۸۸

التفسیر للقرطبی، ۲۰/۲۶۲ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۱/۶۰

الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۰۰ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۲۷

ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اپنی چونچ آدمی کے دل پر رکھے ہوئے ہے، جب آدمی اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے تو شیطان دبک جاتا ہے، اور جب ذکر سے غافل ہوتا ہے تو اس کا دل اپنے منہ میں لے لیتا ہے۔ تو یہ ہے وسوسہ ڈالنے والا اور دبک جانے والا۔۱۲م

فقہ شہنشاہ ص ۴۳

(۲) افضلِ الذکر کیا ہے

۲۰۷۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: افضل الذکر لا الہ الا اللہ، و افضل الدعا، الحمد للہ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ، اذکار الٰہی میں افضل ذکر ہے، اور الحمد للہ، بہتر دعا ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۵

(۳) ذکر اللہ پر اجر و ثواب

۲۰۷۶۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل یقول: و ان ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملأ خیر منهم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ اگر کوئی میرا ذکر کسی جماعت میں کریگا تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت ملائکہ میں کرونگا۔۱۲م

۲۰۷۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوة المسلم مستجابه، ۲/۱۷۴
السنن لابن ماجه، باب فضل الحامدین، ۲/۲۷۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۲۸ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۴۹۸
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۱۵ ☆ التفسیر للبغوی، ۴/۱۹۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۲۰۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۲۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۴۸۰، ۱/۴۱۴
التمهید لابن عبد البر، ۶/۴۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۹
۲۰۷۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول اللہ یحذرکم اللہ، ۲/۱۱۰۱
الصحیح لمسلم، باب الحث ذکر اللہ تعالیٰ، ۲/۳۴۱
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۲۰۰

۲۰۷۷۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل یقول : لا یذکر نی فی ملأ الا ذکرتہ فی الرفیق الاعلیٰ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے: مجھے کوئی کسی جماعت میں یاد نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا ذکر رفیق اعلیٰ میں کرتا ہوں۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰/۹

(۴) ذکر اللہ ذاکرین کی مغفرت کا سبب ہے

۲۰۷۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما من قوم اجتمعوا یذکرون اللہ عزوجل لا یریدون بذلک الا وجہہ الا ناداھم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لکم قد بدلت سیاتکم حسنات ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو قوم بھی جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ندا کرنے والا کہتا ہے: کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہو گئی۔ تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل گئے ۔۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۱۱/۹

(۵) ذکر اللہ عذاب سے نجات کا سبب ہے

۲۰۷۹۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما من شئ انجأ من عذاب اللہ من ذکر اللہ ، فاذا ارأیتم ذلک فافزعو الی ذکر اللہ ۔

۲۰۷۷۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۹٤/۲ ☆

۲۰۷۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱٤۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۷٦/۱۰
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۵ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲۵/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۹، ٤۳۸/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۱/۱
المغنی للعراقی، ۲۹۷/۱ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۸/۳

۲۰۷۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الذکر، ۱۷۳/۲
السنن لابن ماجہ، باب فضل الذکر، ۲۷۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۹/۲ ☆

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں، جب تم کوئی مصیبت آتی دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر گریہ وزاری سے کرو۔ ۱۲م

۲۵۸۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ما عمل آدمی عملا انجاله من عذاب الله من ذکر الله، قیل: و لا الجهاد فی سبیل الله، قال و لا الجهاد فی سبیل الله، قال: و لا الجهاد فی سبیل الله الا ان تضرب سیفه حتی ینقطع۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دینے والا نہیں، عرض کیا گیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: نہیں، ہاں جبکہ تم راہ خدا میں قتال کرتے رہو یہاں تک کہ جہاد ختم ہو جائے۔ ۱۲م

۲۵۸۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان لکل شئ صقالة، و ان صقالة القلب ذکر الله، و ما من شئ انجا من عذاب الله من ذکر الله تعالیٰ قال: ولا الجهاد فی سبیل الله، قال: ولو ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۵

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کے لئے صفائی ہے اور دل کی صفائی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ ہوتی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے مقابلہ میں کوئی چیز عذاب سے نجات دینے والی نہیں۔ عرض کیا: جہاد بھی نہیں، فرمایا: اگر اس وقت تک قتال کرتا رہے جب تک جہاد ختم ہو۔ ۱۲م

۲۵۸۰۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۶/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸۵

۲۵۸۱۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۹۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۴۹

کنز العمال للمتقی، ۱۷۷۷، ۱/۴۱۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۴۶

(۶) ذکر خدا سے اللہ کی اعانت ساتھ رہتی ہے

۲۵۸۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان الله تعالیٰ يقول : انا مع عبدی اذا ذكرنی و تحركت بی شفتاه ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ ہلیں۔۱۲م

(۷) سبحان اللہ کی فضیلت

۲۵۸۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : كلمتان حبيبتان الی الرحمن ، خفيفتان علی اللسان ، ثقيلتان فی الميزان ، سبحا ن الله و بحمده ، سبحان الله العظيم ۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے اللہ تعالیٰ کو نہایت پسند ہیں۔ زبان پر ہلکے لیکن میزان عمل پر بھاری ہوں گے۔ وہ دونوں کلمے یہ ہیں۔ سبحان الله و بحمده ۔ سبحان الله العظيم

۲۵۸۲۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل الذكر، ۲/۲۷۷
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۵۴۰ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۴۹۶
تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۷/۱۳۸ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۴۹
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۱۹ ☆ التفسير للقرطبی، ۲/۱۷۲
كنز العمال للمتقی، ۱۷۶۳، ۱/۴۱۵ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۳۱۳

۲۵۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قول الله ونضع الموازين القسط، ۲/۱۱۲۹
الصحيح لمسلم، ذكر، ۳۰، باب فضل التحصيل والتسبيح، ۲/۳۴۴
الجامع للترمذی، ابواب الدعوات ۲/۱۸۵
السنن لا بن ماجه، باب فضل التسبيح ۲/۲۷۸
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۲۳۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵/۴۲
اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۱۵ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/۴۲۰
المصنف لا بن ابی شيبة، ۱۰/۲۸۹ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۰۷، ۱/۴۶۲
الدر المنثور للسيوطی، ۳/۷۱ ☆ التفسير للبغوی، ۵/۲۰۵
التفسير للقرطبی، ۱/۶۷ ☆ التفسير لا بن كثير، ۸/۲۹

(۸) تسبیح، تکبیر، اور تہلیل وغیرہ کی فضیلت

۲۵۸۴۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی امرأۃ و بین یدیہا نوی او حصی تسبح بہ فقال: الااخبرک بما ھو ایسر علیک من ھذا او افضل، فقال: سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحان اللہ عدد بین ذلک، وسبحان اللہ عدد ما ھو خالق، و اللہ اکبر، مثل ذلک، و لا الہ الا اللہ مثل ذلک، و لا حول و لا قوۃ الا باللہ مثل ذلک۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۲۶

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے ساتھ ایک صحابیہ کے پاس گیا دیکھا کہ اس کے پاس کھجور کی گھٹلیاں یا کنکریاں ہیں جن پر وہ تسبیح شمار کر رہی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے اس سے آسان اور افضل وظیفہ نہ بتادوں، پھر فرمایا: یہ پڑھا کرو۔ سبحا ن اللہ عدد ما خلق فی السماء، سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض، و سبحان اللہ عدد ما بین ذلک، و سبحان اللہ عدد ما ھو خالق، و اللہ اکبر مثل ذلک، و لا الہ الا اللہ مثل ذلک، و لا حول و لا قوۃ الا باللہ مثل ذلک۔ ۱۲م

(۹) فضائل کلمہ طیبہ

۲۵۸۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل قال لموسی علیہ الصلوۃ و السلام: یا موسی! لو ان السموات السبع و عامرھن غیری و الارضین السبع فی کفۃ و لا الہ اللہ فی کفۃ مالت بھم لا الہ الا اللہ۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۲۵۵

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۵۸۴۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، ۲/۱۹۴
السنن لابن ماجہ، باب فضل التسبیح، ۲/۲۷۸
المستدرک للحاکم، ۱/۵۱۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۵/۶۲
کنز العمال للمتقی، ۳۷۰۷، ۳/۱۹۲ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۳۳۰
۲۵۸۵۔ المستدرک للحاکم، ۱/۵۱۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۱۱
المغنی للعراقی، ۱/۲۹۸ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲۴۵

علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا: اے موسی! اگر ساتوں آسمان اوران میں رہنے والے فرشتے۔ اور ساتوں زمینیں ایک پلے میں ہوں اور کلمہ طیبہ دوسرے پلے میں تو کلمہ طیبہ والا پلہ ہی وزنی ہوگا۔۱۲م

(۱۰) مجلس سے اٹھو تو سبحان اللہ وغیرہ پڑھو

۲۰۸۶۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اذا جلس احدكم فى مجلس فلا يبرحن منه حتى يقول ثلاث مرات: سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت، اغفرلى و تب على، فان كان اتى خيريا كان كالطابع عليه، و ان كان مجلس لغو كان كفارة لما كان فى ذلك المجلس۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں کوئی کسی جلسہ میں بیٹھے تو زنہار وہاں سے نہ ہٹے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرے، سبحانك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت، اغفرلى و تب على، پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے! اور تیری تعریف بجالاتا ہوں، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ میرے گناہ بخش اور میری توبہ قبول فرما۔ کہ اگر اس جلسہ میں اس نے کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہو جائے گی۔ اور اگر وہ جلسہ لغو کا تھا تو جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہو جائے گی۔

۲۰۸۷۔ **عن** أبى برزة رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جلس مجلسا يقول فى آخره اذا اراد ان يقوم من المجلس، سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان لا اله الا انت، استغفرك و اتوب اليك۔

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے ختم میں اٹھتے وقت یہ دعا کرتے۔ سبحانك اللهم و بحمدك، اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك، الہی تیری پاکی بولتا اور تیری

۲۰۸۶۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲/ ۴۱۱

۲۰۸۷۔ السنن لابى داؤد باب فى كفارة المجلس، ۲/ ۶۶۷

الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۲/ ۴۱۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸۴۷۷، ۷/ ۱۵۲

حمد میں مشغول ہوتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ میں تیری مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

۲۰۸۸۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس مجلسا یقول فی آخرہ اذا اراد ان ینھض من المجلس ، سبحانک اللھم و بحمدک ، اشھد ان لا الہ الا انت ، استغفرک و اتوب الیک ، عملت سوء و ظلمت نفسی فاغفرلی ، انہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے آخر میں اٹھتے وقت یہ دعا پڑھتے۔ سبحانک اللھم و بحمدک ،اشھد ان الا الہ الا انت، استغفرک واتوب الیک ، عملت سوء و ظلمت نفسی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔۱۲م

۲۰۸۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من جلس مجلسا کثر فیہ لغطۃ فقال قبل ان یقوم من مجلسہ ذلک ، سبحانک اللھم و بحمدک ، اشھد ان لا الہ الا انت ، استغفرک و اتوب الیک ، الا غفرلہ ما کان فی مجلسہ ذلک ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں غلط سلط باتیں ہوتی رہیں تو مجلس ختم ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت، استغفرک و اتوب الیک ، تو اس مجلس کے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔۱۲م

۲۰۹۰۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قال : سبحان اللہ و بحمدہ ، سبحانک اللھم و بحمدک،

۲۰۸۸۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۴۱۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۹۹

۲۰۸۹۔ الجامع للترمذی، ابواب الدعوات، السنن لابی داؤد، باب فی کفارۃ المجلس، ۲/۱۸۱

۲۰۹۰۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۴۱۱ ☆

اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك فقالها فى مجلس ذكر كان كالطابع يطبع عليه ، ومن قالها فى مجلس لغو كان كفارة له ـ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ذکر خدا اور رسول کی مجلس میں "سبحان الله و بحمده ، سبحانك اللهم و بحمدك ، اشهد ان لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ـ پڑھا تو یہ کلمات اس ذکر کیلئے مہر ہو گئے ، اور اگر مجلس لغو و بیہودہ تھی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہو جائیں گے۔ ۱۲م

۲۵۹۱ ـ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما انه قال : كلمات لا يتكلم بهن احد فى مجلس حق او مجلس باطل عند قيامه ثلاث مرات الا كفر بهن عنه ، و لا يقولهن فى مجلس خير و مجلس ذكر الا ختم الله له بهن كما يختم بالخاتم على الصحيفة ، سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ـ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مجلس حق یا مجلس باطل سے اٹھتے وقت جو شخص بھی ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اور ذکر خیر کی مجلس میں پڑھے تو یہ کلمات اس کے ذکر پر مہر ہو جائیں گے جیسے کسی مکتوب پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں: سبحانك اللهم و بحمدك ، لا اله الا انت ، استغفرك و اتوب اليك ـ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرض کہ ان احادیث صحیحہ مشہورہ علی اصول المحدثین جن میں بعض کو امام ترمذی نے حسن صحیح، اور حاکم نے برشرط مسلم صحیح، اور منذری نے جید الاسناد کہا، حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام ارشاد و ہدایت قولی و فعلی فرماتے ہیں کہ آدمی کوئی جلسہ کرے تو اسے اٹھتے وقت یہ دعا ضرور کرنی چاہیئے کہ اگر جلسہ خیر کا تھا وہ نیکی قیامت تک سربمہر محفوظ رہے گی، اور لغو کا تھا تو وہ لغو باذن اللہ محو ہو جائے گا۔ تو لفظ و معنی دونوں کی رو سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو ہر

۲۵۹۱ ـ السنن لابی داؤد، باب فی کفارة المجلس، ۶۶۷/۲

الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴۱۲/۲

نماز کے بعد بھی اس دعا کی طرف ارشاد فرمایا گیا ہے۔

جہت لفظ سے تو یوں کہ 'مجلس' سیاق شرط میں واقع ہے تو عام ہوا۔

تلخیص الجامع الکبیر میں ہے۔

النکرة فی الشرط تعم، وفی الجزاء تخص کھی فی النفی و الاثبات۔

شرح جامع صغیر میں ہے

انه نکرة فی موضع الشرط، وموضع الشرط نفی و النکرة فی النفی تعم

معہذا اسمائے شروط خود سب صورتوں کو عام ہوتے ہیں

امام محقق علی الاطلاق فتح میں فرماتے ہیں۔

اذا عام فی الصور علی ما ھو حال اسماء الشروط۔

تو قطعاً تمام صلوات فریضہ، واجبہ اور نافلہ کے جلسے اس حکم میں داخل، اور ادعائے تخصیص بے مخصص محض مردود و باطل۔

اور جہت معنیٰ سے یوں، کہ جلسہ خیر سے اٹھتے وقت یہ دعا کرنا اس خیر کے حفظ و نگاہ داشت کے لئے ہے، تو جو خیر جس قدر اکبر و اعظم اسی قدر اس کا حفظ ضروری و اہم۔ اور بلا شبہ خیر نماز سب چیزوں سے افضل و اعلیٰ تو ہر نماز کے بعد اس دعا کا مانگنا مؤکد تر ہوا،

یارب! مگر نماز عیدین نماز نہیں، یا اس کے حفظ کی جانب نیاز نہیں، یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ ہمارا یہ ارشاد ماورائے عیدین یا ماسوائے نماز میں ہے، یا اس کے بعد یہ دعا نہ کرنا۔

سبحان اللہ، میں جلسہ صلوات کا اس حکم میں دخول عموم لفظ و شہادت معنیٰ سے ثابت کرتا ہوں، خود حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیوں نہ ذکر کروں جس میں صاف صریح کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنفس نفیس جلسہ نماز کو اس حکم میں داخل فرمایا۔ تخریج حدیث تو اوپر سن چکے کہ نسائی و ابن ابی الدنیا و حاکم و بیہقی نے روایت کی، اب لفظ سنیے، سنن نسائی کی نوع من الذکر بعد التسلیم، میں ہے۔

۲۵۹۲۔ عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت ان رسول اللہ

۲۵۹۲۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۱۱

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا جلس مجلسا او صلی تکلم بکلمات فسألته عائشة عن الکلمات فقال : ان تکلم بخیر کان طابعا علیهن الی یوم القیامة ، وان تکلم بشر کان کفارة له ۔ سبحانك اللهم و بحمدك ، استغفرك و اتوب الیك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات فرماتے، ام المومنین نے وہ کلمات پوچھے؟ فرمایا: وہ ایسے ہیں کہ اگر اس جلسہ میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ قیامت تک اس پر مہر ہو جائنگے۔ اور بری کہی ہے تو کفارہ۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ سبحانك اللهم وبحمدك ،استغفرك و اتوب الیك ۔ الٰہی! میں تیری تسبیح وحمد بجالاتا ہوں اور تجھ سے استغفار وتوبہ کرتا ہوں۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوگیا کہ نماز عیدین کے بعد دعا مانگنے کی خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی، لفظ لا یبرحن'' میں نون تاکید ارشاد ہوا۔ بلکہ انصاف کیجئے تو حدیث ام المؤمنین صلی اللہ تعالیٰ علی زوجہا الکریم وعلیہا وسلم خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بعد نماز عیدین دعا مانگنا بتا رہی ہے۔ کہ صلی زیر اذا۔ داخل تو ہر صورت نماز کو عام وشامل، اور منجملہ صور عیدین تو حکم مذکور انہیں بھی متناول، پس یہ حدیث جلیل بحمد اللہ خاص جزئیہ کی تصریح کامل۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۸۴

(۱۱) ذکر آہستہ بہتر ہے

۲۰۹۳۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر الذکر الخفی ۔

حضرت سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

❀❀❀❀❀❀

۲۰۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۷۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۸۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۴۹۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ۱/۳۷۶
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۵۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۷۱، ۱/۴۱۷
المغنی للعراقی، ۱/۲۷۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۴۷۱

۲۔ فضیلت مجالس ذکر

(۱) مجالس ذکر جنت کی کیاریاں ہیں

۲۵۹۴۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا ، قالوا: یا رسول اللہ ! وما ریاض الجنۃ ؟ قال: حلق الزکر۔ فتاوی رضویہ۹/۱۱۰

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو کچھ چرلیا کرو۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا: حلقۂ ذکر۔۱۲م

۲۵۹۵۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :غنیمۃ مجالس اھل الذکر الجنۃ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اہل ذکر کی مجلسوں کا حاصل جنت ہے۔۱۲م

۲۵۹۶۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقول الرب عزوجل یوم القیامۃ : سیعلم اھل الجمع من اھل الکرم ، فقیل : ومن اھل الکرم ؟ یا رسول اللہ ! قال : اھل مجالس الذکر فی

۲۵۹۴۔ الجامع للترمذی، دعوات، ۸۲، ابواب الدعوات، ۲/۱۸۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۰۰ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۶/۲۶۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۹۵ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۳۲۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/۲۴۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/۲۹۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۵۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/۱۱۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۱۲۶ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۵/۲۳۹
۲۵۹۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۷۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۷۸
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۵۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۴۰۵
کنز العمال للمتقی، ۱۷۹۳، ۱/۴۲۰ ☆
۲۵۹۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۸ ☆ الکامل لابن عدی،
کنز العمال للمتقی، ۱۹۳۱، ۱/۴۴۷ ☆

المساجد ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل روز قیامت ارشاد فرمائیگا: عنقریب قیامت میں جمع ہونے والے جان لینگے کہ اہل ذکر کون ہیں، عرض کیا گیا: اہل ذکر کون ہیں؟ یا رسول اللہ! فرمایا: مسجدوں میں ذکر خدا کرنے والے۔۱۲م

۲۵۹۷۔ **عن** معاویة بن أبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خرج علی حلقة من اصحابه فقال: ما اجلسکم ههنا، قالوا: جلسنا نذکر اللہ، قال: اتانی جبرئیل فاخبرنی: ان اللہ عزوجل یباهی بکم الملائکة ۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام کے حلقۂ ذکر کے پاس سے گزرے، فرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ بولے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے، فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور کہا: بیشک اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ساتھ تم پر فخر فرماتا ہے۔۱۲م

۲۵۹۸۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کان عبداللہ ابن رواحة رضی اللہ تعالیٰ عنه اذا لقی الرجل من اصحابه یقول: تعال! نؤمن بربنا ساعة، فقال: ذات یوم لرجل: فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: یا رسول اللہ! الا تریٰ، الی ابن رواحة، یرغب عن ایمانك الی الیمان ساعة، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: یرحم اللہ ابن رواحة انه یحب المجالس التی تباهی بها الملائکة علیهم السلام ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی جب بھی کسی صحابی سے ملاقات ہوتی تو فرماتے: آؤ ہم تھوڑی دیر اپنے رب پر ایمان

۲۵۹۷۔ الصحیح لمسلم، باب فضل الاجتماع علی الذکر، ۲/۳۴۶
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی القوم یجلسون یذکرون، ۲/۱۷۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۹۲ ☆
۲۵۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۶۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۵۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۴۰۳ ☆

لے آئیں۔ ایک دن انہوں نے ایک صاحب سے یہ ہی جملہ کہا تو وہ غضبناک ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ابن رواحہ کو تو دیکھئے کہ آپکے عطا کردہ ایمان سے ہٹ کر اس ایمان کی طرف مائل ہوتے ہیں جو تھوڑی دیر کا ہو۔ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے۔ وہ ایسی مجالس سے محبت کرتے ہیں جنکے ذریعہ ملائکہ پر فخر کیا جائے۔ ۱۲م

۲۵۹۹۔ **عن** عمرو بن عبسة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: عن یمین الرحمن و کلتا ید یه یمین رجال لیسوا بانبیاء ولا شهداء یغشی بیاض وجو ههم نظر الناظر ین یغبطهم النبیون والشهداء بمقعدهم وقر بهم من اللہ وعزوجل قیل: یا رسول اللہ! من هم؟ قال:هم جماع من نوازع القبائل یجتمعون علی ذکر اللہ تعالیٰ فینتقون أطائب الکلام کما ینتقی آکل التمر اطائبه۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے داہنے دست قدرت کی طرف کچھ لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دونوں دست قدرت کو داہنے ہی سے تعبیر کیا جاتا ہے، جو نبی و شہید تو نہیں لیکن ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کو ڈھانپ لیگی۔ انبیاء و شہداء اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے مقام و قرب پر رشک کرینگے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ ذاکرین کی جماعت ہوگی جو آپس میں متعارف تھے لیکن ذکر کی مجلس میں جمع ہو کر چن چن کر اچھا کلام پیش کرتے تھے جیسے کھجور کھانے والا اچھی کھجوریں چن چن کر جمع کرتا ہے۔ ۱۲م

(۲) ذاکرین کو ملائکہ رحمت گھیرے رہتے ہیں

۲۶۰۰۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: کل مجلس یذکر اسم اللہ تعالیٰ فیه تحف الملائکة حتی ان الملائکة یقولون: زید وازادکم اللہ والذکر یصعد بینهم وهم ناشروا

۲۵۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۴۷

۲۶۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۰، ۱/۴۶۲

اجنحتهم ۔
فتاوی رضویہ ۹/۱۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر ہو اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ ملائکہ کہتے ہیں: اور زیادہ ذکر کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ ثواب دیگا۔ ذکر فرشتوں کے درمیان بلند ہوتا ہے اور وہ اپنے پر پھیلائے ہوتے ہیں۔۱۲م

۲۶۰۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مامن قوم یذکرون الله الا حفت بهم الملائکة وغشیتهم الرحمة و نزلت علیهم السکینة وذکرهم الله فیمن عنده ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کی مجلس میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر محبوب خدا کا ذکر محل نزول رحمت ہے۔ امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة ۔ نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی اترتی ہے۔

ابو جعفر حمدان نے ابو عمرو بن نجید سے اسے بیان کر کے فرمایا:

فرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رأس الصالحین ۔

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سب صالحین کے سردار ہیں۔

لہذا ذکر رسول اللہ بلا شبہ باعث نزول رحمت الٰہی ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۷۵

۲۶۰۱۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی القوم یجلسون، ۲/۱۷۳
کنز العمال للمتقی، ۱۸۲۲، ۱/۴۲٤

۳۔ ذکر کی تاکید

(۱) ذکر اللہ کی کثرت کرو

۲۶۰۲۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا ذکر الله حتی یقولوا مجنون ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اس درجہ بکثرت کرو کہ لوگ مجنون بتائیں۔

۲۶۰۳۔ عن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذکروا الله ذکرا یقول المنافقون : انکم تراؤن ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو یہاں تک کہ منافق کہنے لگیں یہ لوگ ریاکار ہیں۔ ۱۲م

۲۶۰۴۔ عن أبی الجوزاء اوس بن عبد الله بن الربعی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا ذکر الله حتی یقول المنافقون : انکم مراؤن ۔

حضرت ابوالجوزاء اوس بن عبداللہ ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق لوگ کہنے لگیں کہ یہ ریاکار ہیں۔ ۱۲م

۲۶۰۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۶۸ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۴۹۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۷۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۹۹
كنز العمال للمتقی، ۱۷۵۳، ۱/۴۱۴ ☆
۲۶۰۳۔ المعجم الكبیر للطبرانی، ۱۲/۱۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۱
۲۶۰۴۔ كنز العمال للمتقی، ۱۷۵۴، ۱/۴۱۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۸۶

۲۶۰۵۔ **عن** عبد اللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا یزال لسانك رطبا من ذکر اللہ۔

حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ ذکر الٰہی میں تر زبان رہے۔

۲۶۰۶۔ **عن** ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت: قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثری من ذکر اللہ، فانك لا تاتین بشیء احب الیہ من کثرۃ ذکرہ۔

حضرت ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر بکثرت کرو کہ تو کوئی چیز ایسی نہ لائے جو خدا کو اپنی کثرت ذکر سے زیادہ پیاری ہو۔

۲۶۰۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من لم یکثر ذکر اللہ فقد بریٔ من الایمان۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ذکر الٰہی کی کثرت نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہو گیا۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۷۸۷

(۲) ہر شجر و حجر کے پاس ذکر الٰہی کرو

۲۶۰۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۲۶۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الذکر ۱۷۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۸/۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۳۷۱/۳
المستدرك للحاکم، ۴۹۵/۱ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۳۹۴/۲
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۵۱/۹ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۴۱۶/۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/۵ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۸۴۱، ۴۲۷/۱
الامالی للشجری، ۲۵۵/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۴۹/۱
۲۶۰۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۵/۵ ☆ الجامع الکبیر ۷۵۷/۲
۲۶۰۷۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۹۷/۱۰
۲۶۰۸۔ السنن الکبری للبیہقی، ۳۲۸/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۶۲/۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذکروا اللہ عند کل شجر و حجر۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر سنگ و درخت کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا، مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد معین کردی، پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا سوا ذکر کے، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا ہو۔ اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور رکھا مگر جس کی عقل سلامت نہ رہے۔ اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں: تو ذکر الٰہی ہمیشہ ہر جگہ محبوب و مرغوب و مطلوب مندوب ہے۔

جس سے ہرگز ممانعت نہیں ہو سکتی جب تک کسی خصوصیت خاصہ میں کوئی نہی شرعی نہ آئی ہو۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۶۷۷

۲۷

کتاب الفرائض
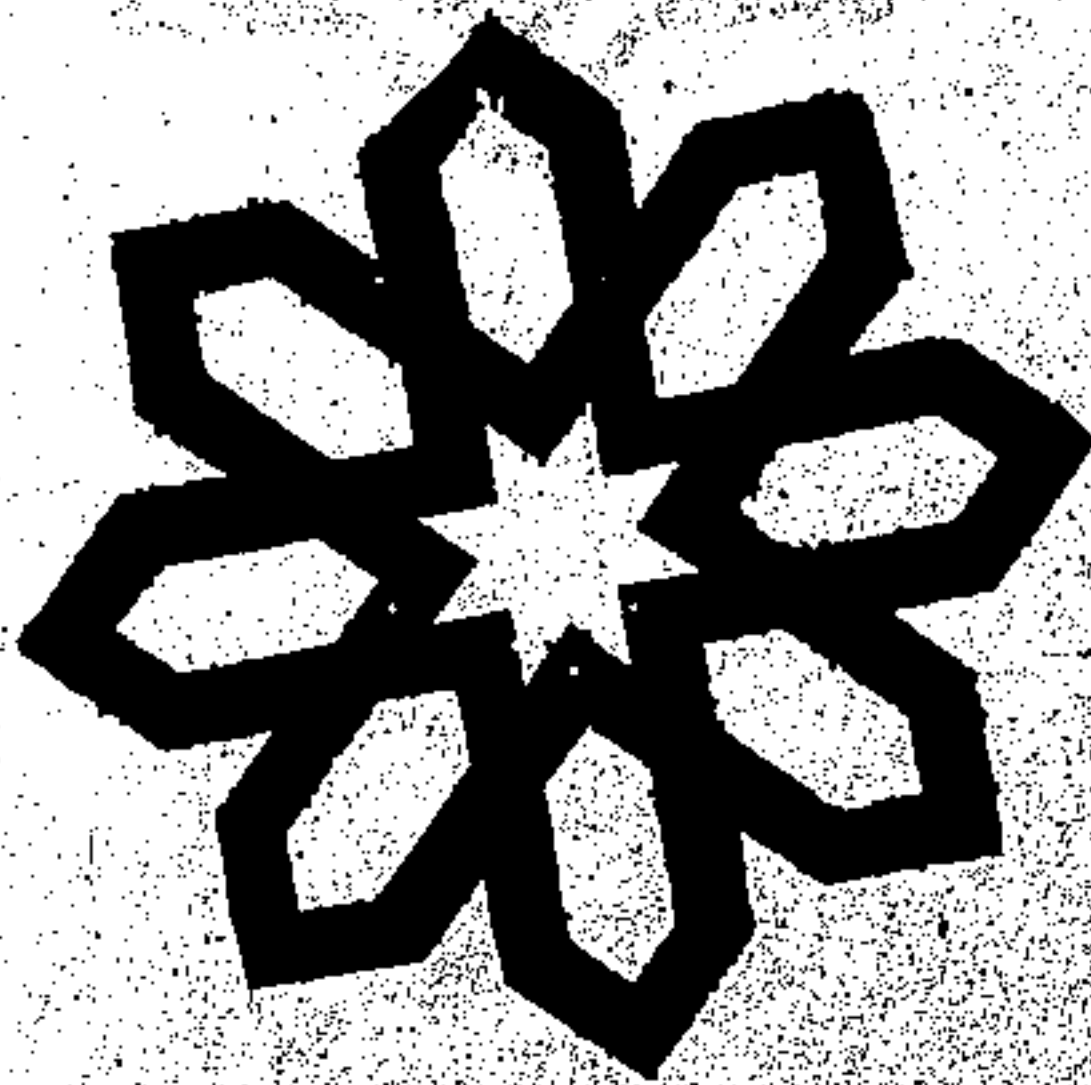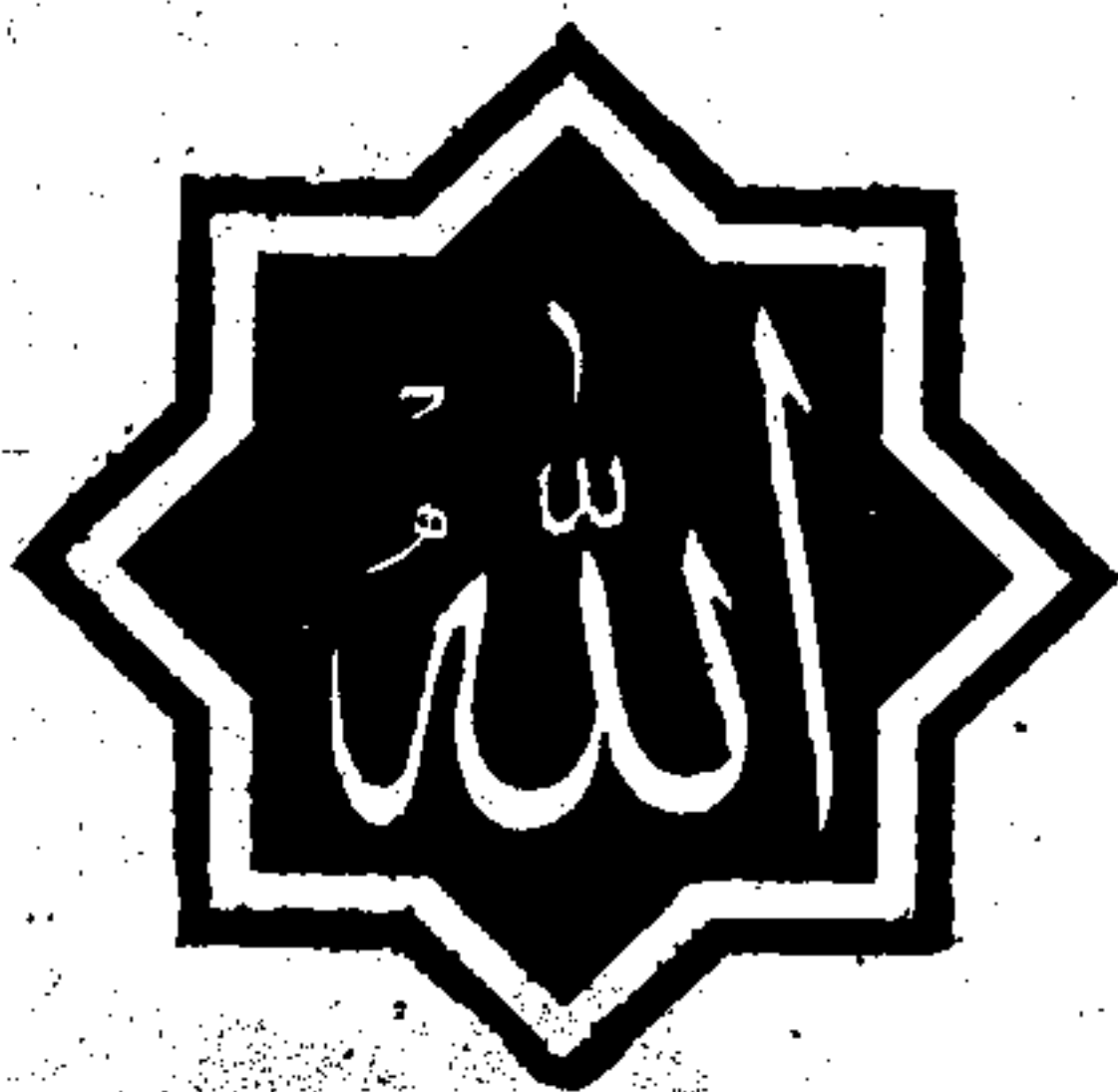
ابواب
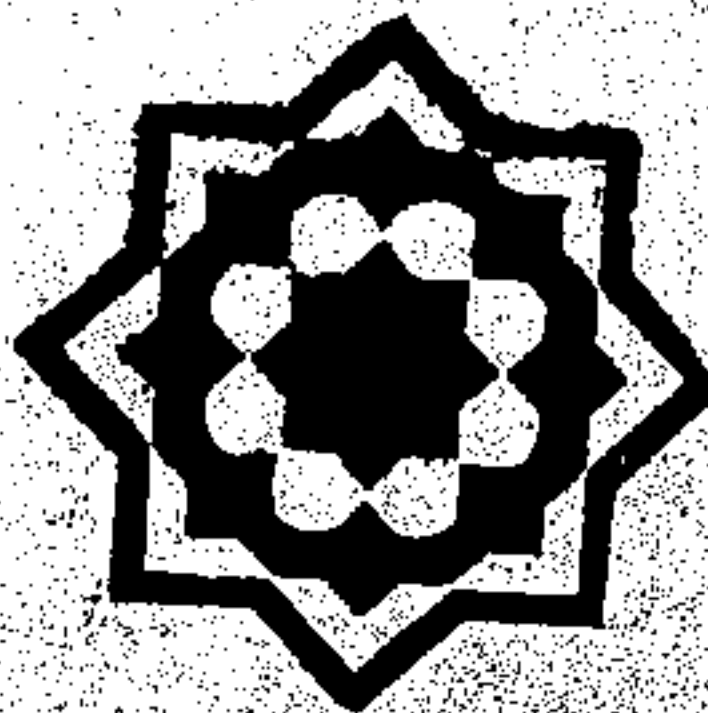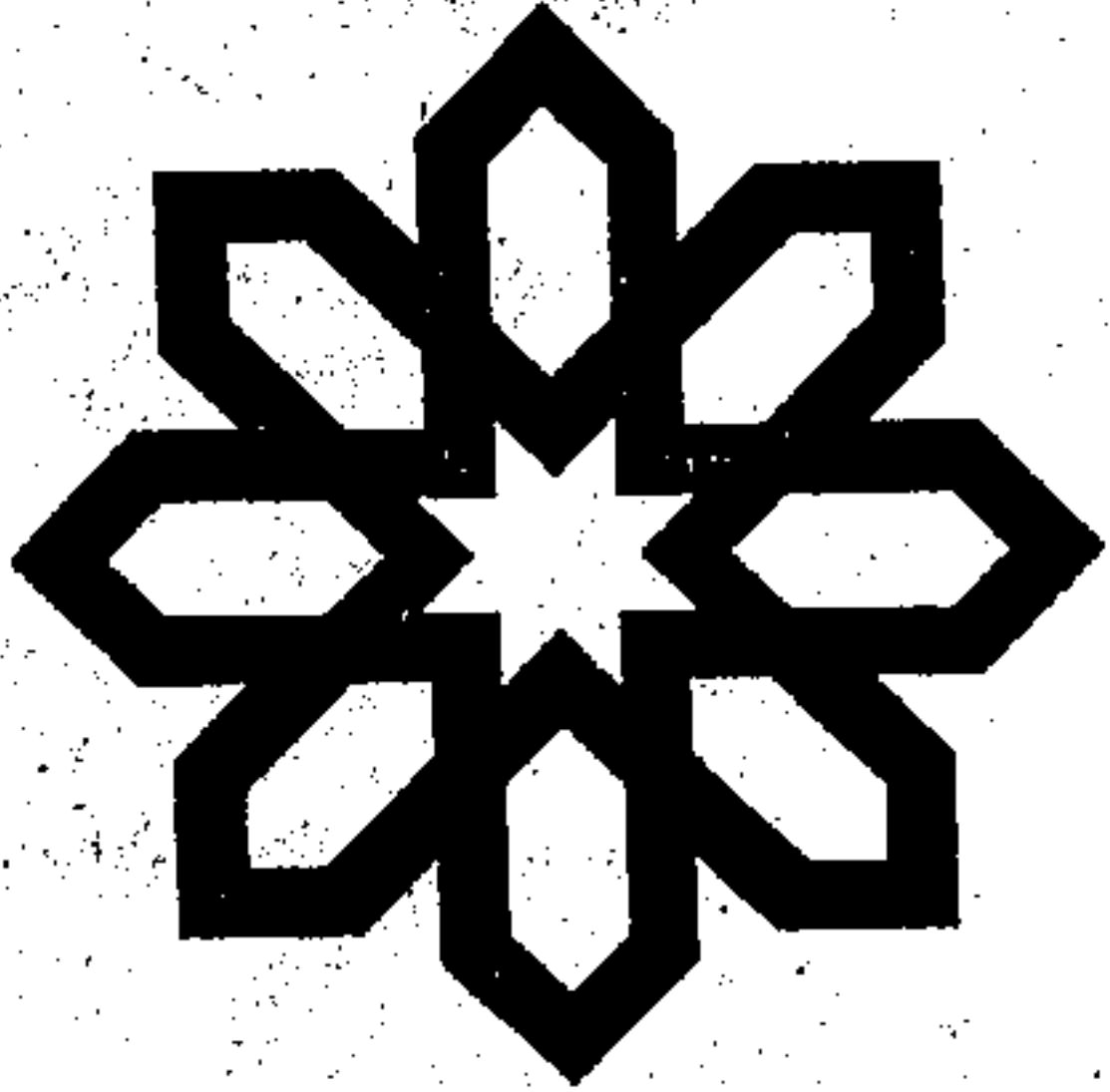
۱۔ علم فرائض کی اہمیت

(۱) علم فرائض نصف علم دین ہے

۲۶۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : تعلموا الفرائض و علموه الناس ، فانه نصف العلم ، و هو ينسى ، و هو اول شئ ينتزع من امتی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم میراث سیکھو اور سکھاؤ، کہ یہ نصف علم ہے، اور یہ بھلا دیا جائے گا۔ اور یہ پہلا علم ہے جو میری امت سے اٹھالیا جائے گا۔ ۱۲م

(۲) میراث سے محروم نہ کرو

۲۶۱۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : من فر من ميراث و ارثه قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيامة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی میراث جنت سے قطع فرمادے۔ فتاوی رضویہ ۹/۲۲۵

۲۶۱۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : من زوى ميراثا عن وارثه زوى الله عنه ميراثه من الجنة ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے

۲۶۰۹۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۶/۲۰۸ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۳۳۲
اتحاف السادة للزبيدى، ۲/۵۰ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲/۱۲۶
المغنى للعراقى، ۱/۹۵ ☆ التفسير لابن كثير، ۲/۱۹۶
۲۶۱۰۔ السنن لابن ماجه، باب الحيف فى الوصية، ۲/۱۹۸
كنز العمال للمتقى، ۴۶۰۸۲، ۱۶/۶۱۹ ☆ كشف الخفا للعجلونى، ۲/۳۴۸
۲۶۱۱۔ مسند الفردوس للديلمى،

وارث کی میراث سمیٹے تو اللہ تعالٰی جنت سے اس کی میراث سمیٹ لے گا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بطور محدثین اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ زید ضعیف ہیں اور ان کے لڑکے اور ضعیف۔ اسی لئے امام سخاوی نے اس کو مقاصد میں نقل کرنے کے بعد فرمایا یہ حدیث بڑی ضعیف ہے۔ اور امام مناوی نے تیسیر میں اور حریری نے سراج منیر میں منذری کے حوالہ سے اس کو ضعیف کہا۔

مگر اس کے معنی عند العلماء مقبول ہیں۔ شراح نے اس کی توجیہات لکھیں۔ اور ابن عادل نے اپنی تفسیر میں اسے بصیغۂ جزم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے اس سے تحریم اضرار فی الوصیۃ پر استدلال کیا۔ اور آیت کریمہ سے اس کی تاکید کی۔

حیث قال:

اضرار وصیت میں چند طریقے پر ہوتا ہے۔

(۱) ثلث سے زائد وصیت کرے

(۲) اجنبی کے لئے مال کا اقرار کرے۔

(۳) فرضی قرض کا اقرار کرے۔

(۴) وہ قرض جو دوسروں پر تھا اس کو وصول کر چکا ہے۔

(۵) کسی چیز کو سستا بیچ دے۔

(۶) مہنگا دیدے۔

(۷) ثلث کی وصیت کرے مگر رضائے الٰہی کے لئے نہیں بلکہ ورثہ کو ضرر دینے کے لئے۔ کہ میرے بعد مال انہیں نہ ملے۔

تو یہ سب صورتیں اضرار کی ہیں۔ لہذا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالٰی کا مقرر کردہ حصہ قطع کرتا ہے اللہ تعالٰی اس کا حصہ جنت سے قطع کر دے گا۔

اس کے بعد والی آیت بھی اس کی تائید کرتی ہے کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ یہ اللہ کے حدود ہیں۔

امام ابن حجر مکی نے "زواجر عن اقتراف الکبائر" میں اسی تمسک و تائید کو مقرر رکھا

اور قصد حرمان ورثہ کو حرام بتایا۔

نیز تیسیر میں زیر حدیث فرمایا۔

پتہ چلا کہ وارث کو محروم کرنا حرام ہے، اور بعض علماء نے اس کو گناہ کبیرہ بتایا۔

عزیزی میں ہے۔

وارث کو محروم کرنا حرام ہے

منکر حدیث اگر ذی علم ہے اور (اس جیسی احادیث میں) بوجہ ضعف سند کلام کرتا ہے فی نفسہ اس میں حرج نہیں۔ مگر عوام کے سامنے ایسی جگہ تضعیف سند کا ذکر ابطال معنی کی طرف منجر ہوتا ہے اور انہیں مخالفت شرع پر جری کر دیتا ہے۔ اور حقیقۃً قبول علماء کے لئے شان عظیم ہے کہ اس کے بعد ضعف اصلا مضر نہیں رہتا۔ کما حققناه فی الهاد الكاف فی حکم الضعاف۔"

اور اگر جاہل ہے، بطور خود جاہلانہ بر سر پیکار ہے تو قابل تادیب و زجر و انکار ہے کہ جہال کو حدیث میں گفتگو کیا سزاوار ہے۔

وعید حدیث اپنی اخوات کی طرح زجر و تہدید۔ یا حرمان دخول جنت مع السابقین۔ یا صورت قصد مضارت بمشاہدت شریعت پر محمول ہے۔

و الآخر احب الی ، و الاوسطا ، و الاول لا يعجبنی ، لا يطلع على ذلك من راجع كلام الامام الرازی فی الوجيز فيما يذكر الفقهاء من الكفار۔

اقول: یا یہ کہ وہ قصور جنان کہ برتقدیر اسلام کفار کو ملتے اور ان سے خالی رہ کر مؤمنین کو بطور مزید عطا ہوں گے ان سے حرمان مراد ہو۔ هذا ان شاء الله تعالىٰ احسن و امكن و ابين وازين و الله سبحانه و تعالىٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۲

۲۶۱۲۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى

۲۶۱۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قول المريض الی وجع، ۸۴۶/۲
الصحيح لمسلم، كتاب الوصية، ۳۹/۲
السنن لابن ماجه، باب الوصية بالثلث، ۱۹۹/۲
السنن لابی داود، باب ما جاء فيما لا يجوز للموصی فی ماله، ۱۰۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۳/۱ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۳۹۵/۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انك ان تزر و رثتك اغنیاء خیر من ان تذرھم عالة یتكففون الناس ۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو اپنے ورثہ کو غنی چھوڑے تو اس سے بہتر ہے کہ انکو محتاج بنایا جائے اور وہ لوگوں سے بھیک مانگتے پھریں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اوراس کی مقدار جو ان کے لئے چھوڑنا مناسب ہے ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار ہزار درہم مروی ہے۔ یعنی ہر ایک کو اتنا حصہ پہونچے۔ اور امام ابو بکر فضل سے دس ہزار درہم ۔ اگر ان کے حصہ مختلف ہیں تو لحاظ اس کا کیا جائیگا جس کا حصہ سب سے کم ہے، اوراس سے زیادہ پھر ہوس ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۰۹

۲۔ میراث کی تفصیل

(۱) عصبہ کو مال پہلے دیا جائے

۲۶۱۳۔ عن عمرو بن شعیب عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال عمر الفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ما احترز الولد او الوالد فھو لعصبۃ من کان۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: باپ یا بیٹے نے جو مال چھوڑا وہ اس کے عصبہ کا ہے اگر وہ ہوں۔ فتاوی رضویہ ۹/۲۵۹

(۲) قریبی رشتہ دار کا حق میراث میں

۲۶۱۴۔ عن المغیرۃ بن شعبۃ عن اصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم قال: کان امیر المؤمنین علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا لم یجد ذا اسھم اعطوا القرابۃ و ما قرب او بعد اذا کان رحما فلہ المال اذا لم یوجد غیرہ۔

حضرت مغیرہ بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے ہم نشینوں سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وراثت میں کسی کو حصہ دار نہ پاتے تو مال اہل قرابت کو دلاتے۔ اور جو شخص قریبی ہو یا دور کا اور ذی رحم محرم ہو تو مال اس کا ہے جبکہ غیر موجود نہ ہو۔

(۳) اہل قرابت کو میراث دو

۲۶۱۵۔ عن ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : ان مولی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مات و ترک شیئا و لم یدع و لدا و لا حمیما ،

۲۶۱۳۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الولاء ، ۲/۴۰۴
السنن لابن ماجہ ، باب میراث الولاء ، ۲/۲۰۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۷
۲۶۱۴۔
۲۶۱۵۔ السنن لابن ماجہ ، باب میراث الولاء ، ۲/۲۰۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۳۷

فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطو میراثہ من اھل قریتہ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک غلام آزاد شدہ نے انتقال فرمایا تو وارثین میں نہ کوئی اولاد تھی نہ قرابت دار۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ہم وطن کو ان کی میراث عطا فرمائی۔

۲۶۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان وردان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقع من عذق نخلۃ فمات فاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمیراثہ فقال : انظرو الہ ذاقرابۃ ، قالوا : ما لہ ذو قرابۃ قال : فانظروھم شھر یا لہ فاعطوہ میراثہ یعنی بلد یا لہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام حضرت وردان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھجور کے درخت سے گر کر انتقال کر گئے۔ حضور کی خدمت میں ان کی میراث لائی گئی تو فرمایا: ان کے خاندانی لوگوں کو دیکھو! عرض کیا: ان کا کوئی خاندانی نہیں۔ فرمایا ان کے ہم وطن دیکھو اور انکو میراث دے دو۔

فتاوی رضویہ ۹/۲۶۰

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں حدیثوں کی نسبت علماء فرماتے ہیں کہ یہ عطا فرمانا بطور تصدق تھا نہ بطور توریث ، اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذریعہ ولائے عتاقہ وارث نہ ہوئے کہ انبیائے کرام نہ کسی کے وارث ہوں اور نہ ان کا کوئی وارث مال ہو۔ علیہم الصلوۃ والتسلیم۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۳۸۳

(۴) ایک قبیلہ کا وارث دوسرے کو قرار دیا جا سکتا ہے

۲۶۱۷۔ **عن** ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انہ کان طاعون فی الشام فکانت القبیلۃ تموت باسرھا حتی ترث القبیلۃ الاخری ۔

۲۶۱۶۔ کنز العمال للمتقی ، ۳۰۶۶۱

۲۶۱۷۔ المصنف لعبد الرزاق ،

حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زمانۂ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ملک شام میں طاعون واقع ہوا کہ سارا قبیلہ مر جاتا یہاں تک کہ دوسرا قبیلہ اس کا وارث ہوتا۔

۲۶۱۸۔ **عن** بریدة بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل فقال : ان عندی میراث رجل من الاذد، و لست اجد ازدیا ادفعه الیه قال : فاذهب فالتمس ازدیا حولا ، قال : فاتاه بعد الحول فقال : یا رسول اللہ ! لم اجد ازدیا ادفعه الیه ، قال : فاذهب فادفعه الی اکبر خزاعه ۔

حضرت بریدہ ابن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نے حاضر ہو کر عرض کیا : میرے پاس ازدی قبیلہ کے ایک شخص کا ترکہ ہے لیکن مجھے کوئی ازدی نہیں ملتا کہ میں انکو دوں ۔ فرمایا: سال بھر تک کوئی ازدی تلاش کرو۔ ایک سال کے بعد حاضر ہوئے اور بولے: یا رسول اللہ ! میں نے کوئی ازدی نہ پایا۔ فرمایا: اچھا تو بنی خزاعہ میں جو شخص سب سے زیادہ جد اعلیٰ سے قریب ہو اسے دیدو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بنی ازد بنی خزاعہ کی ایک شاخ ہے جب میت کے قبیلۂ اقرب کا کوئی نہ ملا تو ترکہ نے قبیلۂ اعلیٰ کی طرف رجوع کی۔ اب کوئی بتا سکتا ہے کہ یہ میت اس اکبر خزاعی سے کہ اس کا عصبہ ٹھہرا کس قدر پشتہا پشت کے فصل پر جا کر ملتا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۳۸۵

۲۶۱۹۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کل نسب توصل علیه فی الاسلام فهو وارث مورث ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر وہ نسب جس کا اسلام میں اعتبار کیا گیا وہ ذریعہ

۲۶۱۸۔ السنن لابی داود، باب فی میراث ذوی الارحام، ۲/۴۰۲
المصنف لابن ابی شیبة،
۲۶۱۹۔ المصنف لعبد الرزاق،

وراثت ہوگا۔۱۲م

(۵) کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا

۲۶۲۰۔ **عن** اسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا یرث المسلم الکافر، و لا الکافر المسلم۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔۱۲م

۲۶۲۱۔ **عن** اسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه قال: یا رسول اللہ! این تنزل فی دارك بمكة؟ فقال: هل ترك عقیل من رباع او دور، و كان عقیل و رث ابا طالب هو و طالب و لم یرثه جعفر و لاعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما شیًا، لانهما كانامسلمین و كان عقیل و طالب كافرین، فكان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول: لا یرث المؤمن الكافر۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! حضور کل مکہ معظمہ میں اپنے محلّے کے کون سے مکان میں نزول اجلال فرمائیں گے؟ فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی محلّہ یا مکان چھوڑ دیا ہے۔ راوی حدیث حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہوا یہ تھا ابو طالب کا ترکہ عقیل اور طالب نے پایا۔ اور حضرت جعفر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کچھ نہ ملا۔ اس لئے کہ دونوں حضرات ابو طالب کی موت کے وقت مسلمان تھے اور طالب کافر۔ اور حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے۔ اسی بناپر امیر المؤمنین حضرت عمر

۲۶۲۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یرث المسلم الکافر، ۲/ ۱۰۰۱
الصحیح لسملم، کتاب الفرائض ۲/ ۳۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ابطال المیراث بین المسلم، ۲/ ۳۲
السنن لا بن ماجه، باب میراث اهل الاسلام من اهل ۲/ ۲۰۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۰۰
۲۶۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا قال المشرك عند الموت، ۲/ ۶۱۴
السنن لا بن ماجه، باب میراث اهل الاسلام من، ۲/ ۲۰۰
الموطا لمالك،

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔ کافر کا ترکہ مسلمان کو نہیں پہونچتا۔

شرح المطالب ص ۲۷
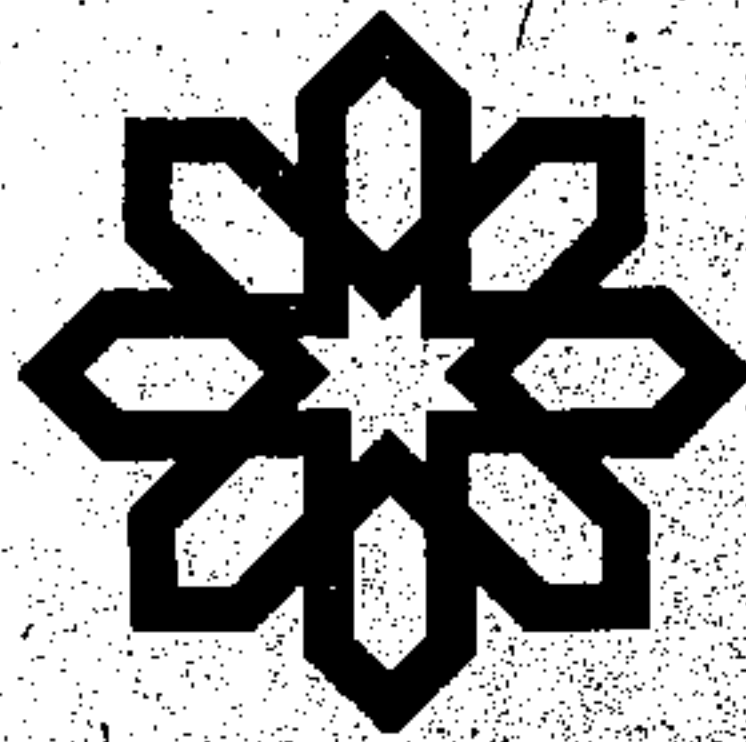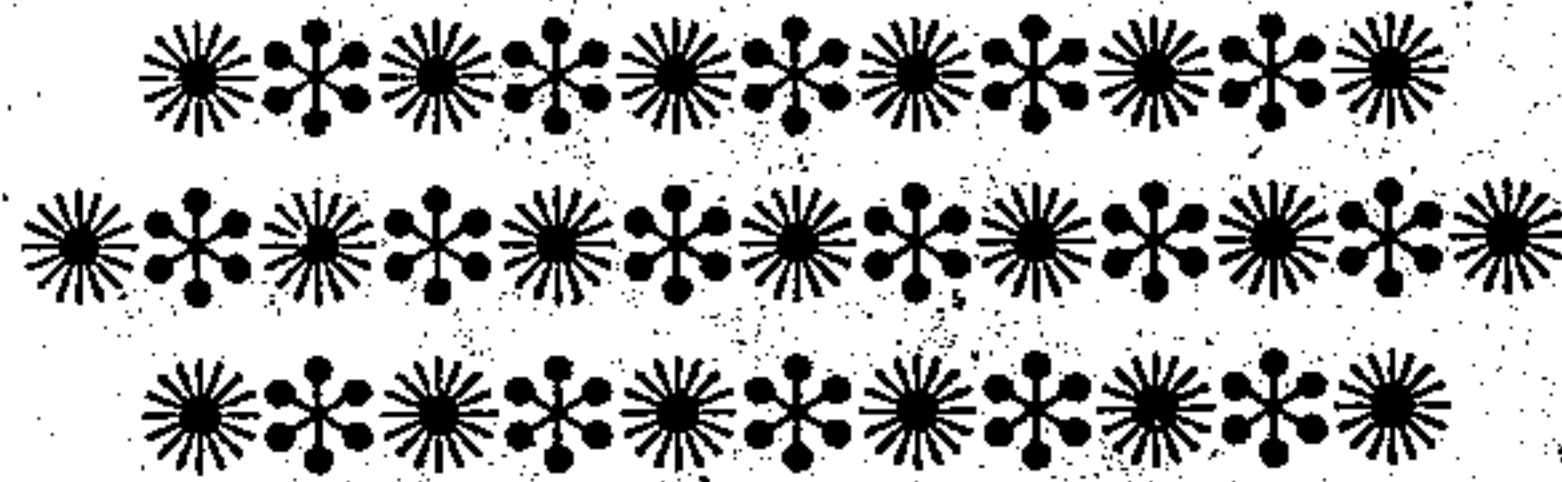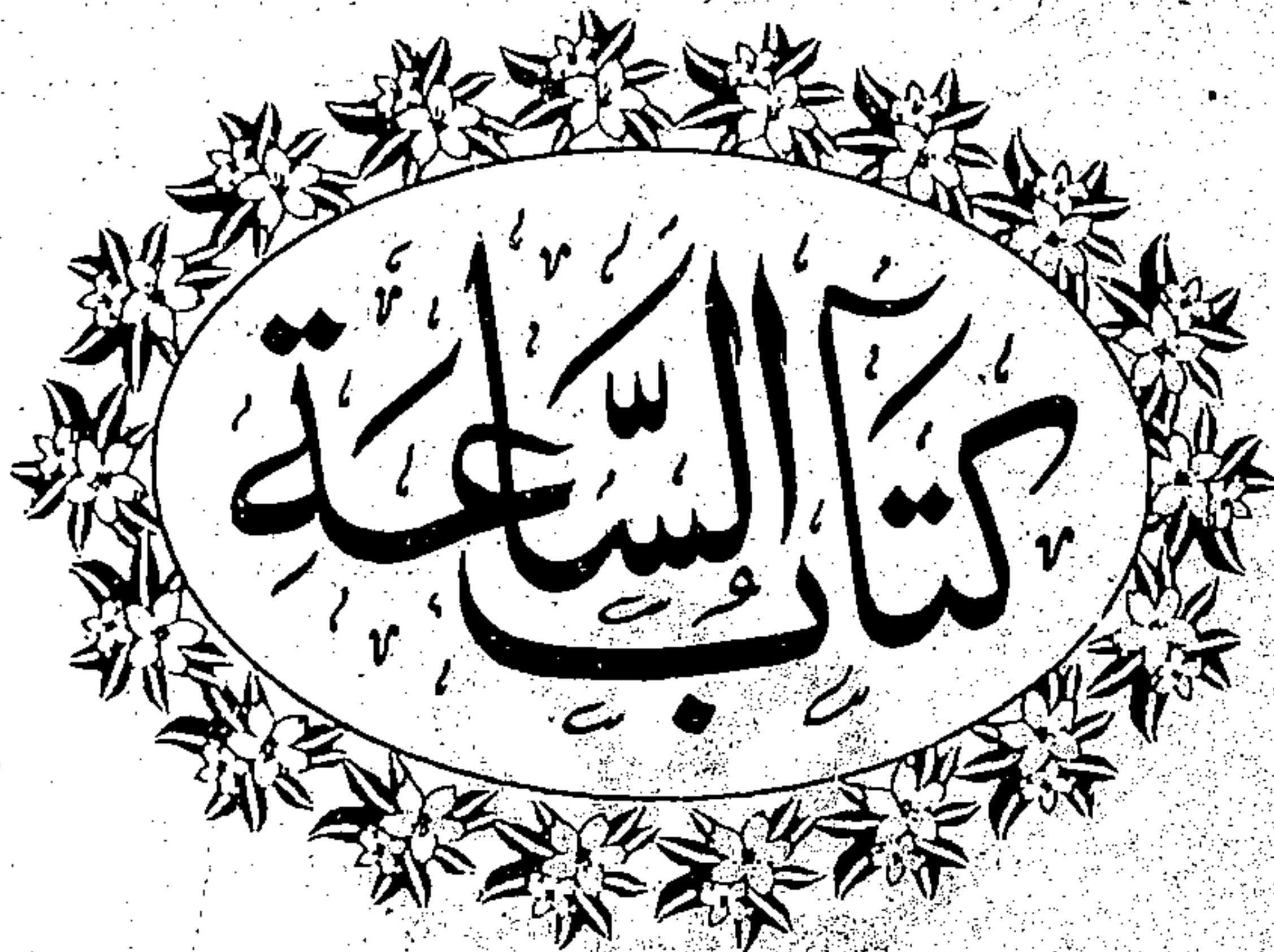
۲۸

کتاب الساعۃ

ابواب
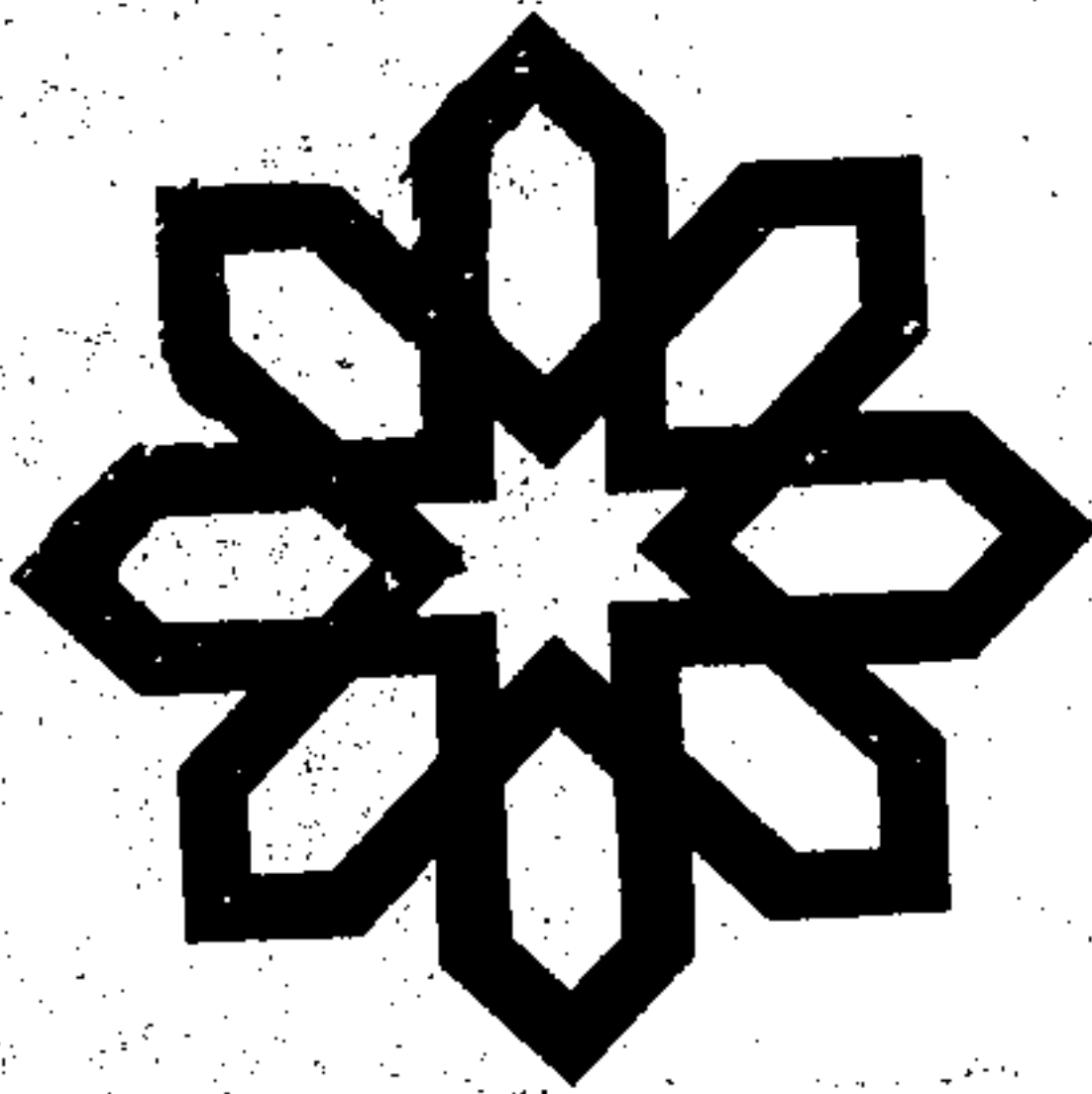
ا۔علامات قیامت

(۱) جاہلوں کی کثرت قیامت کی نشانی

۲۶۲۲۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الله تعالىٰ لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس ، و لكن يقبض العلم بقبض العلماء فاذا لم يبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا ۔ فسئلوا و افتوا بغير علم فضلوا و اضلوا ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۷/۹

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ علم دین دنیا سے اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے سلب فرمائے بلکہ اس جہان سے علمائے کرام اٹھالئے جائیں گے جس سے علم اٹھ جائے گا۔ پھر جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا اور سردار بنالیں گے۔ ان سے مسائل شرعیہ پوچھے جائیں گے تو وہ بے علم فتوی دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ ۱۲م

(۲) نا اہلوں کو حاکم بنانا قیامت کی علامت

۲۶۲۳۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

۲۶۲۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب كيف يقبض العلم، ۲۰/۱
الصحيح لمسلم، باب رفع العلم، و قبضه و ظهور الجهل ، ۳۴۰/۲
السنن لابن ماجه، باب اجتناب الرأی والقياس ۶/۱
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۶۷/۷ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۸۵/۲
كنز العمال للمتقی، ۲۸۹۸۱، ☆ ۱۸۷/۱ فتح الباری لابن حجر ، ۱۹۴/۱
تاريخ بغداد للخطيب ۱۴۱/۱ ☆ الامالی للشجری ، ۴۱/۱
التفسير للبغوی، ۳۰/۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۱۵/۱
حلية الاولياء لابی نعيم، ۱۸۱/۲ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۱۹۶/۱
جمع الجوامع للسيوطی، ۵۱۶۷ ☆ دلائل النبوة للبيهقی ، ۵۴۳/۶
المعجم الصغير للطبرانی، ۱۶۵/۱ ☆

۲۶۲۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من سئل علما ۔ ۱۴/۱
الدر المنثور للسيوطی، ۵۰/۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۷۴/۱
التفسير للبغوی ۱۷۹/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۲۳/۱

علیہ وسلم: اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نااہل کو کام سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۲۷

(۳) آخری زمانہ میں معاملہ برعکس ہوگا

۲۶۲۴۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیأتین علی الناس زمان یکذب فیہ الصادق و یصدق فیہ الکاذب، ویکون المعروف منکرا و المنکر معروفا۔ شمائم العنبر قلمی ۲۸

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ جس میں سچے کو جھٹلایا جائے گا اور جھوٹے کو سچا ثابت کیا جائے گا۔ بھلے کام برے سمجھے جائیں گے اور برے کاموں کو بھلا سمجھا جائیگا۔۱۲م

(۴) آخری زمانہ میں فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے

۲۶۲۵۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم و لاآباء کم فایاکم و ایاھم لا یضلونکم و لا یفتنونکم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے، وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادانے۔ ان سے دور بھاگو، انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

۲۶۲۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۸۴۷۵، ۱۴/۲۲۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/۲۸۳

۲۶۲۵۔ الصحیح لمسلم، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء ۱/۱۰

مشکل الآثار للطحاوی، ۴/۱۰۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۵۴

کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۲۴، ۱۰/۱۹۴ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۲۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حکم فرما رہی ہے کہ اہل سنت غیر مقلدوں سے دور رہیں، ان کے مجمع میں خود نہ جائیں، اپنی مسجدوں میں انہیں نہ آنے دیں کہ فتنے اٹھیں اور عوام خراب ہوں۔

اظہار الحق الجلی ص ۴۰

(۵) حضرت امام مہدی کے بارے میں بشارت

۲۶۲۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یدفعون الی رجل من اہل بیتی یواطئ اسمہ اسمی و اسم أبیہ اسم أبی ، فیملک الارض فیملأہا قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ خلافت کو میرے اہل بیت سے ایک مرد کے سپرد کریں گے جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا جس طرح ظلم وستم سے بھر گئی تھی۔ یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دوام العیش ص ۷۵

✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

۲۶۲۶۔ المستدرک للحاکم، کتاب الفتن و الملاحم، ۵۱۱/۴

۲۔ دجال کا ذکر

(۱) دجال کا خروج

۲۶۲۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ : یخرج الدجال فیتوجه قبله رجل من المؤمنین فتلقاه المسالح مسالح الدجال فیقولون له : این تعمد ؟ فیقول : اعهد الی هذالذی خرج ، قال : فیقولون له:او ما تومن بربنا ، فیقول : ما بربنا خفاء فیقولون : اقتلوه ؛ فیقول بعضهم لبعض : الیس قدنها کم ربکم ان تقتلوا احدادونه ، قال فیظلقون به الی الدجال ، فاذا رآه المؤمن قال :یا ایها الناس ! هذا الدجال الذی ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال : فیأمر الدجال به فیشج فیقول : خذوه و شجوه فیوسع ظهره و بطنه ضربا ، قال : فیقول : اما تومن بی قال :فیقول : انت المسیح الکذاب ، قال فیؤمر به فیؤشر بالمئشار من مفرقة حتی یفرق بین رجلیه قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول له : قم، فیستوی قائما ، قال :ثم یقول له أ تومن بی ؟ فیقول ما ازددت فیك الا بصیرة ، قال : ثم یقول : یا ایها الناس ! انه لا یفعل بعدی باحد من الناس ، قال : فیاخذه الدجال لیذبح فیجعل ما بین رقبته الی ترقوته نحاسا فلا یستطیع الیه سبیلا ، قال : فیأخذ بیدیه و رجلیه فیقذف به فیحسب الناس ، انما قذفه الی النار و انما القی فی الجنة ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : هذا اعظم الناس شهادة عند رب العالمین ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک مردمومن جائے گا، راستہ میں اسے دجال کے کچھ مسلح لوگ ملیں گے جو اس سے کہیں گے: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس شخص کے پاس جارہاہوں جوظاہر ہوا ہے، وہ کہیں گے: کیاتو ہمارے رب پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: ہمارا رب پوشیدہ نہیں ۔ وہ لوگ کہیں گے اس کوقتل کردو، اس پر بعض دوسرے بول اٹھیں گے: کیاتمہارے رب نے بغیر اجازت قتل سے منع نہیں کیا: چنانچہ یہ لوگ اس کولیکر دجال

۲۶۲۷۔ الصحیح لمسلم، باب ذکر الدجال، ۲/۴۰۲

کے پاس پہونچیں گے، یہ مرد مومن جب اس کو دیکھے گا تو بے ساختہ پکار اٹھیگا، اے لوگو! یہ وہ دجال ہے جس کا تذکرہ پہلے حضور نے فرمادیا ہے۔ یہ سن کر دجال حکم دیگا: اس کو پکڑو اور اس کا سر پھوڑ دو اور پیٹ اور پیٹھ پر سخت ضربیں لگاؤ۔ پھر اس مرد مومن سے کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا: تو مسیح کذاب ہے۔ پھر حکم دیگا کہ اس کو آرے سے چیرا جائے، لہذا سر سے پاؤں تک چیرا جائے گا اور دو ٹکڑے کردیا جائے گا۔ دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان کھڑے ہوکر کہے گا: اٹھ کھڑا ہو، وہ شخص زندہ ہوکر سیدھا کھڑا ہوجائے گا، پھر دجال پوچھے گا کیا مجھ پر ایمان لایا؟ وہ کہے گا: اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہوگیا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا: اے لوگو! یہ دجال اب میرے سوا کسی کے ساتھ یہ کام نہیں کرسکے گا، دجال یہ سن کر اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس کے گلے سے ہنسلی تک تانبے کی ہوجائے گی اور وہ ذبح نہیں کرسکے گا لہذا اس کو اپنی آگ میں ڈال دیگا۔ لوگ سمجھیں گے وہ آگ میں ڈالدیا گیا حالانکہ وہ جنت ہوگی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا شہید ہے۔ مالی الجیب ص ۱۳

۲۶۲۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الاحدثکم حدیثا عن الدجال ما حدث به نبی قومه، انه اعور و انه یجیٔ معه بتمثال الجنة والنار فالتی یقولها انها الجنة هی النار، وانی انذر کم کما انذربه نوح قومه۔ شمائم العنبر ص ۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تم سے دجال کے بارے میں وہ بات نہ بیان کروں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے بیان نہ کی۔ وہ کانا ہوگا اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ لئے پھریگا جسکو جنت کہے گا درحقیقت وہ دوزخ ہوگی۔ لہذا میں تم کو اسی طرح ڈرا رہا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ ۱۲م

۲۶۲۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الله عزوجل و لقد ارسلنا نوحا الی قومه، ۱/ ۴۷۰
الصحیح لمسلم، باب ذکر الدجال، ۲/ ۴۰۰
فتح الباری لابن حجر، ۱۳/ ۱۰۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۷۵۳، ۱۴/ ۳۰۰

۲۶۲۹۔ **عن** أبی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمکث ابو الدجال و امہ ثلاثین عاما لا یولدلھما و لد ثم یولد لھما غلام اعور ، اضرشی و اقلہ منفعۃ ، تنام عیناہ و لا ینام قلبہ۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا۔ اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر دل جاگتا رہیگا۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی سے ملا علی قاری علیہما رحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ سوتے وقت بھی اس کی افکار فاسدہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی ہیں۔ کیونکہ شیطان مسلسل اس کی طرف اپنے وساوس پہونچاتا رہتا ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اطہر کے بیدار رہنے کے معنی یہ ہیں کہ وحی ربانی کے باعث آپکے قلب مبارک پر مسلسل افکار صالحہ کا القاء ہوتا رہتا ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ا/۴۳۹

(۲) واقعہ ابن صیاد

۲۶۳۰۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی بکرۃ عن أبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یمکث ابو الدجال و امہ ثلاثین عاما لا یولد لھما و لد ، ثم یولد لھما غلام اعور اضرشیئ واقلہ منفعۃ ، تنام عیناہ و لا ینام قلبہ ، ثم نعت لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابویہ فقال : ابوہ طوال ، ضرب اللحم ، کان انفہ منقار ، و امہ امرأۃ فرضاخیۃ طویلۃ الثدیین ، قال: ابوبکرۃ، فسمعت بمولود فی الیھود بالمدینۃ ، فذھبت انا و الزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویہ فاذا نعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیھما ، قلنا ھل لکما ولد؟ فقالا: مکثنا ثلاثین عاما لا یولد لنا و لد ، ثم و لد لنا غلام اعور اضرشیئ واقلہ

۲۶۲۹۔ الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی ذکر ابن الصیاد ، ۴۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۰/۵ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ ۱۳۹/۱۵
الدر المنثور للسیوطی ، ۳۵۴/۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتریذی ، ۵۰۲
۲۶۳۰۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی ذکر الصیاد ، ۴۹/۲

منفعه تنام عيناه و لا ينام قلبه ، قال : فخرجنا من عندهما فاذاً هو منجدل فى الشمس فى قطيفة و له همهمة ، فكشف عن رأسه فقال : ما قلتما ؟ قلنا : و هل سمعت ما قلنا؟ قال : نعم، تنام عيناى و لا ينام قلبى ـ

حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے ماں باپ کے یہاں تیس سال تک اولاد نہ ہوگی، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا وہ بجائے منفعت بخش کے زیادہ مضرت رساں ہوگا اس کی آنکھیں سوئیں گی مگر اس کا دل جاگتا رہیگا۔ پھر سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس کا باپ نہایت لمبا، پتلا دبلا اور پرندہ کی چونچ کی طرح لمبی ناک والا ہوگا۔ اس کی ماں موٹی اور لمبی پستان والی ہوگی ۔حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں: میں نے یہود مدینہ میں ایک بچے کی ولادت کے بارے میں سنا تو میں حضرت زبیر بن العوام کو ساتھ لیکر پہونچا۔ جیسے ہی ہم اس کے والدین کے پاس پہونچے تو ہم نے ان دونوں میں وہ اوصاف دیکھے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے۔ ہم نے ان دونوں سے کہا: کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ وہ دونوں بولے: تیس سال تک ہمارے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اب یہ کانا لڑکا پیدا ہوا ہے جو بجائے منفعت بخش کے مضرت رساں ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔

حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں: پھر ہم وہاں سے واپس چلے آئے۔ ہم نے یہاں آکر دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دھوپ میں زمین پر چادر اوڑھے لیٹے ہیں اور سونے کی آواز آہستہ آہستہ آرہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے سر سے چادر ہٹائی اور فرمایا: تم دونوں نے کیا کہا؟ ہم نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہماری باتیں سن لیں، ارشاد فرمایا: ہاں، میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مرقاۃ الصعود میں ہے۔ دجال ابن صیاد کی بیداری فساد کے باعث تھی اور اس کو ایذا دینے کے لئے تھی کہ اس کا دل فسق و فجور کی باتوں کی طرف متوجہ ہوکر عقوبت میں مبتلا رہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قلب اطہر معارف الہیہ اور بے شمار مصالح میں منہمک

ہوتا ہے اور یہ چیز آپ کے درجات کی بلندی اور رفعت کا باعث تھی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب دجال ابن صیاد جیسے خبثاء کے دل کی بیداری بطور استدراج جائز ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اکابر امت کے لئے کیوں جائز نہ ہوگی۔

علامہ عبد الوہاب شعرانی ''الیواقیت والجواہر'' کی بائیسویں فصل میں شیخ محمد مغربی سے نقل کرکے فرماتے ہیں۔

جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کا دعوی کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ اور اگر صرف یہ دعوی کرے کہ اس نے حضور کو اپنے دل سے دیکھا ہے اور اس کا دل بیدار تھا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ جو شخص اپنے دل کو رذائل سے خوب پاک کرلیتا ہے تو وہ حق تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور بندہ جب اس مقام پر فائز ہو جاتا ہے تو قلب کی نورانیت کے باعث گویا وہ بیدار رہتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ صریح عبارت مجھے فتوحات مکیہ کے اٹھانوے باب میں ملی۔

شیخ اکبر فرماتے ہیں:

ولی کامل کی شرط یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اس کا دل بھی بیدار رہتا ہے اور اس پر نیند طاری نہیں ہوتی۔ کیونکہ کامل شخص وہی کہلاتا ہے جو اپنے باطن کو غفلت سے اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح ایک شخص عالم بیداری میں اپنے ظاہر کو محفوظ رکھتا ہے۔ یہ ہی مفہوم شیخ عبد الوہاب شعرانی نے شیخ اکبر سے اپنی کتاب الکبریت الاحمر میں نقل کیا ہے اور اس کی تائید کی ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۱

(۳) تیس دجال مدعیان نبوت ہوں گے

۲۶۳۱۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انہ سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلہم یزعم انہ نبی، و انا خاتم النبیین لانبی بعدی۔

۲۶۳۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعۃ، ۲/ ۴۵
السنن لابی داؤد، باب خبر ابن الصائد، ۲/ ۵۹۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۲۷۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/ ۲۰۴
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/ ۸۷ ☆

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں تیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

السوء العقاب ص ۳۶

(۴) ستائیس دجال ہوں گے

۲۶۳۲۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انه سیکون فی امتی کذابون دجالون سبعة و عشرون، منهم اربع نسوة، وانی خاتم النبیین لانبی بعدی۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے۔ ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

المبین ص ۱۱۳

۲۶۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۳۹۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۸۸
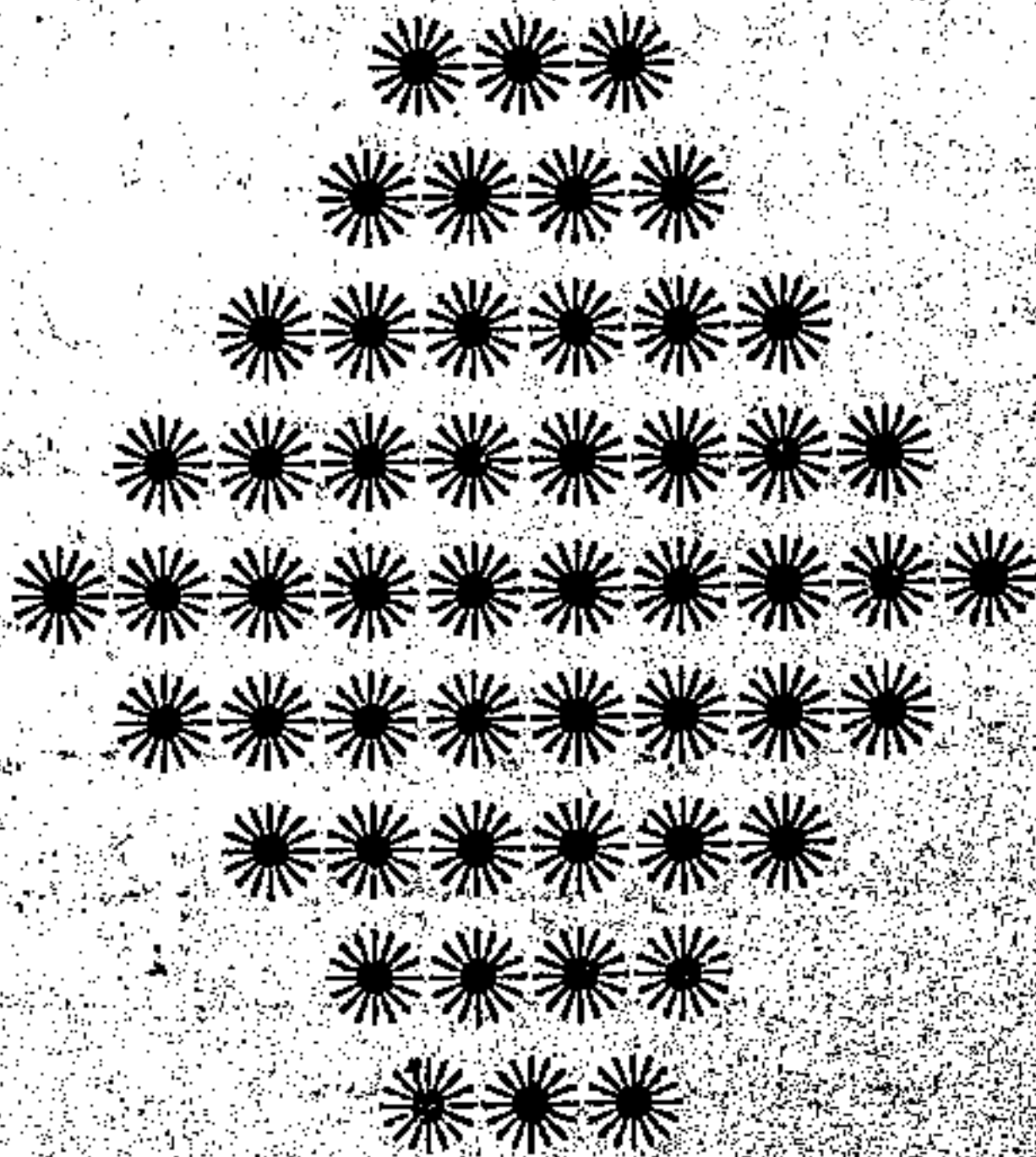
۳۔میدان قیامت

(۱)حساب وکتاب

۲۶۳۳۔**عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیامة ، فینشر علیہ تسعة و تسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر، ثم یقول : اتنکر من ھذا شیأا ؟ اظلمك کتبتی الحافظون؟ فیقول : لا یا رب! فیقول : افلك عذر ؟ قال : لا یا رب ! فیقول : بلی ان لك عندنا حسنة و انه لا ظلم علیك الیوم ، فتخرج بطاقة ، فیھا اشھد ان لا اله الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ ورسوله ، فیقول : احضر و زنك فیقول : یا رب ما ھذہ البطاقة مع ھذہ السجلات ، فقال : فانك لا تظلم ، قال : فتوضع السجلات فی کفة و البطاقة فی کفة فطاشت السجلات و ثقلت البطاقه و لا یثقل مع اسم اللہ شیئ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالی میری امت میں سے ایک شخص کو چن لے گا پھر اس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے اور ہر رجسٹر حد نگاہ تک ہوگا۔ پھر اسے کہا جائے گا تو اس سے انکار کرتا ہے؟ یا میرے فرشتوں کراما کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے۔ آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا اس کا وزن کرا۔ بندہ عرض کرے گا ان رجسٹروں کے سامنے اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ حضور فرماتے ہیں: پھر ایک پلے میں ننانوے رجسٹر رکھے جائیں گے اور

۲۶۳۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فیمن یموت وھو یشھد ۸۸/۲
المستدرك للحاکم، ۶/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹، ۱۰۹
شرح السنة للبغوی، ۱۳۴/۱۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۵۵۹
الصحیح لابن حبان، ۲۵۲۴ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۳۵

دوسرے میں وہ کاغذ جس پر کلمہ شریف لکھا ہوگا۔ چنانچہ رجسٹروں کا پلہ ہلکا ہوگا اور کاغذ کا بھاری۔ اور اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہ ہوگی۔ صلاۃ القضاء ص ۳۵

(۲) پل صراط جہنم کی پیٹھ پر نصب ہوگا

٢٦٣٤ ـ عن أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: ان ناسا قالوا لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: هل نرى ربنا يوم القيامة؟ فقال: رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: هل تضارون فی القمر ليلة البدر، قالو: لا يا رسول الله! قال: هل تضارون فی الشمس ليس دونها سحاب، قالوا: لا يا رسول الله! قال فانكم ترونه كذلك، يجمع الله الناس يوم القيامة فيقول: من كان يعبد شيئا فليتبعه فيتبع من يعبد الشمس الشمس و يتبع من يعبد القمر القمر، و يتبع من يعبد الطواغيت الطواغيت و تبقى هذه الامة فيها منا فقوها، فياتيهم الله فی صورة غير صورته التی يعرفون فيقول: انا ربكم فيقولون: نعوذ با لله منك هذا مكاننا حتى ياتينا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناه فيأتيهم الله فی صورته التی يعرفون فيقول: انا ربكم فيقولون: انت ربنا فيتبعونه و يضرب الصراط بين ظهرانی جهنم فاكون انا و امتی اول من يجيز و لا يتكلم يومئذ الا المرسل، و دعوى الرسل يومئذ اللهم سلم سلم، و فی جهنم كلاليب مثل شوك السعدان، هل رأيتم السعدان؟ قالوا: نعم يا رسول الله! قال: فانها مثل شوك السعدان غير انه لا يعلم ما قدر عظمها الا الله، تخطف الناس باعمالهم، فمنهم الموبق يعنی بعمله و منهم المجازی حتى ينجی، حتى اذا فرغ الله من القضاء بين العباد و اراد ان يخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا فمن اراد الله ان يرحمه ممن يقول: لا اله الا لله فيعرفونهم فی النار يعرفونهم باثر السجود تاكل النار من ابن آدم الا اثر السجود و حرم الله على النار اثر السجود، فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة فينبتون منه كما تنبت الحبة فی حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد و يبقى رجل مقبل بوجهه على النار و هو آخر اهل الجنة دخولا الجنة، فيقول: ای رب! اصرف وجهی عن النار فانه قد قشبنی ريحها و احرقنی ذكائها، فيدعو الله ما شاء الله ان يدعوه ثم

٢٦٣٤ ـ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ١٠٠/١

يقول الله تعالىٰ : هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسئل غيره فيقول : لا اسئلك غيره و يعطى ربه عزوجل من عهود و مواثيق ما شاء الله ، فيصرف الله وجهه عن النار فاذ اقبل الجنة و رأها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول : اى رب ! قدمنى الى باب الجنه ، فيقول الله له : اليس قد اعطيت عهودك و مواثيقك لا تسألنى غير الذى اعطيتك ، و يلك يا ابن آدم اغدرك فيقول : اى رب ! يدعوا الله حتى يقول له : فهل عسيت ان اعطيتك ذلك ان تسأل غيره فيقول : لاوعزتك ، فيعطى ربه ما شاء الله من عهود و مواثيق فيقدمه الى باب الجنة ، فاذا قام على باب الجنة انفهقت له الجنة ، فرأى ما فيها من الخير و السرور فيسكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول اى رب ! ادخلنى الجنة ،فيقول الله عزوجل له ، اليس قد اعطيت عهودك و مواثيقك ان لا تسأل غير ما اعطيت ، ويلك يا ابن آدم ! ما اغدرك ، فيقول : اى رب ! لا اكونن اشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى يضحك الله عزوجل منه فاذا ضحك الله منه قال : ادخل الجنة ، فاذا دخلها قال الله له :تمنه، فيسأل ربه و يتمنى حتى ان الله ليذكره من كذاو كذا حتى اذا انقطعت به الامانى قال الله ذلك لك و مثله معه ۔ تجلی الیقین ص ۱۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ حضرات نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن خداوند قدوس کے دیدار سے مشرف ہوں گے؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تم کو کوئی پریشانی ہوتی ہے؟ بولے: نہیں یارسول اللہ! فرمایا کیا بغیر ابر سورج کو دیکھنے میں کسی طرح کی دشواری پیش آتی ہے؟ بولے: نہیں، فرمایا: تم اسی طرح دیدار الٰہی سے مشرف ہوگے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ارشاد ہوگا جو جس کا پجاری تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے۔ لہذا سورج کے پجاری اس کے ساتھ ہوں گے، چاند کو پوجنے والے اس کے ساتھ ہو جائیں گے، اور جو دیگر معبودان باطل کے پجاری تھے وہ ان کے ساتھ ہوں گے۔ فقط امت محمدیہ باقی رہ جائے گی۔ اس میں مومن و منافق سب ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر ایسی تجلی فرمائے گا جس سے کہ لوگ نا آشنا ہوں گے، ندا ہوگی میں تمہارا پروردگار ہوں، لوگ کہیں گے اللہ کی پناہ تجھ سے، ہم اسی جگہ ہیں یہاں تک کہ ہمارا پروردگار ہم پر خاص تجلی فرمائے تو ہم اس کو بخوبی پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ان پر ایسی تجلی ہوگی جس سے وہ

آشنا ہوں گے۔ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں وہ جواب میں کہیں گے، ہاں تو ہمارا رب ہے، پھر یہ سب اس کے ساتھ ہو جائیں گے اس کے بعد دوزخ کی پیٹھ پر ایک پل نصب کیا جائے گا۔ اس پر سے میں اور میری امت سب سے پہلے گزریں گے۔ اس دن انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے علاوہ کسی میں بات کرنے کی سکت نہ ہوگی۔ عام طور پر پیغمبروں کی زبان پر یہ ہوگا اے اللہ سلامتی سے رکھ، اے اللہ سلامتی سے رکھ، دوزخ میں آنکڑے ہیں لوہے کے جو سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں۔ فرمایا: کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں: عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: وہ بالکل اسی طرح ہوں گے البتہ ان کی مقدار اللہ عزوجل بہتر جانتا ہے۔ لوگوں کو وہ آنکڑے دوزخ میں کھینچ لیں گے بعض اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور بعض گزر کر نجات پا جائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ لوگوں کا فیصلہ فرما دیگا اور اپنی رحمت سے لوگوں کو دوزخ سے نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو مشرک نہیں انکو دوزخ سے نکالو کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے تھے۔ فرشتے انکو ان کے سجدوں کے نشانوں سے پہچان لیں گے کہ آگ انسان کے جسم کو تو کھائے گی لیکن آثار سجدہ محفوظ رہیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کو ان پر حرام فرما دیا ہے کہ ان مقامات کو کھائے۔ چنانچہ انکو دوزخ سے نکالا جائے گا لیکن وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ ان کو آب حیات میں غسل دیا جائے گا تو ان کے جسم اس طرح نشو و نما پائیں گے جیسے سیلاب کی کانپ میں تیزی سے دانہ اگتا اور بڑھتا ہے۔ پھر اسی طرح سب کو نکال لیا جائے گا صرف ایک شخص باقی رہے گا جس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا یہ شخص عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اس کی بو اذیت ناک ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا۔ اسی طرح خداوند قدوس سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں یہ تیرا سوال پورا کر دوں تو تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہ مانگے گا، وہ عرض کرے گا: نہیں، میں پھر کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ جو عہد و پیمان اس سے لینا چاہے گا وہ ان سب کا اقرار کرے گا۔ جب جنت کی طرف اس کا منہ ہوگا ایک مدت تک جب تک اللہ عزوجل چاہے وہ خاموشی سے دیکھتا رہے گا۔ پھر عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہونچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اس سے پہلے قول و اقرار اور عہد و پیمان نہیں کیے تھے کہ اس کے علاوہ اور کچھ نہ مانگونگا۔ خرابی ہو اے ابن آدم، تو کتنا عہد

شکن ہے۔ وہ کہے گا اے رب پھر اسی طرح دعا کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: اچھا اگر میں تیرا یہ سوال بھی پورا کردوں تو تو پھر اس کے بعد تو نہ مانگے گا، عرض کریگا: تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ کچھ نہ مانگونگا اور اس مرتبہ بھی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا عہد و پیمان کریگا۔ آخر کار اللہ عزوجل اس کو جنت کے دروازے تک پہونچا دیگا جب وہاں کھڑا ہوگا تو ساری جنت اس کے سامنے ہوگی، اور اس میں جو کچھ نعمت، فرحت اور خوشی اور مسرت ہوگی وہ سب دیکھے گا۔ ایک حد تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ خاموشی سے انکو دیکھتا رہے گا۔ اس کے بعد عرض کریگا: اے میرے رب! مجھے جنت کے اندر پہونچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے کیا اقرار کیا تھا اور کیسے عہد و پیمان کئے تھے۔ کیا تو نے نہ کہا تھا کہ اب اس کے علاوہ نہ مانگونگا۔ خرابی ہو تیرے لئے اے ابن آدم! کتنا غدار ہے تو۔ وہ عرض کریگا الٰہی! میں تیری مخلوق میں بدنصیب نہیں بننا چاہتا۔ وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور فرمائے گا۔ جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ شخص جنت میں داخل ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اب تو خواہش کر، اور اپنے رب سے مانگ، وہ مانگتا رہے گا اور جو مانگے گا ملتا رہے گا یہاں تک کہ جب اس کی تمام خواہش پوری ہو جائیگی تو فرمائے گا۔ جا تجھے یہ تمام نعمتیں دی گئیں اور ان کے برابر اور ساتھ میں دی جاتی ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے اس کی خواہش کے ساتھ دس گنی نعمتیں اس کو اور دی جائیں گی۔ ۱۲م
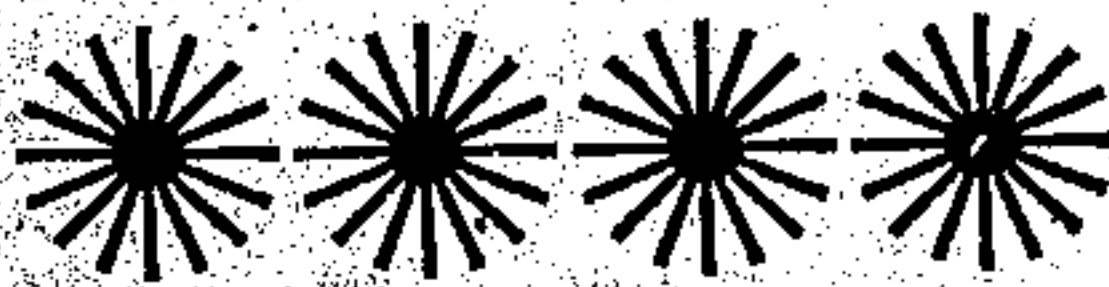
۴۔شفاعت

(ا)شفاعت کا ثبوت

۲۶۳۵۔عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اعطیت خمسا لم یعطهن احد من الانبیاء قبلی، نصرت بالرعب مسیرة شهر، و جعلت لی الارض مسجدا و طهورا، ایما رجل من امتی ادرکته الصلوة فلیصل، و احلت لی الغنائم، و کان النبی یبعث الی قومه خاصة و بعثت الی الناس کافة و اعطیت الشفاعة۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ میری مدد اس طرح کی گئی کہ کافروں کے دلوں میں میرا رعب ایک ماہ کی مسافت ہی سے ڈال دیا گیا۔ میرے لئے تمام زمین کو مسجد اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ چنانچہ میری امت کے کسی شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں ہی نماز پڑھ سکتا ہے میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا۔ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم اپنی مخصوص اقوام کی طرف مبعوث ہوئے لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ مجھے شفاعت کبری کا منصب عطا کیا گیا۔۱۲م

۲۶۳۶۔عن ابی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۲۶۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ جعلت لی، ۱/۶۲
الصحیح لمسلم، باب المساجد، ۱/۱۹۹
السنن الکبری للبیهقی، ۱/۲۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۶
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۸/۳۱۶ ☆ فتح الباری لابن حجر، ۱/۴۳۶
البدایة والنهایة لابن کثیر، ۶/۲۹۱ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ۵/۲۲۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۰۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۵۹
الدر المنثور للسیوطی، ۵/۲۳۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۸، ۱۱/۴۳۷
۲۶۳۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ ۲/۲۰۱
السنن لابن ماجه، باب الشفاعة ۲/۳۳۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۳۷ ☆ المستدرک للحاکم، ۱/۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۵۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۹۸، ۱۱/۴۰۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اذا کان یوم القیامة کنت انا امام النبین و خطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر ۔
فتاوی رضویہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام اور خطیب ہوں گا اور سب کی شفاعت کرونگا مجھے اس پر فخر نہیں ۔۱۲م

۲۶۳۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ما زلت اترد د علی ربی فلا اقوم فیه مقاما الا شفعت حتی اعطانی اللہ من ذلك ان قال : ادخل من امتك من خلق اللہ من شهد ان لااله الا اللہ یوما و احدا مخلصا و مات علی ذلك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے رب کے حضور آتا جاتا رہونگا۔ جس شفاعت کے لئے کھڑا ہوں گا قبول ہوگی ۔ یہاں تک کہ میرا رب فرمائے گا: تمام مخلوق میں جتنی تمہاری امت ہے ان میں جو توحید پر مرا ہو خواہ وہ ایک ہی دن کا مومن رہا اسے جنت میں داخل کردو۔۱۲م

۲۶۳۸۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : شفاعتی لمن شهد ان لا اله الا اللہ مخلصا و ان محمد رسول اللہ یصدق لسانه قلبه و قلبه لسانه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت پر اخلاص سے گواہی دیتا ہو کہ زبان دل کے موافق اور دل زبان کے موافق ۔ اللھم ! اشھد و کفی بك شھیدا ۔ انی اشھد بقلبی و لسانی انه لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حنیفا مخلصا و ما انا من المشرکین ۔ و الحمد للہ رب العالمین ۔
فتاوی افریقہ ص ۱۴۱

۲۶۳۷۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۵۱۸ ☆

۲۶۳۸۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۲/۳۰۷ ☆ الصحیح لا بن حبان، ۲۰۹٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۹ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٤/٤٣٧

۲۶۳۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیرت بین الشفاعۃ و بین ان یدخل شطر امتی الجنۃ فاخترت الشفاعۃ ، لانہا اعم و اکفی ترونہا للمؤمنین المتقین ، لا و لکنہا للمذنبین الخطائین۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے شفاعت اور نصف امت کو جنت میں داخل کرانے میں سے ایک چیز کا اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت اختیار کی کہ یہ زیادہ لوگوں کے لئے ہوگی اور سب کو کفایت کریگی کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ صرف متقی پرہیزگار لوگوں کے لئے ہوگی، نہیں بلکہ یہ گناہ گاروں خطاکاروں کے لئے عام ہے۔۱۲م

(۲) شفاعت کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے

۲۶۴۰۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :شفاعتی للھا لکین من امتی ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے جنہیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا۔

۲۶۴۱۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعتی لاھل الکبائر من امتی ۔

۲۶۳۹۔ الجامع للترمذی، باب الشفاعۃ ۲/۶۷
السنن لابن ماجہ، باب ذکر الشفاعۃ ، ۲/۳۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۷۵ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/۴۴۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۰ ☆
۲۶۴۰۔ الکامل لابن عدی، ☆
۲۶۴۱۔ الجامع للترمذی، باب ذکر الشفاعۃ ۲/۶۶
السنن لابی داؤد، باب فی الشفاعۃ ، ۲/۶۵۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۱۳ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۸/۱۷
الترغیب والترھیب للمنذری ۴/۴۴۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۵، ۱۴/۳۹۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میری امت میں ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

۲۶۴۲۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : شفاعتی لاھل الذنوب من امتی قلت و ان زنی و ان سرق ، قال: و ان زنی و ان سرق علی رغم انف أبی الدرداء ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لئے ہے، حضرت ابودرداء کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو فرمایا اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو برخلاف خواہش ابودرداء کے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۲۷

(۳) حضور سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے

۲۶۴۳۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ا: انا اول شفیع فی الجنة لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت ، و ان من الانبیاء ما یصدقه من امته الارجل واحد ۔ تجلی الیقین ص ۱۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے شفاعت کرکے جنت میں لیا جاؤنگا، انبیائے سابقین کی بہ نسبت مجھ پر زیادہ لوگ ایمان لائے، بعض نبی تو وہ بھی ہیں جن پر ایمان لانے والا صرف ایک ہی شخص ہوگا۔ ۱۲م

(۴) شفاعت کبری کی تفصیل

۲۶۴۴۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۶۴۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۸۴/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۵۶، ۳۹۸/۱۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۱/۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۴۱۶/۱
۲۶۴۳۔ الصحیح لمسلم، الایمان ۱۱۲/۱ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۶۷، ۴۱۹/۱۱ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۴/۹۸
۲۶۴۴۔ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱۱۰/۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا کان یوم القیامۃ ماج الناس بعضھم الی بعضھم فیأتون آدم علیہ السلام فیقولون اشفع لذریتک فیقول لست لھا و لکن علیکم بابرھیم فانہ خلیل اللہ تعالیٰ فیأتون ابرھیم علیہ السلام فیقول لست لھا و لکن علیکم بموسیٰ فانہ کلیم اللہ تعالیٰ فیوتی موسیٰ علیہ السلام فیقول لست لھا و لکن علیکم بعیسی فانہ روح اللہ و کلمتہ فیوتی عیسی علیہ السلام فیقول لست لھا ولکن علیکم بمحمدصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاوتی فاقول انا لھا، انطلق فستأذن علی ربی فیوذن لی فاقوم بین یدیہ فأحمدہ بمحامد لا اقدر علیہ الآن یلھمنیہ اللہ تعالیٰ ثم اخر لہ ساجد فیقال لی یا محمد ارفع رأسک و قل یسمع لک وسل تعطہ و اشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فمن کان فی قلبہ مثقال حبہ من برۃ او شعیرۃ من ایمان فاخرجہ منھا فانطلق فافعل ثم ارجع الی ربی تعالیٰ فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال لی یا محمد ارفع رأسک و قل یسمع لک و سل تعطہ و اشفع تشفع فاقول یا رب امتی فیقال لی انطلق فمن کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فاخرجہ منھا فانطلق فافعل ثم اعود الی ربی فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال لی یامحمد ارفع رأسک و قل یسمع لک و سل تعطہ و اشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال لی انطلق فمن کان فی قلبہ ادنی ادنی من مثقال حبۃ من خردل من ایمان فاخرجہ من النارفانطلق فافعل ثم ارجع الی ربی فی الرابعۃ فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال لی یا محمد ارفع رأسک و قل یسمع لک و سل تعطہ و اشفع تشفع فاقول یا رب ائذن فیمن قال **لا الہ الا اللہ** قال لیس ذاک لک او قال لیس ذاک الیک و لکن و عزتی و کبریائی و عظمتی و جبریائی لا اخر جن من قال **لا الہ الا اللہ**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب قیامت کادن ہوگا تو لوگ مضطرب و بے چین ہوکر حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اورعرض کریں گے: اپنی اولاد کی شفاعت کیجئے۔ فرمائیں گے: آج میں اس منصب پر فائز نہیں، تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ و السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ سب جمع ہوکر حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دیں گے۔ آپ بھی فرمائیں گے: آج میں اس مقام پر متعین نہیں تم

سب حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ کلیم اللہ ہیں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ سے یہی جواب ملے گا۔ کہ میں اس کام پر مامور نہیں۔ تم حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں ان کی بارگاہ میں حاضری کے بعد بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کے لئے نہیں، ہاں تم سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو، چنانچہ وہ سب میرے پاس آئیں گے تو میں ان کی فریاد سنونگا اور کہونگا۔ ہاں میں ہی اس کام کے لئے ہوں۔ لہذا میں بارگاہ خداوند قدوس میں حاضری کی اجازت چاہونگا مجھے اجازت ملے گی اور میں اپنے رب کے حضور کھڑے ہوکر اس کی اس طرح حمد وثنا بیان کرونگا کہ اس وقت نہیں کرسکتا کیونکہ وہ محامد مجھے اسی وقت بارگاہ رب العزت سے القا ہوں گے۔ پھر میں سجدہ میں گر جاؤنگا۔ ندا ہوگی اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہاری خواہش پوری کی جائے گی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا: جاؤ جسکے دل میں گندم یا جو کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں جاکر ان سب کو نکال لونگا پھر دوبارہ بارگاہ رب العزت میں حاضری دونگا اور اسی طرح حمد وثنا بیان کرکے گر جاؤنگا۔ حکم ہوگا: اے محمد! اپنے سر کو اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کی بخشش فرما، میری امت کی بخشش فرما۔ فرمائے گا: جاؤ جسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو، میں ایسا ہی کرونگا، پھر تیسری بار بارگاہ ذوالجلال میں حاضری دونگا اور حسب سابق حمد الہی بجالاؤنگا، اور سجدہ میں گر جاؤنگا، فرمان مقدس ہوگا اے محمد! سر اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول ہوگی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے۔ حکم ہوگا جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں انکو بھی نکال لونگا۔ پھر چوتھی بار حاضری دونگا اور حمد وثنا کے بعد سجدہ کرونگا اللہ عزوجل کی طرف سے حکم آئے گا، اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول ہوگی۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب! مجھے ان لوگوں کے بارے میں بھی اجازت عطا فرما جنہوں نے اقرار توحید کیا اللہ رب العزت فرمائے گا۔

اے محبوب! وہ لوگ تمہارے لئے نہیں، بلکہ مجھے اپنی عزت، بڑائی، عظمت اور بزرگی کی قسم کہ میں ہر موحد کو ضرور دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کرونگا۔۱۲م

۲۶۴۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما بلحم فرفع الیه الذراع وکانت تعجبه فنهس منها نهسة فقال : انا سید الناس یوم القیامة ۔ هل تدرون بم ذاك؟ یجمع الله تعالیٰ یوم القیامة الاولین والآخرین فی صعید واحد فیسمعهم الدعی وینفذ هم البصر وتد نو الشمس، فیبلغ الناس من الغم والکرب مالا یطیقون وما لا یحتملون ، فیقول بعض الناس لبعض: الا ترون ما انتم فیه ،الا ترون ما قد بلغکم ، الا تنظرون الی من یشفع لکم یعنی الی ربکم ،فیقول بعض الناس لبعض ایتوا آدم ، فیأتون آدم علیه السلام فیقولون : یآدم ! انت ابو البشر خلقك الله بیده ونفخ فیك من روحه وامر الملائکة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك ،الا تری ما نحن فیه ، الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول آدم : ان ربی غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله ، انه نهانی عن الشجرة فعصیته ، نفسی نفسی، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی نوح ، فیأتون نوحا علیه السلام فیقولون : یا نوح! انت اول الرسول الی الارض وسماك الله عبدا شکورا ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ،الا تری ماقد بلغنا ،فیقول لهم ، : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله ، و انه قد کانت لی دعوة دعوت بها علی قومی ، نفسی نفسی ، اذهبوا الی ابراهیم ، فیأتون ابراهیم فیقولون : انت نبی الله تعالیٰ وخلیله من اهل الارض ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری الی ما نحن فیه الا تری الی ما قد بلغنا۔ فیقول لهم ابراهیم ، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولا یغضب بعده مثله ، وذکر کذباته، نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی موسی فیأتون موسی علیه السلام فیقولون : یا موسی ! انت رسول الله، فضلك الله تعالیٰ برسالته وتکلیمه علی الناس ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه الا تری ما قد بلغنا ۔ فیقول لهم موسی ، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب

۲۶۴۵۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱۱۱/۱

بعدہ مثلہ، وانی قتلت نفسا لم اومر بقتلھا، نفسی نفسی، اذھبوا الی عیسی فیأتون عیسی علیہ السلام فیقولون : یا عیسی! انت رسول اللہ و کلمت الناس فی المھد و کلمۃ منہ القاھا الی مریم وروح منہ، فاشفع لنا الی ربک الا تری ما نحن فیہ الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول لھم عیسی : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ، ولن یغضب بعدہ مثلہ، ولم یذکر لہ ذنبا، نفسی نفسی، اذھبوا الی غیری، اذھبوا الی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیاتونی فیقولون : یا محمد! انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء، وغفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر، اشفع لنا الی ربک، الا تری ما نحن فیہ، الاتری ما قد بلغنا، فانطلق فآتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح اللہ تعالیٰ علی ویلھمنی من محامدہ وحسن الثناء علیہ شیئا لم یفتحہ لا حد قبلی، ثم قال : یا محمد ارفع راسک، سل تعطہ اشفع تشفع، فارفع راسی فاقول : یا رب امتی امتی، فیقال : یا محمد! ادخل الجنۃ من امتک من لا حساب علیہ من باب الایمن من ابواب الجنۃ وھم شرکاء الناس فیما سوی ذلک من الابواب۔ والذی نفس محمد بیدہ! ان ما بین المصرا عین من مصا ریع الجنۃ کما بین مکۃ وھجر او کما بین مکۃ وبصری۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دن دست کا گوشت پیش ہوا، چونکہ حضور کو یہ حصہ گوشت پسند تھا لہذا آپ نے اگلے دندان مبارک سے اس کو تناول فرمانا شروع کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہونگا، اور جانتے ہو کہ کیوں ایسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اولین وآخرین کو ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع فرمائے گا کہ جس میں پکارنے والے کی آواز سب کو پہونچے گی اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا سورج نہایت قریب ہوگا، لوگوں پر ایسی مصیبت اور پریشانی ٹوٹ پڑیگی کہ اس کو برداشت کرنے کی نہ طاقت ہوگی اور نہ اس کو سہ سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے، کیا تم اپنا حال نہیں دیکھ رہے، کیا تم بارگاہ رب العزت میں اپنا شفیع بنانے کے لئے غور نہیں کرتے، چنانچہ طے یہ ہوگا کہ چلو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں چل کر اپنا مدعا بیان کریں، لہذا آ چکی

خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کرینگے: اے حضرت آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے آپکو پیدا فرمایا اور اپنی طرف سے آپکے جسم اقدس میں روح ڈالی، پھر ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں، ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری کیا حالت ہے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے : آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا غضب نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں فرمائیگا۔ مجھے خداوند قدوس نے درخت گندم سے کچھ کھانے کو منع فرمایا تھا لیکن میں اس سے نہ بچ سکا، مجھے آج خود اپنی فکر ہے، مجھے آج خود اپنی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔ اے حضرت نوح! آپکو اللہ تعالیٰ نے زمین میں سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجا، اور آپکا نام شکر گزار بندہ رکھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، دیکھئے تو ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائے گا۔ میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے دنیا ہی میں کرلی، اب مجھے اپنی فکر ہے۔ اب مجھے خود اپنی فکر ہے۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ۔ سب حیران و پریشان حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل بنا کر بھیجے گئے۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، ہماری حالت تو ملاحظہ فرمایئے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ آئندہ کبھی فرمائے گا۔ اور اپنی تین لغزشوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور کہیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے، آج تو مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ یعنی حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب ٹھوکریں کھاتے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اور کلام سے لوگوں پر آپ کو فضیلت بخشی، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ ہم اس رنج وغم سے خلاصی پائیں ہماری حالت کو دیکھیں کیسی خستہ ہو رہی

ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی وہی کہیں گے، آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی پہلے فرمایا تھا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں ایک ایسے شخص کو قتل کردیا تھا جس کا مجھے حکم نہ ملا تھا، مجھے اپنی اس لغزش کی فکر دامنگیر ہے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔ سب لوگ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پالنے میں لوگوں سے کلام کیا، آپ تو اللہ کا کلمہ ہیں کہ حضرت مریم کی طرف القا ہوا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک روح ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں، دیکھئے تو سہی کہ ہماری کیسی بری حالت ہو رہی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب بھی وہی ہوگا کہ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائیگا۔ کسی لغزش کا تذکرہ تو نہیں کریں گے لیکن یہ ضرور فرمائیں گے۔ آج مجھے اپنی فکر ہے آج مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔ حضور فرماتے ہیں: پھر وہ سب میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمائیں، آپ ہماری شفاعت فرمائیں۔ آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہماری حالت کتنی نازک ہے، یہ سن کر میں عرش الٰہی کے قریب جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد ثنا بیان کرنے کے لئے مجھ پر ایسے دروازے کھولے گا اور اپنے محامد الہام فرمائیگا کہ کسی کیلئے وہ دروازے نہ کھلے ہوں گے، پھر ارشاد ربانی ہوگا، اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، مانگئے دیا جائیگا اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے میری امت کو رنج وغم سے نجات دے، ندا ہوگی۔ اے محمد: آپ اپنی امت کی ایک جماعت کو بے حساب کتاب جنت کے باب ایمن سے داخل کیجئے اور جنت میں داخل ہونے کے بھی مستحق ہوں گے داخل ہوگی، قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازوں کی کشادگی اتنی ہوگی جیسے مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ، یا جیسے مکہ مکرمہ اور بصریٰ کے درمیان کی دوری۔ ۱۲ م

(۵) حضور کی شفاعت بے شمار لوگوں کیلئے ہے

۲۶۴۶۔ **عن** بريدة الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انى لا شفع يوم القيامة لاكثر مما على وجه الارض من شجر و حجر و مدر ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر اور ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کرونگا۔

(۶) حضور کی شفاعت مومن کیلئے ہے

۲۶۴۷۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شفاعتى لمن شهد ان لا اله الا الله مخلصا يصدق لسانه قلبه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

(۷) کافر و مشرک کے علاوہ شفاعت سب کو عام ہے

۲۶۴۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انها اوسع لهم هى لمن مات و لا يشرك بالله شيئا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے

۲۶۴۶۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲۰/ ۳۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۷۱/۱۰
الجامع الصغير للسيوطى، ۱۵۷/۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۴۸۹/۱۰
كنز العمال للمتقى، ۳۹۰۵۴، ۴۰۰/۱۴ ☆ المغنى للعراقى، ۴/۰ ۵۱
۲۶۴۷۔ المستدرك للحاكم، ۱۴۱/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۷/۲
الصحيح لابن حبان، ۲۵۹۴ ☆ المعجم الصغير للطبرانى، ۹/۲
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴۳۷/۴ ☆
۲۶۴۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ۷۵/۲ ☆

جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

(۸) حضور کو اپنے امتیوں کی شفاعت کا خاص خیال ہوگا

۲۶۴۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یوضع للانبیاء منابر من ذھب یجلسون علیھا و یبقی منبری ولم اجلس لا ازال اقیم خشیۃ ان ادخل الجنۃ و یبقی امتی بعدی، فاقول: یا رب، امتی امتی، فیقول اللہ: یا محمد! و ما ترید ان اصنع بامتك فاقول: یا رب! عجل حسابھم فما ازال حتی اعطی، و قد بعث بھم الی النار و حتی ان مالکا خازن النار یقول: یا محمد! ما ترکت لغضب رب فی امتك من بقیۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے، وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہیگا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤنگا بلکہ رب کے حضور سرو قد کھڑا رہونگا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کرونگا: اے رب میرے! ان کا حساب جلد فرمادے، پس میں شفاعت کرتا رہونگا یہاں تک کہ مجھے اپنی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کریگا اے محمد! آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۳۸

(۹) اللہ تعالی اپنے محبوب کو امت کے حق میں راضی فرمائے گا

۲۶۵۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلا قول اللہ تعالی فی ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام: رب انھن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی الآیۃ۔ و قال عیسی علیہ الصلوۃ و السلام، ان تعذبھم فانھم عبادك، و ان تغفرلھم فانك انت العزیز الحکیم، فرفع یدیہ و قال: اللھم! امتی امتی، وبکی، فقال اللہ تبارك و تعالیٰ:

۲۶۴۹۔ المستدرك للحاکم، ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/ ۴۴۶
کنز العمال للمتقی، ۳۹۱۱۷، ۱۴/ ۴۱۴ ☆ مناھل الصفا ۳۵

۲۶۵۰۔ الصحیح لمسلم، باب دعاء النبی ﷺ لامتہ، ۱/ ۱۱۳

یاجبرئیل ! اذهب الی محمد و ربك اعلم فاسأله ما یبکیك فاتاه جبرئیل علیه السلام فسأله فاخبره رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لما قال و هو اعلم، فقال الله تعالی یا جبرئیل ! اذهب الی محمد فقل : انا سنرضیك فی امتك و لا نسؤك ـ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! بیشک ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کردیا ہے، تو جو میری اتباع کریں وہ مجھ سے متعلق ہے الایہ۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو مغفرت فرمائے تو تو غالب حکمت والا ہے، یہ پڑھ کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کے لئے فوراً ہاتھ اٹھادئے اور عرض کیا: الٰہی میری امت، میری امت، اور گریہ فرمایا۔ اللہ عزوجل نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرئیل! جاؤ میرے محبوب کے پاس اور پوچھو حالانکہ تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ کہ کس وجہ سے گریہ وزاری ہے۔ حضرت جبرئیل حاضر آئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو سب کچھ بتایا حالانکہ اللہ رب العزت خوب جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو دوبارہ بھیجا کہ جاؤ اور میرے محبوب سے کہو، قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کردیں گے اور تیرا دل برا نہ کریں گے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۶

(۱۰) مقام محمود منصب شفاعت ہے

۲۶۵۱ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المقام المحمود فقال هو الشفاعة ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا مقام محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شفاعت۔

۲۶۵۲ ـ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: سئل عنها رسول الله صلی

۲۶۵۱ ـ الجامع للترمذی، تفسیر سورۃ بنی اسرائیل، ۲/ ۱۵۲

۲۶۵۲ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۴۴۴

الله تعالیٰ علیه وسلم يعنى قوله تعالیٰ " عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا "
فقال : هى الشفاعة ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے آیت کریمہ عسى ان يبعثك الآيه کی تفسیر معلوم کی گئی تو فرمایا: وہ شفاعت ہے۔

۲۶۵۳ ـ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان الله عزوجل اتخذ
ابراهيم خليلا ، وان صاحبكم صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خليل الله واكرم
الخلق على الله ،ثم قرأ عسىٰ ان يبعثك ربك مقاما محمودا ، قال : يقعده على
العرش ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے
حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو خلیل بنایا، اور بیشک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیل اور تمام خلق سے اس کے نزدیک عزیز و جلیل ہیں ۔ پھر یہی آیت
تلاوت کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت عرش پر بٹھائیگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عبد بن حمید وغیرہ مفسرین حضرت مجاہد تلمیذ رشید حضرت حبر الآیہ عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی۔

يجلسه الله تعالىٰ معه على العرش ـ معالم التنزیل ۳/۵۲۱

اللہ تعالیٰ عرش پر انہیں اپنے ساتھ بٹھائے گا۔

یعنی معیت تشریف و تکریم، کہ وہ جلوس و مجلس سے پاک و متعال ہے امام قسطلانی
مواہب لدنیہ میں ناقل، امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں۔

مجاہد کا یہ قول نہ از روئے نقل مدفوع نہ از جہت نظر ممنوع، اور نقاش نے امام ابوداود
صاحب سنن سے نقل کیا۔

من انكر هذا القول فهو متهم

۲۶۵۳ ـ التفسير للبغوى، ۳/ ۵۲۱

جو اس قول سے انکار کرے وہ متہم ہے۔

اسی طرح امام دارقطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی اور اس کے بیان میں چند اشعار نظم کئے۔ کمافی نسیم الریاض ۲/۳۴۳ وہ اشعار یہ ہیں۔

حدیث الشفاعة عن احمد ☆ الی احمد المصطفی لسندة

وقدجاء الحدیث باقعاده ☆ علی العرش ایضا ولا نجحده

امروا الحدیث علی وجهه ☆ ولا تدخلوا فیه ما یفسده

ولا تنکروا انه قاعد ☆ و لا تنکرو ا انه یقعده

حضور شفیع المذنبین رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کے سلسلہ میں حدیث مسند مرفوع مروی ہے۔ نیز حدیث میں یہ بھی مروی ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش اعظم پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متمکن فرمائیگا ہم اس کا انکار نہیں کرتے، اس سلسلہ میں حدیث شریف کو اس کے متن وسند کو درست جانو اس میں کسی طرح کا طعن مناسب نہیں نہ اس بات کا انکار کرو کہ حضور عرش بریں پر جلوس فرمائیں گے اور نہ اس بات کا انکار کرو کہ اللہ تعالیٰ انکو اس مقام رفیع پر فائز فرمائیگا۔

درحقیقت یہ امام واحدی پر ان حضرات کا ردوانکار ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرش اعظم پر جلوس فرمانے کا نہایت شدومد سے انکار کیا اور محض بطور جزاف اس کو قول فاسد کہکر رد کردیا۔ پہلے تو کہا معاملہ بہت سخت ہوگیا ہے۔ پھر بولے: عرش الٰہی پر جلوس کی بات وہی کہہ سکتا ہے جس کی عقل میں فتور ہو اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھا ہو۔ پھر اسی طرح اپنے گمان فاسد کو ثابت کرنے کے لئے بے معنی دلائل دینے کی کوشش کی۔ لیکن علمائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے ان کے اقوال کو مردود کہا، جیسا کہ ہماری پیش کردہ تصریحات سے واضح ہے اور مزید تفصیل کے لئے مواہب لدنیہ اور اس کی عظیم وجلیل شرح زرقانی کی طرف رجوع کیجئے۔

امام واحدی کی سب سے بڑی دلیل اس مقام پر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے 'مقاما محمودا' فرمایا، 'مقعدا' نہیں اور مقام موضع قیام کو کہا جاتا ہے نہ کہ موضع قعود کو۔

امام زرقانی نے اس کا جواب یوں دیا۔

مقام کو اسم مکان نہ مانکر مصدر میمی مانا جائے اور یہ مصدر مفعول مطلق کے قائم مقام قرار دیا جائے تو مطلب یوں ہوگا۔ عسى ان يبعثك بعثا محمودا۔

اقول وباللہ التوفیق: عرش اعظم پر جلوس محمدی کی رفعت و بزرگی تواضع کے بعد ہوگی۔خود حضور فرماتے ہیں۔

جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تواضع کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرمائیگا۔تو عرش اعظم پر جلوس اس وقت ہوگا جبکہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گنہگاران امت کے لئے رب کے حضور قیام کرینگے اور بارگاہ رب العزت سے شفاعت کا پروانہ مل جائیگا تو وہ مکان مقام محمود ہوگا اور پھر مقعد محمود یعنی عرش الٰہی پر جلوس۔

اللہ تعالیٰ کے کلام مبارک میں اس طرح کے نظائر کثیر ہیں کہ بعض چیزوں کے ذکر پر اقتصار ہوتا ہے۔جیسے واقعہ معراج میں صرف مسجد حرام سے مسجد اقصی تک کا سفر مذکور ہے اور باقی سے سکوت۔وغیرہ

نیز احادیث سے ثابت ہے کہ حضور شفیع الامم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العزت کے حضور ایک ہفتہ یا دو ہفتہ کی مقدار طویل سجدہ کرینگے پھر سر سجدہ سے اٹھائینگے۔تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے احوال کا نام مقام محمود تو رکھا لیکن مسجد محمود نہ رکھا۔چنانچہ جب سجود کی نفی نہیں سمجھی گئی تو قعود و جلوس عرش بریں کی نفی کیوں سمجھی جارہی ہے۔

امام واحدی یہ بھی کہتے ہیں کہ،

مثلا جب یہ کہا جائے کہ بادشاہ نے فلاں شخص کو بھیجا تو اس سے یہ ہی سمجھا جاتا ہے کہ اس شخص کو قوم کی مشکلات حل کرنے کے لئے بھجا گیا ہے نہ کہ یہ مفہوم لیا جائے کہ بادشاہ نے اس کو اپنے ساتھ بٹھالیا۔

امام زرقانی فرماتے ہیں

یہ قول و مثال مردود ہے۔کہ یہ ایک عادی چیز کی مثال انہوں نے دی،کیا اس سے تخلف جائز نہیں۔علاوہ اس کے یہ بھی ہیکہ آخرت کے احوال کو دنیا کے احوال پر قیاس نہیں کیا جاتا۔

اقول وباللہ التوفیق: اللہ تعالیٰ کا حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجنا اس

لئے ہوگا کہ کہ سب اللہ کے حضور جمع ہوں تا کہ ان کا حساب و کتاب ہو محض کسی قوم کے پاس بھیجنا مراد نہیں۔ تو ممکن کہ بھیجنا واپسی پر جلوس کے لئے ہے نہ کہ محض ارسال و بھیجنا مقصود ہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ بھیجنا جس طرح جلوس کا غیر ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کا بھی مغائر ہے۔ تو کیا اس قیل وقال سے مقام محمود کی نفی کے بھی درپے ہو۔ ولکن الھوس یاتی بالعجائب۔

امام زرقانی نے فرمایا:

کہ واحدی کا یہ کہنا کہ عرش اعظم پر جلوس محمدی کا قائل کم عقل اور بے دین ہی ہوسکتا ہے، ''محض جزاف واٹکل ہے جو کسی طالب علم کو زیب نہیں دیتی چہ جائیکہ عالم و فاضل۔ جبکہ یہ بات جلیل القدر تابعی حضرت مجاہد سے ثابت ہے، نیز اس کے مثل دو صحابۂ کرام حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی ہوا۔

قلت: بلکہ تین صحابۂ کرام سے کہ تیسرے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت آنے والی ہے۔

یہ سب کچھ لکھنے کے بعد میں نے ایک مرفوع حدیث بھی اس سلسلہ میں دیکھی جسکو امام جلیل حضرت جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں امام دیلمی کے حوالہ سے نقل کیا۔

۲۶۵۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا ، قال : یجلسنی معه علی السریر۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آیت کریمہ عنقریب آپ کا رب آپکو مقام محمود عطا فرمائیگا، کی تفسیر یہ ہے کہ رب تبارک و تعالیٰ مجھے عرش اعظم پر اپنے ساتھ بٹھائیگا۔

مطلب ہم نے پہلے واضح کردیا کہ یہ معیت تشریف و تکریم ہے۔

ابن تیمیہ نے اس مقام پر یہی بات کہدی ہے کہ ثعلبی کے ساتھی واحدی فنون عربیہ میں ان سے آگے تھے لیکن اتباع سلف میں نہایت دور تھے۔ حالانکہ ابن تیمیہ خود بھی

۲۶۵۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۸/۴

سلف کی اتباع میں کوسوں دور رہے اور بہت کچھ مخالفت کی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اسی کو مانو جو ہم نے امام ابوداؤد صاحب سنن، امام دارقطنی، اور امام عسقلانی وغیرہم اکابر اہل سنت اور ائمہ دین وملت کے اقوال وارشادات سے ثابت کیا ہے۔ ہرگز اس طرف توجہ نہ دینا جو اپنے گمان کے مطابق اس کے منکرین جبکہ ان کی حیثیت بھی وہ نہیں جو ان حضرات کی ہے، والحمد للہ رب العالمین۔

٢٦٥٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم القيامة يجلس على كرسى الرب بين يدى الرب۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔

٢٦٥٦۔ **عن** عبد الله بن سلام رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان الله تعالىٰ يقعده على الكرسى۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کرسی پر بٹھائیگا۔

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعلى آله واصحابه اجمعين، والحمد لله رب العالمين۔ تجلی الیقین، ص ۵۶۔۵۹ مع حاشیہ

(۱۱) شفاعت برحق ہے منکر محروم رہے گا

٢٦٥٧۔ **عن** زيد بن ارقم رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: شفاعتى يوم القيامة حق، فمن لم يومن بها لم يكن من اهلها۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت روز قیامت حق ہے۔ جو اس پر ایمان نہ لائیگا اس کے قابل نہ ہوگا۔

٢٦٥٥۔ ابو الشيخ، ☆

٢٦٥٦۔ التفسير للبغوى، ٣/ ٥٢١ ☆

٢٦٥٧۔ المطالب العالية لابن حجر، ٤٦٣٣ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣٩٠٥٨، ١٤/ ٤٢٥

تاريخ بغداد للخطيب، ٨/ ١١

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں، اطلق علیه التواتر، اس حدیث کو متواتر کہا گیا ہے، ابن منیع اس حدیث کو حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ منکر مسکین اس حدیث متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرے۔ شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۰

اب رہی حدیث، لا اغنی عنکم من الله شیئا، جو مکمل اس طرح ہے۔

۲۶۵۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حین انزل علیه " وانذر عشیر تك الاقربین، یا معشر قریش ! اشتروا انفسکم من الله لا اغنی عنکم من الله شیئا یا بنی عبد الله المطلب ! لا اغنی عنکم من الله شئیا ،یا عباس ! لا أغنی عنك من الله شیئا ،یا صفیة عمة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ! لا اغنی عنك من الله شیئا ، یا فاطمة بنت محمد سلینی ما شئت لا اغنی عنك من الله شیئا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب آیت کریمہ "اے محبوب اپنے خاندان والوں کو ڈرایئے۔" نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے گروہ قریش! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دو کہ میں از خود اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارے کام نہیں آوں گا۔ اے بنو عبد المطلب! اے چچا عباس! اے چچی صفیہ! اے بیٹی فاطمہ تم سب عبادت واطاعت خداوند قدوس کے ذریعہ اللہ کو راضی کرو، میں بذات خود تمہارے کام نہیں آوں گا۔ ۱۲ ام

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو اس حدیث میں نفی اغنائے ذاتی ہے نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی۔ کہ احادیث متواترہ شفاعت واجماع اہل سنت کے خلاف ہے، جیسا کہ وہ طاغی باغی سرکش اپنی

۲۶۵۸۔ الصحیح لمسلم، باب بیان من مات علی الکفر، ۱/۱۱۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۰۶ ☆ المسند لابی عوانه، ۱/۹۵
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۳۸۲

تقویۃ الایمان میں لکھتا ہے کہ۔

پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو۔ سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں، "اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے، وہاں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کر لے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون، اس کا رد بلیغ تو فقیر کی کتاب، الامن والعلی، میں دیکھئے۔ یہاں خاص اس لفظ پر بعض حدیثیں سنئے۔

۲۶۵۹۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ام ھانی بنت أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنھا خرجت متبرجۃ قدبدا قرطاھا فقال لھا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اعلمی فان محمدا لا یغنی عنک شیئا، فجاء ت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما بال اقوام یزعمون ان شفاعتی لا تنال اھل بیتی، وان شفاعی تنال حاء وحکم۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچازاد بہن کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں۔ اس پر ان سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں نہیں بچائیں گے۔ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ عرض کیا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہونچے گی۔ بیشک میری شفاعت تو ضرور قبیلہ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔

۲۶۶۰۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کانت امرأۃ من بنی ھاشم

۲۶۵۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۴/۴۳۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۹/۲۵۷

۲۶۶۰۔ الکامل لابن عدی، ۴/۱۷۹ ☆

تحت رجل من قريش فوقع بينهما كلام فقال لها : والله ما تغنى قرابتك من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عنك شيئا ، فاتت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاخبرته ، فغضب فصعد المنبر فقال: ما بال اقوام يزعمون ان قرابتى لا تغنى شيئا ، والذى نفسى بيده ان شفاعتى لترجو صداء وسلهب ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک قریشی مرد کے نکاح میں ایک ہاشمی خاتون تھیں۔ دونوں کسی وجہ سے شکررنجی ہوگئی تو شوہر نے غصہ میں کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاندانی ہونے کا کوئی فائدہ نہ پہونچے گا۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور واقعہ عرض کیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر غضبناک ہوئے اور منبر پر تشریف لے گئے، فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو یہ سمجھتے ہیں کہ میری قرابت فائدہ نہیں پہونچائیگی۔ قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ میری شفاعت کے امیدوار تو صداء اور سلہب قبیلے بھی ہیں۔ اراءۃ الادب ص،۵۶

(۲۱) عام جنتی بھی شفاعت کریں گے

۲۶۶۱۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان رجلا من اهل الجنة يشرف يوم القيامة على اهل النار ، فيناديه رجل من اهل النار فيقول : يا فلان اهل تعرفنى ؟ فيقول : لا ، والله ما اعرفك من انت ؟ فتقول: انا الذى مررت بى فى الدنيا فاستسقيتنى شربة من ماء فسقيتك، قال: قد عرفت ،قال : فاشفع لى بها عند ربك ، قال : فيسأل الله تعالىٰ جل ذكره، فيقول : انى اشرفت على النار فنادانى رجل من اهلها ،فقال لى :هل تعرفنى ؟ قلت : لا ، والله ما اعرفك من انت ؟ قال: انا الذى مررت بى فى الدنيا فاستسقيتنى شربة من ماء فسقيتك ، فاشفع لى عند ربك فشفعنى فيه فيشفعه الله تعالىٰ فيامربه فيخرج من النار ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۶۶۱۔ الترغیب والترهیب للمنذری ۲/۶۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ۱۰/۴۹۶
المغنی للعراقی ۴/۵۱۲ ☆

نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی قیامت کے دن دوزخیوں کی طرف جھانکے گا تو اسے ایک دوزخی آواز دے کر کہے گا: اے فلاں! کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، قسم بخدا میں تجھے نہیں پہچانتا، بتا تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں وہ ہوں کی تو دنیا میں میرے پاس سے گزرا تھا اور تو نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا تو میں نے تجھے پلایا تھا، وہ کہے گا: ہاں میں نے تجے پہچان لیا، اس پر وہ گزارش کریگا: کہ پھر تو میرے اس احسان کے عوض اپنے رب کے حضور میری شفاعت کر۔ وہ جنتی رب تبارک وتعالیٰ کے حضور سارا ماجرا بیان کرے گا اور بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوگا: کہ میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائیگا اور حکم دیگا کہ جا اس کو دوزخ سے نکال لے، تو اس کو دوزخ سے نکال لیا جائیگا۔

۲۶۶۲۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال؛ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يصف الناس يوم القيامة صفوفا، ثم يمر اهل الجنة فيمر الرجل على الرجل من اهل النار فيقول: يا فلان! اما تذكر يوم استسقيت فسقيتك شربة، قال: فيشفع له، ويمر الرجل على الرجل فيقول: اما تذكر يوم ناولتك طهورا فيشفع له، ويمر الرجل على الرجل فيقول: يا فلان! اما تذكر يوم بعثتني لحاجة كذاو كذا فذهبت لك فيشفع له۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ روز قیامت پرے باندھے ہوں گے۔ ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا، اس سے کہے گا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ آپ نے ایک دن مجھ سے پانی مانگا تھا تو میں نے پلایا تھا، اتنی بات پر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کریگا۔ ایک دوسرے پر گزرے گا اور کہے گا: آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا تھا۔ اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہو جائے گا۔ ایک کہے گا: آپ کو یاد نہیں، ایک دن آپ نے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کریگا۔ اراءۃ الادب ص ۴۳

۲۶۶۲۔ السنن لا بن ماجه، باب فضل صدقة الماء، ۲/۲۶۲
الترغيب و الترهيب للمنذرى ۲/ ۷۰ ☆ التفسير للبغوى، ۷/۱۰۸
كنز العمال للمتقى، ۳۹۰۰۵، ۱۴/۳۹۱ ☆ التفسير للقرطبى، ۳/۲۷۵

(۱۴) نیک لوگ اپنے خاندان کے شفیع ہوں گے

۲۶۶۳۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا دخل الرجل الجنة سأل عن ابو یه و ذریته وولده فیقال: انهم لم یبلغوا درجتك وعملك فیقول : یا رب ! قد عملت لی ولهم فیؤمر بالحاقهم به ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی جنت میں جائیگا تو اپنے ماں باپ، بچوں اور اولاد کو پوچھے گا ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجہ اور عمل کو نہ پہونچے، عرض کریگا: اے رب میرے! میں نے اپنے اور ان کے سب کے نفع کیلئے اعمال کئے تھے۔ اس پر حکم ہوگا کہ وہ اس سے ملا دیئے جائیں۔

اراءۃ الادب، ص ۴۸

۲۶۶۳۔ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲۹/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۹/۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۴/۷ ☆ التفسیر لا بن کثیر ۴۰۸/۷
کنز العمال، للمتقی، ۳۹۳۳۲، ۴۷۸/۱۴ ☆
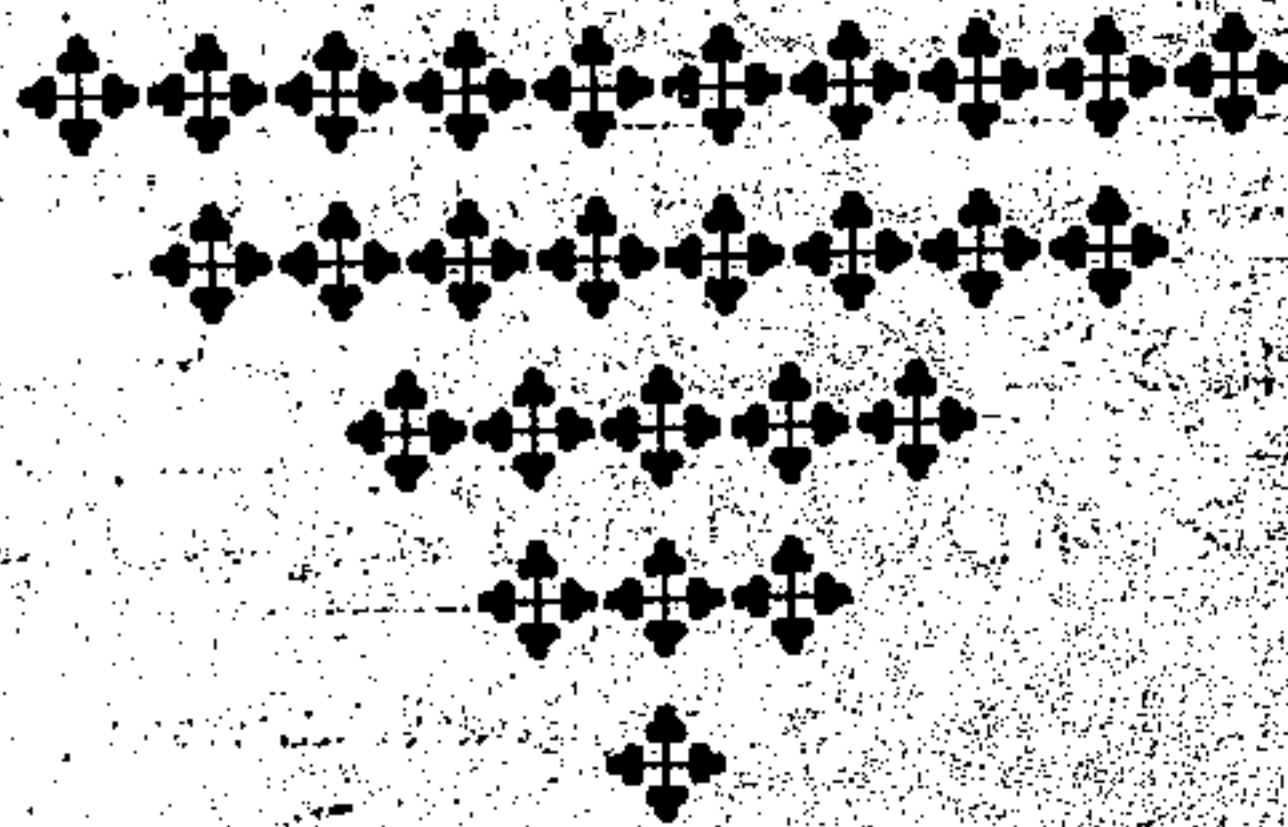
۵۔ حوض کوثر

(۱) حوض کوثر کی خصوصیت

۲۶۶۴۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :حوضی مسیرة شهر ، ماؤه ابیض من اللبن ، وریحه اطیب من المسك ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے بہتر ہے۔

۲۶۶۵۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حوضی مسیرة شهر ۔و زوایاه سواء وما ؤه ابیض من الورق ، وریحه اطیب من المسك و کیزانه کنجوم السماء فمن شرب منه لا یظمأ بعده ابدا ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۲۳۸

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا حوض ایک ماہ کی راہ تک ہے، اس کے چاروں کنارے برابر ہیں، پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے خوشبو مشک سے بہتر ہے، کوزے آسمان کے ستاروں کے مانند ہیں جو ایک مرتبہ اس کا پانی پیئے گا پھر کبھی اس کو پیاس نہیں ستائیگی ۔۱۲م

۲۶۶۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الحوض ، ۹۷۴/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۵/۱۱ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۶۰۳
فتح الباری للعسقلانی، ۴۶۲/۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۹/۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۱۷/۴ ☆ التفسیر للبغوی، ۳۰۳/۷
شرح السنة للبغوی، ۱۶۸/۱۵ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۹۱۴۴، ۱۴/ ۴۲۳ ☆
الصحیح لمسلم، باب اثبات حوض نبینا ﷺ ۲۴۹/۲
۲۶۶۵۔ التمهید لابن عبد البر، ۳۰۷/۲ ☆

(۲) حوض کوثر میں دو پرنالے جنت سے گرتے ہیں

۲۶۶۶۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی لبعقر حوضی اذود الناس لاھل الیمن، اضرب بعصای حتی یرفض علیھم، فسئل عن عرضہ فقال: من مقامی الی عمان، سئل عن شرابہ فقال: اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل، یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ، احدھما من ذھب والاخر من الورق۔　　فتاوی رضویہ جدید ۳/۲۴۹

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر کے کنارے کھڑا یمن والوں کو سیراب کرنے کے لئے لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہٹاؤں گا تاکہ ان سے دوسرے لوگ علیحدہ رہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ چوڑائی کتنی ہے؟ فرمایا: جیسی یہاں سے عمان۔ پھر اس کے پانی کے اوصاف معلوم کئے گئے؟ فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اس حوض میں دو پرنالے گرتے ہیں اور دونوں جنت سے گرتے ہیں۔ ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا۔ ۱۲م

❖❖❖❖❖❖

۲۶۶۶۔ الصحیح لمسلم، [illegible] باب اثبات حوض نبینا ﷺ　۲/۲۵۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۸۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/۴۱۸

۶۔ رویت باری تعالیٰ

(۱) رویت باری تعالیٰ حق ہے

۲۶۶۷۔ **عن** جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :انکم سترون ربکم کما ترون ھذا القمر لا تضامون فی رؤیتہ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کا تمہیں دیدار ہوگا جیسے اس چاند کو سب بے مزاحمت دیکھ رہے ہیں۔ فتاوی افریقہ ص ۳۶

(۲) جنت اور دیدار الٰہی

۲۶۶۸۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : جنتان من فضۃ انیتھا وما فیھما ، و جنتان من ذھب أنیتھما وما فیھما ، وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربھم الا رداء الکبر علی وجھہ فی جنة عدن ۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

۲۶۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب وجوہ یومئذ فاخرۃ ۲/۱۱۰۵
الصحیح لمسلم، کتاب الزھد ، ۲/۴۰۹
الجامع للترمذی، باب ما جاء رویۃ الرب تبارک و تعالیٰ ۲/۷۸
السنن لابی داؤد ، باب فی الرؤیۃ ۲/۶۵۰
السنن لابن ماجہ ، باب ذکر الجنۃ ، ۲/۳۳۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۶۰ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۱/۳۵۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۳۳۲ ☆ التفسیر للبغوی، ۲/۱۶۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۱۱۸ ☆ المغنی للعراقی ، ۴/۵۲۸
فتح الباری للعسقلانی ، ۲/۳۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۳۱۲
المسند للحمیدی ۷۹۹ ☆ المسند لابی عوانہ، ۱/۳۷۶

۲۶۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ومن دونھا جنتان ۲/۷۲۳
السنن لابن ماجہ ، باب فیما انکرت الجھمیۃ ۱/۱۷
الصحیح لمسلم، باب رؤیۃ المؤمنین فی الآخرۃ، ۱/۱۰۰
فتح الباری للعسقلانی ۸/۶۲۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۴۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/۵۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۹۲۲۸، ۱۴/۴۵۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۹ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۴/۱۱۵

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو جنتیں چاندی کی اور اس کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب چاندی کا ہوگا، اور دو جنتیں سونے کی مع سازو سامان، یہ سب ہر جنتی کو ملے گا۔ اور جنت عدن میں رب عزوجل کا دیدار ہوگا، ہاں ذات قدوس کبریائی کے پردہ میں متجلی ہوگی۔ ۱۲م

(۳) اہل جنت کے لئے تجلی ربانی کا نزول

۲۶۶۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه. قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: فاذا كان يوم الجمعة نزل تبارك وتعالىٰ عن عليين على كرسيه ثم حف الكرسى بمنابر من نور وجاء النبيون حتى يجلسوا عليها۔

فتاوی رضویہ ۲۵۴/۱۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوگا تو رب تبارک وتعالیٰ کی تجلی خاص کا نزول کرسی پر ہوگا پھر کرسی کے اردگرد نور کا منبر بچھا کر کرسی کو گھیر دیا جائیگا۔ پھر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ السلام کی تشریف آوری ہوگی اور ان منبروں پر تشریف فرما ہوں گے۔ ۱۲م

(۴) اللہ تعالیٰ کی تجلی آسمانوں میں ہے

۲۶۷۰۔ **عن** معاوية بن الحكم السلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال: بينا انا اصلى مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت: يرحمك الله، فرمانى القوم بابصارهم فقلت: واثكل امياه ماشانكم تنظرون الىّ، فجعلوا يضربون بايديهم على افخاذهم فلما رأيتهم يصمتونني لكنى سكت، فلما صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فبابى هو وامى مارأيت معلما قبله ولا بعده احسن تعليما منه، فوالله ما كهرنى ولا ضربنى ولا شتمنى،

۲۶۶۹۔ ميزان الاعتدال، ۶۰۴/۱ ☆

۲۶۷۰۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم الكلام فى الصلوة ۲۰۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۴۴۷/۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۳۶۰/۲

المعجم الكبير للطبرانى، ۴۰۳/۱۹ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ۴۳۲/۲

كنز العمال للمتقى، ۱۹۹۱۵، ۴۸۹/۷ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۰۷/۱

ثم قال : ان هذه الصلوة لا يصلح فيها شئ من كلام الناس ، انما هو التسبيح والتكبير وقرأة القرآن او كما قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قلت: يا رسول الله ! انى حديث عهد بجاهلية وجاء الله بالاسلام، وان منارجالا ياتون الكهان قال : فلاتا تهم ،قال ومنا رجال يتطيرون قال : ذاك شئ يجدونه فى صدورهم فلا يصد هم ،وقال ابن الصباح فلا يصد نكم قال : قلت : ومنا رجال يخطون ،قال : كان نبى من الانبياء يخط ، فمن وافق خطه فذاك ، قال : و كانت لى جارية ترعى غنما لى قبل احد والجوانية فاطلعت ذات يوم فاذا الذئب قد ذهب، بشاة عن غنمها ، وانا رجل من بنى آدم آسف كما يا سفون لكنى صككتها صكة فاتيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فعظم ذلك على ، قلت : يا رسول الله ! افلا اعتقها، قال: ائتنى بها فاتيته بها فقال لها : اين الله ؟ قالت : فى السماء قال : من انا؟ قالت : انت رسول الله ،قال : اعتقها فانها مؤمنة ـ

فتاوی رضویہ ۱۱/۲۵۴

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص کو چھینک آئی، میں نے اس کے جواب میں یرحمک اللہ، کہا۔لوگوں نے مجھے تیز نگاہوں سے دیکھا تو میں نے کہا: کاش مجھے میری ماں روتی یعنی اس واقعہ سے پہلے ہی میں مرجاتا۔تم لوگ مجھے کیوں گھورتے ہو۔یہ سن کر لوگ مجھے خاموش کرنے کے لئے اپنے ہاتھ رانوں پر مارنے لگے جب میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو حضور نے مجھے مسئلہ بتایا۔میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کہ میں نے حضور جیسا شفیق ومہربان معلم نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔آپ نے نہ مجھے جھڑکا،نہ مارانہ برا کہا بلکہ یوں فرمایا: نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں، نماز تو تسبیح، تکبیر اور قرآن کی تلاوت کا نام ہے اور اسی طرح کی باتیں تعلیم فرمائیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ابھی جلدی زمانہ جاہلیت کو چھوڑ کر آغوش اسلام میں آیا ہوں۔مجھے یہ بتائیں کہ بعض لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں، فرمایا: توان کے پاس مت جاؤ۔میں نے مزید عرض کیا: بعض لوگ برا شگون لیتے ہیں، فرمایا: یہ سب لوگوں کی اپنے دل کی گڑھی باتیں ہیں تو اس

پرعمل نہ کر۔ میں نے عرض کیا: بعض لوگوں کو میں نے دیکھا کہ لکیریں کھینچتے یعنی علم رمل کے ذریعہ پیش گوئی کرتے ہیں، فرمایا: یہ علم بعض انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا ہے، اب اگر کسی کا علم ان کے مطابق ہو تو درست ہے۔ حدیث کے راوی حضرت معاویہ کہتے ہیں: میری ایک باندی تھی جواحد پہاڑ اور جوانیہ بستی کے پاس بکریاں چراتی تھی، ایک دن میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا ہے۔ چونکہ میں ایک انسان ہوں اور لوگوں کی طرح مجھے بھی غصہ آجاتا ہے لہذا میں نے غصہ میں اس کے ایک طمانچہ مار دیا۔ پھر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ایسا ایسا غصہ میں ہوگیا، فرمایا: یہ تمہارا کام اچھا نہیں، میں نے عرض کیا: کیا میں اس کو آزاد نہ کردوں؟ فرمایا: اس کو ہمارے پاس لیکر آؤ۔ میں اس کو لیکر آپکی خدمت میں پہونچا۔ آپ نے اس باندی سے پوچھا، بتا اللہ کہاں ہے؟ بولی: آسمان میں، یعنی اس کا جلوۂ خاص آسمانوں میں ہے، فرمایا: میں کون ہوں؟ بولی: آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر آپ نے فرمایا: اے معاویہ! اس کو آزاد کردو کہ یہ ایمان والی ہے۔ ۱۲م

۲۶۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان المیت تحضره الملائکة، فاذا کان الرجل الصالح قالوا: اخرجی ایتها النفس الطیبة، کانت فی الجسد الطیب، اخرجی حمیدة والبشری بروح وریحان ورب غیر غضبان، قال: فلا یزال یقال ذلك حتی تخرج، ثم یعرج بها الی السماء فیستفتح لها فیقال: من هذا؟ فیقال: فلان، فیقولون: مرحبا بالنفس الطیبه کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدة والبشری بروح وریحان ورب غیر غضبان، قال: فلا یزال یقال لها حتی ینتهی بها الی السماء التی فیها الله عزوجل۔ فتاوی رضویہ ۲۵۴/۱۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب المرگ شخص کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر وہ بندہ صالح اور نیک تھا تو کہتے ہیں: اے پاک جان نکل، تو پاک جسم میں تھی، نکل کہ تو لائق ستائش ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الہی کا مژدہ جانفزا سن، فرشتے اس سے یہ کہتے رہتے ہیں یہاں تک

۲۶۷۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۶/۳

کہ وہ جسم سے نکل جاتی ہے پھر اس کولیکر آسمان کی طرف جاتے ہیں اوراس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ندا ہوتی ہے کون؟ کہا جاتا ہے۔ یہ فلاں ہے، دروازہ کھولنے والے فرشتے بھی وہی کہتے ہیں جو پہلے فرشتوں نے کہا تھا، کہ اے پاک جان خوش آمدید، تو پاک جسم میں تھی، داخل ہو کہ تو قابل تعریف ہے اور ہمیشہ کے آرام، خوشبو اور رضائے الٰہی کی بشارت سن، اس روح کو یہ ہی بشارتیں سنائی جاتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس آسمان تک پہونچ جاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی تجلی بغیر کسی کم و کیف کے ہے۔۱۲م

(۵) اللہ عزوجل کی تجلی خاص انسان کو نیک بخت بناتی ہے

۲۶۷۲۔ **عن** محمد بن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان لربکم فی ایام دهر کم نفحات فتعرضوا لها، لعل ان یصیبکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابدا۔

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے دنوں میں کچھ خاص تجلیاں ہیں، ان کی جستجو کرو، شاید تم پر ان میں سے کوئی تجلی ہو جائے تو کبھی بدبختی نہ آنے پائے۔

فتاوی افریقہ، ص ۳۷

****

۲۶۷۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۲۳۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۳۲
اتحاف السادة للزبیدی ۳/ ۲۸۰ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۸۶

۷۔ جنت

(۱) جنت اور دوزخ کا مکالمہ

۲۶۷۳۔ عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تحاجت النار والجنۃ، فقالت النار: او ثرت بالمتکبرین والمتجبرین، وقالت الجنۃ: فمالی لا ید خلنی الا ضعفاء الناس وسفلتھم وعرتھم، فقال اللہ عزوجل للجنۃ: انما انت رحمۃ ارحم بک من اشاء من عبادی، وقال للنار: انما انت عذابی اعذب بک من اشاء من عبادی، ولکل واحد منکما ملؤ ھا، فاما النار فلا تمتلئ حتی یضع اللہ عزوجل رحلہ فتقول: قط قط، قط، ای حسبی، فھنا لک تمتلئ ویزوی بعضھا الی بعض، ولا یظلم اللہ من خلقہ احداً واما الجنۃ فان اللہ تعالیٰ ینشئ لھا خلقا۔

فتاوی رضویہ ۹/۶۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ میں بحث ہوئی تو دوزخ نے کہا: میں متکبرین اور جابر و ظالم لوگوں کا ٹھکانا ہوں، جنت بولی: مجھے کیا ہوا کہ مجھ میں کمزور، ادنیٰ اور نادار لوگ آئیں گے۔ اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا: اے جنت! تو رحمت کی جگہ ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا، اور دوزخ سے فرمایا: اے دوزخ! تو میرا عذاب ہے کہ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا عذاب کروں گا، اور تم میں سے ہر ایک کو بھرا جائیگا، جب جہنم نہیں بھریگی تو اللہ عزوجل اپنا غضب وجلال اس میں نازل فرمائے گا۔ اس کے بعد فوراً دوزخ پکارے گی: بس، بس، بس، یعنی میرے لئے کافی ہے۔ تو وہ بھر جائیگی

۲۶۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، تفسیر سورۃ ق ۲/۱۷۹
الصحیح لمسلم، باب جہنم اعاذنا اللہ تعالیٰ عنہا، ۲/۳۸۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۱۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۲۳۹
فتح الباری للعسقلانی، ۸/۵۹۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۵۶۲، ۱۴/۵۴۴
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۶۹۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۱۰۷
المسند لاحمد بن عوانہ، ۱/۱۸۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۵/۱۰
شرح السنۃ للبغوی، ۱۵/۲۵۶ ☆

اور بعض حصہ بعض میں سکڑ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں فرمائے گا، لیکن جنت تو اللہ تعالیٰ اس کے بھرنے کیلئے ایک مخلوق اور پیدا فرمائے گا۔ ۱۲م

(۶) جنت نہایت گراں قیمت چیز ہے

۲٦٧٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا ان سلعة الله غالية ، الا ان سلعة الله الجنة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غور کرو اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۹

(۳) زمانۂ فترت کے مطیع لوگ جنتی ہیں

۲٦٧٥۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اما الذی مات فی الفترة فيقول : رب ! ما اتانی لك رسول الله ، فيأخذموا ثيقهم ليطيعه فيرسل اليهم ان ادخلوا النار ، فمن دخلها كانت عليه بردا وسلاما ، ومن لم يد خلها سحب اليها ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ زمانۂ فترت میں انتقال کر گئے وہ رب تبارک وتعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: ہمارے پاس تیرا کوئی رسول نہ آیا تھا، اللہ تعالیٰ ان سے اپنی اطاعت کا عہد و پیمان لے گا۔ وہ سب عہد کریں گے کہ ہم ضرور تیری اطاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایک پیغام یہ بھیجے گا کہ تم سب دوزخ میں داخل ہو جاؤ، تو ان میں سے جو شخص دوزخ میں جائیگا ان پر وہ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائیگی، اور جو انکار کریگا اس کو گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کر دیا جائیگا۔ شرح الحقوق ص ۲۵

(۴) اہل جنت کی مقبولیت

۲٦٧٦۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۲٦٧٤۔ الجامع للترمذی ، باب من ابواب القيامة ، ٢/ ٦٨

۲٦٧٥۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٤/ ٦٠٢

۲٦٧٦۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب صفة الجنة النار ، ٢/ ٩٦٩

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول لا ھل الجنۃ : یا اھل الجنۃ ! یقولون : لبیک ربنا و سعد یک ، فیقول : ھل رضیتم ؟ فیقولون:و ما لنا لا نرضی و قد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول: فانا اعطیکم افضل من ذلک، قالوا : یا رب ! وای شیئ افضل من ذلک ، فیقول : احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابداً۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا: اے جنت والو! عرض کریں گے: اے رب ہمارے! ہم تیرے حضور حاضر ہیں، فرمائے گا: کیا تم راضی ہوئے؟ عرض کریں گے: ہم کیوں راضی نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ اعزاز بخشا کہ اپنی مخلوق میں کسی کو عطا نہیں کیا، فرمائے گا: میں اس سے بھی بڑھ کر فضیلت عطا فرماؤنگا۔ عرض کریں گے: اے رب ہمارے: اس سے بڑھ کر اور کیا ہے؟ فرمائے گا: میں تمہارے لئے اپنی رضا نازل فرمارہا ہوں کہ اب اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہوں گا۔۱۲م

(۵) مومنوں سے جنت قریب ہوگی

۲۶۷۷۔ **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یجمع اللہ تعالیٰ الناس فیقوم المؤمنون حتی تزلف لھم الجنۃ فیاتون آدم علیہ السلام فیقولون : یا ابانا ! استفتح لنا الجنۃ فیقول : وھل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم آدم ،لست بصاحب ذلک ، اذھبوا الی ابنی ابراھیم خلیل اللہ ، قال : فیقول ابراھیم علیہ الصلوٰۃ و السلام : لست بصاحب ذلک ،انما کنت خلیلاً من وراء وراء اعمدوا الی موسیٰ الذی کلمہ اللہ تعالیٰ تکلیماً، فیاتون موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام ، فیقول : لست بصاحب ذلک، اذھبوا الی عیسیٰ کلمۃ اللہ تعالیٰ وروحہ فیقول عیسیٰ علیہ السلام لست بصاحب ذلک، فیاتون محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیقوم و یؤذن لہ و ترسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبتی الصراط یمیناوشمالا ، فیمر اولکم کالبرق

۲۶۷۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا ۳۷۸/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۹/۱

۲۶۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعۃ ۱۱۲/۱

قال : قلت: بأبی انت وامی ، ای شئ کمر البرق، قال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الم تروا الی البرق کیف یمر و یرجع فی طرفة عین ،ثم کمر الریح ، ثم کمر الطیر ، و شد الرجال تجری بهم اعمالهم، و نبیکم قائم علی الصراط یقول : رب سلم سلم ،حتی تعجز اعمال العباد حتی یجئ الرجال فلا یستطیع السیر الازحفا ، قال : و فی حافتی الصراط کلالیب معلقة مامورة تاخذ من امرت به ، فمخدوش ناج ومکدوس فی النار ، والذی نفس أبی هریرة بیده ! ان قعر جهنم لسبعین خریفا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مومنین کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ جنت ان سے قریب کردی جائیگی ،سب حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر فرمائیں گے: اے ہمارے والد گرامی! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھولئے! فرمائیں گے تم اپنے باپ کی لغزش ہی کے سبب جنت سے باہر آئے ۔اب ابتداء یہ منصب مجھے حاصل نہیں ،تم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضری دو، حضرت ابراہیم بھی ان کی فریاد سن کر فرمائیں گے: مجھے یہ منصب نہیں ملا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا خلیل دور دور سے تھا کہ بلاواسطہ مجھے شرف کلام سے مشرف نہ فرمایا۔تم حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف ہمکلامی سے مشرف فرمایا،سب لوگ حضرت موسی کی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہی جواب پائیں گے کہ میں اس منصب پر نہیں تم حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلمہ اور پاک روح ہیں۔لیکن حضرت عیسی کی طرف سے بھی وہی جواب ملے گا میں اس منصب کا حامل نہیں ،تم حضور احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری دیکر اپنا مدعا بیان کرو حضور یہ فریاد سن کر کھڑے ہوں گے اور آپکو شفاعت اور جنت کے دروازہ کو کھولنے کی اجازت ملے گی۔اس وقت امانت اور صلہ رحمی کو پل صراط کے داہنے اور بائیں کھڑا کردیا جائے گا ،سب سے پہلا شخص پل صراط سے اس طرح پار ہوگا جیسے بجلی کوند کر روپوش ہوجاتی ہے۔راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بجلی کی طرح کوئی چیز گزرسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے

بجلی کو نہیں دیکھا؟ وہ کیسی تیزی سے گزر جاتی ہے اور پل بھر میں واپس آ جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد لوگ اس طرح گزریں گے جیسے ہوا۔ پھر جیسے پرندہ اڑتا ہے۔ پھر جیسے آدمی دوڑتا ہے۔ یہ سب اپنے اپنے اعمال کے مطابق پل صراط سے گزر جائیں گے۔ اس وقت نازک میں آپکے نبی کریم رؤف ورحیم پل کے کنارے کھڑے رب سلم، رب سلم، کی دعا کرتے ہوں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے اعمال نیک کا وزن گھٹتا جائے گا اور اب ایسے لوگ آنا شروع ہوں گے کہ انکو پل صراط پار کرنا دشوار ہوگا کہ گھسٹ کر پار ہوں گے۔ پل کے دونوں طرف آنکڑے لٹکے ہوں گے جسکے بارے میں انہیں حکم ہوگا اس کو پکڑ لینگے۔ بعض زخمی ہوکر نجات پا جائیں گے لیکن بعض الٹ پلٹ کر جہنم میں گر جائیں گے۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ بھی ہیں۔ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر برس کی راہ ہے۔ ۱۲م

(۶) جنتیوں میں خاندان کی رعایت ہوگی

۲۶۷۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال : ھم ذریۃ المؤمن یموتون علی الاسلام ، فان کانت منازل آبا ئھم ارفع من منا زلھم لحقوا بآبائھم ولم ینقصوا من اعمالھم التی عملوا شیئا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ ذریت مومن کا حال ہے جو اسلام پر مریں۔ اگر ان کے باپ دادا کے درجے ان کی منزلوں سے بلند تر ہوئے تو یہ اپنے باپ دادا سے ملا دیئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل واولاد کو دین ودنیا وآخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق وفاروق، عثمان وعلی، جعفر وعباس اور انصار کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی صلاح عظیم کا کیا کہنا جنکی اولاد میں شیخ صدیقی، فاروقی، عثمانی، علوی، جعفری، عباسی اور انصاری ہیں۔ یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین ودنیا وآخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہراء کہ خود حضور پر

۲۶۷۸۔ التفسیر لابن ابی حاتم،

نورسید الصالحین سید العالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع واعلی وبلند وبالا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ،

اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمہیں ستھرا کردے خوب پاک فرما کر۔ اراءۃ الادب ص ۴۹

(۷) بعض جنتیوں کے گناہ نیکیوں سے بدل جاتے ہیں

۲۶۷۹۔ **عن** أبی ذری الغفاری رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی لا علم آخر اھل الجنۃ دخولا الجنۃ و آخر اھل النار خروجا منھا ، رجل یؤتی بہ یوم القیامۃ فیقال: اعرضوا علیہ صغار ذنوبہ وارفعوا عنہ کبارھا ، فتعرض علیہ صغار ذنوبہ فیقال : عملت یوم کذا و کذا و کذا ، و عملت یوم کذا و کذا و کذا ، فیقول : نعم ، لا یستطیع ان ینکر وھو مشفق من کبار ذنوبہ ان تعرض علیہ ، فیقال لہ:فان لک مکان کل سیتہ حسنۃ ،فیقول : رب ! قد عملت اشیاء لا اراھا ھھنا فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نوا جذہ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں اس شخص کو بخوبی جانتا ہوں جسکو سب سے آخر میں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ شخص روز قیامت حاضر لایا جائیگا ارشاد ہوگا: اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو۔ اس سے کہا جائے گا: تو نے فلاں فلاں دن یہ کام کئے۔ وہ مقر ہوگا اور اپنے بڑے بڑے گناہوں سے ڈرتا ہوگا کہ ارشاد ہوگا اسے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی دو۔ اب کہہ اٹھے گا: الہٰی ! میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو سننے میں آئے ہی نہیں، یہ فرما کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ فتاوی افریقہ ص ۱۴۳۔

۲۶۷۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۱/۱۰۶
الجامع للترمذی ابواب صفۃ جھنم ۲/۸۳

۸۔ جہنم

(۱) جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے

۲۶۸۰۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اترونها حمراء كناركم هذه، لهي اسود من القار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جہنم کی آگ کو اپنی اس آگ کی طرح سرخ سمجھتے ہو، بیشک وہ تو تارکول سے زیادہ سیاہ ہے۔

۲۶۸۱۔ عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: نار جهنم سوداء مظلمة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ نہایت سیاہ ہے۔

۲۶۸۲۔ عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم هذه الآية، وقودها الناس والحجارة فقال: اوقد عليها الف عام حتی احمرت، والف عام حتی ابيضت۔ والف عام حتی اسودت، فهي سوداء مظلمة لا يضئ لهبها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وقودها الناس الآية، جہنم کا ایندھن کافر لوگ اور پتھر ہیں، تلاوت فرمائی۔ اور اس پر آپ نے فرمایا: جہنم میں ایک ہزار سال آگ جلائی گئی تو سرخ ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال حتی کہ سفید ہوئی، پھر ایک ہزار سال حتی کہ سیاہ ہوگئی۔ پس جہنم کی آگ انتہائی سیاہ ہے جس کا شعلہ روشن نہ ہوگا۔

۲۶۸۰۔ الموطا لمالک، ما جاء فی صفة جهنم، ۳۸۹

۲۶۸۱۔ کشف الاستار للبزار، ۴/ ۱۸۰

۲۶۸۲۔ الجامع للترمذی، ابواب صفة جهنم، ۲/ ۸۳

شعب الایمان للبیهقی، ۱/ ۴۸۹

۲۶۸۳۔ عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: فھی سوداء مظلمة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آگ نہایت سیاہ ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی نے اس حدیث کے موقوف ہونے کو صحیح کہا: لیکن میں کہتا ہوں: کہ اس معاملہ میں حدیث موقوف بھی مرفوع کی طرح ہے بشرطیکہ اسرائیلیات سے ماخوذ نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۴۲

(۲) ادنی عذاب پانے والا دوزخی

۲۶۸۴۔ عن نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان اھو ن اھل النار عذابا من یوضع فی اخمص قدمیه جمراتان یغلی منھا دماغه۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے کہ اس کے تلووں میں انگارے رکھے جائیں گے جس سے بھیجا ابلے گا۔

۲۶۸۵۔ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: یقول اللہ عزوجل لا ھون اھل النار عذابا یوم القیامة: لو ان لك ما فی الارض من شئ اکنت تفتدی به فیقول: نعم، فیقول: اردت منك اھون من ھذا و انت فی صلب آدم ان لا تشرك بی شیئا فأبیت الا ان تشرك۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۲۶۸۳۔ الجامع للترمذی، ابواب صفة جھنم، ۲/۸۳

۲۶۸۴۔ المصنف لعبد الرزاق، ۱۸۴۴۷، ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۸/۴۴۳
کنز العمال للمتقی، ۳۹۸۰۰، ۱۴/۶۶۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۵۴۲
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۳۲۵ ☆

۲۶۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة الجنة والنار، ۲/۹۷۰
الصحیح لمسلم، باب صفة المنافقین، ۲/۳۷۴

ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والے سے اللہ عزوجل فرمائے گا تمام زمین میں جو کچھ ہے اگر تیری ملک ہوتا تو کیا اسے اپنے فدیہ میں دے کر عذاب سے نجات مانگنے پر راضی ہوتا۔ وہ عرض کرے گا: ہاں، فرمائے گا: میں نے تجھ سے روز میثاق اس سے بھی ہلکی اور آسان بات چاہی تھی کہ کسی کو میرا شریک نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا بغیر میرا شریک ٹھہرائے ہوئے۔

شرح المطالب ۲۳

۲۶۸۶۔ **عن** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اھون اھل النار عذابا من لہ نعلان و شرا کان من نار یغلی منھا دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احد اشد منہ عذابا و انہ لا ھو نھم عذابا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے جسے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ دیگ کی طرح جوش مارے گا۔ وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اسی پر ہے حالانکہ اس پر سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

شرح المطالب ۲۲

(۳) نفس امارہ اور جنت و دوزخ

۲۶۸۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: حفت الجنۃ بالمکارہ و حفت النار بالشھوات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت ان چیزوں سے گھیر دی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں۔ اور دوزخ ان چیزوں

۲۶۸۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفۃ الجنۃ والنار، ۲/ ۹۷۱
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ۱۱۵
التفسیر لابن کثیر ۸/ ۴۴۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ۱۰/ ۵۱۲
۲۶۸۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا ۲/ ۳۷۸
المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ۲۶۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۲۷
شرح السنۃ للبغوی، ۱۴/ ۳۰۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۶۲۶
البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر ۱۲/ ۱۳ ☆ التفسیر للقرطبی، ۴/ ۲۸

سے ڈھانپ دی گئی ہے جو نفس کو پسند ہیں۔

۲۶۸۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لما خلق الله تعالیٰ الجنة قال لجبرئيل : اذهب فانظر اليها ، فذهب فنظر اليها و الی ما اعد الله لاهلها فيها ، ثم جاء فقال۔ ای رب او عزتك لا يسمع بها احد الا دخلها ، ثم حفها بالمكاره ثم قال : يا جبرئيل ! اذهب فانظر اليها ، قال : فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال : ای رب ! و عزتك لقد خشيت ان لا يدخلها احد ، قال : فلما خلق الله تعالی النار قال : يا جبرئيل ! اذهب فانظر اليها ، قال۔ فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال۔ ای رب ! و عزتك لا يسمع بها احد فيد خلها فحفها بالشهوات ثم قال : يا جبرئيل ! اذ هب فانظر اليها قال : فذهب فنظر اليها فقال : ای رب ! و عزتك لقد خشيت ان لا يبقی احد الا دخلها۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عزوجل نے جنت بنائی جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو حکم فرمایا کہ اسے جا کر دیکھ، جبرئیل نے اسے اور جو کچھ اس میں مولی تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے تیار فرمایا ہے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اسے تو جو کوئی سنے گا اس میں بے جائے نہ رہے گا۔ پھر رب عزوجل نے اسے ان باتوں سے گھیر دیا جو نفس کو ناگوار ہیں۔ پھر جبرئیل کو حکم فرمایا: کہ اب جا کر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید اس میں کوئی بھی نہ جا سکے۔ پھر جب مولی تبارک وتعالی نے دوزخ پیدا کی جبرئیل سے فرمایا: اسے جا کر دیکھ، جبرئیل نے دیکھا پھر آ کر عرض کی: اے میرے رب! تیرے عزت کی قسم! اس کا حال سن کر کوئی بھی اس میں نہ جائے گا۔ مولی تعالیٰ نے اسے نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر حضرت جبرئیل کو اس کے دیکھنے کا حکم فرمایا: جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسے دیکھ کر عرض کی: اے میرے رب! تیری

۲۶۸۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء حفت الجنة بالمکارہ، ۸۰/۲
السنن لابی داؤد باب حق الجنت والنار ۲۵۲/۲
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴۶۳/۴ ☆ المستدرك للحاكم، ۲۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۳۲/۲ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۲۹۵۲۳، ۵۴۵/۱۴

عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید ہی کوئی اس میں جانے سے بچے۔

فتاوی رضویہ ۹/۹۴

(۴) ابوطالب کا حال

۲۶۸۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم لعمه قل : لا اله الا الله ، اشهد لك بها يوم القيامة قال : لو لا ان تعيرنی قريش يقولون : انما حمله علی ذلك الجزع لا قررت عينك فانزل الله عزوجل ، انك لا تهدی من احببت ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب سے مرتے وقت کلمہ پڑھنے کو ارشاد فرمایا صاف انکار کیا اور کہا: مجھے قریش عیب لگائیں گے کہ موت کی سختی سے گھبرا کر مسلمان ہو گیا ورنہ حضور کی خوشی کر دیتا۔ اس پر رب العزت تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ اے محبوب، جس کو آپ پسند کرتے ہیں اسکو ہدایت نہیں دے سکتے۔

۲۶۹۰۔ **عن** سعيد بن المسيب عن أبيه رضی الله تعالیٰ عنهما قال :لما حضرت ابا طالب الوفاة جاءه رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فوجد عنده ابا جهل و عبد الله ابن أبی امية بن المغيرة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : يا عم ! قل لا اله الا الله كلمة اشهد لك بها عند الله ، فقال ابو جهل و عبد الله بن أبی امية : يا ابا طالب ! اترغب عن ملة عبد المطلب ؟ فلم يزل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يعرضها عليه و يعيد له تلك المقالة حتی قال ابو طالب اخرما كلمهم هو علی ملة عبد المطلب و ابی ان يقول : لا اله الا الله ، فقال رسول اله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ام و الله لا استغفرن لك ما لم انه عنك ، فانزل الله تبارك و تعالیٰ ما كان للنبی و الذين آمنوا ان يستغفروا المشركين و لو كانوا

۲۶۸۹۔ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ۱/ ۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۴۳۴
۲۶۹۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا قال المشرك عند الموت، ۱/ ۱۸۱
الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ۱/ ۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۴۳۳

اولی قربی من بعد ماتبین لهم انهم اصحاب الجحیم ، و انزل الله تعالیٰ فی أبی طالب فقال لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انك لا تهدی من احببت و لکن الله یهدی من یشاء و هو اعلم بالمهتدین ۔

حضرت سعد بن میسب اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ابوطالب کے انتقال کا وقت جب آیا تو حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ، اس وقت وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ مغیرہ موجود تھا ، حضور سید عالم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : اے چچا ! تم کلمہ پڑھ لو میں اللہ تعالیٰ کے یہاں گواہی دونگا ۔ یہ سن کر ابوجہل اور ابن امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر رہے ہو ؟ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے لیکن ابوطالب نے آخر میں یہی کہا : کہ میں عبدالمطلب کے دین و مذہب پر ہوں اور کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا حضور نے فرمایا : تو میں تمہارے لئے اس وقت تک دعائے استغفار کروں گا جب تک مولیٰ سبحانہ مجھے منع نہیں فرمائے گا ۔ مولی تعالی سبحانہ نے یہ دونوں آیتیں نازل فرمائیں کہ اے محبوب ! آپ اس کو ہدایت نہیں کر سکتے جس کو محبوب رکھتے ہیں ۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت فرمائے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے ۔ نیز فرمایا : نبی کریم اور مومنین کے لئے جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہی ہوں جبکہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں ۔ شرح المطالب ص ۱۶

۲۶۹۱ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نزلت ای " انك لا تهدی من احببت " فی أبی طالب کان ینهی عن اذی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ینأی عما جاء به ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت مبارکہ " انك لا تهدی من احببت " ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی ، ابوطالب کا حال یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کافروں کو باز رکھتے اور خود حضور پر ایمان لانے سے باز رہتے ۔

۲۶۹۲ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال للنبی صلی الله تعالیٰ

۲۶۹۱ ۔ المستدرك للحاکم ،

۲۶۹۲ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب قصة أبی طالب ، ۱/ ۵۴۸
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ۱/ ۱۱۵

علیه وسلم : ما اغنیت عن عمك ؟ فو الله كان یحوطك و یغضب لك ، قال :هو فی ضحضاح من نار و لو لا انا لكان فی الدرك الا سفل من النار ، و فی روایة و جد ته فی غمرات من النار فا خرجته الی ضحضاح ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور نے اپنے چچا ابو طالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم! وہ حضور کی حمایت کرتا اور حضور کیلئے لوگوں سے لڑتا۔ فرمایا: میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کردیا اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں ہوتا۔

۲۶۹۳۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال ۔ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذکر عنده عمه ابو طالب فقال :لعله تنفعه شفاعتی یوم القیامة فیجعل فی ضحضاح فی النار یبلغ کعبه یغلی منه دماغه ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ابو طالب کا ذکر آیا۔ فرمایا: کہ میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت میری شفاعت اسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کردیا جائے گا جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے اس کا دماغ جوش مارے گا۔

۲۶۹۴ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال ۔ قیل للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هل نفعت ابا طالب ؟ قال :اخرجته من غمرة جهنم الی ضحضاح منها ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: حضور نے ابو طالب کو کچھ نفع دیا؟ فرمایا: میں نے اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں کھینچ لیا۔ شرح المطالب ص ۲۱

۲۶۹۵ ۔ **عن** ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قالت : ان الحارث بن هشام رضی

۲۶۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة ابی طالب، ۵۴۸/۱
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱۱۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۹/۳ ☆
۲۶۹۴۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۸۱۱ ☆
۲۶۹۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۸/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۳۶، ۱۵۱/۱۲

اللہ تعالیٰ عنہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم حجۃ الوداع فقال : یا رسول اللہ! انک تحث علی صلۃ الرحم و الاحسان الی الجار و ایواء الیتیم و اطعام الضیف و اطعام المسکین و کل ذلک یفعلہ ھشام بن المغیرۃ فما ظنک بہ یا رسول اللہ ! فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل قبر لا یشھد صاحبہ ان لا الہ الا اللہ فھو جزوۃ من النار ، قدو جدت عمی ابا طالب فی طمطام من النار فاخرجہ اللہ لمکانہ منی و احسانہ الی فجعلہ الی ضحضاح من النار ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز حجۃ الوداع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ! حضور ان باتوں کی ترغیب فرماتے ہیں، رشتہ داروں سے نیک سلوک، ہمسایہ سے اچھا برتاؤ، یتیم کو جگہ دینا، مہمان کی مہمانی دینا، محتاج کو کھانا کھلانا، اور میرا باپ ہشام یہ سب کام کرتا تو حضور کا اس کی نسبت کیا گمان ہے؟ فرمایا: جو قبر بنے جس کا مردہ لا الہ الا اللہ نہ مانتا ہو وہ دوزخ کا انگارہ ہے۔ میں نے خود اپنے چچا ابو طالب کو سر سے اونچی آگ میں پایا۔ میری قرابت وخدمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اسے وہاں سے نکال کر پاؤں تک آگ میں کردیا۔

۲۶۹۶ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اھون اھل النار عذ ا با ابوطالب و ھو متنعل بنعلین من نار یغلی منھا دماغہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابو طالب پر ہے۔ وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہوئے ہے جس سے اسکا دماغ کھولتا ہے۔

۲۶۹۷ ۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال :

۲۶۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفۃ الجنۃ والنار، ۲/۹۷۱
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان ۱/۱۱۵
المستدرک للحاکم، ۴/ ۵۸۱ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۹۵۱۲، ۱/۹۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۴۳۲ ☆ المسند لابی عوانہ ۱/۹۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۶۵ ☆
۲۶۹۷۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یموت لہ قرابۃ مشرک ۲/۴۵۸
السنن للنسائی باب موارۃ المشرک، ۱/۲۱۰

قلت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان عمك الشیخ الضال قد مات ، قال: اذهب فوار اباك ـ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کا چچا وہ بڈھا گمراہ مرگیا، فرمایا: جا، اسے دبا آ۔

۲۶۹۸ ـ عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قلت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان عمك الشیخ الکافر قد مات فما تری فیه ؟ قال : اری ان تغسله تجنه ـ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: حضور کا چچا وہ بڈھا کافر مرگیا اس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے۔ فرمایا: نہلا کر دبا دو

شرح المطالب ص ۲۳

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام الائمہ ابن خزیمہ نے فرمایا:

صحیح
یہ حدیث صحیح ہے۔

امام حافظ الشان اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرماتے ہیں:

صححه ابن خزیمه ـ

اس حدیث جلیل کو دیکھئے! ابو طالب کے مرنے پر خود امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں: کہ حضور کا وہ گمراہ کافر چچا مر گیا۔ حضور اس پر انکار نہیں فرماتے، نہ خود جنازہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ ابو طالب کی بی بی امیر المؤمنین کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب انتقال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر و قمیص مبارک میں انہیں کفن دیا۔ اپنے دست مبارک سے لحد کھودی اپنے دست مبارک سے مٹی نکالی پھر ان کے دفن سے پہلے خود ان کی قبر

۲۶۹۸ـ المصنف لابن ابی شیبة،

مبارک میں لیئے اور دعا کی۔

کاش ابوطالب مسلمان ہوتے تو کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جنازہ میں تشریف نہ لیجاتے صرف اتنے ہی ارشاد پر قناعت فرماتے کہ جاؤ اسے دبا آؤ۔

امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی قوت ایمان دیکھئے کہ خاص اپنے باپ نے انتقال کیا ہے اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل کا فتوی دے رہے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ تو مشرک مرا، ایمان ان بندگان خدا کے تھے کہ اللہ ورسول کے مقابلہ میں باپ بیٹے کسی سے کچھ علاقہ نہ تھا۔ اللہ ورسول کے مخالفوں کے دشمن تھے اگر چہ وہ اپنا جگر ہو۔ دوستان خدا ورسول کے دوست تھے اگر چہ ان سے دنیوی ضرر ہو۔ شرح المطالب ص ۲۵

۲۶۹۹۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :لما جاء ابو بکر بأبی قحافۃ قال : فلما مدیدہ یبایعہ بکی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ما یبکیك؟ قال : لان تکون ید عمك مکان یدہ و یسلم یقر اللہ تعالیٰ عینیك احب الی من ان یکون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت ابوقحافہ کولیکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست انور ابوقحافہ سے بیعت اسلام لینے کیلئے بڑھایا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ عرض کی: ان کے ہاتھ کی جگہ آج حضور کے چچا کا ہاتھ ہوتا اور ان کے اسلام لانے سے اللہ تعالیٰ حضور کی آنکھ ٹھنڈی کرتا تو مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ یہ بات عزیز تھی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاکم نے کہا: یہ حدیث بر شرط شیخین صحیح ہے۔ حافظ الشان نے اصابہ میں اسے مسلم رکھا اور فرمایا:

سندہ صحیح۔ شرح المطالب ص ۲۷

۲۶۹۹۔ المستدرك للحاکم،
الاصابہ لابن حجر،

۲۷۰۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: جاء ابو بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه بأبى قحافة يقوده يوم فتح مكة فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا تركت الشيخ حتى ناتيه قال: ابو بكر اردت ان ياجره الله تعالى و الذى بعثك بالحق لا نا اشد فرحا باسلام أبى طالب لوكان اسلم منى بابى۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ کا ہاتھ پکڑ ہوئے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بوڑھے کو وہیں کیوں نہ رہنے دیا کہ ہم خود اس کے پاس تشریف فرما ہوتے۔ صدیق نے عرض کی: میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر دے۔ قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابو طالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی اگر وہ اسلام لے آتے۔

۲۷۰۱۔ **عن** على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كانت مشية الله عزوجل فى اسلام عمى العباس و مشيتى فى اسلام عمى أبى طالب فغلبت مشية الله مشيتى۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس کا مسلمان ہونا چاہا اور میری خواہش یہ تھی کہ میرا چچا ابو طالب مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کا ارادہ میری خواہش پر غالب آیا کہ ابو طالب کافر رہا۔

۲۷۰۲۔ **عن** محمد بن كعب القرظى رضى الله تعالىٰ عنه قال: بلغنى انه لما شتكى ابو طالب شكواه التى قبض فيها قالت له قريش: ارسل الى ابن اخيك يرسل اليك من هذه الجنة التى ذكرها يكون لك شفاء فارسل اليه فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان الله حرمها على الكافرين طعامها و شرابها، ثم

۲۷۰۰۔ سيرة ابن اسحاق، الاصابة لابن حجر ۳۷۵/۴

۲۷۰۱۔ حلية الاولياء لابى نعيم كنز العمال، للمتقى، ۳۴۴۳۹، ۱۵۲/۱۲

۲۷۰۲۔ البسيط للواحدى،

اتاہ فعرض علیہ الاسلام فقال: لو لاان تعیربھا فیقال جزع عمك من الموت لاقررت بھا عینك و استغفرلہ بعد ما مات فقال المسلمون ما یمنعنا ان تستغفر لآبائنا و لذوی قرابتنا قد استغفر ابراھیم علیہ السلام لا بیہ و محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعمہ فاستغفر وا للمشرکین حتی نزلت ما کان للنبی و الذین آمنوا لآیۃ ۔

حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے روایت پہونچی کہ ابو طالب جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو کافران قریش نے صلاح دی کہ اپنے بھتیجے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ یہ جنت جو وہ بیان کرتے ہیں اس میں سے تمہارے لئے کچھ بھیج دیں کہ تم شفا پاؤ۔ ابو طالب نے عرض کر بھیجی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کا کھانا پانی کافروں پر حرام کیا ہے پھر تشریف لا کر ابو طالب پر اسلام پیش کیا۔ ابو طالب نے کہا: لوگ حضور پر طعنہ کریں گے کہ حضور کا چچا موت سے گھبرا گیا، اس کا خیال نہ ہوتا تو میں آپ کی خوشی کر دیتا۔ جب وہ مر گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی ۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں اپنے والدوں قریبوں کے لئے دعائے بخشش سے کون مانع ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے باپ کے لئے استغفار کی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چچا کے لئے استغفار کر رہے ہیں یہ سمجھ کر مسلمانوں نے اپنے اقارب مشرکین کے واسطے دعائے مغفرت کی ، اللہ عزوجل نے آیت اتاری کہ مشرکوں کے لئے یہ دعا نہ نبی کو روا نہ مسلمانوں کو جبکہ روشن ہولیا کہ وہ جہنمی ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

شرح المطالب ص ۲۹

۲۷۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذا کان یوم القیامۃ شفعت لأبی و امی و أبی طالب و اخ لی کان فی الجاھلیۃ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت اپنے والدین اور ابو طالب اور اپنے ایک رضاعی بھائی کی کہ زمانہ جاہلیت میں گزرا شفاعت فرماؤں گا۔

۲۷۰۳۔ فوائد تمام الرازی ،

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محب طبری نے کہ حافظان حدیث وعلمائے فقہ سے ہیں ذخائر العقبی میں فرمایا:۔
یہ حدیث اگر ثابت بھی ہو تو ابوطالب کے بارے میں اس کی تاویل وہ ہے جو صحیح حدیث میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے عذاب ہلکا ہو جائے گا۔

امام سیوطی فرماتے ہیں:
خاص ابوطالب کے باب میں تاویل کی حاجت یہ ہوئی کہ ابوطالب نے زمانہ اسلام پایا اور کفر پر اصرار رکھا بخلاف والدین کریمین اور برادر رضاعی کہ زمانہ فترت میں گزرے۔

اقول: یہاں تاویل بمعنی بیان مراد ومعنی ہے جس طرح شرح معانی قرآن کو تاویل کہتے ہیں: کفار سے تخفیف عذاب بھی حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے ہے۔ شفاعت کبری کہ فتح باب حساب کے لئے ہے تمام جہاں کو شامل و عام ہے۔ امام نووی نے باآنکہ ابوطالب کو بالیقین کافر جانتے ہیں تبویب صحیح مسلم شریف میں یوں لکھا۔

باب شفاعة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لابی طالب و التخفیف عنه بسببه۔

امام بدرالدین زرکشی نے خادم میں ابن ماجہ سے نقل کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقسام شفاعت سے وہ تخفیف عذاب ہے جو ابولہب کو بروز دوشنبہ ملتی ہے۔

لسرورہ بولادته صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم واعتاقه ثوبیة حین بشربه و انما هی کرامة له صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

اس لئے کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کی خوشی کی اور اس کا مژدہ سن کر ثوبیہ کو آزاد کیا تھا۔ یہ حضور ہی کا فضل ہے جس کے باعث اس نے تخفیف پائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شرح مواہب علامہ زرقانی میں ہے۔
بیشک صحاح میں ثابت ہے اور صادق ومصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ابوطالب پر سب دوزخیوں سے کم عذاب ہے۔

اللهم! اجرنا من عذابك الاليم بجاه نبيك الرؤف الرحيم عليه و على آله افضل الصلوة و ادوم التسليم ۔ آمين و الحمد لله رب العالمين ۔

شرح المطالب ص ۴۰

۲۹

کتاب الفضائل
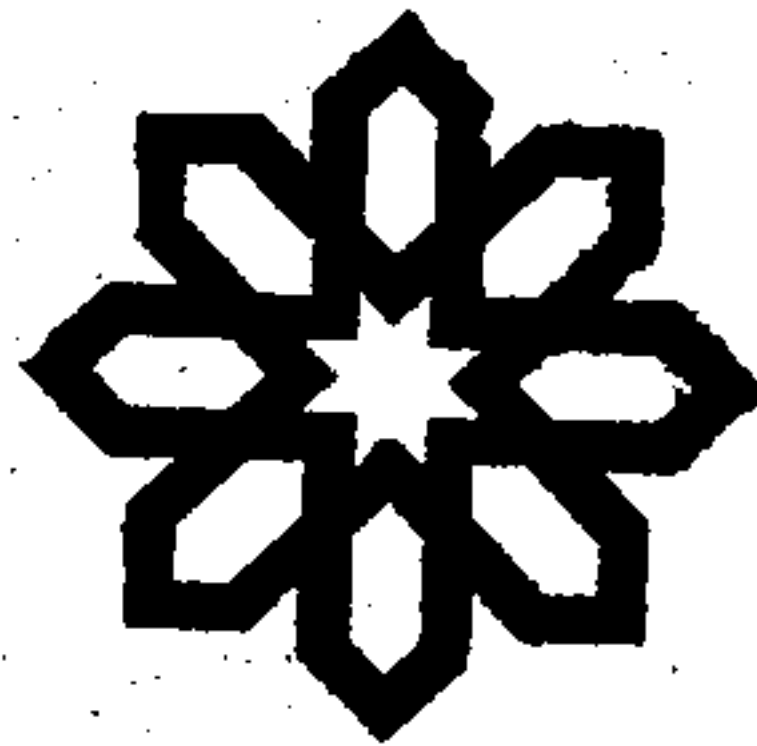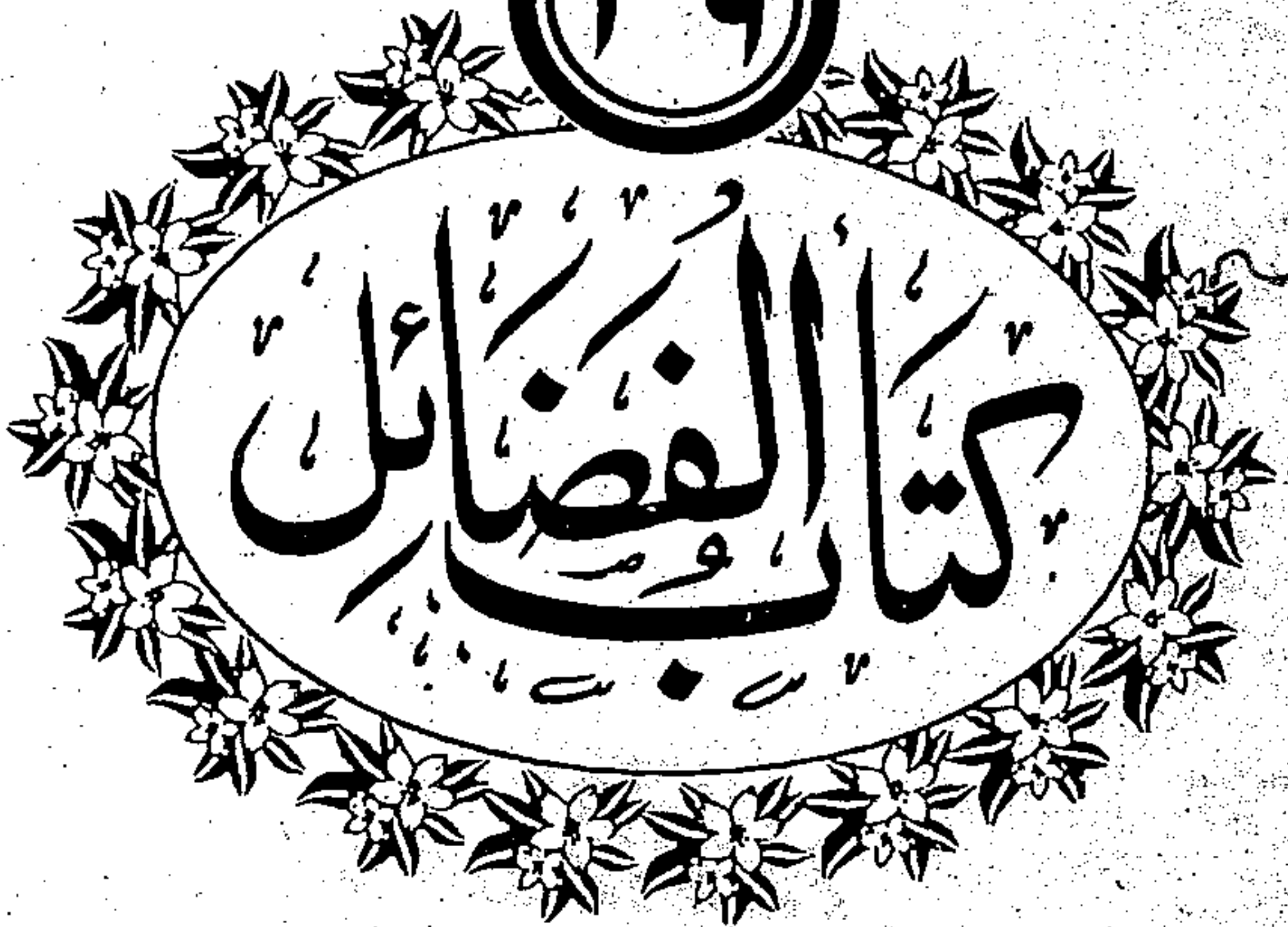
ابواب
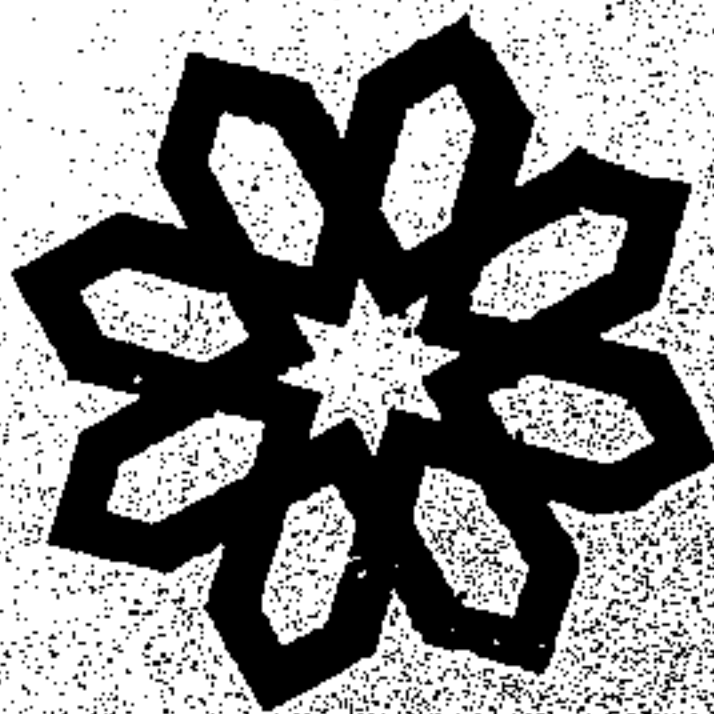
ا۔فضائل قرآن

(۱)تلاوت قرآن کی فضیلت

۲۷۰۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من قرء حرفا من کتاب اللہ تعالیٰ فلہ حسنۃ ، و الحسنۃ بعشر امثالھا، لا اقول : الٓمٓ حرف ، الف حرف ، و لام حرف ، و میم حرف ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی دس نیکیاں، میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ ثواب فہم پر موقوف نہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رب عزوجل کو خواب میں دیکھا عرض کی: اے میرے رب! کیا چیز تیرے بندوں کو تیرے عذاب سے نجات دینے والی ہے۔ فرمایا: میری کتاب، عرض کی: اے رب! بفھم او بغیر فھم ، اے میرے رب سمجھ کر یا بے سمجھے بھی، فرمایا: بفھم و بغیر فھم، سمجھ کر اور بے سمجھے دونوں۔

۲۷۰۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ یقول من شغلہ القرآن عن ذکری و مسألتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین و فضل کلام اللہ تعالیٰ علی سائر الکلام کفضل اللہ تعالیٰ علی خلقہ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جسے قرآن عظیم میرے ذکر و دعا سے روکے یعنی بجائے ذکر و دعا قرآن عظیم ہی میں مشغول رہے اس کو مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں اور کلام

۲۷۰۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء من قرء حرفا من القرآن، ۱۱۴/۲

مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۶۳/۷ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۲۳۹۵، ۵۳۴/۱

۲۷۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل القرآن،

اللہ کا فضل سب کلاموں پر ایسا ہے جیسا اللہ عزوجل کا فضل اپنی مخلوق پر۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۷

(۲)عظمت قرآن

۲۷۰۶۔ **عن** أبی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تبارك و تعالی قرء طٰہٰ و یٰس قبل ان یخلق السمٰوات و الارض بالف عام، فلما سمعت الملائکة القرآن قالت: طوبیٰ لامة ینزل ھذا علیه و طوبیٰ لاجواف تحمل ھذا و طوبیٰ لا لسنة تتکلم بھذا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے سورۂ طٰہٰ و یٰس قرأت فرمائی۔ تو جب فرشتوں نے قرآن سنا تو بولے: خوشی ہو اس امت کے لئے جس پر یہ نازل ہوگا اور خوشی ہو ان سینوں کے لئے جو اسے اٹھائیں گے اور یاد کریں گ اور خوشی ہو ان زبانوں کے لئے جو اسے پڑھیں گے اور تلاوت کریں گے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۴

۲۷۰۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : کتاب اللہ فیه نبأ ما قبلکم و خبر ما بعدکم و حکم ما بینکم۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس چیز کی جو تمہارے بعد ہے اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔

۲۷۰۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجھه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا تنقضی عجائبه۔

۲۷۰۶۔ السنن للدارمی، باب فی فضل سورۃ طه و یس ۴۳۴
۲۷۰۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل القرآن ۲/۱۱۴
السنن للدارمی، باب فضل من قرء القرآن ۴۲۵
۲۷۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل القرآن، ۲/۱۱۴

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کے محیر العقول فرامین و معجزات ختم ہونے والے نہیں۔۱۲ام

فتاوی رضویہ ۲/۲۶۴

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں اسے قرآن عظیم میں پالوں۔ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔ ایک اونٹ کے من بوجھ اٹھاتا ہے؟ اور ہر من میں کے ہزار اجزا؟ حساب سے تقریبا پچیس لاکھ اجزا آتے ہیں۔ یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی ہے پھر یہ علم تو علم علی ہے اس کے بعد علم عمر اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے۔

ذهب عمر به تسعه اعشار العلم ۔

عمر علم کے نوحصے لے گئے۔

كان ابو بكرا علمنا ۔

ہم سب میں زیادہ علم ابو بکر کو تھا۔

پھر علم نبی تو علم نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ اور قرآن عظیم و فرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم۔ جس قدر فہم اسی قدر علم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۹

(۳) فضیلت سورۂ بقرو آل عمران

۲۷۰۹۔ عن أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله : اقرء وا القرآن فانه یاتی یوم القیامة شفیعا لاصحابه ، اقرء وا الزهراوین البقرة و سورة ال عمران فانهما یاتیان یوم القیامة کانهما غمامتان اوغیابتان ، او کانما فرقان من طیر صواف تحاجان عن اصحابهما ،اقرء وا سورة البقرة، فان اخذها برکة و ترکها حسرة و لا تستطیعها البطلة ، قال معاویة بن سلام : بلغنی ان البطلة السحرة ۔

۲۷۰۹۔ الصحیح لمسلم، باب فضل قراء القرآن و سورة البقرة، ۱/۲۷۰۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت کرو کہ قیامت کے دن یہ تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ دو سورتیں چمکتی یعنی سورۂ بقر و سورۂ آل عمران کی تلاوت کرو کہ دونوں قیامت کے دن مثل شامیان و سائبان ہوں گی یا اڑتے پرندوں کی ٹکڑیاں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے بارگاہ خداوند قدوس میں حجت ہونگی۔ سورۂ بقر کی تلاوت کرو کہ اس کی تلاوت برکت ہے اور چھوڑنا حسرت و ندامت۔ کوئی جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

حضرت معاویہ بن سلام کہتے ہیں کہ بطلہ کا معنی جادوگر ہے۔

(۴) فضیلت سورۂ رحمٰن

۲۷۱۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :لکل شئ عروس وعروس القرآن الرحمٰن۔

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی جنس میں ایک دولہن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورۂ رحمٰن دولہن ہے۔ فتاوی رضویہ ۲۰۲/۶

(۵) فضیلت سورۂ اخلاص

۲۷۱۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : قل هو اللہ احد تعدل ثلث القرآن ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قل هو اللہ احد آخر تک پڑھنا تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث پندرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے اور متواتر ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۲۶/۳

۲۷۱۰۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۷۰/۲ ☆

۲۷۱۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲۶۳۸، ۵۸۲/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴۱۰/۶
التفسیر للقرطبی، ۱۵۱/۱۷ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۱۸۰،

(۶) تلاوت قرآن اللہ تعالیٰ کی دعوت ہے

۲۷۱۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان هذا القرآن مأدبة لله فاقبلوا مادبته ما استطعتم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے تمہاری دعوت ہے تو جہاں تک ہو سکے اس کی دعوت قبول کرو۔

۲۷۱۳۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی علیه وسلم : کل مودب یحب ان یوتی ادبه و ادب الله القرآن فلا تهجروه ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دعوت کرنے والا دوست رکھتا ہے کہ لوگ اس کی دعوت میں آئیں، اور اللہ عزوجل کا خوان نعمت قرآن ہے تو اسے نہ چھوڑو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۴

۲۷۱۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل قل هوالله احد، ۲/۷۵۰
الصحیح لمسلم، باب فضائل القرآن ۱/۲۷۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی سورة الاخلاص، ۲/۱۱۳
السنن لابی داؤد، باب فی سورة الصمد، ۱/۲۰۶
السنن لابن ماجه، باب ثواب القرآن، ۲/۲۷۲
السنن للنسائی، الفضل فی قرآة قل هو الله احد، ۱/۱۱٤
الموطا لمالك، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/٤۳۹
المستدرك للحاكم، ۱/٥٦۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۸۲
المصنف لعبد الرزاق، ٦۰۰۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۳۹۸
مشكل الآثار للطحاوی، ۲/۸۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦/۳۷۷
التفسیر للبغوی، ۷/۲۷۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/٦۱
الطبقات الكبری لابن سعد، ٤/۷۲ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ۷/۲٥٤
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/٦٤٥ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲٦٥۳، ۱/٥۸٤
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٤/۱٥٤ ☆ التفسیر لابن كثیر، ۸/٤۸۰
كشف الخفا للعجلونی، ۲/۱٤۹ ☆ التاریخ الكبیر للبخاری، ۳/۱۳۷
۲۷۱۳۔ المستدرك للحاكم، ۱/٥٥٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱٥۱

(۷) تلاوت قرآن اچھی آواز سے کرو

۲۷۱۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ما اذن الله بشی ما اذن لنبی صلی الله تعالی عليه وسلم حسن الصوت يتغنی بالقرآن يجهر به ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کسی چیز کو ایسی توجہ و رضا کے ساتھ نہیں سنتا جیسا کسی خوش آواز نبی کے پڑھنے کو، جو خوش الحانی سے کلام الٰہی کی تلاوت باآواز کرتا ہے۔

۲۷۱۵۔ **عن** فضالة بن عبيد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لله اشد اذنا الی الرجل الحسن الصوت بالقرآن يجهر به من صاحب القينة الی قينة ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شوق و رغبت سے گانے کا شوقین اپنی گائن کنیز کا گانا سنتا ہے بیشک اللہ عزوجل اس سے زیادہ پسند و رضا و اکرام کے ساتھ اپنے بندے کا قرآن سنتا ہے جو اسے خوش آوازی کے ساتھ جہر سے پڑھے۔

۲۷۱۶۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۲۷۱۴۔ السنن الکبری للبیهقی، ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۳۹۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۳۴۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۸۶، ۱/ ۵۱۴

۲۷۱۵۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قوله ولا تنفع الشفاعة ۲/ ۱۱۱۵
الصحيح لمسلم، باب استحباب الصوت بالقرآن ۱/ ۲۶۸
السنن لابی داؤد، باب كيف يستحب الترتيل فی القرآة، ۱/ ۲۰۷
السنن لابن ماجه، باب حسن الصوت بالقرآن، ۱/ ۹۶
السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۵۴ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/ ۳۶۲
اتحاف السادة للزبيدی، ۴/ ۴۹۷ ☆ التفسير للبغوی، ۷/ ۳۲۷
کنز العمال للمتقی، ۲۷۶۳، ۱/ ۶۰۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴/ ۴۸۴

۲۷۱۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۱۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/ ۲۳۰
السنن لابن ماجه، باب فی حسن الصوت بالقرآن ۱/ ۹۶
المستدرك للحاكم، ۱/ ۵۷۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۸/ ۳۰۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۴۴۲ ☆ الصحيح لابن حبان، ۶۵۹

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :تعلموا کتاب اللہ و تعاھدوہ و تغنوابہ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قرآن مجید سیکھواوراس کی نگہداشت رکھو، اسے اچھے لہجے پسندیدہ الحان سے پڑھو۔

۲۷۱۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم زینوا القرآن باصواتکم ، فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا ۔

حضرت برابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اراشادفرمایا: قرآن کریم کواپنی آوازوں سے زینت دوکہ خوش آوازی قرآن کا حسن بڑھادیتی ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۷۰

(۸) جواچھی آواز سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں

۲۷۱۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لیس منا من لم یتغن بالقرآن ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے قرآن اچھی آواز سے نہ پڑھاوہ ہم میں سے نہیں ۔۱۲م

(۹) قرآن کی تلاوت میں سوز وگداز پیدا کرو

۲۷۱۹۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۲۷۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱۴۶/۴ ☆ السنن للدارمی، ۴۳۹/۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۶۹/۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۹/۱
۲۷۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآن، ۲۰۷/۱
السنن لابن ماجہ، باب فی حسن الصوت باقرآن ، ۹۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۳/۴ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۲۳/۲
المستدرک للحاکم، ۵۷۱/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۶۶، ۶۰۵/۱
التمھید لابن عبدالبر، ۱۲۶/۹ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۲۷/۵
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۹۶/۴ ☆ مجمع الزوائدللھیثمی، ۱۷۱/۷
شرح السنۃ للبغوی، ۴۸۶/۴ ☆ البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ۳۲۷/۱۰
۲۷۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول اللہ واسروا قولکم، ۱۱۲۳/۲

علیه وسلم : ان هذا القران نزل بحزن و کآبة،فاذا قرأ تموه فابکوا، فان لم تبکوا فتباکوا و تغنوابه ،فمن لم یتغن به فلیس منا ۔

حضرت سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن سوز و گداز ، کے لئے نازل ہوا،تو جب تم تلاوت کروتو سوز و گداز پیدا کرو اور اگر ایسا نہ کرسکوتو رونے کی صورت بناؤ ،اور قرآن اچھی آواز سے پڑھو کہ جو اچھی آواز سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔۱۲م

۲۷۲۰۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتها ، و ایاکم و لحون اهل الکتابین و اهل الفسق فانه سیجیئ بعدی قوم یرجعون القرآن ترجیع الغناء و الرهبانیه و النوح لا یجاوز حناجرهم مفتونة قلوبهم و قلوب من یعجبهم شانهم۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید عرب کے لحنوں میں پڑھو اور یہود و نصاری اور اہل فسق کے لحنوں سے بچو کہ میرے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جو قرآن آ آ کرکے پڑھیں گے جیسے گانے کی تانیں ، اور راہبوں اور مرثیہ خوانوں کی اتار چڑھاؤ۔ قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ فتنے میں ہوں گے ان کے دل اور جنہیں ان کی یہ حرکت پسند آئے گی ان کے دل۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۱

۲۷۱۹۔ السنن لابی داؤد، باب کیف یستحب الترتیل فی القرآن ۱/۲۰۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۷۲ ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۵۶۹
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۵۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/۲۰
الترغیب والترهیب للمنذری ۲/۳۶۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴/۴۸۵
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۱۲۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۴۱۷۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۴۷۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۱۷۰

۲۷۲۰۔ السنن لابن ماجه، باب فی حسن الصوت بالقرآن ۱/۹۶
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۳۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۳۶۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۴۷۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۹۶، ۱/۶۰۹

(۱۰) تلاوت قرآن کی کثرت کرو

۲۷۲۱۔ **عن** عبیدۃ الملیکیی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اھل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوہ حق تلاوتہ آناء اللیل و النھار ، افشوہ و تغنو ابہ و تدبروا ما فیہ لعلکم تفلحون ، و لا تعجلوا ثوابہ فان لہ ثوابا ۔

حضرت عبید ملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ کرلو کہ پڑھ کر یاد کر کے رکھ چھوڑا پھر نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا۔ بلکہ اسے پڑھتے رہو دن رات کی گھڑیوں میں جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے اور اسے خوب عام کرو کہ خود پڑھو لوگوں کو پڑھاؤ یاد کراؤ، اس کے پڑھنے یاد کرنے کی ترغیب دو نہ یہ کہ جو پڑھے اور خدا اسے حفظ کی توفیق دے اس کو روکو اور منع کرو۔ خوب اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں غور وفکر کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ اس کا ثواب جلد نہ چاہو کہ دنیا ہی میں اس کے ثواب کے طالب ہو جاؤ بلکہ اس کا ثواب ہے جو آخرت کے لئے ذخیرہ ہو رہا ہے وہاں اس کے عوض جو انعام واکرام ہوگا خود دیکھو گے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰۵/۹

(۱۱) قرآن بندوں کے لئے ہدایت ہے

۲۷۲۲۔ **عن** أبی شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ھذا لقرآن طرفہ بیداللہ تعالیٰ و طرفہ بایدیکم فتمسکو ا بہ و لا تھلکو بعدہ ابدا ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۰/۹

حضرت ابوشریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قرآن مقدس کتاب ہے کہ اس کا ایک تعلق خداوند قدوس سے ہے کہ اس کا کلام ہے اور دوسرا تعلق تم سے ہے کہ تمہارے لئے ہدایت ہے۔ لہذا اس کو مضبوطی سے تھام لو کہ کبھی ہلاک نہ ہوگے۔ ۱۲م

۲۷۲۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۶۹/۷ ☆ میزان الاعتدل للذھبی، ۱۲۵۰
کنز العمال للمتقی، ۲۷۷۹، ۶۰۵/۱ ☆
۲۷۲۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۰۳، ۶۱۱/۱ ☆

(۱۲) آداب قرآن وحدیث

۲۷۲۳۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : طیبوا فواهکم بالسواك فان افواهکم طریق القرآن۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے منہ مسواک سے ستھرے رکھو کہ تمہارے منہ قرآن عظیم کا راستہ ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تلاوت قرآن عظیم میں سگار یا حقہ پینا یا پان یا کوئی چیز کھانا بے ادبی ہے۔ یونہی حدیث کا درس دیتے یا سبق لیتے یا باہم دور کرتے یا وعظ کہتے یا مجلس میلاد مبارک پڑھتے وقت حقہ سگار تنبا کو مطلقاً خلاف ادب و معیوب ہے۔ ہاں اگر درس و وعظ کے لئے نہیں بیٹھا ویسے ہی احباب واصحاب میں باتیں کر رہا ہے۔ اس میں حسب معمول حقہ وغیرہ پیتا ہے اور کسی سے کوئی بات خلاف شرع واقع ہوئی اسے نصیحت کرنے میں حرج نہیں اور اس میں تذکرۃً ایک آدھ حدیث کے کچھ الفاظ بھی کہنا ممنوع نہیں یہ بحالت حدیث خوانی حقہ پینا نہ کہا جائے گا و ران امور کا مدار عرف پر ہے۔ فتاوی افریقہ ۵۳

(۳) فضیلت حافظ قرآن

۲۷۲۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من قرء القرآن فاستظهره فاحل حلاله و حرم حرامه ادخله اللہ به الجنة و شفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد وجبت له النار۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۲۷۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۶/۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ۴۸۱/۱۰
الترغیب والترهیب للمنذری، ۷۹/۱ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱۲۳/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۶۰/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۴۵/۹
الصحیح لابن حبان، ۱۷۹۲ ☆
۲۷۲۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۸/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۵۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم حفظ کیا اور اسکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام ٹھہرایا اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے جنت میں داخل کرے گا اور اسے اس کے گھروالوں سے ایسے دس کا شفیع بنائے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہوچکی تھی۔

اراءۃ الادب ۴۰

۲۷۲۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الماہر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ، والذی یقرء القرآن و یتتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قرآن مجید میں مہارت رکھتا ہو وہ نیکوں اور بزرگوں اور وحی و کتابت، یا لوح محفوظ لکھنے والوں یعنی انبیائے کرام و ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ اور جو قرآن کو بزور پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

(۱۴) تعلیم قرآن کی فضیلت

۲۷۲۶۔ **عن** عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر کم من تعلم القرآن و علمہ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۱۵) تعلیم و تعلم قرآن کا مقصد ہے

۲۷۲۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا اذ تعلمنا من

۲۷۲۵۔ السنن لابن ماجہ، باب فضل من تعلم القرآن و علیہ، ۱/۱۹
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل قاری القرآن، ۲/۱۱۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۴۸ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۳۵۵
۲۷۲۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضیلۃ حافظ القرآن، ۱/۲۶۹
السنن للدارمی، ۴۲۹
۲۷۲۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۳

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات من القرآن لم نتعلم العشر التی بعدھا حتی نعلم ما فیہ فقیل لشریك : من العمل ؟ قال : نعم ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس آیتیں قرآن کریم کی سیکھ لیتے تو اس کے بعد دوسری دس آیات نہیں سیکھتے جب تک کہ یہ جانیں کہ ان میں کیا ہے۔ راوی حدیث حضرت شریک سے کہا گیا کہ اس سے مراد عمل ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ۱۲م

۲۷۲۸۔ **عن** أبی عبد الرحمن السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :حدثنا من کان لقرئنا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھم کانو یقترؤ ن من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات و لا یاخذون فی العشر الاخری حتی یعلموا ما فی ھذہ من العلم و العمل ، فعلمنا العلم و العمل ۔

حضرت ابوعبد الرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے جو حضرات ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ وہ حضور سے دس آیات کی اولا تعلیم حاصل کرتے۔ پھر دوسری دس آیات اسی وقت سیکھتے۔ جب پہلے ان دس آیات کے بارے میں معلوم کر لیتے کہ ان میں علم و عمل کی کیا تعلیم دی گئی۔ لہذا ہمیں علم و عمل کی تعلیم دی گئی۔ ۱۲م

۲۷۲۹۔ **عن** میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما تعلم البقرۃ فی ثمان سنین۔

حضرت میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۂ بقرہ کی تعلیم آٹھ سال میں حاصل کی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۵۶۸

(۱۶) معنی قرآن میں غور کرو

۲۷۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : من اراد العلم فلیقرء

۲۷۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۳ ، ۲/۳۴۶

۲۷۲۹۔ موطا لمالک، ۷۱

۲۷۳۰۔ المصنف لا بن ابی شیبۃ ۳۰۰۰۹ ۔ ۶/۱۲۷

القرآن، فان فیه علم الاولین و الآخرین۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو علم حاصل کرنے کا ارادہ کرے وہ قرآن کے معانی میں بحث کرے کہ اس میں اولین و آخرین کا علم ہے۔

مالی الجیب قلمی ص ۷۹

(۱۷) حامل قرآن اور حافظ کی فضیلت

۲۷۳۱۔ عن جابر بن عبد اللہ رضي اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلي اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذامات حامل القرآن اوحی اللہ تعالی الی الارض ان لا تاکلي لحمہ، فتقول الارض: ای رب! کیف آکل لحمہ و کلامك في جوفہ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی حامل قرآن یعنی حافظ و عالم کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتا ہے اس کے جسم کو نہ کھانا۔ زمین عرض کرتی ہے: اے میرے رب! میں اس کو کیونکر کھاؤں گی جب کہ اس کے سینہ میں تیرا کلام تھا۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۴

(۱۸)۔ جسے کچھ قرآن یاد نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے

۲۷۳۲۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان الذی لیس فی جوفہ شئ من القرآن کا لبیت الخراب۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کچھ قرآن یاد نہیں وہ ویرانے گھر کی مانند ہے

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۰۵

۲۷۳۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲۴۸۸ ۱/ ۵۵۵

۲۷۳۲۔ الجامع للترمذی، باب فضائل القرآن ۲/۱۱۵
السنن للدارمی، ۴۲۲، ☆ المستدرك للحاکم، ۱/۵۵۴
جمع الجوامع ۵۸۱۳، ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷۶، ۱/۵۱۲
التفسیر لابن کثیر، ۷/۴۹۷ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/۱۰
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۳۵۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۱۳۵

(۱۹) قرآن پڑھ کر بھول جانا گناہ ہے

١٧٣٣ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عرضت على اجور امتى حتى القذاة يخرجها الرجل من المسجد ، و عرضت على ذنوب امتى فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آية او تيها رجل ثم نسيها ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کی نیکیاں پیش کی گئیں یہاں تک کہ وہ ان کی بھی جو مسجد سے کوڑا اکرکٹ نکالنے میں حاصل ہوئی ہے۔ اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی ایک سورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اسے بھلا دے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۵

(۲۰) قرآن بھول جانے پر وعید

٢٠٣٤ـ **عن** سعد بن عبادة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ما من امرأ يقراء القرآن ثم ينساه الا لقى الله تعالىٰ يوم القيامة اجذم ـ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھ کر بھول جائے گا قیامت کو خدا کے پاس کوڑھی ہو کر رہیگا۔

(۲۱) قرآن کی حفاظت کرو

٢٧٣٥ـ **عن** أبى موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى

٢٧٣٣ـ الجامع للترمذى، باب فضائل القرآن ١١٥/٢
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٣٣٥

٢٧٣٤ـ السنن لابى داؤد ٢٠٧/١
السنن للدارمى، ٤٢٦ ☆ الجامع الصغير ٤٨٩/٢

٢٧٣٥ـ الصحيح لمسلم، كتاب فضائل القرآن وما يتلق له، ٢٦٨/١
السنن للدارمى، ٤٢٧ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١٩٨/١

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تعاھدوا القرآن فو الذی نفس محمد ی بیدہ ! لھو اشد تفلتا من الابل فی عقلھا ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نگاہ رکھو قرآن کو اور اسے یاد کرتے رہو۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) البتہ قرآن زیادہ چھوڑنے پر آمادہ ہے ان اونٹوں سے جو اپنی رسیوں میں بندھے ہوں۔

(۲۲) قرآن بندوں کے لئے فلاح کا سبب ہے

۲۷۳۶۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ۔قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : للقرآن نجاح العباد لہ ظھر و بطن ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قرآن کریم بندوں کی فلاح وکامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے ایک معنی ظاہر ہیں اور ایک باطن ۔۱۲م

(۲۳) قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا

۲۷۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انزل القرآن علی سبعۃ احرف ، لکل آیۃ منھا ظھر و بطن۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن عظیم سات طریقوں میں نازل ہوا۔ ہر آیت کا ایک معنی ظاہر ہے اور دوسرا باطن و پوشیدہ ۔۱۲م

۲۷۳۶۔ شرح السنۃ للبغوی،

۲۷۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۴/۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۵۰/۷

التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۶۶/۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷/۲

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۵/۳ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۹/۲

الصحیح لابن حبان، ۱۷۷۹ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۷۲/۴

(۲۴) ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن

۲۷۳۸۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لکل آیۃ ظھر و بطن ، و لکل حرف حدہ و لکل حد مطلع ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آیت کا ایک ظاہر اور دوسرا باطن ہے اور ہر حرف کے لئے ایک نہایت ہے اور ہر نہایت کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔

۲۷۳۹۔ عن الحسن البصری مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خبر القرآن تحت العرش لہ ظھر و بطن یحتاج العباد ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن عظیم عرش اعظم سے نازل ہوا۔ اس کے ایک معنی ظاہر اور ایک باطن ہیں جس کے بندے محتاج ہیں ۱۲م

۲۷۴۰۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ھذ القرآن لیس لہ حر ف الا لہ حد و مطلع ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس قرآن کے ہر حرف کی ایک نہایت اور ہر نہایت کے حصول کا یک ذریعہ ہے۔ ۱۲م

مالی الجیب قلمی ص ۳۷

(۲۵) بسملہ قرآنی سورتوں کے لئے حد فاصل ہے

۲۷۴۱۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعرف فصل السورۃ حتی ینزل علیہ بسم اللہ

۲۷۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۴۶۱، ۱/ ۵۵۰

۲۷۳۹۔

۲۷۴۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹/ ۱۳۶ ☆ المسند لابی یعلی،

۲۷۴۱۔ غیث النفع فی القرآت السبع،

الرحمن الرحیم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآنی سورتوں میں فصل اسی وقت پہچانتے جب بسم اللہ کا نزول ہوتا۔۱۲م

(۲۶) قرآن پاک میں ظاہری حکم نہ ملے تو اہل علم متقی عابد سے مشورہ کرو

۲۷۴۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: یا رسول اللہ ! ارأیت ان عرض لنامالم ینزل فیہ القرآن و لم تمض فیہ سنۃ منک ، قال :: تجعلونہ شوری بین العابدین من المؤمنین۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بتائیں کہ اگر ہمیں ایسی چیزیں پیش آئیں کہ جن کا حکم قرآن عظیم میں نازل نہیں ہوا اور اس مسئلہ میں آپ کی کوئی سنت بھی ہمارے پیش نظر نہیں تو کیا کریں۔ فرمایا: اس سلسلہ میں متقی و پرہیزگار اور عبادت گزار مسلمانوں سے مشورہ کرکے فیصلہ کرو۔۱۲م

۲۷۴۳۔ **عن** أبی سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب و لا سنۃ قال : ینظر فیہ العابدون من المؤمنین۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو نئی پیدا ہوا اور اس کا حکم قرآن وحدیث میں بظاہر موجود نہ ہو۔ فرمایا: اس بارے میں عبادت گزار مسلمانوں کا عمل دیکھو کیا ہے۔۱۲م

۲۷۴۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ایہا الناس ! قداتی علینا زمان لسنا نقضی و لسنا ہنا لک و ان اللہ قد بلغنا ما ترون فمن عرض منکم

۲۷۴۲۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۷۲/۱ ☆

۲۷۴۳۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۷۲/۱ ☆

۲۷۴۴۔ السنن للنسائی، باب الحکم باتفاق اھل العلم، ۲۶۰/۲

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۷/۹ ☆ السنن للدارمی، ۱۷۱

له قضاء بعد اليوم فليقض فيه بما فی كتاب الله ، فان اتاه امر ليس فی كتاب الله فليقض فيه بما قضی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فان اتاه امر ليس فی كتاب الله و لم يقض فيه رسول الله فليقض بما قضی به الصالحون ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک ایک زمانہ ایسا گزرا کہ جس میں ہم نہ کوئی فیصلہ کرتے تھے اور نہ اس کے مجاز تھے۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ منصب عطا فرمایا جو تمہارے سامنے ہے۔ چنانچہ اب تم میں کسی کو فیصلہ کرنے کی ضرورت درپیش ہو تو کتاب اللہ کے ذریعہ فیصلہ کرے۔ اور اگر کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو کہ بظاہر قرآن کریم میں نہ ملے تو اللہ کے رسول صلی اللہ کرو۔ اور ان دونوں میں نہ مل سکے تو صالحین متقین کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کرو۔ ۱۲م

بالی الجیب ص ۵۰

(۲۷) ختم قرآن کریم پر اظہار خوشی

۲۷٤٥ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال: تعلم عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه البقرة فی اثنتی عشرة سنة فلما ختمها نحر جزورا ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ بقرہ کی تعلیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہ سال میں حاصل کی اور جب ختم فرمائی تو ایک اونٹ ذبح کیا۔

فتاوی رضویہ ۵۶۸/۳

۲۷٤٥ ـ كتاب رواة مالك للخطيب ،

۲۔ فضائل قبائل

(۱) فضیلت قریش

۲۷۴۶۔ عن الامام ا لباقر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : آتانی جبرئیل علیه الصلوة و السلام فقال : یا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ! ان الله تعالی بعثنی فطفت شرق الارض و غربها و سهلها و جبلها فلم اجد حیا خیرا من العرب ، ثم امر نی فطفت فی العرب فلم اجد حیا خیر لمن مضر ، ثم امرنی فطفت فی مضر فلم اجد حیا خیر ا من کنانه ، ثم امرنی فطفت فی کنانة فلم اجد حیا خیر ا من قریش ، ثم امرنی فطفت فلم اجد حیا خیرا من بنی هاشم ، ثم امرنی اختار فی انفسهم فلم اجد فیها نفسا خیرا من نفسك ۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہوکر مجھ سے عرض کی: کہ اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا، میں زمین کے پورب پچھم نرم وکوہ ہر حصے میں پھرا کوئی قبیلہ عرب سے بہتر نہ پایا، پھراس نے مجھے حکم دیا کہ میں نے تمام عرب کا دورہ کیا تو کوئی قبیلہ مضر سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں نے کنانہ میں گشت کیا، کوئی قبیلہ قریش سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا میں قریش میں پھرا۔ کوئی قبیلہ بنو ہاشم سے بہتر نہ پایا۔ پھر حکم دیا کہ میں سب سے بہتر نفس تلاش کروں، تو کوئی جان حضور کی جان سے بہتر نہ پائی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اراءۃ الادب ص ۲۲

۲۷۴۷۔ عن عتبة بن عبد رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : الخلافة فی قریش ۔

۲۷۴۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۹۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۰۱، ۱۲/۸۵
نوادر الاصول للحکیم ترمذی، ☆ مسند الفردوس للدیلمی،
۲۷۴۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۸۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۲۹۱
[illegible] ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۳۶
کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۰۹، ۱۲/۲۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/۳۳۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۵۲ ☆ [illegible]

حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت قریش میں ہے۔

اراءۃ الادب ص۲۲

۲۷۴۸۔ **عن** رفاعة بن رافع الزرقی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان قریشا اهل صدق و امانة فمن بغي لها العواثر اکبه الله فی الناز لوجهه۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش راستی و امانت والے ہیں۔تو جو ان کی لغزشیں چاہے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل اوندھا کردے۔ اراءۃ الادب ۳۰

۲۷۴۹۔ **عن** المستور دالفهری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قا ل رسول الله صلي علیه وسلم : ان فیهم لخصالا اربعا ، انهم اصلح الناس عند فتنة ، و اسرعهم افاقة بعد مصیبة و او شکهم کرة بعد فرة ، و خیرهم لمسکین و یتیم، وامنعهم من ظلم المملوك ۔

حضرت مستورد فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قریش یا بنی ہاشم میں چار خصلتیں ہیں۔فتنہ کے وقت وہ سب سے زائد صلاح پر ہوتے ہیں۔اور مصیبت کے بعد سب سے پہلے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔اور لڑائی میں پسپا بھی ہوں تو سب سے جلد تر دشمن پر پلٹ پڑتے ہیں۔اور مسکین و یتیم و مملوک کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔ اراءۃ الادب ص۳۱

۲۷۵۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلي الله تعالیٰ علیه وسلم : قریش علی مقدمة الناس یوم القیامة و لو لا ان تبطر قریش

۲۷۴۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۴۰/۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۶۸/۱۲
الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۹/۶ ☆
۲۷۴۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۸۹۔ ۳۹/۱۲ ☆
۲۷۵۰۔ الکامل لابن عدی، ۲۹۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، (۳۳۸)، ۲۵/۱۲
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲۹۶/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲

لاخبر تها لما لمحسنها عند الله من الثواب ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہوں گے اور اگر قریش کے اترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں بتا دیتا کہ ان کے نیک کے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں کیا ثواب ہے۔ اراءۃ الادب ص ۳۴

(۲) قریش کو دیگر اقوام پر فوقیت ہے

۲۷۵۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم قال: قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قدموا قریشا و لا تقدموها ۔

دوام العیش ص ۹۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو مقدم رکھو، ان پر تقدم حاصل نہ کرو۔۱۲م

۲۷۵۲۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا ایها الناس! لا تتقدموا قریشا فتهلکوا ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

۲۷۵۳۔ **عن** الامام الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا ایها الناس! لا تتقدموا قریشا فتضلوا۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش پر سبقت نہ کرو گمراہ ہو جاؤ گے۔

۲۷۵۱۔ المسند للبزار ۱۱۲/۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳۶/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی ۲۳۱/۲ ☆ السنۃ لابن ابی عاصم، ۶۳۷/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵/۱۰ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۳۷۹۱، ۲۱/۵
فتح الباری للعسقلانی ۱۱۸/۱۳ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲۹۵/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۶۱/۲ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۰۰/۲
۲۷۵۲۔ السنۃ لابن ابی عاصم، ۶۲۷/۲ ☆
۲۷۵۳۔ المصنف لابن شیبۃ، ☆

٢٧٥٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الناس تبع لقريش فی هذا الشان ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں۔

اراءۃ الادب ص۹

٢٧٥٥۔ **عن** ام المؤمنين عائشه الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قريش صلاح الناس ، و لا يصلح الناس الا بهم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش آدمیوں کی سنوار ہیں، لوگ نہ سنوریں گے مگر قریش سے۔

٢٧٥٦۔ **عن** عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : قريش خالصة الله تعالیٰ ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش برگزیدۂ خدا ہیں۔

٢٧٥٧۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:من يرذهوان قريش اهانه الله تعالیٰ ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

٢٧٥٤۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب المناقب، ٤٩٦/١
الصحيح لمسلم، باب الناس تبع لقريش، ١١٩/٢

٢٧٥٥۔ كنز العمال للمتقی، ٣٣٧٩٢، ٢٢/١٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٣٨١/٢

٢٧٥٦۔ كنز العمال للمتقی، ٣٣٨١٥، ٢٦/١٢ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر، ٤٥٩/٢
الجامع الصغير للسيوطی، ٣٨١/٢ ☆

٢٧٥٧۔ الجامع للترمذی، كتاب المناقب فضل الانصار و قريش، ٢٣٠/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٧١/١ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٣٧٩٣، ٢٢/١٢
التاريخ الكبير للبخاری، ١٠٣/١ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر، ٤٥٩/٢
المستدرك للحاكم، ٧٤/٤ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ١٧٢/٣
علل الحديث لا بن أبی حاتم، ٢٦١٤، ☆ السنة لا بن أبی عاصم، ٦٣٤/٢

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو قریش کی ذلت چاہے اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے۔

ارا ءۃ الادب ص ۱۰

۲۷۵۸۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوۃ الرجل من قریش قوۃ رجلین.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرد قریش کی قوت دو مردوں کے برابر ہے۔

۲۷۵۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا تؤموا قریشا و أتموھا ، ولا تعلموا قریشا و تعلموا منھا، فان امانۃ الامین من قریش تعدل امانۃ امینین۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو اپنا پیرو نہ بناؤ اور ان کی پیروی کرو۔ قریش پر دعوی استاذی نہ رکھو اور انکی شاگردی کرو کہ قریش میں ایک امین کی امانت دو امینوں کے برابر ہے۔

۲۷۶۰۔ **عن** الجلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت قریش ما لم یعط الناس ۔

حضرت جلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو وہ عطا ہوا جو کسی کو نہ ہوا۔

ارا ءۃ الادب ص ۱۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ھکذا فیما نقلت عنہ بمعجمۃ فنون واراہ عن حلیس بمھملۃ فلام ۔

میں نے دیلمی میں جنیس ہی پایا اور میری رائے میں یہ حلیس ہی ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ارا ءۃ الادب ص ۱۲

۲۷۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۸۱ ☆

۲۷۵۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۴، ۱۲/ ۳۱ ☆

۲۷۶۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۰۵، ۱۲/ ۵۲۴ ☆ اسد الغابۃ للجزری، ۲/ ۴۹

۲۷۶۱۔ **عن** ام هانی رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضل الله قریشا بسبع خصال لم یعطها احدا قبلهم و لا منهم و فیهم الخلافة والحجاجة ، و السقایة ، و نصرهم علی الفیل ، و عبدوا الله عشر سنین لا یعبده غیرهم ، و انزل الله فیهم سورة من القرآن لم یذکر فیها احد غیرهم لإیلف قریش ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قریش کو ایسی سات باتوں میں فضیلت دی جوان سے پہلے کسی کو ملیں نہ ان کے بعد کسی کو عطا ہوں ۔ ایک تو یہ، کہ میں قریش ہوں (یہ تمام فضائل سے ارفع و اعلیٰ ہے) انہیں خلافت، کعبہ معظمہ کی دربانی، حاجیوں کا سقایہ، اصحاب فیل پر نصرت، انہوں نے دس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت تنہا کی کہ ان کے سوا روئے زمین پر اور کسی خاندان کے لوگ اس وقت عبادت نہ کرتے تھے (یہ ہی تھے یا ان کے عبید و موالی) اور اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک سورۂ قرآن عظیم میں اتاری کہ اس میں صرف انہیں کا تذکرہ ہے اور وہ سورۂ لا یلف قریش ہے۔

اراءۃ الادب ص ۱۳

۲۷۶۲۔ **عن** عدی بن حاتم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا معشر الناس ! حبوا قریشا فانه من احب قریشا فقد احبنی و من ابغض قریشا فقد ابغضنی و ان الله حبب الی قومی فلا اتعجل لهم نقمة و لا استکثر لهم نعمة ، اللهم ! انك اذقت اول قریش نکالا فاذق اخرها نوالا ، الا ان الله علم ما فی قلبی من حبی لقومی فسرنی فیهم، قال الله عزوجل و انذر عشیرتك الا قربین و اخفض جناحك لمن اتبعك من المومنین، یعنی قومی ، فالحمد لله الذی جعل الصدیق من قومی ،و الشهید من قومی ،و الائمة من قومی، ان الله قلب العباد ظهرا لبطن ، فکان خیر العرب قریش ،و هیالشجرة التی قال

۲۷۶۱۔ المستدرك للحاکم، ۲/۵۳۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۶۴
الدر المنثور للسیوطی، ۶/۳۹۷ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۳۸۱۹، ۱۲/۲۷
التفسیر لابن کثیر، ۸/۵۱۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۳۲۱
الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۳۶۴ ☆
۲۷۶۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۸۷ ☆

الله تعالیٰ (و مثل كلمة طيبة كشجرة طيبة) يعني بها قريش ، (اصلها ثابت) يقول : اصلها كرم ، (و فرعها في السماء) يقول : الشرف الذي شرفهم الله بالاسلام الذي هداهم له و جعلهم اهله ، ثم انزل فيهم سورة من كتاب الله ، قال : ما رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذكرت عنده قريش بخير قط الاسيره حتى يتبين ذلك السرور في وجهه ، و كان يتلو هذه الآية ، و انه لذكرلك و لقومك وسوف تسألون ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہ مردم! قریش سے محبت رکھو، کہ قریش کا دوست میرا دوست ہے، اور قریش کا دشمن میرا دشمن ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری قوم کی محبت میرے دل میں ڈالی، کہ ان پر کسی انتقام کی جلدی نہیں کرتا، اور نہ ان کے لئے کسی نعمت کو بہت سمجھوں، الٰہی! تو نے قریش کی ایک جماعت کو ان کی سرکشی کی سزا دی تو دوسری جماعت کو اپنے جود وکرم سے نوازا۔ سن لو! بیشک اللہ تعالیٰ نے جانا جیسی میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے تو اس نے مجھے ان کے بارے میں شاد کیا، کہ ارشاد فرمایا: اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ، اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو مسلمانوں کے لئے، یعنی میری قوم کے لئے خاص طور پر یہ حکم آیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے جس نے میری قوم میں سے صدیق کیا، اور میری قوم سے شہید، اور میری قوم سے امام، بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے ظاہر و باطن پر نظر فرمائی۔ تو سب عرب سے بہتر قریش نکلے، اور وہی وہ برکت والے درخت ہیں کہ جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ کہ پاکیزہ بات کی کہاوت ایسی ہے جیسے ستھرا درخت یعنی قریش، کہ اس کی جڑ پائدار ہے، یعنی ان کی اصل کرم ہے۔ اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کا شرف بخشا اور انہیں اس کا اہل کیا۔ پھر ان کے بارے میں ایک پوری سورۃ نازل فرمائی۔ حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جب بھی قریش کا ذکر خیر آجاتا تو نہایت خوش ہوتے یہاں تک کہ چہرۂ اقدس سے خوشی کے آثار نمایاں ہوتے اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے۔ بیشک یہ قرآن ناموری ہے تیری اور تیری قوم کی۔

۲۷۶۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کنانۃ عز العرب۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنو کنانہ سارے عرب کی عزت ہیں۔

۲۷۶۴۔ **عن** الوضین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قریش سادۃ العرب۔

حضرت وضین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش سارے عرب کے سردار ہیں۔

۲۷۶۵۔ **عن** عثما ن بن الضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عبد مناف عز قریش، و قریش تبع لولد قصی، والناس تبع لقریش۔

حضرت عثمان بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے ک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی عبد مناف سارے قریش کی عزت ہیں۔ اور قریش اولاد قصی کے تابع ہیں، اور تمام آدمی قریش کے تابع ہیں۔

۲۷۶۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا ابا الدرداء! اذا فاخرت ففاخر بقریش۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء جب تو فخر کرے تو قریش سے فخر کر۔

اراءۃ الادب ۱۶

۲۷۶۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۱۵ ۱۲/۸۸ ☆ مسند الفردوس للدیلمی، ۴۹۱۲

۲۷۶۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۱۴ ۱۲/۸۸ ☆

۲۷۶۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۱۲ ۱۲/۸۸ ☆

۲۷۶۶۔ کنز العمال للمتقی ۳۴۱۲۰ ۱۲/۸۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/۲۲۸

(۳) قریش، انصار، ثقیف اور دوس کی فضیلت

۲۷۶۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان فلانا اهدی الی ناقة فعوضته منها ست بکرات فظل ساخطا ، لقد هممت ان لا اقبل هدیة الا من قریشی او انصاری او ثقفی او دوسی ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فلاں شخص نے ایک ناقہ نذر دیا تھا۔ میں نے اس کے عوض چھ جوان ناقے عطا فرمائے اور وہ ناراض ہی رہا۔ بیشک میرا ارادہ ہوا کہ یہ ہدیہ قبول نہ کروں مگر قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کا۔

۲۷۶۸۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یملی مصاحفنا الا غلمان قریش و غلمان ثقیف ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے مصاحف نہ لکھیں مگر قریش وثقیف کے لڑکے۔

اراءۃ الادب ص ۲۹

(۴) قریش کی اطاعت صرف جائز چیزوں میں ہوگی

۲۷۶۹۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : استقیموا لقریش ما استقاموا لکم ، فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سیوفکم علی عواتقکم ۔

۲۷۶۷۔ الجامع للترمذی، باب مناقب فی ثقیف و بنی حنیفة ۲/ ۲۳۳
المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ۲۹۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۰۷۲، ۶/ ۱۱۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۰۲۲ ☆

۲۷۶۸۔

۲۷۶۹۔ المعجم الصغیر للسیوطی، ۱/ ۷۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۱۹۵
میزان الاعتدال للذهبی، ۳۶۹۷ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/ ۱۴۷
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/ ۱۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۸۸۲، ۶/ ۶۸
الکامل لابن عدی، ۶/ ۵۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۲۷۷
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱/ ۱۲۴ ☆

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قریش کی اطاعت اس وقت تک کرنا جب تک یہ راہ راست پر رہیں، جب حق سے روگردانی کریں تو تلواریں سونت لینا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۸

(۵) قریشی عورتوں کی فضیلت

۲۷۷۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر نساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناه علی ولده فی صغره و ارعاه علی زوج فی ذات یده۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی سب عورتوں میں بہتر قریش کی نیک بیبیاں ہیں۔ اپنے چھوٹے بچے پر سب سے زیادہ مہربان اور شوہر کے مال کی سب سے بڑھ کر نگہبان۔

اراءۃ الادب ص ۳۱

(۶) فضیلت بنی ہاشم

۲۷۷۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خیر الناس العرب، و خیر العرب قریش

۲۷۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حفظ المرأة زوجها فی ذات یده ۲/۸۰۸
الصحیح لمسلم، باب فضائل نساء قریش، ۲/۳۰۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۷۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۲۷۱
المسند للحمیدی، ۱۰۴۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۹/۱۲۵
کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۳، ۱۲/۱۴۵ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۲/۶۰
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۹۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۳۴۳
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۲۳ ☆ السنة لابی عاصم، ۲/۶۴۷
شرح السنة للبغوی، ۴/۱۶۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۹، ۱۲/۱۴۶
التفسیر لابن کثیر ۲/۳۲ ☆ التفسیر للطبری، ۳/۱۸۰
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۳۱۳ ☆
۲۷۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۰۹، ۱۲/۸۷ ☆ تنزیة الشریعة لابن عراق، ۲/۳۶
الفوائد المجموعة للشوکانی، ۴۱۴ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۱۲

و خير القريش بنو هاشم ـ

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب آدمیوں سے بہتر عرب ہیں اور سب عرب سے بہتر قریش، اور سب قریش سے بہتر بنو ہاشم۔

۲۷۷۲ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ان الله تعالىٰ اختار من آدم العرب و اختار من العرب مضر، و من مضر قريش ، و اختار من قريش بنى هاشم ، و اختارنى من بنى هاشم ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو آدم میں سے عرب کو چنا، اور عرب سے مضر اور مضر سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

۲۷۷۳ـ **عن** المطلب بن أبى و داعة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالىٰ خلق خلقه فجعلهم فريقين فجعلنى فى خير الفريقين ، ثم جعلهم قبائل فجعلنى فى خير قبلية ، ثم جعلهم بيوتا فجعلنى فى خير هم بيتا فانا خير كم قبيلة و خير كم بيتا ـ

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے خلق بنا کر دو فریق کی، مجھے بہتر فریق میں رکھا، پھر ان کے قبیلے قبیلے جدا کیئے، مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر قبیلوں میں خاندان بنائے مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا۔

۲۷۷۴ـ **عن** عبد الله بن عمير رضى الله تعالىٰ عنه مر سلا قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله اختار العرب فاختار منهم كنانة ، و اختار قريشا من كنانة و اختار بنى هاشم من قريش ، و اختارنى من بنى هاشم و فى لفظ

۲۷۷۲ـ كنز العمال للمتقى، ۳۳۹۱۸، ۱۲/ ۴۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۴۶۲۷

۲۷۷۳ـ الجامع للترمذى، باب ما جا فى فضل النبى ﷺ، ۲/ ۲۰۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۱۰ ☆

۲۷۷۴ـ السنن الكبرى للبيهقى، ۷/ ۱۳۴ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۴۶۲۶، ۱۲/ ۵۱۳

جمع الجوامع للسيوطى، ۴۶۲۵ ☆

ثم اختار بني عبد المطلب من نبی هاشم ، ثم اختار نی من بنی عبد المطلب ۔

حضرت عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے عرب کو پسند فرمایا: پھر عرب سے کنانہ، اور کنانہ سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم اور بنی ہاشم سے اولاد عبد المطلب ، اور اولاد عبد المطلب سے مجھ کو۔

۲۷۷۵۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل اصطفى كنانة من ولد اسمعيل ، واصطفى قريشامن كنانة ، و اصطفى من قريش بني هاشم ، و اصطفانی من بنی هاشم ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اولاد اسمعیل علیہ الصلوۃ والتسلیم سے کنانہ کو چنا، اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنو ہاشم کو، اور بنو ہاشم سے مجھ کو۔

اراءۃ الادب ص ۱۹

۲۷۷۶۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم يقول : لما بلغ ولد معد ابن عدنان اربعين رجلا وقفوا على عسكر موسى عليه الصلوة والسلام وانتهبوه ، فدعا عليهم موسى بن عمران عليه الصلوة و السلام قال :يا رب هؤلاء ولد معد قد اغاروا على عسكرى ، فاوحى الله اليه : يا موسى بن عمران لا تدعوا عليهم ، فان منهم النبي الامي النذير البشير بجنتي ۔ و منهم الامة المرحومة امة محمد الذين يرضون من اليسير من الرزق ، و يرضى الله منهم بالقليل من العمل ، فيدخلهم الله الجنة بقول لا اله الا الله لا ن نبيهم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب المتواضع فی هيئته المجتمع له اللب فی سكوته ينطق بالحكمة و يستعمل الحلم، اخرجته من خير جيل من امته قريشا ثم اخرجته من هاشم صفوة قريش ، فهم خير من خير الی خير يصير ، امته

۲۷۷۵۔ الصحیح لمسلم، باب فضل نسب النبی ﷺ ، ۲/۲۴۵

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۰۵ ☆ التفسیر للبغوی، ۷/۲۹۷

التفسیر للقرطبی، ۸/۳۰۱ ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱/۶۲۰

۲۷۷۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۴۰ ☆

الی خیر یصیرون۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب معد بن عدنان کی اولاد میں چالیس مرد ہوگئے، ایک بار انہوں نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لشکر پر حملہ کر کے مال لے لیا موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ضرر کی دعا فرمائی، رب عزجل نے وحی بھیجی، اے موسیٰ! انہیں بددعا نہ دو کہ انہیں میں سے وہ نبی امی بشیر ونذیر ہوگا۔ جو میرا پیارا ہے۔ اور انہیں میں سے امت مرحومہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی جو مجھ سے تھوڑے رزق پر راضی اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہونگا، فقط ایمان پر انہیں جنت دونگا کہ ان میں اس کے نبی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں گے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو باوصف کمال ورعب دار ہونے کے متواضع ہوں گے۔ میں نے ان کو سب سے بہتر گروہ قریش سے پیدا کیا۔ پھر قریش میں ان کے برگزیدہ بنی ہاشم سے وہ بہتر سے بہتر ہیں، اور ان کے امتی ان کی طرف پھرنے والے۔ اراءۃ الادب ص ۲۰

۲۷۷۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خرجت من افضل حین من العرب هاشم و زهرة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں عرب کے دوسب سے افضل قبیلوں نبی ہاشم و بنی زہرہ میں پیدا ہوا۔

اراءۃ الادب ص ۲۰

۲۷۷۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قال لی جبرئیل علیه الصلوٰة والسلام : قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم اجد افضل من محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، و قلبت مشارق الارض و مغاربها فلم اجد حیا افضل من بنی هاشم ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: میں نے

۲۷۷۷۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ☆

۲۷۷۸۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۱۷۶/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۲، ۴۰۹/۱۱

التفسیر لابن کثیر ۲۲۵/۲ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۳۷۰/۲

زمین کے پورب پچھم سب تلپٹ کئے کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل نہ پایا۔ نہ کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر۔　　اراءۃ الادب ص ۲۲

۲۷۷۹۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا یقوم الرجل من مجلسه الا لبنی هاشم۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی جگہ چھوڑ کر کسی کے لئے نہ اٹھے سوا بنی ہاشم کے۔

۲۷۸۰۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقوم الرجل من مجلسه الا خیه لابنی هاشم لا یقومن لاحد۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے بھائی کے لئے اپنی مجلس سے اٹھے مگر بنی ہاشم کسی کے لئے نہ اٹھیں۔

۲۷۸۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لو انی اخذت بحلقة باب الجنة ما بدأت الا بکم یا بنی هاشم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں دروازہ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں تو اے بنی ہاشم سے پہلے تمہیں شروع کروں۔

۲۷۸۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اترون انی اذا تعلقت بحلق ابواب الجنة اوثر علی بنی عبد المطلب احدا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۷۷۹۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۸۸/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۱۴، ۱۲/ ۴۳
۲۷۸۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۹/۸ ☆ کنز العمال، للمتقی، ۳۳۹۱۵، ۴۳/۱۲
۲۷۸۱۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۴۳۹/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۰۵، ۴۱/۱۲
۲۷۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۰۴، ۴۱/۱۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں درہائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لوں گا اس وقت اولاد عبدالمطلب پر کسی اور کو ترجیح دونگا۔ اراءۃ الادب ۳۵

(۷) قبیلہ مضر کی فضیلت

۲۷۸۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا اختلف الناس فالعدل فی مضر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ مختلف ہوں تو عدل قوم مضر میں ہے جن میں سے قریش ہیں۔ اراءۃ الادب ۲۹

(۸) اہل عرب کی فضیلت

۲۷۸۴۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی غزوۃ او طاس: لو کان ثابیا علی احد من االعرب رق لکان الیوم۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غزوہ اوطاس میں: اگر کوئی عرب غلام بن سکتا تو آج بنایا جاتا۔ اراءۃ الادب ۳۲

۲۷۸۵۔ **عن** محمد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قسم الحیاء عشرۃ اجزاء فتسعۃ فی العرب و جزء فی سائر الناس۔

حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا کے دس حصہ کیے گئے ان میں سے نو حصے عرب میں ہیں ور ایک باقی تمام لوگوں میں۔ اراءۃ الادب ص ۱۹

۲۷۸۳۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۰/۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۸۸، ۱۲/۵۹
۲۷۸۴۔ السنن الكبرى للبیهقی، ۹/۷۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۵/۳۳۲
کنز العمال للمتقی، ۳۳۹۳۸، ۱۲/۴۷ ☆
۲۷۸۵۔ الجلاء للخطيب، ☆

۲۷۸۶۔ **عن** أبي موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان لواء الحمد يوم القيامة بيدى، و ان اقرب الخلق من لوائى يومئذ العرب۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا بیشک روز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، اور بیشک اس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے زیادہ قریب عرب ہوں گے۔

۲۷۸۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اول من اشفع له يوم القيامة من امتى اهل بيتى، ثم الاقرب فالاقرب الى قريش ثم الانصار، ثم من آمن بى و اتبعنى من اليمن ثم من سائر العرب، ثم الاعاجم، و من اشفع له اولا افضل۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: روز قیامت سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت کرونگا، پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ قریب ہیں قریش تک پھر انصار، پھر وہ اہل یمن جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر اہل عجم اور میں جس کی پہلے شفاعت کروں وہ افضل ہے۔

اراءۃ الادب ص ۳۵

(۹) اہل عرب کو علی الاطلاق گالی دینا مشرکین کا طریقہ ہے

۲۷۸۸۔ **عن** امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من سب العرب فاولئك هم المشركون۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اہل عرب کو سب وشتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۹۷

۲۷۸۶۔ المعجم الكبير للطبرانى،

۲۷۸۷۔ كنز العمال للمتقى، ۳۴۱۴۵، ۹۴/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۳۸۰/۱۰
الجامع الصغير للسيوطى، ۱۶۸/۱ ☆ الكامل لابن عدى، ۳۸۲/۲

۲۷۸۸۔ كنز العمال للمتقى، ۳۳۹۱۹، ۴۴/۱۲ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۲۹۵/۱۰
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۲۹/۲ ☆ الكامل لابن عدى، ۳۷۹/۶

۳۔ فضائل مقامات

(۱) فضیلت حجاز

۲۷۸۹۔ **عن** عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیة الی جحرها ، و لیعقل الدین من الحجاز معقل الارویة من الجبل ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف، اور بیشک دین حرمین طیبین کو ایسا اپنا مسکن و مامن بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو۔

فتاوی رضویہ ۲۸۹/۳

(۲) شیطان جزیرۂ عرب میں شرک سے مایوس ہوگیا

۲۷۹۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول للہ صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبدہ المصلون فی جزیرة العرب ، ولکن فی التحریش بینھم ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے ناامید ہوگیا ہے کہ جزیرۂ عرب کے نمازی اسے

۲۷۸۹۔ الجامع للترمذی باب ما جاء ان الاسلام، فدأ غریبا، ۸۷/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶/۱۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۴، ۲۳۸/۱
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۴۸۲، ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲۱/۱
۲۷۹۰۔ الصحیح لمسلم، باب تحریش الشیطان، ۳۷۶/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التباعض، ۱۶/۲
السنن لا بن ماجہ باب الخطبة یوم النحر، ۲۲۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱۳/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۱۲۵/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۲۴٦، ۲۴۷/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۵۷/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸۲/۷ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۲۲/۳
الترغیب والترھیب للمنذری ۴۵۷/۳ ☆ البدایة والنھایة لا بن کثیر، ۵۹/۱

پوجیں، ہاں ان میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔

۲۷۹۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال .قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان تعبد الاصنام فی ارض العرب، ولکنه سیرضی منکم بدون ذلک بالمحقرات۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بت پوجے جائیں، مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کرادینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر وآسان سمجھے جاتے ہیں۔

۲۷۹۲۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیر تکم هذه ، و لکن یطاع فیما تحتقرون من اعمالکم فقد رضی بذلک ۔

حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان کو یہ امید نہیں کہ اب تمہارے جزیرے میں اس کی عبادت ہوگی۔ ہاں اعمال میں اس کی اطاعت کروگے جنہیں تم حقیر جانوگے وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے۔

۲۷۹۳۔ **عن** عبادة بن الصامت و ابی الدراء رضی الله تعالیٰ عنهما قالا : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیرة العرب ۔

۲۷۹۱۔ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۱/۲۶۹، ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۸۵
علل الحدیث لا بن ابی حاتم، ۲۳۰۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۳۹، ۱۲/ ۲۰۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۳۶۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۲۵۷
۲۷۹۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۲۸۵ ☆
۲۷۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۲۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۷۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۴۷۷ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۵/ ۴۴۱
تاریخ دمشق لا بن عساکر ۷/ ۲۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۵۴
کنز العمال للمتقی، ۹۴۱، ۱/ ۱۸۵ ☆

حضرت عبادہ بن صامت وحضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پرستش ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

۲۷۹۴۔ **عن** شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اما انهم لا یعبدون شمشاو لا قمرا و لا حجرا و لا و ثنا ولکن یراؤن اعمالهم ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار ہو، بیشک وہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو، نہ پتھر کو نہ بت کو، ہاں یہ ہوگا یہ کہ دکھاوے کے لئے اعمال کریں گے۔

(۳) عرب کی فضیلت

۲۷۹۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: بغض العرب نفاق ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

(۴) فضیلت عسقلان وغزہ

۲۷۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : طوبیٰ لمن اسکنه اللہ تعالی احد العروسین عسقلان او غزہ ۔

۲۷۹۴۔ الجامع للترمذی،
السنن لابن ماجه، باب الریاء والسمعة، ۲/۳۲۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۲۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۲۵۶
التفسیر لابن کثیر، ۵/۵۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۱/۷۰
۲۷۹۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۸۹ ☆
۲۷۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۷۷، ۳۵، ۱۲/۲۸۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۷

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شادمانی ہے اسے جسے اللہ تعالیٰ دو دلہنوں میں سے ایک میں بسائے عسقلان یا غزہ۔

فتاوی رضویہ ۶/۲۰۲
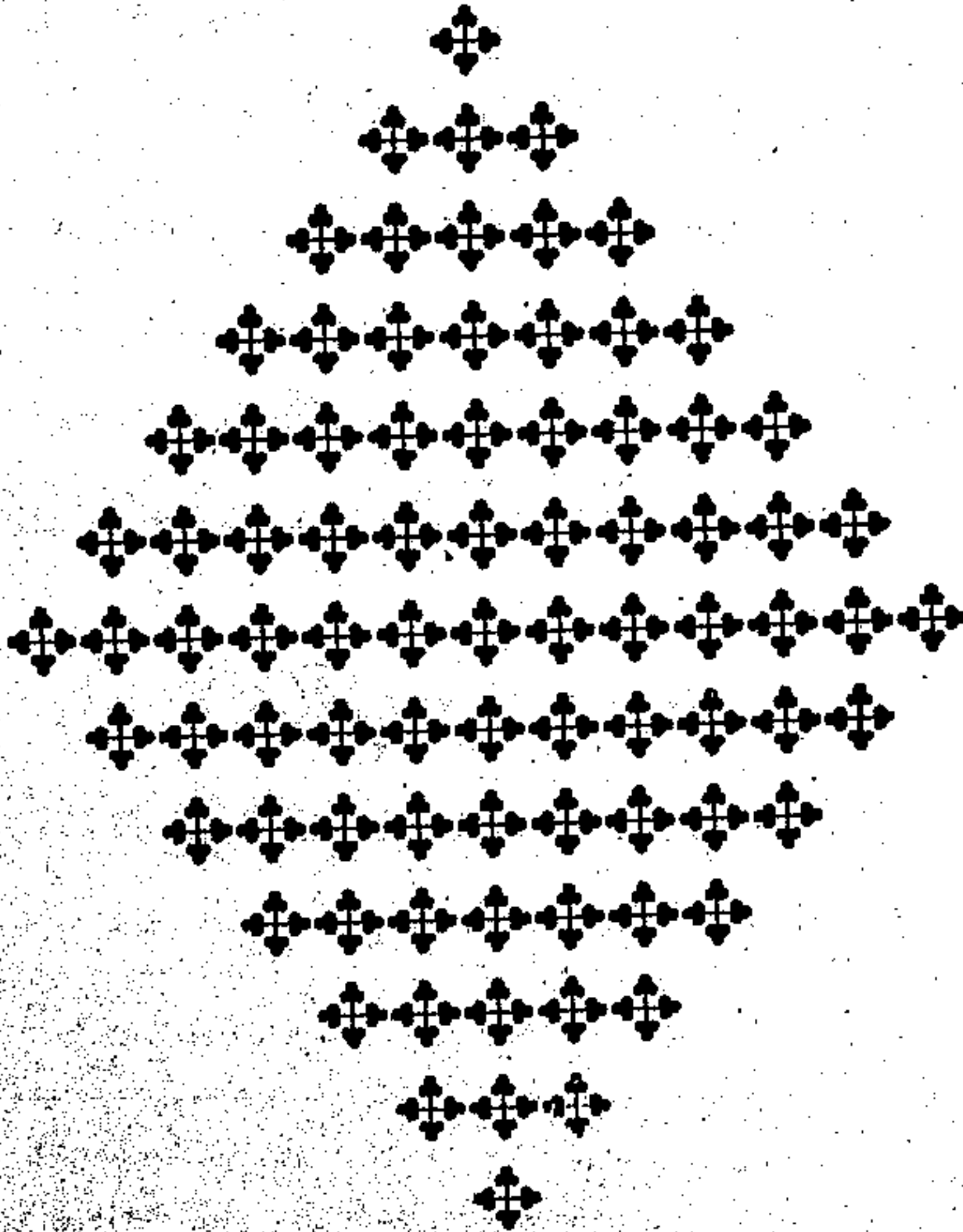
۴۔فضائل ایام

(۱) بدھ کی فضیلت

۲۷۹۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ما من شئ بدئ یوم الاربعاء الاتم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی وہ تمام کو پہونچتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۱۶۰

(۲) شب برات کی فضیلت

۲۷۹۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی ابن أبی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا کانت لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلها و صوموا نهارها ، فان الله تعالی ینزل فیها لغروب الشمس الی السماء الدنیا فیقول: الا من مستغفر لی فاغفرله ،، الا مسترزق فارذقه ، الا متبلی فاعافیه ، الا کذا ، الا کذا حتی مطلع الفجر۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شب برات آئے تو دن کو روزہ رکھو اور رات کو عبادت میں مشغول رہو۔ کہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت سے ہی آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرمان الٰہی ہوتا ہے: خبردار کون ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں خبردار ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق عطا فرماؤں۔ خبردار ہے کوئی بیمار صحت چاہنے والا کہ میں اس کو شفا بخشوں خبردار ہے کوئی ایسا ،خبردار ہے کوئی ایسا یہ ندا طلوع فجر تک ہوتی رہتی ہے۔۱۲م

۲۷۹۷۔ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲۵۵

۲۷۹۸۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء من لیلة من نصف شعبان، ۱/۱۰۰

۲۷۹۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : فقدت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذات لیلۃ فخرجت اطلبہ فاذا ھو بالبقیع رافع راسہ الی السماء فقال : یا عائشۃ : ا کنت تخافین ان یحیف اللہ علیک و رسولہ ، قالت : قد قلت : و ما بی ذلک ، ولکنی ظننت انک اتیت بعض نسائک فقال ان اللہ تعالیٰ ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر الا کثر من عدد شعر غنم کلب۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بستر اقدس پر نہ پایا تو میں تلاش میں نکلی، میں نے دیکھا کہ حضور جنت البقیع میں آسمان کی طرف چہرۂ اقدس اٹھائے ہوئے ہیں مجھے دیکھ کر فرمایا: اے عائشہ! کیا تم خوف کرتی ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے میں نے عرض کیا: یہ بات نہیں بلکہ مجھے یہ خیال ہوا کہ کہیں حضور اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ شب برات میں خاص تجلی آسمان دنیا پر فرماتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے۔۱۲م

۲۸۰۰۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالی لیطلع فی لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ الا المشرک او مشاحن۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ شب برات میں خاص تجلی فرماتا ہے اور مشرک و چغل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرمادیتا ہے۔۱۲م

۲۷۹۹۔ السنن لابن ماجہ، باب ماجاء من لیلۃ من نصف شعبان، ۱۰۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۸/۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۷/۶
شرح السنۃ للبغوی، ۱۲۶/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲۷/۱۶
۲۸۰۰۔ السنن لابن ماجہ، باب ماجا فی لیلۃ النصف من شعبان، ۱۰۱/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۷۴، ۳۱۶/۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۲/۱
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۱۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۳۰۶

فہرست عنوانات/ جلد سوم

۲۱۔ کتاب الادب

۳

۱۔ لباس

۲۔ خضاب

۳۔ داڑھی مونچھ

۴۔ختنہ ۴۵

۵۔مصافحہ ومعانقہ ۴۷

۶۔سلام ۶۴

۷۔ حسن معاشرت

۸۔ صحبت صالح وطالح

۹۔ عزت و تعظیم وشفقت

۱۰۔ لہو ولعب

۱۱۔ شعر و شاعری ۱۰۷

۱۲۔ گانا اور مزامیر ۱۱۳

۱۳۔ وعدہ عاریت وامانت ۱۲۱

۱۴۔ حقوق عباد

۱۵۔ ہدیہ و صلہ رحمی

۲۰۔ظالم ومظلوم ۱۵۶

۲۱۔اچھے اور برے نام ۱۶۲

۲۲۔ عورتوں کے احکام

۲۳۔ تشبہ کفار

۲۴۔شکر

۲۵۔حقوق والدین

۲۔ جانور پالنا

۳۔ موذی جانور

۲۳۔ کتاب التوبۃ

۱۔ فضائل توبہ

۲۔ توبہ کیا ہے؟

۳۔ توبہ کی نوعیت

۲۴۔ کتاب الزہد

ا۔ زہد

۲۔ تقوی

۲۵۔ کتاب الدعوات

ا۔ فضائل دعا

۵۔ مسنون دعائیں

۲۶۔ کتاب الذکر

ا۔ فضائل ذکر

۱

۲۔ میراث کی تفصیل

۲۸۔ کتاب الساعۃ

ا۔ علامات قیامت

۲۔ دجال

۲۔ فضائل قبائل

۳۔ فضائل مقامات

۴۔ فضائل ایام